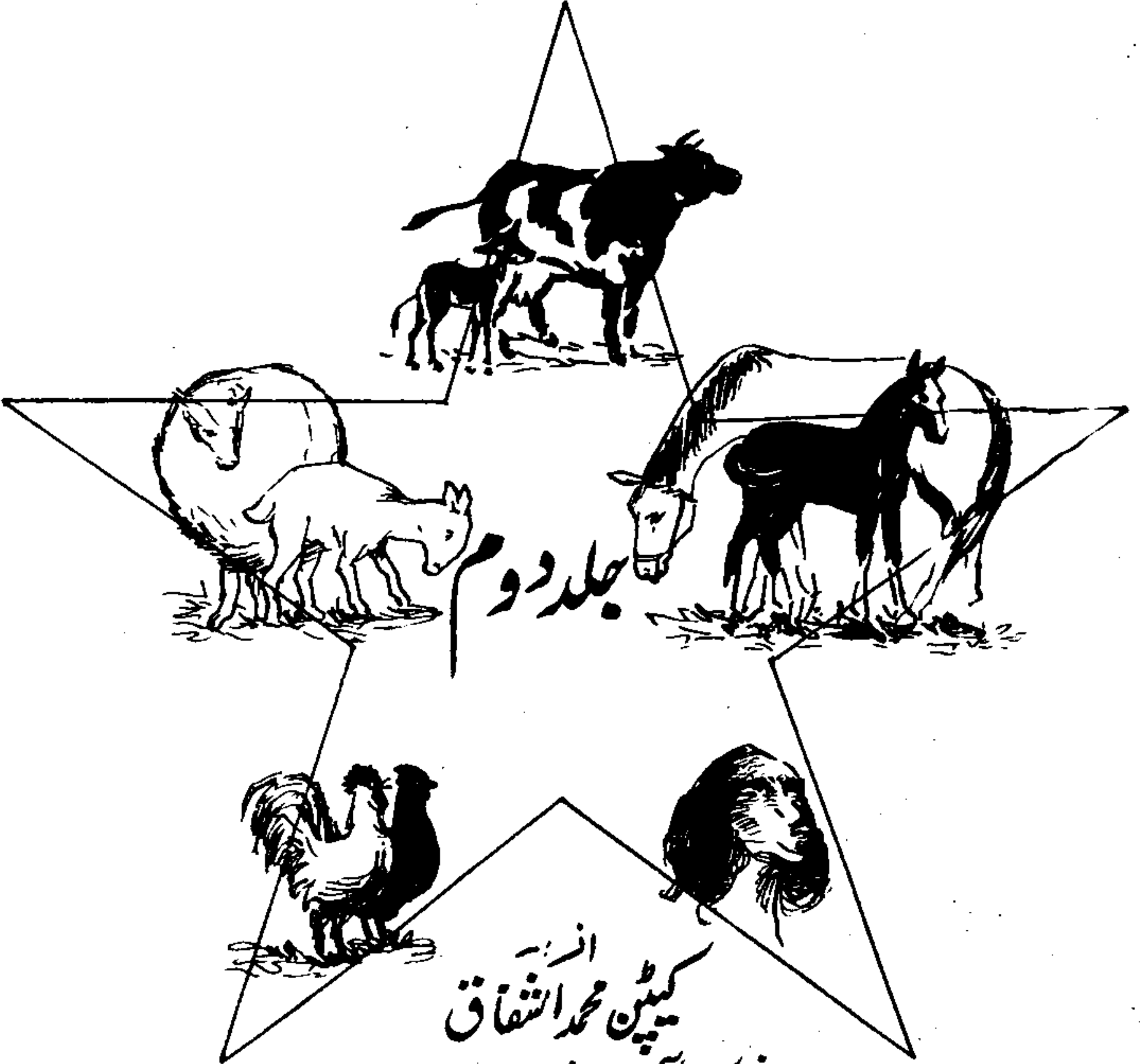


امور حیوانات



کیتین محمد الشفاق

پرنسپل کالج آف اینجینئرنگ - لاہور

شائع کردہ: پیور و آف ایگریکلچرل انفارمیشن، مغربی پاکستان - لاہور

قیمت: دو روپے پچاس پیسے

بار اول

606 74

ترتیب

- ۹ گھوڑے کے جسم کے مختلف حصے ۔
- ۱۵ جانوروں پر قابو پانا ۔
گھوڑے کی آنکھ کا معائنہ کرنا ۔ گھوڑے کے نتھنوں
کا معائنہ کرنا ۔ گھوڑے کا منہ کھولنا ۔
- ۳۱ جسمانی درجہ حرارت ۔
نبض ۔ تنفس ۔
- ۳۵ جانوروں کو دوا پلانا ۔
جانوروں کو پانی پلانا ۔ جانوروں کو بہلانا ۔
بھیڑوں کو ادویہ کے محلول میں ڈبوانا ۔ فٹ بانٹنا ۔
- ۴۶ اصطبل کا روزانہ کام ۔

برینڈنگ - گھوڑوں کے لئے بچھالی - گھوڑوں کی مالش کرنا -

۵۲

ٹیوٹانگ - پیل کو آختہ کرنا - لیلے کو آختہ کرنا -

بچھروں میں سبکیوں کی پیدائش کو روکنا -

رہائشی عمارت -

۵۹

روشنی اور ہوا کی فراہمی کے انتظامات - مویشیوں

کے لئے رہائشی عمارت - گھوڑوں کے اصطبل -

کتوں کے کینل - شفاخانہ حیوانات کی عمارت -

کلمیدی گاؤں -

۷۱

دودھ -

۷۵

پالنے والوں کی عمر بلحاظ دانت -

۸۳

مویشیوں کی نسلیں -

۹۳

بھیڑوں کی نسلیں -

۱۰۷

۱۰۰ شاخ بھیروں اور تین شاخ مینڈھوں کے

ریورڈ کا اقتصادی جائزہ - بھیروں کے بارے میں

اہم معلومات -

جانوروں کی خوراک -

۱۲۵

مویشیوں کی خوراک - بھیروں کی خوراک - گھوڑوں کی

خوراک - بھیروں کی خوراک - چارے

چارہ محفوظ کرنا یا سائیلج بنانا - مختلف جانوروں

کی خوراک میں لچھات کی شرح -

مرغبانی -

۱۵۲

برائے پالنا، ایک نفع بخش صنعت -

علم وضع حمل -

۱۰۶

مادہ کے اعضاءے تولیدت ناسل - ویک -
 تشخص حمل - ولادت طبعی - ولادت غیر طبعی
 یا ڈسٹوریا - بچے کو کاٹ کر نکالنا - ایچی ڈیورل
 انتھیزیا - بائجھ پن - سوزش رحم - جبر کا
 رک جانا - پروسیس یوٹرائی -

مصنوعی تخم پرزی -

۲۳۱

گوشت کا معائنہ -

۲۳۳

● ذبح -

جگہ کا انتخاب - مذبح کالونی - آرام گاہ -
 مذبح خاص - ذبح ہونے والے جانوروں کی جگہ -
 ذبح کی جگہ - گوشت لٹکانے کی جگہ - انتڑیوں
 کے لئے کمرہ - کھالوں کے لئے کمرہ - ناکارہ گوشت
 جلانے کی جگہ - تجسہ بہ گاہ - دفتر - ڈسپنری -
 سٹور - رہائشی کوارٹر - مذبح کی صفائی -

● ذبح سے پہلے معائنہ -

مولشیوں میں طریق کار - پھڑوں میں اور بھیر بھری -
 ذبح سے پہلے ازم دینے کی اہمیت - سفر کے
 دوران جسمانی وزن میں عارضی کمی -

● ذبح کے دوران معائنہ -

ذبح کا طریقہ - ہنگامی ذبح

● ذبح کے بعد نعش کا معائنہ ۔

تمام جسم کا سرسری معائنہ ۔ جسم کے مختلف اعضا کا
تفصیلی معائنہ ۔ پیٹ کے اعضا ۔ چھاتی کے اعضا
امراض جن میں گوشت ضائع کر دیا جائے ۔ خاکہ
امراض مخصوص علامات اور گوشت کے بارہ میں فیصلہ ۔
ذبح کے بعد معائنہ کے دوران احتیاط ۔

● عمدہ گوشت ۔

● گوشت محفوظ کرنا ۔

دھوپ میں خشک کرنا ۔ خشک نمک سے محفوظ کرنا ۔
نمک کے محلول میں محفوظ کرنا ۔ سرد خانوں میں
محفوظ کرنا ۔ ٹھنڈا کیا ہوا گوشت ۔ مزید کیا ہوا
گوشت ۔ کیمیاوی طریقوں سے محفوظ کرنا ۔

● حرارت کے ذریعے محفوظ کرنا ۔

● قصابوں کے لئے ہدایات ۔

● میٹالسکپٹر کے فرائض

● گوشت پر مہر لگانے کی سیماہی ۔

● مذبح و دیگر متعلقہ سامان کو جراثیم سے پاک کرنا ۔

● دونوسس رمال پولیشی سے انسانوں کو لگ جانے والی امراض

مریض جانوروں سے چھوت کے ذریعے انسانوں کو

لاحق ہونے والے امراض ۔ ناقص گوشت کھانے سے

انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض ۔ دودھ سے

انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض ۔

- مولٹیپل کاپیڈائٹس وزن اور رفتار بالیدگی -
 - چوزوں کاپیڈائٹس وزن اور رفتار بالیدگی -
 - وائیٹ لیگ ہارن کے مادہ چوزے میں رفتار بالیدگی کی شرح -
 - گائے کے دودھ اور بولڈ کے مختلف غذائی اجزا -
 - مختلف اشیاء کے داغ دھبے دور کرنا -
-

گھوڑے کے جسم کے مختلف حصے

بجائز حصص گھوڑے کے جسم کو حسب ذیل پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سمر یا ہیبڈ (HEAD)

۱۔ دگدی، کانوں کا درمیانی اونچا حصہ - پول (POLL)

۲۔ بودی فور لاک (FORE LOCK)

۳۔ پیشانی فور ہیبڈ (FORE HEAD)

۴۔ چہرہ فیس (FACE)

۵۔ کان ایئر (EAR)

کان کی نوک (ا) ٹپ آف ایئر (TIP OF EAR)

کان کی جڑ (ب) روٹ آف ایئر (ROOT OF EAR)

۶۔ آنکھ (EYE)

(ا) بالائی پوٹہ اپر آئی لڈ (UPPER EYE LID)

(ب) زہیرین پوٹہ لوئر آئی لڈ (LOWER EYE LID)

EYE LASHES	آنکھ کی لیشز	پلکیں	(ج)
INNER CANTHUS	اندر کی کنٹھس	آنکھ کا اندرونی گوشہ	(د)
OUTER CANTHUS	اوپر کی کنٹھس	آنکھ کا بیرونی گوشہ	(س)
ORBIT	آر بیٹ	چشم خانہ	(شر)
CONJUNCTIVA	کنجکٹایوا	آنکھ کے چھپر کی اندرونی جھلی	(ی)
TEMPORAL FOSSA	ٹمپورل فوسا	کنپٹی کا نشیب	(کے)
FACIAL CREST	فیشل کریسٹ	چہرہ کی چوٹی	۷-
CHEEKS	چیکس	رخسار	۸-
NOSTRILS	ناسٹریلز	نٹھنے	۹-
LOWER LIP	لوئر لپ	نچلا ہونٹ	۱۰-
UPPER LIP	اپر لپ	بالائی ہونٹ	۱۱-
MOUTH	ماؤتھ	منہ	۱۲-
MUZZLE	مزل	تھوٹھنی	(د)
ANGLE OF THE MOUTH	اینگل آف دی ماؤتھ	منہ کا زاویہ	(ب)
CHIN	چن	ٹھوڑی	(ج)
ANGLE OF THE JAW	اینگل آف دی جا	چہرے کا زاویہ	۱۳-
THROAT	تھروٹ	گلا	۱۴-
LOWER JAW	لوئر جا	نچلا جبرٹا	۱۵-
		گردن یا نیک	
NECK	(NECK)	نیک	۱۶- گردن
PAROTID REGION	پیراٹڈ ریجن	کان کا نواحی حصہ	۱۷-
CREST	کریسٹ	چوٹی	۱۸-
MANE	مین	ایال	۱۹-

JUGULAR FURROW

-۲۰ جو گلو فرد

ٹرنک یا دھڑ

WITHERS مدھو ودرس -۲۱

BACK بیک پیٹھ -۲۲

LOIN لائن کمر یا پیٹھ -۲۳

CROUP کروپ پچھلا دھڑ -۲۴

QUARTER کوارٹر جسم کا چوتھائی حصہ جس میں اگلی یا پچھلی ایک ٹانگ میں شامل ہو

TAIL ذم ٹیل -۲۶

ایگل آف دی ہانچ کو لے کا زاویہ -۲۷

BUTTOCKS بٹکس چوڑھ -۲۸

BREAST بریسٹ سینہ -۲۹

CHEST چیسٹ چھاتی -۳۰

RIBS ربر پسیاں -۳۱

FLANK فلینک کوکھ -۳۲

BELLY بلی پیٹھ -۳۳

BRISKET برسکٹ اگلی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی جگہ -۳۴

UMBILICUS امبلیکیس ناف -۳۵

ANUS انفیس مقعد -۳۶

زر کے اعضا

TESTICLES ٹیسٹیکلز خضے -۳۷

SCROTUM سکروٹم خسیوں کی خلیاں -۳۸

PENIS پینس آلت تناسل -۳۹

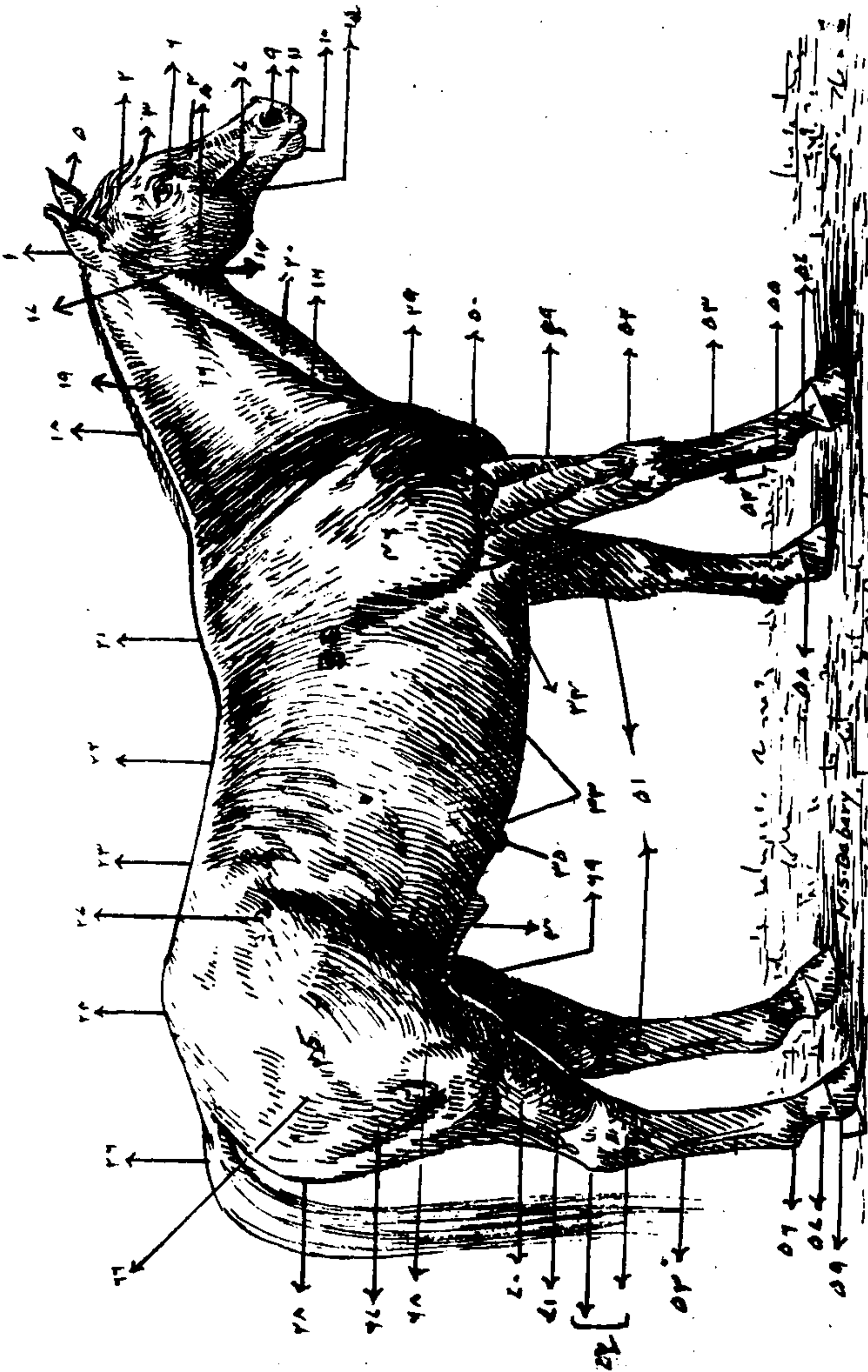
SHEATH شیٹھ آلت تناسل کا غلاف -۴۰

GLANS PENIS	گلاش پنیس	سپاری	۴۱
		مادہ کے اعضا	
VULVA	ولوا	سوراخ فرج	۴۲
LIPS OF VULVA	پس آف ولوا	فرج کے کنارے	۴۳
CLITORIS	کلائی ٹورس	مادہ کا نام نہاد ذکر	۴۴
PRENIUM	پریٹیم	سیون	۴۵

یعنی گھوڑے میں مقعد سے آرتھراسل تک لمبی لکیر۔ گھوڑی میں مقعد اور پیشاب گاہ کے درمیان واقع لکیر۔

اگلی ٹانگ یا فور لمب (FORE-LIMB)

SHOULDER	شولڈر	کندھا	۴۶
SHOULDER BLADE	شولڈر بیڈ	کندھے کی ہڈی	۴۷
SHOULDER JOINT	شولڈر جائنٹ	کندھے کا جوڑ	۴۸
ARM	آرم	بازو	۴۹
ELBOW JOINT	ایلو جائنٹ	بازو کا جوڑ	۵۰
CHEST NUT	چیسٹ نٹ		۵۱
KNEE	نی	گھٹنا	۵۲
CANNON BONE	پینڈلی کی ہڈی	کینن بون	۵۳
BACK TENDON	بیک ٹینڈن	پچھلی نس	۵۴
FETLOCK	فٹ لاک	گامچی	۵۵
ERGOT		ارگٹ	۵۶
PASTERN	پاسٹرن	گٹھی	۵۷
CORONET	کارونٹ	مسم کاناچ	۵۸
HOOF	ہوف	مسم	۵۹



Handwritten notes in Urdu script are present on the right side of the page, partially overlapping the horse's body. The text is difficult to read due to the cursive style and some fading, but it appears to be a list of anatomical terms or a description of the parts shown in the diagram.

WALL	وال	دیوار	(ا)
BAR	بار	چوب	(ب)
SOLE	سول	تلوا	(ج)
SEAT OF THE CORN	سیٹ آف دی کارن	پیوسے کی جگہ	۶۰-
FROG	فراگ	پتلی	۶۱
BASE OF THE FROG		پتلی کا قاعدہ	(ا)
BODY OF THE FROG		پتلی کا جسم	(ب)
APEX OF THE FROG		پتلی کی نوک	(ج)
MEDIAN CLEFT		۶۲ رل وسطی درز - میڈین کلیفٹ	
LATERAL CLEFT		(ب) بغلی درز - لیٹرنل کلیفٹ	
BULGE OF THE HEAL	ایڑی کی گھٹی	۶۳ ایڑی - ہیل HEAL	
HOLLOW OF HEAL	ایڑی کا کھوکھلا پن		
WHITE LINE	وایت لائن	سفید لکیر	۶۴-
HIP	ہپ	کولہا	۶۶
POINT OF HIP	پوائنٹ آف ہپ	کولہے کا نقطہ	۶۷-
THIGH	تھائی	ران	۶۸-
STIFLE JOINT		سٹیفل جائنٹ	۶۹-
GASKIN	سکینڈ تھائی	گسکین	۷۰-
TENDO ACHILLES	ہیم سٹرنگ	ٹینڈو اکیلیس یا	۷۱-
HOCK JOINT		ہاک جائنٹ	۷۲-

جانورس پر قابو پانا

گھوڑا۔

اجنبی انسان کو گھوڑے کے نزدیک جانے سے پیشتر اسے پیار بھرے الفاظ سے اپنی آمد کی اطلاع دینی چاہیے۔ مثلاً گھوڑے کے نزدیک جانے وقت "ہیلو" اور "بچہ" اور شیر وغیرہ کے الفاظ پکاریں۔ اس سے جانور آپ کو اپنا دوست خیال کرے گا اور شرارت سے باز رہے گا۔ گھوڑے کی بائیں طرف کو نیر سائیڈ (NEAR SIDE) اور دائیں طرف کو آف سائیڈ (OFF-SIDE) کہتے ہیں۔

گھوڑے کے نزدیک ہمیشہ بائیں طرف سے جائیں۔ نزدیک پہنچتے ہی گردن پر تھپکی دیں۔ گھوڑے کے ایک طرف کھڑے ہونا چاہیے آگے اور بالخصوص پیچھے کھڑے ہونا بہت خطرناک ہے۔

کھڑی حالت میں قابو کرنا

(۱) ہیڈ کالر (HEAD COLLAR) یا نکتہ کا استعمال کیا جائے۔

(۲) اندھیری کا استعمال: اندھیری چو کو دکھڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس کے چاروں

کو نوں پر فیتہ لگا ہوتا ہے۔ اسے آنکھوں پر ڈال کر اوپر والے دو فیتے کانوں کے پیچھے اور نیچے والے دو فیتے جبرے کے نیچے باندھ دیتے جاتے ہیں۔ جانور کو چونکہ نظر نہیں آتا اس لئے ڈرتا نہیں اور شترارت بھی نہیں کرتا۔

(۳) ٹانگ اٹھانا

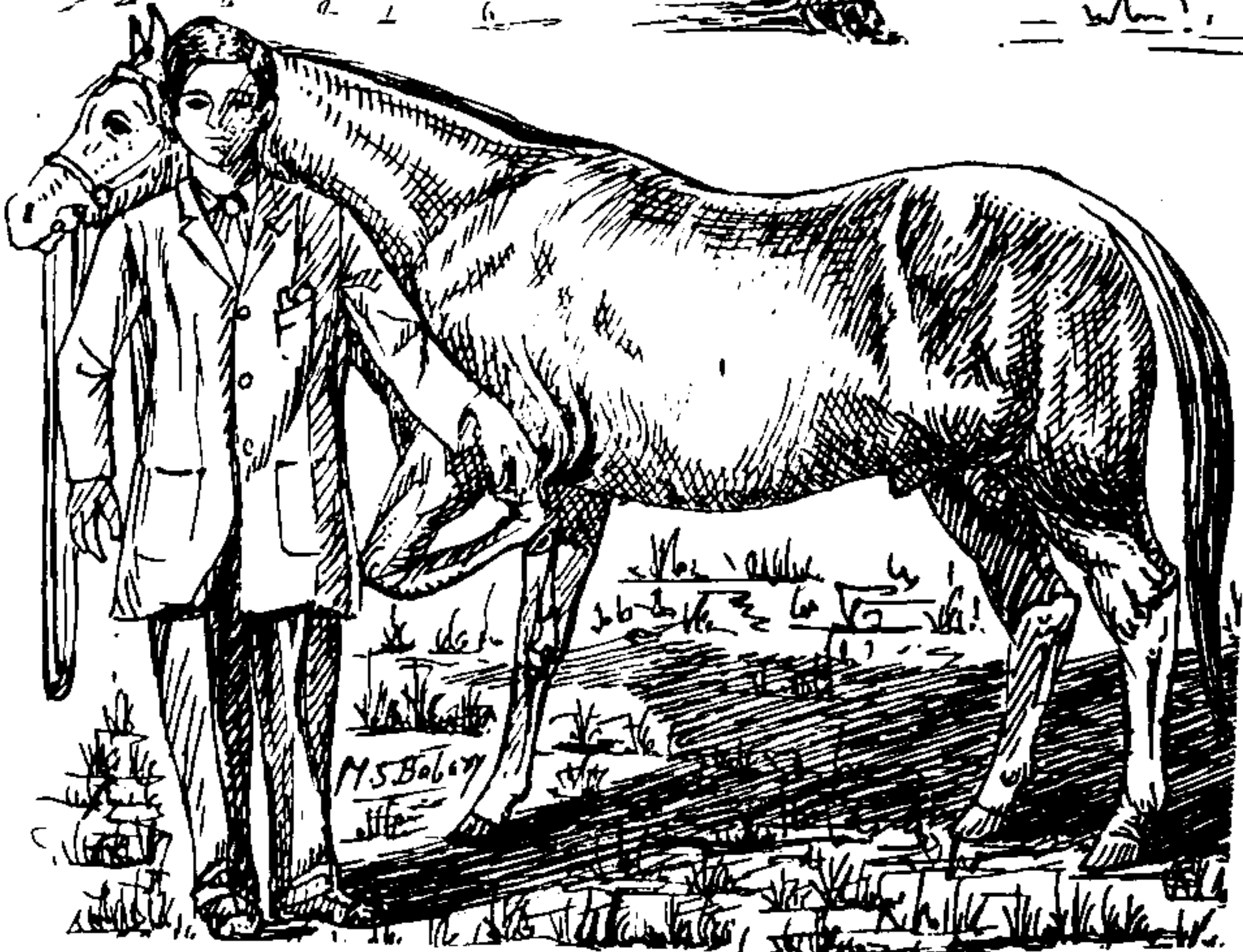
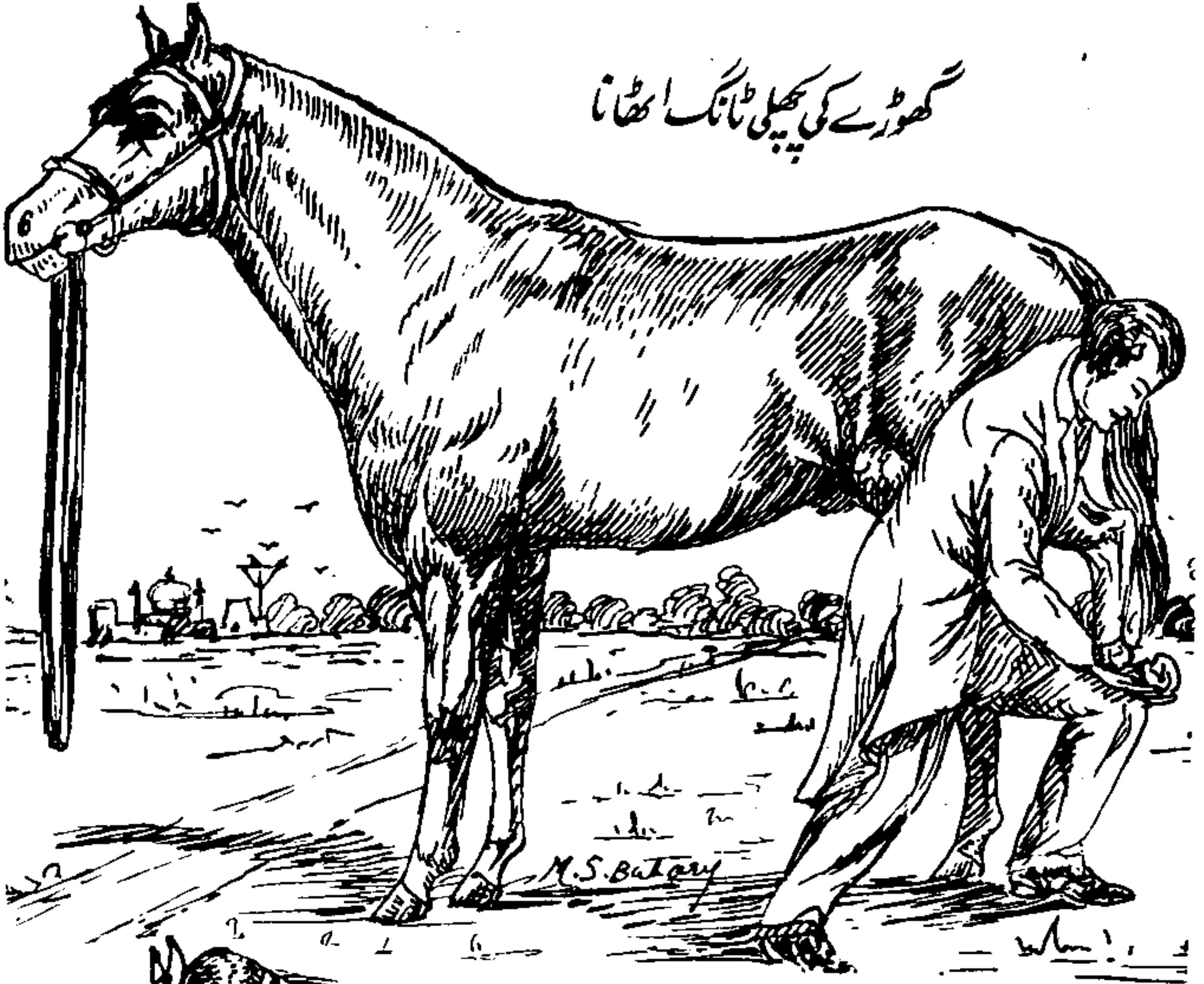
اگلی ٹانگ اٹھانا۔ جانور کے جس طرف کام کرنا ہو اسی طرف کا اٹھلا پاؤں اسی ہاتھ سے اٹھایا جاتا ہے۔ مثلاً بائیں جانب کا پاؤں اٹھانا مقصود ہو تو بائیں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ٹانگ اٹھانے والا گھوڑے کے برابر کھڑا ہو کر گھوڑے کی پیٹھ کی طرف اپنا منہ کرے۔ گھوڑے کے کندھے پر تھپکی والا ہاتھ سرکاتے ہوئے نلی تک لے جائے۔ پھر اپنے انگوٹھے اور انگلیوں سے بیک ٹینڈن (BACK TENDON) دبائے اور ساتھ ہی اپنے کندھے سے گھوڑے کو ذرا دھکیلے۔ جانور خود بخود پاؤں اٹھالیتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے ہاتھ سے ٹانگ کو سہارا دے۔ پہلا ہاتھ نلی سے اٹھالے۔ اس سے شکل میں دیکھائے گئے طریقہ پر پاؤں کو پکڑے جتنے حصہ تک ٹانگ اٹھی رہے گی جانور شترارت نہیں کرے گا۔ متواتر زیادہ دیر تک ٹانگ نہ اٹھانی جائے کیونکہ جانور تھک جاتا ہے۔

گھوڑے کی پچھلی ٹانگ اٹھانا۔ گھوڑے کا پچھلا پاؤں معائنہ یا نعل بندی کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔ جس طرف کی ٹانگ اٹھانا مقصود ہو اس طرف کا ہاتھ استعمال کیا جائے۔ جانور کو تھپکی دے کر پیٹھ پر ہاتھ رکھیں اور منہ گھوڑے کی پیٹھ کی طرف ہو اور پھر ہاتھ سرکاتے ہوئے پچھلی ٹانگ کی نلی پر لے جایا جائے۔ پھر اگلے پاؤں کی طرح بیک ٹینڈن کو دبائیں۔ جانور پاؤں اٹھالے گا۔ فوراً ہی پاؤں اٹھانے والا شخص اپنی ران پر گھوڑے کی ٹانگ سہارے اور ہاتھ سے ہیم سٹرنگ کو پکڑے۔

(۴) پوچ یا پوز مال کا استعمال

بانس کے ایک ۲ ۱/۲ فٹ لمبے ڈنڈے کے ایک سرے پر سوراخ ہوتا ہے۔ سوراخ میں سے بالوں کی ایک رستی گزار کر آزاد سروں کو گرہ لگا دی جاتی ہے۔ یہ پوز مال کہلاتا ہے۔ پوز مال کی رستی بائیں ہاتھ میں اس طرح چڑھائیں کہ انگشت شہادت باہر رہے۔ ڈنڈے

گھوڑے کی پھلی ٹانگ اٹھانا



گھوڑے کی اگلی ٹانگ اٹھانا

دیں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو نوازیں لیں۔ ایک کا سر ایک کچھلی کا مچی اور دوسری کا سر اور دوسری کچھلی کا مچی سے باندھ دیں۔ دونوں نوازیوں کو اگلی ٹانگوں کے درمیان سے گزار کر اندر سے باہر کی طرف ایک ایک چکر دے کر دونوں آزاد سروں کو ودرس کے مقام پر گرہ لگا دی جائے۔

گرا کر قابو کرنا

عموماً عمل جراحی کے لئے گھوڑوں کو گرایا جاتا ہے اور اس کام کے لئے عموماً ذیل کے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں:-

۱۔ گھوڑے کو رستہ کے ذریعے گرانے کا طریقہ۔

اگر ممکن ہو سکے تو گرانے سے پہلے ایک رات کے لئے گھوڑے کو بھوکا رکھا جائے۔

گرانے والی جگہ پر کچھالی پڑنی ہو یا نرم تہ بٹو تکیہ استعمال کے لئے دو بوربوں میں خشک گھاس بھری جائے۔

اس کام کے لئے ایک دم فٹ لبا اور $\frac{1}{4}$ انچ موٹا رستہ درکار ہوتا ہے۔ رستے کو دوہرا

کر لیا جائے۔ جڑے ہوئے سرے پر 8 کی شکل کی کمانٹھ دیں اور اس کو سر میں سے سر کا کر گردن میں سے آئیں باقی رستہ کو اکٹھا کر کے ہر دو سروں کو اگلی اور کچھلی ٹانگوں کے درمیان میں سے گزارا جائے۔

کچھلی کا مچیوں کے اوپر سے گزار کر پہلی رستی کے نیچے سے نکالتے ہوئے ہر دو

رستیوں کو گردن کی رستی میں سے گزارا جائے۔ دو آدمی ایک رسی کو پکڑ کر گھوڑے

سے آگے اور دو آدمی دوسری رسی کو پکڑ کر گھوڑے کی کچھلی طرف کھڑے ہو جائیں۔ ایک

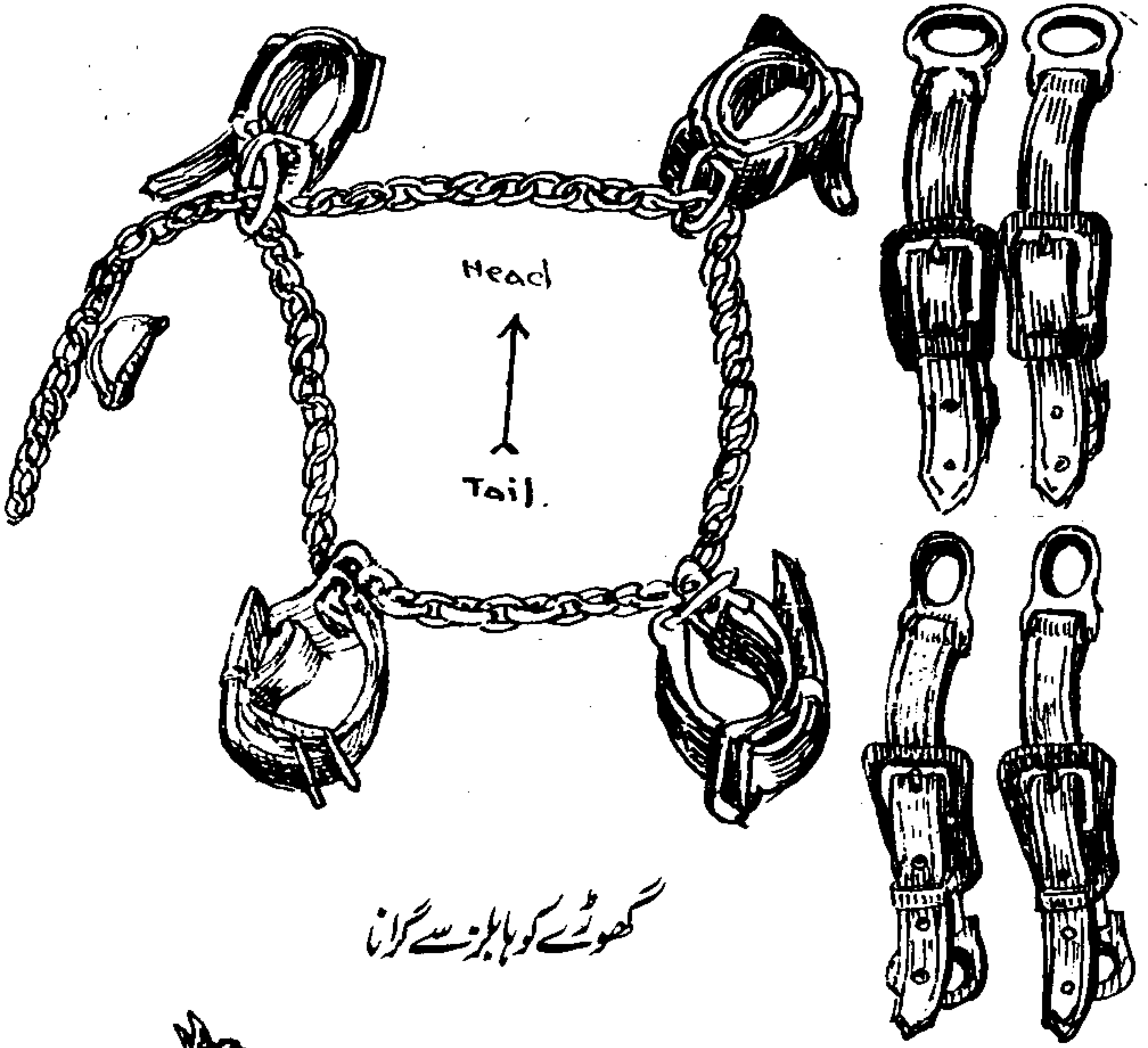
آدمی گھوڑے کا سر اور ایک دم پکڑتا ہے۔ رسیوں پر کے دونوں آدمی ایک ہی وقت

میں ان کو کھینچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح سے گھوڑے کے پچھلے پاؤں اپنی جگہ

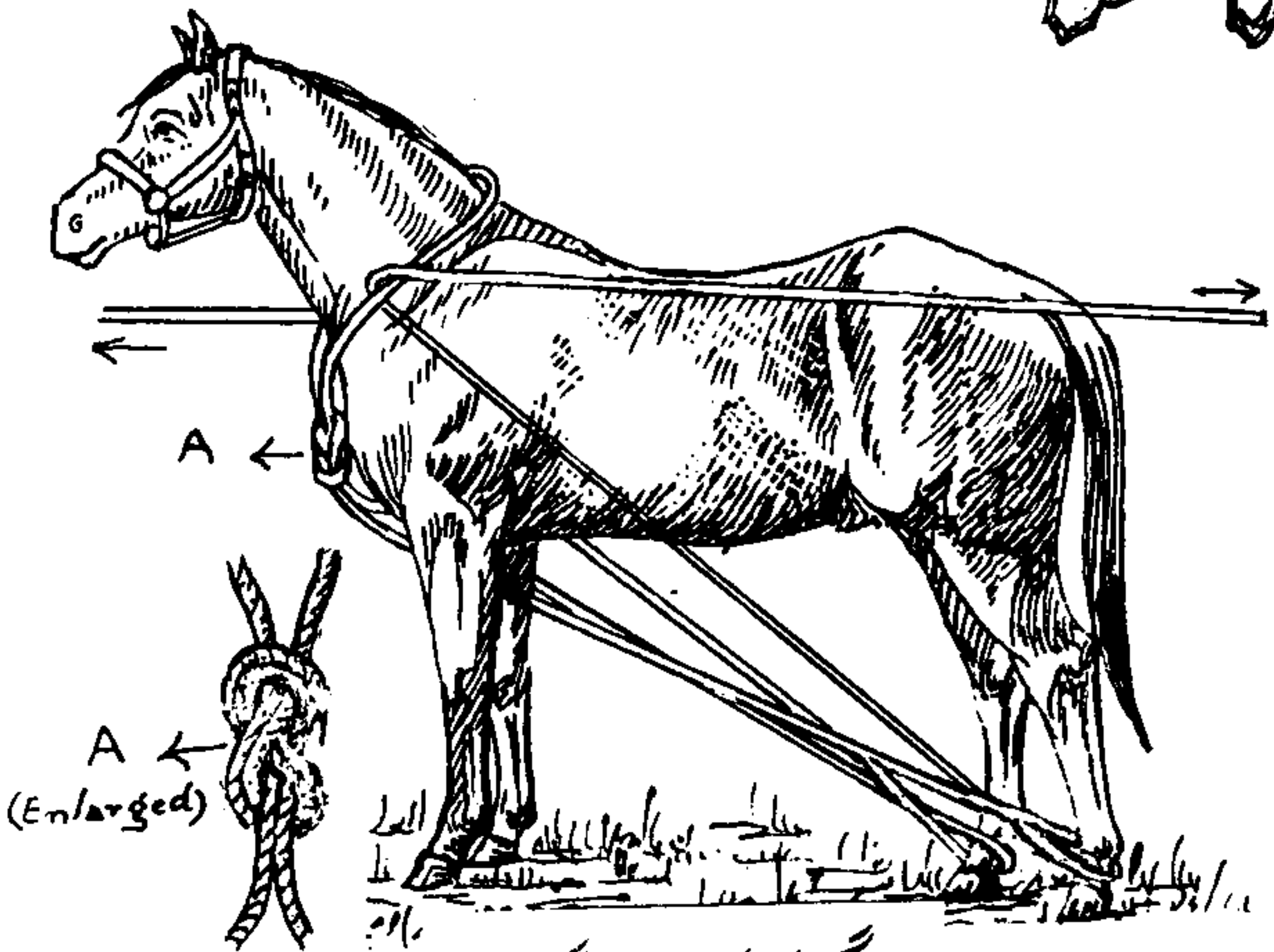
سے نکل جاتے ہیں اور توازن بگڑ جانے سے جانور گر پڑتا ہے۔ گردن کا آدمی جس طرف

گھوڑے کو گمانا ہو اس طرف دھکیل دیتا ہے۔ جانور کے گرنے پر سر والا آدمی گردن پر

اپنا گھٹنا رکھ دیتا ہے اور ہاتھوں سے سر کو نیچے دبائے رکھتا ہے۔ رستے کا ایک سر کچھلی



گھوڑے کو ہالیز سے کرانا



گھوڑے کو رستے سے کرانا

اوپر والی ٹانگ کے " ہاک " پر باندھ کر ٹانگ کو چھاتی کے نزدیک کھینچ لیا جاتا ہے۔
 رستے کے دوسرے سرے سے اگلا نیچے کا پاؤں اور پھلانیچے کا پاؤں باندھیں۔
 پھر اوپر والا پاؤں بھی رسی کو اسٹھ کی شکل کا بل دے کر ان میں شامل کر لیں۔ مگر دن سیدھی رکھیں۔
 (۳) گھوڑے کو ہابلز کے ذریعے گروانا

چار ہابلز ہوتے ہیں۔ ان میں ایک خاص قسم کا " ہایل " ہوتا ہے۔ اس کے سرے
 پر ایک چھوٹی سی چابی لگی ہوتی ہے۔ اس کو مخصوص بناوٹ کی بنا پر " ماسٹر ہایل " یا " مین ہایل "
 کہتے ہیں (MASTER HOBBLE) ہابلز کے استعمال کے لئے ایک بڑی " D " کی شکل کی
 چابی اور لوہے کی زنجیر مع رستہ بھی استعمال ہوتی ہے۔ " ہابلز " لگانے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ
 تمام ہابلز کے بکسوٹے باہر کی طرف رہیں۔ خیال رہے کہ " مین ہایل " اگلے پاؤں کی گامچی میں گرنے
 والی سمت کے مخالف سمت ڈالا جائے۔ پھر مین ہایل میں زنجیر کا سر رکھ کر چابی لگا دیں اور چابی
 نیچے کی طرف لگائیں اس طرح چابی کھولتے وقت آسانی ہوگی کیونکہ کھڑے جانور میں جو چابی
 زمین کی طرف ہوگی گرتے ہوئے جانور میں یہ اوپر کی طرف آجائے گی۔ پھر دوسرے کا سر اسی طرف
 کے پچھلے پاؤں والے ہایل کے پھلے میں سے پھر دوسرے پچھلے ہایل کے پھلے میں سے،
 پھر اگلے پاؤں کے ہایل کے پھلے سے اور آخر میں " مین ہایل " کے پھلے میں سے نکالا
 جائے۔ جب رستہ تمام ہابلز کے پھلتوں میں سے گزار لیا جائے تو نوار کے ایک ٹکڑے
 (سائڈ لائن) کو مین ہایل والی ٹانگ کے نیچے سے نکال کر جانور کے اوپر سے دوسری
 طرف لے جائیں یعنی جانور کے گرانے والی جانب۔ اب ایک آدمی سر کو متحکم رکھے۔ ایک
 آدمی دم کو گرانے والی سمت کھینچے۔ ایک آدمی زنجیر والے رستہ کھینچے۔ جانور نیچے گر جائے گا اور
 چاروں پاؤں اکٹھے ہو جائیں گے۔ اب زنجیر میں " D " چابی لگا دیں۔ جانور کے سر کے نیچے
 بوریاں جن میں گھاس بھرا ہوا ہو رکھ دیں۔ جب کھونا ہو تو چھوٹی چابی کھول دی جاتی ہے۔ جس سے
 تمام ہابلز خود بخود کھل جاتے ہیں۔ اور جانور آزاد ہو جاتا ہے۔

موبلینٹی

کھڑی حالت میں قابو کرنا۔ مویشیوں کو عموماً ذیل کے طریقوں سے قابو کیا جاسکتا ہے۔

60674

۱۔ ایک ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں سے نتھنوں سے پکڑا جائے اور دوسرے ہاتھ سے سینگ پکڑ لیا جائے۔

۲۔ مویشیوں کو قابو کرنے کے لئے بل رنگ (BULL RING) یا بل ہولڈر (BULL-HOLDER) کا استعمال کیا جائے۔ بل رنگ، دھات کا ایک چھلا ہوتا ہے۔ دونوں نتھنوں کے درمیانی پردہ (NASAL-SEPTUM) میں نتھنوں سے نصف انچ کے فاصلہ پر سوراخ کر کے چھلا ڈال دیا جاتا ہے۔ اس پھلے کو پکڑنے سے جانور قابو میں آجاتا ہے۔

۳۔ مویشیوں کو کیٹل کرش میں بھی قابو کیا جاتا ہے۔

(۴) ٹانگ اٹھانا

انگلی ٹانگ اٹھانا :- رستے کا ایک سرابیل کی انگلی گاچی پر باندھ دیا جاتا ہے۔ آزاد سرا کر کے اوپر سے دوسری طرف پھینک دیا جائے۔ دوسری طرف جا کر رسہ کو کھینچیں۔ بیل پاؤں اٹھائے گا۔

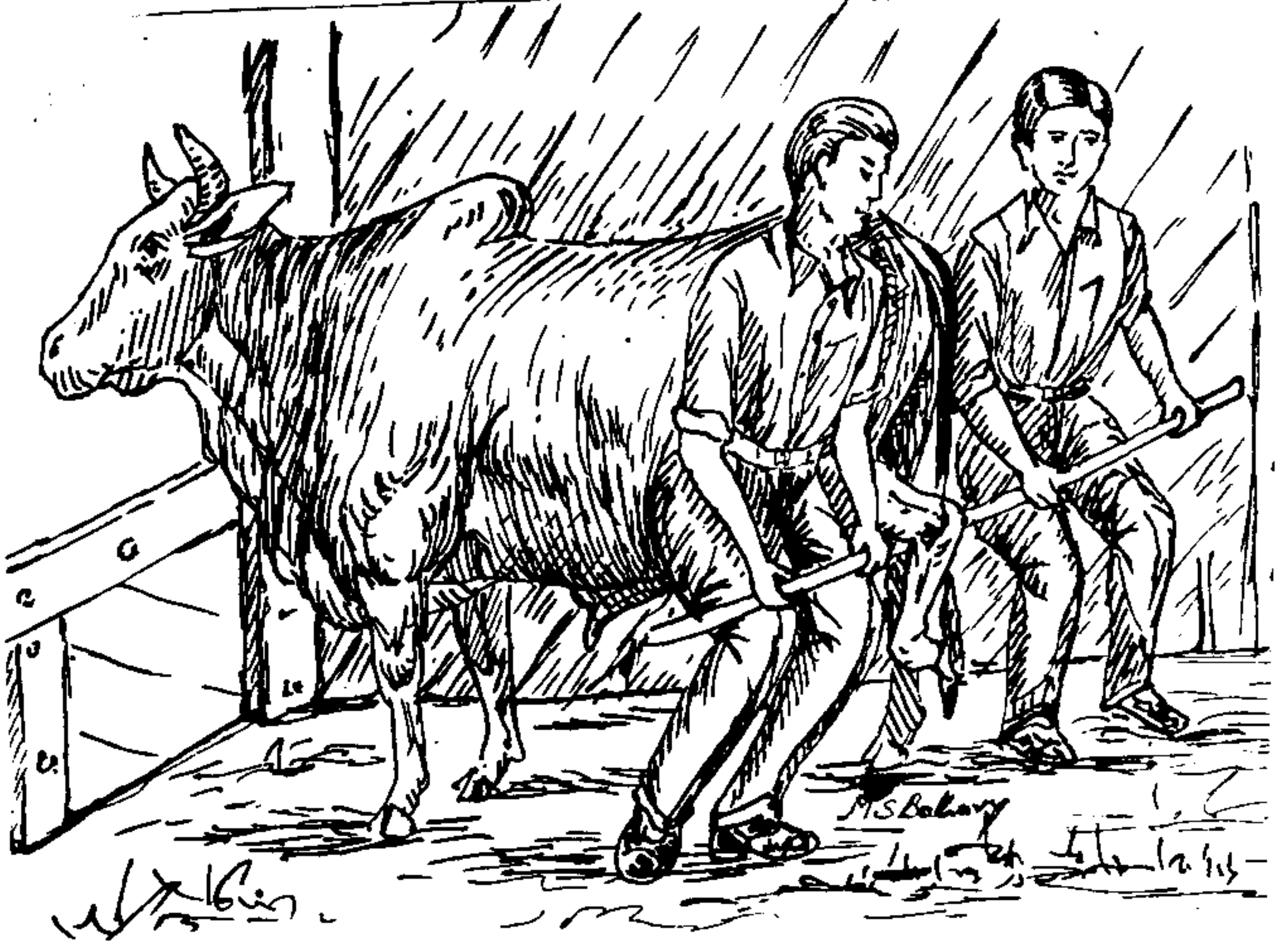
پچھلی ٹانگ اٹھانا :- ایک چھ فٹ لمبا مضبوط بانس لیا جائے جو ٹانگ اٹھانی ہو اس کے پچھلی طرف سے ڈنڈا گزار دیں۔ دونوں طرف سے ایک ایک آدمی ڈنڈے کو آگے اور اوپر کی طرف اٹھائے۔ ساتھ ہی اپنے کندھوں سے جانور کی رالوں پر دباؤ ڈالتے رہیں تاکہ جانور اپنا توازن ٹھیک رکھ سکے۔

(۵) نیا نہ لگانا

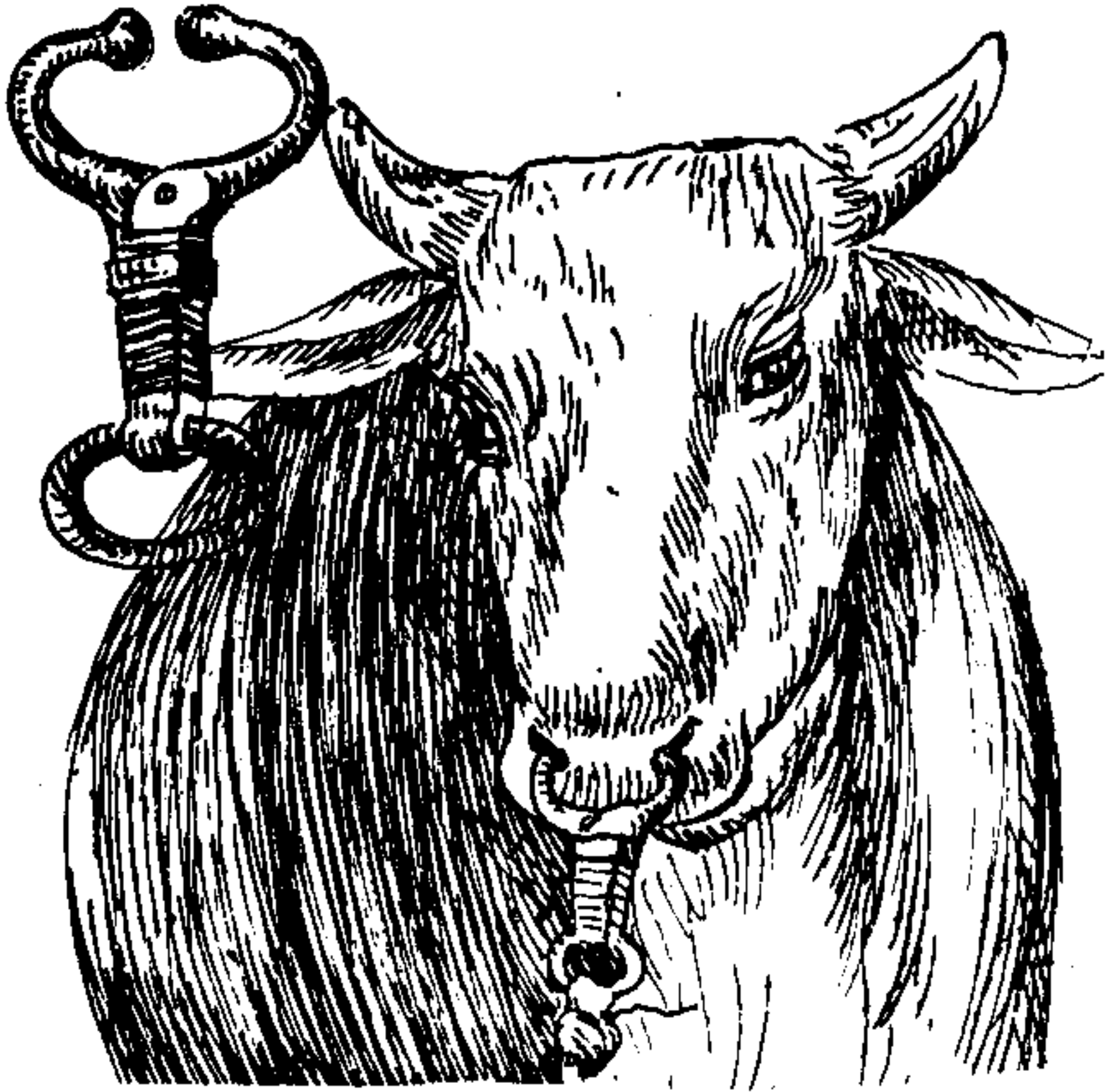
ہاک سے اوپر دونوں پچھلی ٹانگیں باندھ دی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ۵ یا ۶ فٹ رسی درکار ہوتی ہے۔ ایک ہاک کے اوپر سے رسی گزار کر دونوں ٹانگوں کے درمیان وائیں ہاتھ والا سرا بائیں طرف اور بائیں ہاتھ والا سرا دائیں طرف لے آئیں پھر دوسرے ہاک کے گرد چکر دے کر گرہ لگا دیں۔

گرا کرتا بو کرنا

پچھڑے۔ بیلوں اور گائیوں کو رستے سے گرانے۔



بیل کی کھلی ٹانگ اٹھانے کا طریقہ

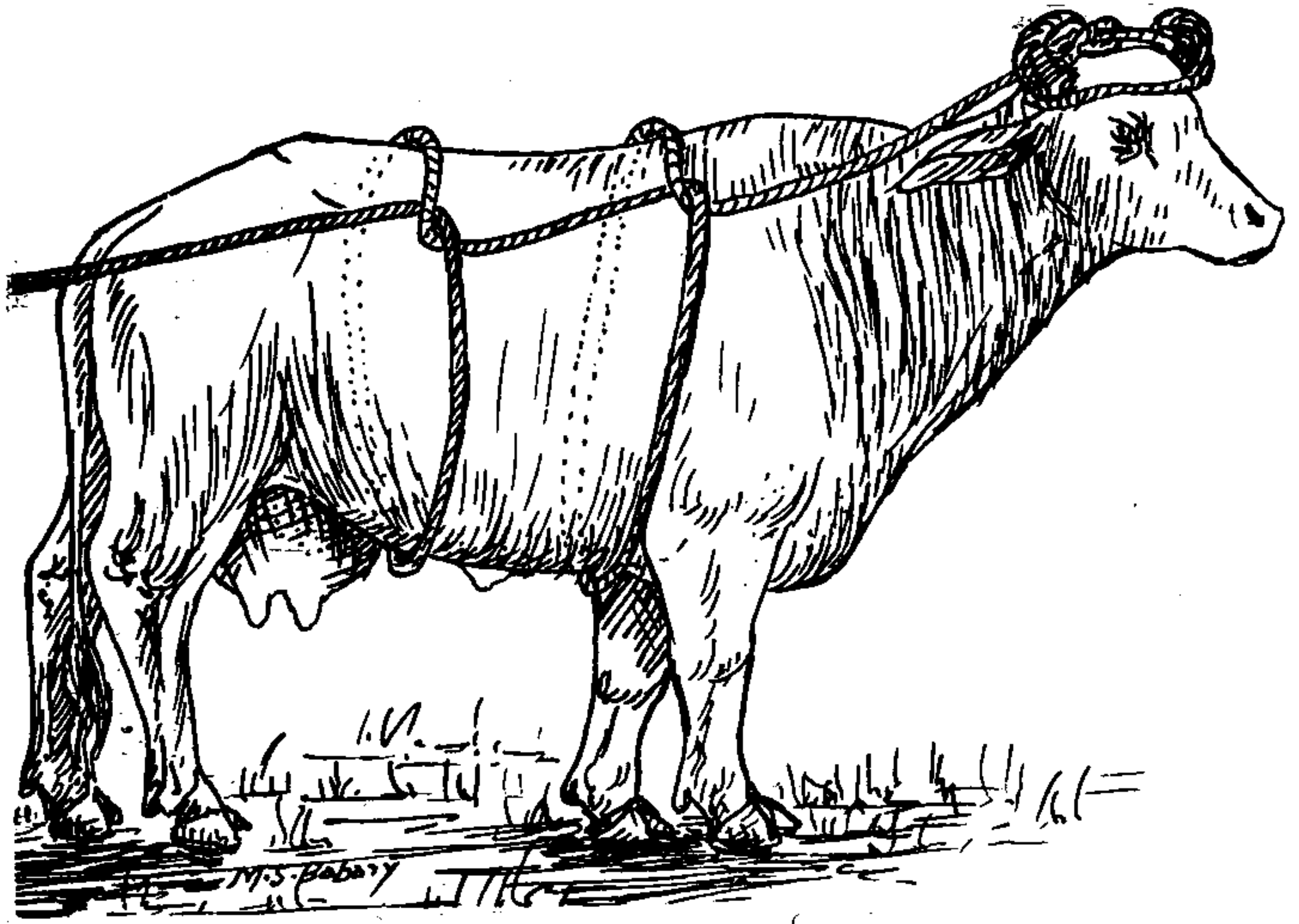


بیل ہولڈر کے ذریعے بیل کو قابو کرنا

ڈبل جیکٹ :- ایک دس گز لمبا رستہ لے آئیں۔ اس کا ایک سراہیل کے سینگوں پر باندھ دیا جائے اگر سینگ نہ ہوں تو گلے میں ڈال دیا جائے۔ دوسرا سراگردن کے برابر چھانی کے نیچے سے لاکر پہلے رستے میں سے گزارا جاتا ہے۔ کوکھ کے قریب اس رستے کے آزاد سرے کو پھر کمر کے اوپر لیجا کر دوسری طرف سے پیٹ کے نیچے سے لاکر پہلے رستے میں سے گزار کر دم کی طرف پکڑ لیا جاتا ہے۔ دو آدمی رستے کو کھینچتے ہیں جس طرف جانور کو گرانا ہو تو ایک آدمی اس کی مخالف سمت کا کان اور جہڑا پکڑ کر مروڑ دیتا ہے تاکہ جانور مطلوبہ سمت میں ہی گرے۔ جانور خود بخود زمین پر گر جاتا ہے۔ جانور کے گرتے ہی سر والا آدمی اپنا گھٹنہ گردن پر رکھتا ہے اور سر کو ہاتھوں سے دباؤ رکھتا ہے۔ دوسرا آدمی دم پھپھی ٹانگوں میں سے اگلی جانب نکال کر پکڑ لیتا ہے۔ تیسرا آدمی لمبا رستہ لے کر پھپھی ٹانگوں کی تلی میں بل دے کر باندھ دیتا ہے اور رستے کا ایک سرا سر والے آدمی کو پکڑا دیتا ہے جو اسے کھینچ کر پھپھی ٹانگوں کو آگے لانے میں معاون ہوتا ہے۔ اب ٹانگیں باندھنے والا آدمی اپنی پیٹھ جانور کے سر کی طرف کر کے جانور کی اگلی اوپر کی ٹانگ اپنی پنڈلی سے دھکیل کر پھپھی کھینچی ہوئی ٹانگوں کی نیلیوں پر رکھ دیتا ہے اور تینوں ٹانگوں کے گرد اپنے ہاتھ والے رستے سے بل لگا دیتا ہے۔ اب رستہ اگلی اوپر والی ٹانگ میں سے نکال کر دم والے آدمی کو پکڑا دیا جائے اور دم چھوڑ دی جائے اور سر والا رستہ چھوڑ کر سر کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔ مویشی کو چھوڑتے وقت پھر دم پھپھی ٹانگوں میں سے گزاریں۔ اور رستہ کھول کر جانور کے کھڑا ہونے سے پہلے دم چھوڑ دیں اور جب کھڑا ہو جائے تو رسیاں کھول دیں۔

بھینسوں کو گرانا

بھینس کو گرنے کے لئے دونوں اگلی اور پھپھی ٹانگوں کی نیلیوں پر نیا نہ لگایا جاتا ہے ان دونوں نیا نوں کے اوپر سے رستہ گزار دیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ اگلے نیا نہ پر ایک گانٹھ دی جاتی ہے۔ پھر پھپھی طرف سے دو آدمی رستے کو کھینچیں اور ایک آدمی سر کو قابو رکھے۔ جانور گر جائے گا۔ ٹانگوں کو باندھ لیا جائے۔



موشیوں کو رسے سے گرانا



سستے کامنہ باندھو کہ تاقابو کرنا

بھیڑ۔ بکری کو قابو کرنا

ان کو قابو کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ ان کو اگر ہاک کے مقام سے مضبوط پکڑ لیا جائے تو یہ قابو میں آجاتی ہیں۔ بھیڑ بکری کو گرانے کے لئے جانور کے اوپر جھک جائیں اور جس طرف آپ کھڑے ہیں اس سے دوسری طرف کی ایک اگلی اور ایک کچھلی ٹانگ علیحدہ علیحدہ پکڑ کر ذرا اوپر اٹھائیں اور نیچے گرائیں۔

دو پلانے کے لئے ان کا سر اپنی ٹانگوں کے درمیان دبا کر قابو کر لیں۔

کتوں کو قابو کرنا

ایک گزلبا نیتس یا پٹی وغیرہ لیں۔ درمیان میں سادہ گره دے کر ایک گول پھندہ بنا لیں۔ اس پھندے کو کتے کی تھو تھنی پر اس طرح چڑھائیں کہ گره نیچے کی طرف رہے گره کو کس کر دونوں آزاد سروں کو کان کے پھھے گره لگا دی جاتی ہے۔ کتے کا منہ قابو ہو جاتا ہے اور یہ کاٹ نہیں سکتا۔

گھوڑے کی آنکھ کا معائنہ

گھوڑے کی اگلی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں جس طرف کی آنکھ کا معائنہ کرنا ہو اس سے الٹی طرف کا ہاتھ استعمال کیا جائے۔ ہاتھ گھوڑے کے رخسارہ پر رکھ کر آنکھ کے اوپر والے پردے (اپر آئی لڈ) (UPPER EYE LID) کو انگوٹھے سے اوپر اٹھائیں۔ انگشت شہادت اپر آئی لڈ کے متوازی رکھ کر اندر کی طرف دیا جائے اور انگوٹھا اٹھایا جائے۔ انگوٹھے سے آنکھ کے نچلے پردے (لوئر آئی لڈ) (LOWER EYE LID) کو نیچے کھینچا جائے۔ آنکھ کی غشائے مخاطی یا کجکٹا ٹیوا (CONJUNCTIVA) صاف نظر آجائے گا۔

گھوڑے کے نتھنوں کا معائنہ

نتھنے کا معائنہ کرنے کے لئے گھوڑے کے بالکل سامنے کھڑے ہو جائیں۔ جس طرف کے نتھنے کا معائنہ کرنا ہو اسی طرف کا ہاتھ استعمال کریں۔ ہاتھ جانور کی پیشانی پر رکھ کر سر کاتے ہوئے نتھنوں کے برابر آئیں۔ انگوٹھے اور دوسری انگلی کی مدد سے نتھنے کی دیوار پکڑ لیں اور انگشت شہادت نتھنے میں ڈال کر نتھنے کو چوڑا کر دیں۔

نتھنے کے معائنہ کے لئے دونوں ہاتھ بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جانور کے سامنے کھڑے

ہو کر نتھنے کو دونوں طرف سے پکڑیں اور چوڑا کریں۔

انسان کو لاحق ہونے والے امراض مثلاً گلانڈر کے مریض گھوڑے کے سامنے بالکل کھڑے نہ ہوں۔ کیوں کہ جانور کے چھینکنے سے امتحان کرنے والے پر مواد پڑ جائے گا۔
عمر معلوم کرنے کے لئے گھوڑے کا منہ کھولنا

گھوڑے کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ ایک ہاتھ دانتوں سے خالی جگہ میں سے منہ میں داخل کر کے زبان پکڑ لیں۔ اور اسے منہ میں سے باہر نکال لیں۔ ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے پچلا ہونٹ گرفت میں لیتے ہوئے اسے نیچے کھینچ لیں اور دانتوں کا معائنہ کریں۔

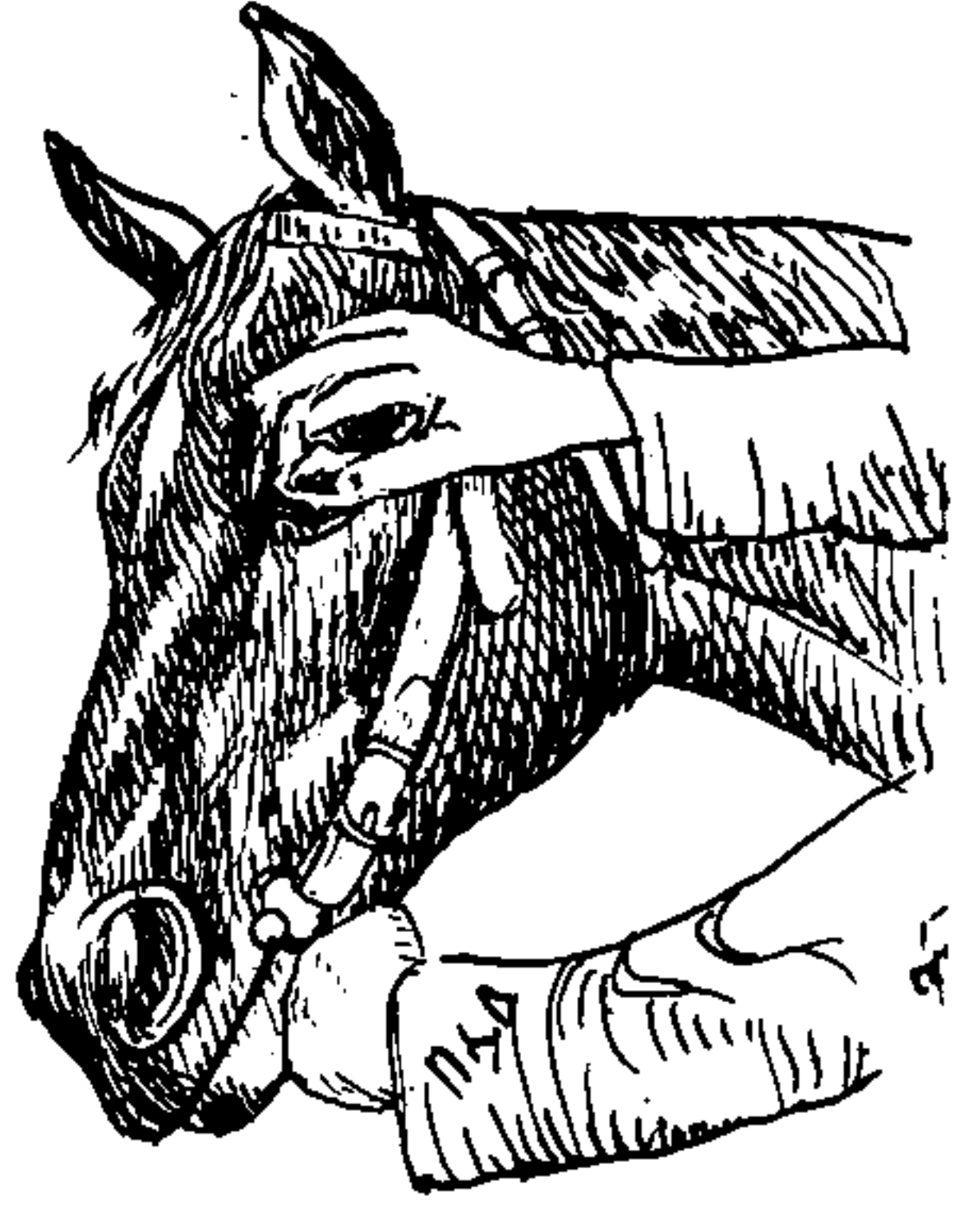
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ صرف انگشت شہادت دانتوں سے خالی جگہ میں سے منہ میں داخل کریں۔ اس ہاتھ کی باقی انگلیوں کی مدد سے پچلے ہونٹ کو نیچے دبا کر دانت ننگے کریں۔ دوسرے ہاتھ سے اوپر کا ہونٹ اٹھا کر دانت ننگے کریں۔

منہ کے معائنہ کے لئے منہ کھولنا

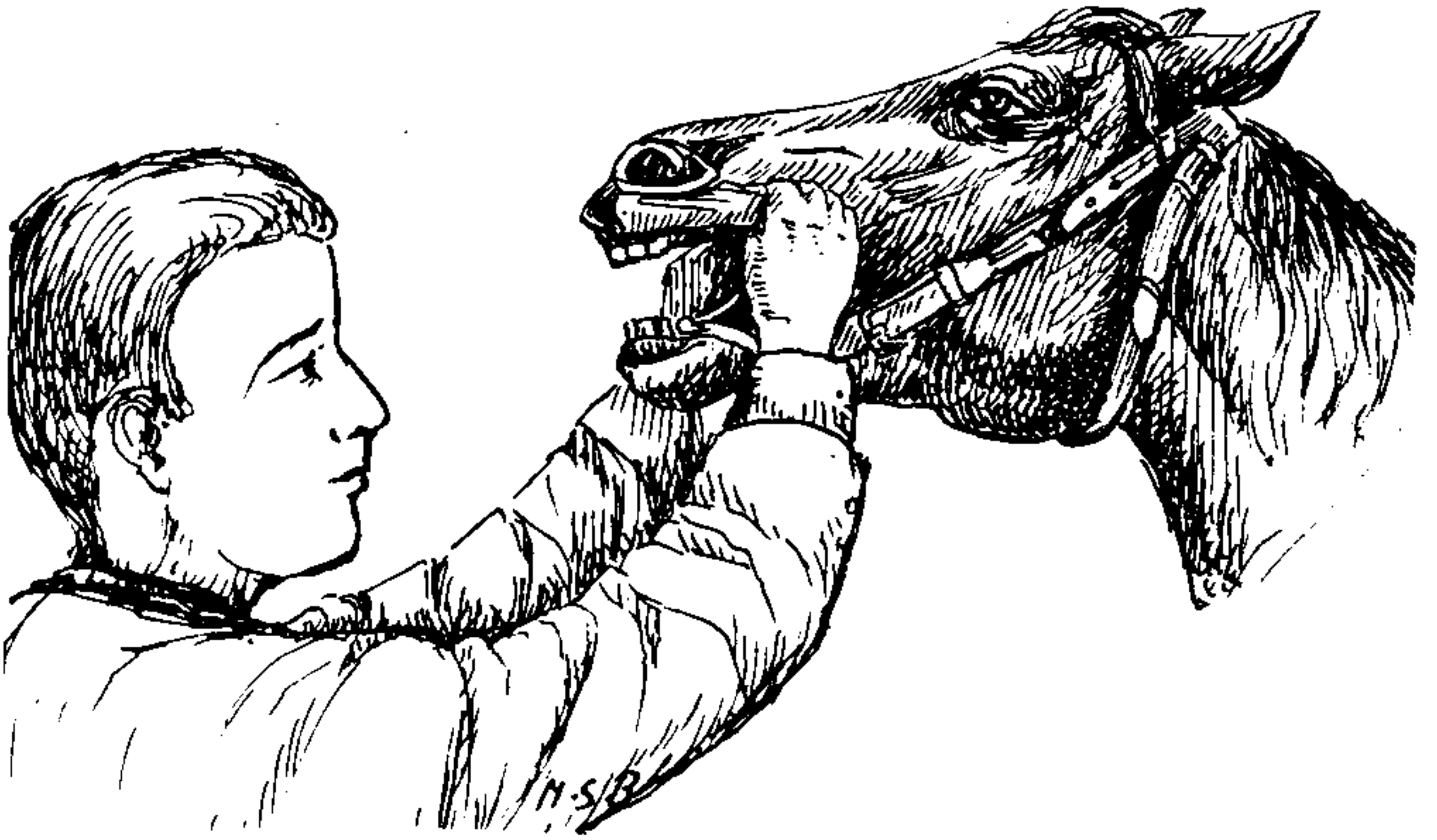
گھوڑے کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ دونوں طرف سے ہاتھ دانتوں سے خالی جگہ میں سے منہ میں داخل کریں۔ دونوں انگلیوں سے تالو کو دبا لیں۔ گھوڑا منہ کھول دے گا۔ اگر دائرہ صوں کا کا معائنہ کرنا ہو تو جس طرف کی دائرہ صیں دیکھنی ہوں اسے الٹی طرف کے ہاتھ میں زبان بھی پکڑ لیں۔ انگلیوں سے تالو دبا لے رکھیں اور دوسرے ہاتھ سے منہ کے زاویہ کے مقام کو انگوٹھا اور انگلی کی مدد سے پکڑ کر دائرہ صوں کو دیکھ لیں۔



عمر دیکھنے کے لئے منہ کھولنا



گھوڑے کی آنکھ کا معائنہ کرنا

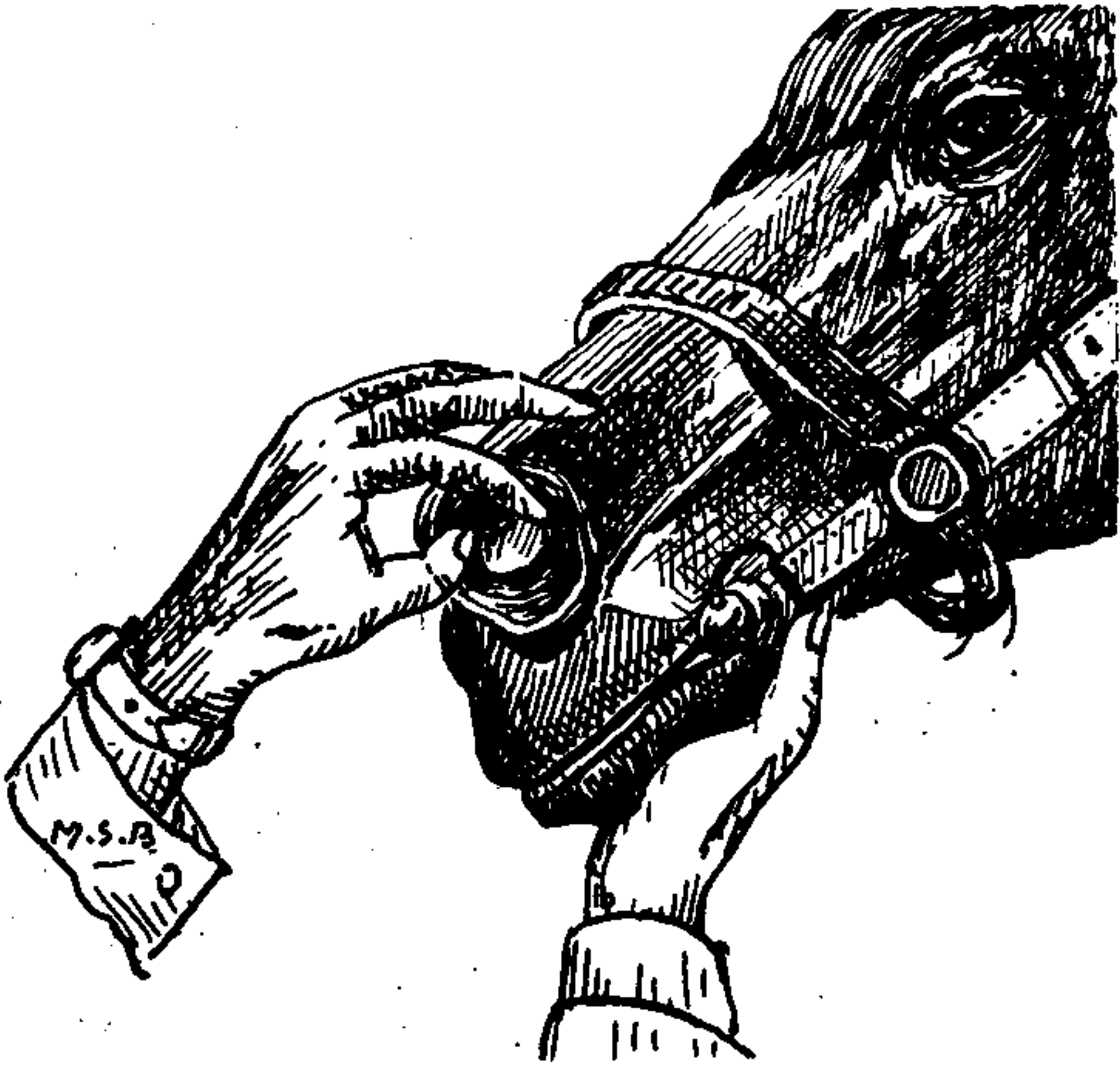


اندرون منہ کے معائنہ کے لئے منہ کھولنا

نہتھنوں کا معائنہ کرنا



(ا) دونوں ہاتھوں کی مدد سے



(ب) ایک ہاتھ کی مدد سے

جسمانی درجہ حرارت

تشخیص امراض میں جسمانی درجہ حرارت کا معلوم کرنا اشد ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے جو آلہ زیر استعمال ہے اس کو مقیاس الحرارة یا تھرمامیٹر کہتے ہیں۔ فارن ہیٹ تھرمامیٹر درجہ حرارت دیکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تھرمامیٹر شیشے کے ایک بلب اور نالی پر مشتمل ہوتا ہے۔ نالی پر ۹۵ سے ۱۱۰ درجہ فارن ہیٹ تک نشان لگے ہوتے ہیں۔ بلب میں پارہ بھرا ہوتا ہے۔ جو حرارت سے پھیل کر نالی میں چڑھ جاتا ہے۔ نالی پر درجہ حرارت پڑھ لیا جاتا ہے۔ مرغیوں کا درجہ حرارت دیکھنے کے لئے تھرمامیٹر پر نشان ۱۱۳ ڈگری فارن ہیٹ تک ہونے چاہئیں۔

جانوروں میں درجہ حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر ایک یا دو منٹ کے لئے مقعد میں لگایا جاتا ہے۔ تھرمامیٹر لگانے سے پہلے بلب کو تھوڑی سی ویزلین لگا لیں تاکہ مقعد میں داخل کرتے وقت آسانی رہے۔ مقعد میں داخل کرتے وقت تھرمامیٹر کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے تھرمامیٹر کے ساتھ ہی انگشت شہادت بھی مقعد میں داخل کر دی جاتی ہے اور جب تھرمامیٹر اندر چلا جائے تو اٹھلی نکال لی جاتی ہے۔ مقعد میں تھرمامیٹر کا بلب بڑی آست کی منٹوں میں غلطی کے ساتھ لگا ہونا چاہیے۔ اگر تھرمامیٹر کا بلب فصد میں لگا ہے تو صحیح درجہ حرارت معلوم نہ ہو سکے

گنا۔ تھرمامیٹر مقعد سے نکال کر روٹی سے صاف کریں اور درجہ حرارت پڑھ لیں۔ دم کو دبا کر رکھیں تاکہ باہر سے ہوا داخل ہو کر درجہ حرارت پر اثر انداز نہ ہو۔

گھوڑے میں تھرمامیٹر جانور کے بائیں طرف کھڑے ہو کر لگایا جاتا ہے۔ بائیں طرف کھڑے ہو کر گھوڑے کے پچھلی طرف منہ کریں۔ بائیں ہاتھ سے دم پکڑ کر پچھلی طرف الٹائیں اور دائیں ہاتھ سے تھرمامیٹر داخل کریں۔ گھوڑے کی دولتی سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ ایک آدمی اگلی ٹانگ اٹھالے۔

مویشیوں میں تھرمامیٹر ان کے پیچھے کھڑے ہو کر لگایا جاتا ہے۔ کتے اور بلی میں تھرمامیٹر گانے سے پیشتر ایک مددگار ان کی پچھلی ٹانگیں زمین سے قدرے اوپر اٹھاتا ہے تاکہ جانور ہل کر تھرمامیٹر نہ توڑ دے۔

جانور کا درجہ حرارت دیکھتے وقت مندرجہ ذیل نکات کا خیال رکھا جائے۔

- ۱۔ تھرمامیٹر لگانے سے پہلے اسے جھٹک کر پارہ شیشے کی نالی میں سے بلب میں گرائیں۔
- ۲۔ مقعد میں داخل کرنے سے پہلے تھرمامیٹر کے بلب کو دیزلین لگائیں۔
- ۳۔ درجہ حرارت دیکھتے وقت تھرمامیٹر کو کبھی بھی بلب کی طرف سے نہ پکڑیں۔
- ۴۔ گرمیوں کے موسم میں اگر جھٹکے سے درجہ حرارت نیچے نہ آئے تو تھرمامیٹر کو ٹھنڈے پانی میں رکھیں۔

نبض (PULSE)

جب دل سکڑتا ہے تو خون آرٹری یا شریان میں لہر کی صورت میں دوڑتا ہے۔ خون کی یہ لہر شریانوں پر انگلیاں رکھ کر محسوس کی جاتی ہیں۔ درجہ حرارت کی طرح رفتار نبض کو بھی تشخیص امراض میں اہم حیثیت حاصل ہے۔

نبض کی رفتار معلوم کرنے کے لئے درمیان کی تین انگلیاں کسی شریان پر عمودی رکھی جاتی ہیں وقفوں کے بعد شریان ابھرتی معلوم ہوگی۔ ایک منٹ کے عرصہ میں شریان کا یہ ابھار گنا جاتا ہے یہ جانور کی رفتار نبض فی منٹ ہوتی ہے۔

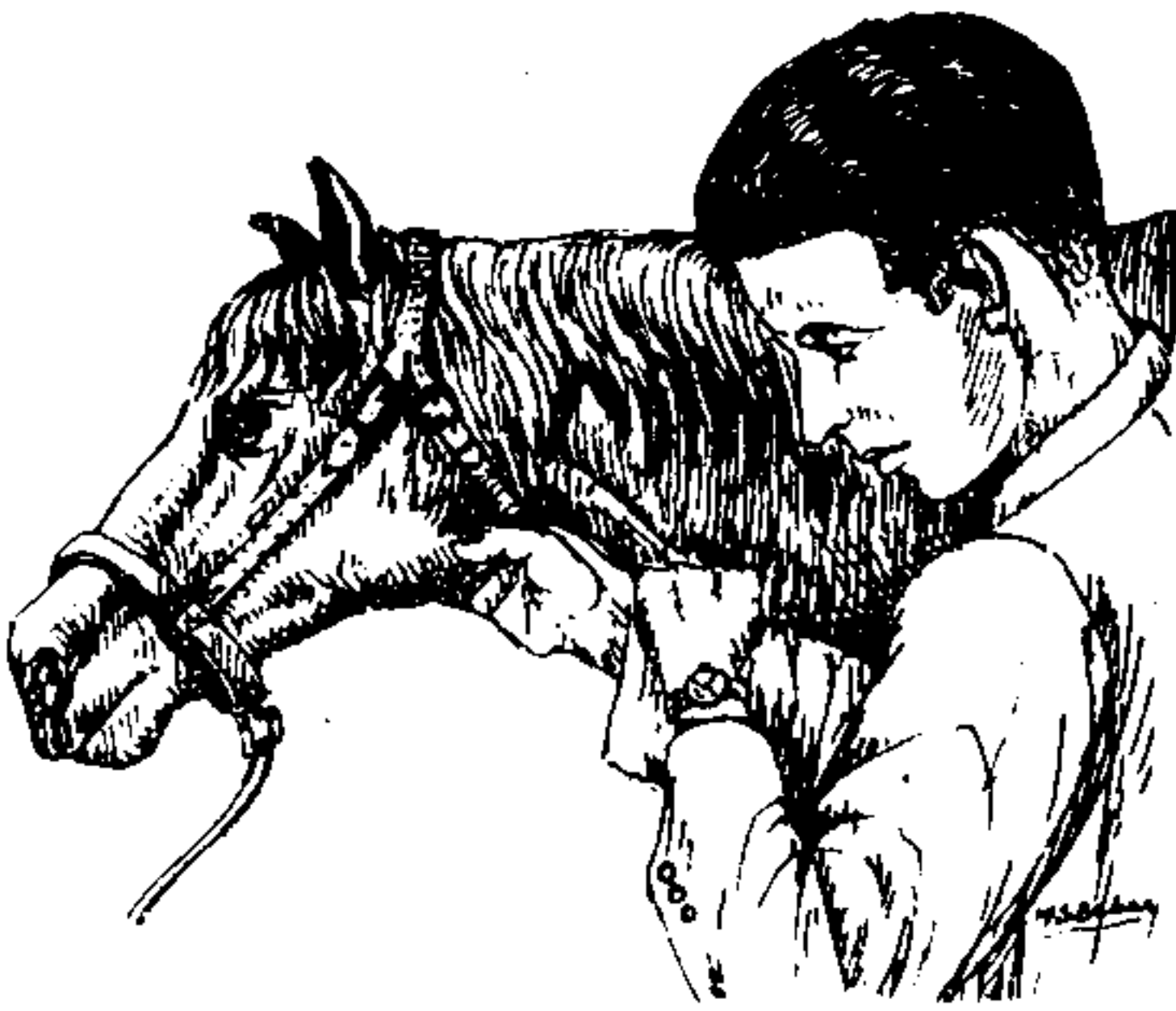
گھوڑے میں نبض جبرٹے کے نیچے ایکسٹرنل میگزری آرٹری (EXTERNAL

(MAXILLARY ARTERY) یا اگلی ٹانگ کے اندر کی طرف میڈین آرٹری
(MEDIAN - ARTERY) سے محسوس کی جاتی ہے۔ مولشیوں میں نبض محسوس
کرنے کے لئے سب سے بہترین جگہ دم کے نیچے وینٹریل کاسیجیل آرٹری (VENTRAL
COCCYGEAL ARTERY) ہے۔ اس کے علاوہ ایکسٹرنل میگزڈری آرٹری اور میڈین
آرٹری سے بھی نبض محسوس کی جاسکتی ہے۔ کتے۔ بلی۔ بھیر۔ بکری میں نبض ران کے اندر کی طرف
تھورل آرٹری (FEMORAL ARTERY) میں محسوس کی جاتی ہے۔

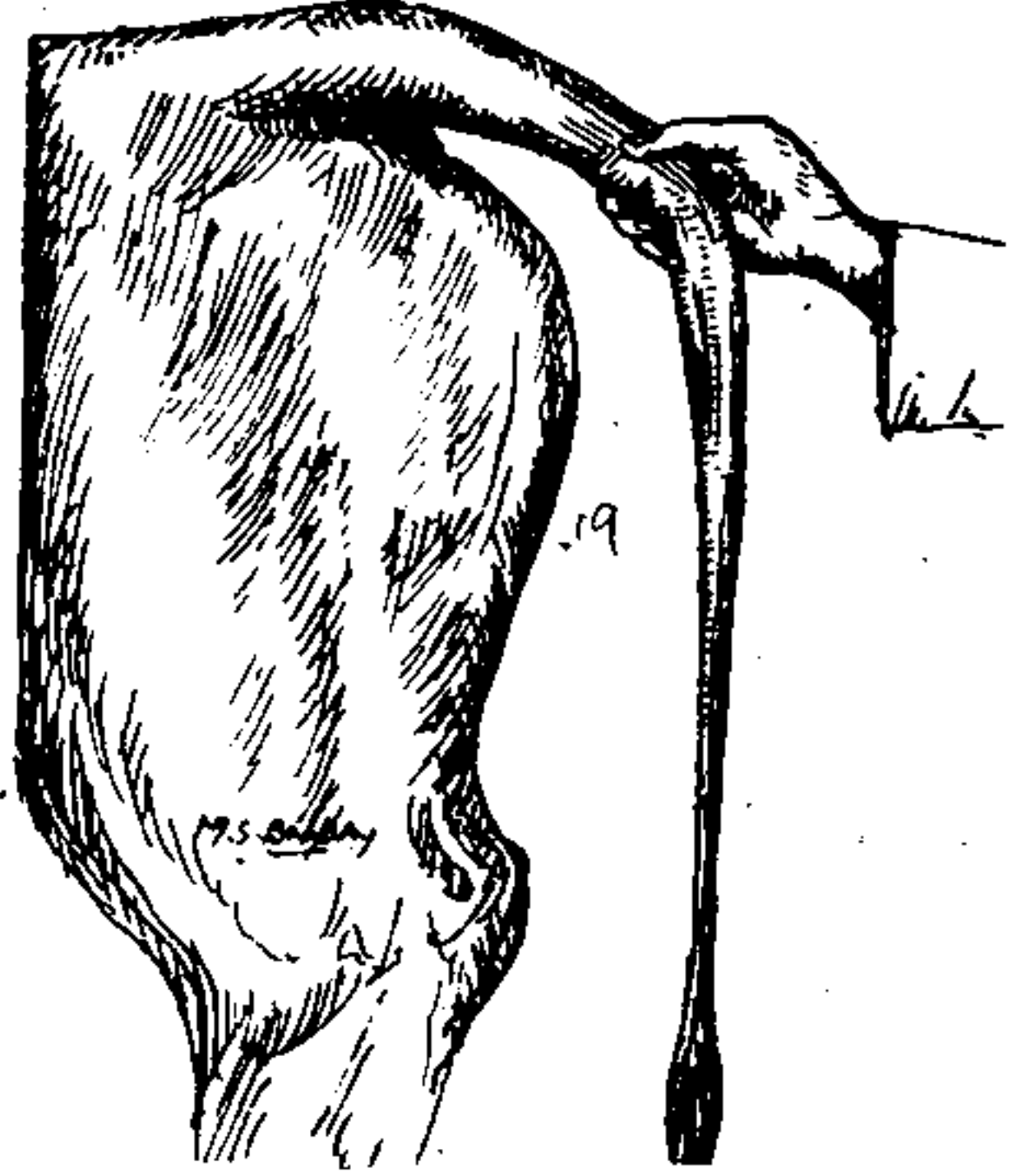
(RESPIRATION)

تنفس

سانس لیتے وقت کوکھ یا چھاتی کی پسلیاں اوپر کو اٹھتی ہیں اور سانس نکالتے وقت
یہ اندر کو دب جاتی ہیں۔ کوکھ یا چھاتی کی ان اوپر نیچے کی حرکات سے تنفس کی رفتار معلوم
کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایک منٹ کے عرصہ میں جتنی دفعہ کوکھ ابھرے یا جتنی دفعہ کوکھ
نیچے جائے اس کا شمار کر لیا جاتا ہے۔ یہی سانس کی رفتار فی منٹ ہوگی۔ یا پھر اٹا ہاتھ
نتھوں کے سامنے رکھ کر محسوس کیا جاتا ہے کہ ایک منٹ میں کتنی دفعہ سانس خارج ہوا یہی
سانس کی رفتار فی منٹ ہوگی۔ سانس گرم ہونے کی وجہ سے ہاتھ کی پھلی سطح پر محسوس ہوگا۔



گھوڑے کی سب میگزڈری آرٹری نبض محسوس کرنا



مولشی کی کاسیجیل آرٹری سے نبض محسوس کرنا

مختلف جانوروں کا اوسط جسمانی درجہ حرارت واسطر فارمنس فی منٹ اور اوسط رفتار نفس فی منٹ کے خاکہ میں درج کی گئی ہے

رقبہ تنفس فی منٹ	رقبہ تنفس فی منٹ	رقبہ تنفس فی منٹ	درجہ حرارت - فارن ہیت میں اوسط	جانور	نمبر شمارہ
۸ سے ۱۶	۲۸ سے ۴۰	۱۰۰ تا ۱۰۲	۹۹.۶۵ سے ۱۰۱.۶۳ تک	جوان گھوڑا	۱
	۵۸ سے ۴۰	۱۰۰ تا ۱۰۲	۹۹.۶۵ سے ۱۰۲.۶۲	بچیرا بچیری	
۳۰ سے ۱۰	۸۰ سے ۴۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۱۰۱.۶۰ سے ۱۰۲.۶۰	ایک سال سے زائد عمر	۲
۳۰ سے ۱۰	۸۰ سے ۴۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۱۰۱.۶۵ سے ۱۰۳.۶۵	ایک سال کی عمر تک	
۲۲ سے ۱۲	۹۰ سے ۴۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۹۹.۶۰ سے ۱۰۲.۶۰	بھینس	۳
۲۲ سے ۱۲	۹۰ سے ۴۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۱۰۳.۶۵ سے ۱۰۱.۶۵	بھیڑ	۴
۱۲ سے ۵	۵۰ سے ۳۲	۹۹ تا ۱۰۰	۱۰۱.۶۰ سے ۹۶.۶۰	بیری	۵
۳۰ سے ۱۵	۱۲۰ سے ۸۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۱۰۲.۶۲ سے ۱۰۱.۶۵	اوتھ	۶
۳۰ سے ۱۵	۸۰ سے ۴۰	۱۰۰ تا ۱۰۱	۹۹.۶۳ سے ۱۰۲.۶۳	چھوٹی لسنوں کے کتے	۷
۳۰ سے ۲۰	۱۳۰ سے ۱۱۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۱۰۲.۶۶ سے ۱۰۰.۶۰	بڑی لسنوں کے کتے	۸
۲۵ سے ۱۵	۱۴۰ سے ۱۲۰	۱۰۱ تا ۱۰۲	۱۰۶.۶۸ سے ۱۰۵.۶۸	بلی	۹
		۱۰۱ تا ۱۰۲		مرغ	۱۰

جانوروں کو دوا پلانا

گھوڑوں کو دوا پلانا

گھوڑوں کو دوا بوتل کے ذریعے پلاتے ہیں۔ شیشے یا ایلو مینیم کی ایک بوتل جس پر چمڑا چڑھا ہوتا ہے اس مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ ایک مددگار گھوڑے کے اوپر والے جیرے پر پوز مال ڈال کر منہ اوپر اٹھائے رکھے۔ دوا پلانے والا شخص جانور کے بائیں جانب کھڑا ہو اور بوتل منہ میں دانتوں سے خالی جگہ پر داخل کر کے تھوڑی سی دوا الٹ دے اور ساتھ ہی بوتل کا منہ تالو سے مس کرے۔ جب جانور دوا پی لے تو تھوڑی اور دوا الٹ دی جائے۔ اس طرح آہستہ آہستہ دوا ڈالنے اور بوتل کا منہ تالو سے مس کرنے کا عمل جاری رکھیں۔ اگر دوا پلانے کے درمیان جانور کھانسنے تو فوراً منہ سے بوتل نکال لی جائے اور سر ڈھیلا چھوڑ دیا جائے۔ دوا پلانے وقت زبان کو ہرگز نہ دبایا جائے۔

مویشیوں کو دوا پلانا

مویشیوں کو دوا پلانے کے لئے بالٹس کا ایک کھوکھلا ٹکڑا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دوا پلانے کا بالٹس، یا "نال" کہلاتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو ایک مددگار جانور کے بائیں جانب

کھڑا ہو کر اسے سینگوں سے قابو کرے۔ دوا پلانے والا شخص جانور کے دائیں جانب کھڑا ہو جائے۔ دوا سے بھری ہوئی نالی اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سر کے اوپر بائیں جانب لے جا کر انگلی یا انگوٹھا منہ میں داخل کر کے منہ کھول لے۔ اگر جانور شرارت پر آمادہ ہو تو بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں منہ میں داخل کر کے اوپر کا جبر اکپڑے اور انگوٹھے سے باہر چہرے پر دباؤ ڈالے۔ جانور منہ کھول دے گا۔ نالی منہ میں داخل کر کے دوا الٹ دی جائے۔

دوا پلانے وقت جانور کی زبان ہرگز نہ پکڑیں۔

اسٹومک ٹیوب (STOMACH TUBE) کے ذریعے دوا پلانا

عموماً گھوڑوں کو ہی اسٹومک ٹیوب سے دوا پلائی جاتی ہے۔ یہ سخت ربرٹ کی تقریباً ۹ فٹ لمبی اور $\frac{5}{8}$ انچ چوڑی ٹیوب ہوتی ہے۔ ٹیوب کے ایک سرے سے قریباً ایک فٹ کے فاصلے پر ایک نشان لگا ہوتا ہے۔ ٹیوب گھوڑے کے معدہ میں داخل کرنے کے لئے ایک مددگار جانور کے بائیں طرف کھڑا ہو کر اپنے دائیں ہاتھ سے جانور کا بائیں کان پکڑے اور بائیں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ دے۔ ٹیوب کو گرم پانی میں بھگو کر تیل یا مائع پیرافین سے چھڑایا جائے۔ گرم پانی میں ٹیوب کو بھگونے کا مقصد اسے قدرے گرم کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ٹھنڈی ٹیوب داخل کرتے وقت جانور زیادہ مدافعت کرتا ہے۔ ٹیوب داخل کرنے والا شخص جانور کے بائیں جانب کھڑا ہو۔

اپنے بائیں ہاتھ سے قریب کے نتھنے کو کشادہ کرے اور دائیں ہاتھ سے ٹیوب نتھنے کے فرش پر رکھ کر آہستہ آہستہ آگے سرکا تا جائے۔ جب ٹیوب نشان تک داخل ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حلق تک پہنچ چکی ہے یہاں رکاوٹ زیادہ ہوتی ہے اور ٹیوب آگے بڑھانے کے لئے زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔

ٹیوب ذرا آگے بڑھانی جائے تو جانور کچھ نکلے گا۔ اس وقت ٹیوب خوراک کی نالی میں داخل ہو جائے گی۔ ٹیوب خوراک کی نالی میں حرکت کرتی نظر آئے گی۔ اگر ٹیوب خوراک کی نالی میں نظر نہ آئے۔ بغیر مدافعت کے آسانی سے داخل ہوتی جائے اور جانور کھا لسنے لگے تو سمجھ لیا جائے کہ ٹیوب خوراک کی نالی کی بجائے نرخرہ میں داخل ہو گئی ہے۔ اگر ٹیوب کو کان کے ساتھ لگایا جائے تو اس میں

میں سے ہوا خارج ہوتی ہوگی۔ ایسی حالت میں ٹیوب کو نشان تک واپس نکال لیا جائے اور دوبارہ
 خوراک کی نالی میں داخل کیا جائے معدہ کے قریب ایک دفعہ پھر گھاٹ بڑھ جاتی ہے اور ٹیوب زور
 لگا کر آگے بڑھائی جاتی ہے۔ جب ٹیوب کا ایک سر معدہ میں داخل ہو جائے تو دوسرے
 سرے پر قیف لگا کر اس میں دوا ڈالیں۔ قیف کو لاؤنچا کریں۔ دوا معدہ میں جانے لگے
 گی۔ قیف میں دوا ختم ہونے کے بعد گڑگڑ کی آواز آئے گی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ ٹیوب کی
 تمام دوا معدہ میں داخل ہو چکی ہے۔ اب ٹیوب کو آہستہ آہستہ نکالیں۔
 دوا پلانے کا یہ طریقہ محنت طلب ضرور ہے لیکن اس کے مندرجہ ذیل فوائد بھی ہیں۔

(۱) ڈیرینجنگ نو نیا کا خطرہ نہیں رہتا۔

(۲) جانور کو قابو کرنا اور دوا پلانا آسان ہو جاتا ہے۔

(۳) دوا ضائع نہیں ہوتی۔

معدہ پانی سے دھونے کے لئے (STOMACH LEVAGE) دوسرے

سوراخ والی ربڑ کی ٹیوب استعمال کی جاتی ہے۔

یہ چونکہ زیادہ موٹی ہوتی ہے اس لئے منہ کے راستے معدہ میں داخل کی جاتی ہے
 ایک سوراخ کے ذریعے معدہ میں پانی ڈالا اور دوسرے سوراخ کے ذریعے معدہ سے
 پانی نکالا جاتا ہے۔

بھیڑ اور بکری کو دوا پلانا

دوا پلانے کے لئے بھیڑ اور بکری کی گردن اپنی ٹانگوں کے درمیان قابو کر لیں۔ ان کو
 ایک باریک گردن کی بوتل کے ذریعے مویشیوں کی طرح ہی دوا پلائی جاسکتی ہے لیکن ان کو
 دوا پلانے کا محفوظ اور بہترین طریقہ حسب ذیل ہے۔

قریباً ۳ فٹ لمبی ربڑ کی باریک ٹیوب لیں۔ ٹیوب کے ایک سرے پر دھات یا شیشے
 کی قیف لگا دیں۔ ایک شخص قیف کو پکڑ کر کھڑا ہے اور دوسرا بھیڑ کو قابو کر کے ٹیوب کا دوسرا
 سر اس کے منہ میں داڑھوں اور رخسار کے درمیان رکھ دیں۔ ایک ہاتھ سے ٹیوب اور
 دوسرے ہاتھ سے جانور کا منہ پکڑے رکھیں۔ قیف میں دوا ڈال دیں۔ دوا ٹیوب کے ذریعے

آہستہ آہستہ جانور کے منہ میں آتی جائے گی اگر دوا منہ میں جمع ہو جائے تو ٹیوب کو انگلیوں سے دبائیں۔ جب جانور دوا پی لے تو چھوڑ دیں۔

بھڑوں کے بہت بڑے ریوڈ کو دوا پلانے کے لئے دوا پلانے کی بندوق یا پستول (DRENCHING GUN OR PISTOL) استعمال کئے جاتے ہیں۔

کتے کو دوا پلانا

ایک ہاتھ سے کتے کا منہ پکڑ کر اوپر اٹھائیں اور دوسرے ہاتھ کی انگشت شہادت نزدیکی باچھ (منہ کا کوتا) میں ڈال کر باہر کو کھینچیں۔

یہاں پر ایک جیب سی بن جائے گی۔ ایک مددگار اس میں تھوڑی تھوڑی دوا ڈالتا رہے کتا پینا رہے گا۔ اگر کتا دوا نہ پئے تو انگشت شہادت اور انگوٹھے سے نتھنے بند کر دیں خود بخود دوا پی لے گا۔

بلی کو دوا پلانا

بائیں ہاتھ سے بلی کے دونوں کان یا گردن کے بال پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچیں۔ بلی منہ کھول دے گی۔ بائیں ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی دوا ڈالتے جائیں۔ دوا پلانے سے پیشتر بلی کو کپڑے میں لپیٹ لیا جائے تو بہتر ہے۔

جانوروں کو گولی دینا

گھوڑے کو گولی دینا

ایک مددگار گھوڑے کو قابو میں رکھے۔ منہ پر بانگ آٹرن لگا جائے۔ گولی دینے کے لئے بائیں ہاتھ سے زبان پکڑ کر باہر نکالیں۔ دائیں ہاتھ کی پہلی دو انگلیوں کے درمیان گولی پکڑ کر جتنی دور تک ممکن ہو سکے منہ میں لے جائیں اور گولی حلق میں پھینک دیں۔ ہاتھ پھرتی سے باہر نکالیں۔ بانگ آٹرن کی عدم موجودگی میں بائیں ہاتھ سے زبان کو اس طرح پکڑا جائے کہ زبان بھی قابو میں آجائے اور انگوٹھے کو منہ میں عمودی حالت میں اس طرح رکھا جائے کہ انگوٹھے کا ناخن والا حصہ تانوکو اوپر اٹھائے رکھے۔ منہ کھل جائے گا۔ پھرتی سے دائیں ہاتھ سے گولی دوڑنگ لیا کر



بھیڑ بگری کو دوا پلانے کا طریقہ



سکتے کو دوا پلانے کا طریقہ



گھوڑے کے معرہ میں سٹاک ٹیوب داخل کرنا

حالت میں چھوڑ دیں۔ گھوڑا گولی نکل جائے گا۔ پھرتی سے ہاتھ باہر نکال لیں اور زبان کو چھوڑ کر دوسرا ہاتھ بھی باہر نکال لیں۔

گھوڑے کو گولی دینے کے لئے ایک بذوق جسے 'بالنگ گن' (BALLING-GUN) کہتے ہیں استعمال کی جاتی ہے۔ بالنگ گن سے گھوڑے کا منہ کھلا رکھا جاتا ہے اور زبان متاثر کر لی جاتی ہے۔ بالنگ گن سے گولی حلق میں چھوڑ کر بالنگ گن نکال لیا جاتا ہے اور زبان بھی چھوڑ دی جاتی ہے۔

بھیڑ بگڑی کو گولی کھلانا

باز کا منہ اونچا کر کے گولی حلق میں پھینک دی جائے، ان کے لئے مخصوص بالنگ گن بھی استعمال ہوتی ہے۔

کتے اور بڑا آگے گولی کھلانا

گولی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت میں پکڑیں۔ اوپر سے بائیں ہاتھ اور نیچے سے دائیں ہاتھ کو باقی انگلیوں سے پکڑ کر منہ کھول لیں۔ گولی حلق میں گرا کر منہ بند کر دیں۔ جب کتا گولی کھائے تو منہ چھوڑ دیں۔ ان کو گولی کھلانے کے لئے مخصوص بناوٹ کی چٹیاں (فورسپس) (FORCEPS) بھی ہوتی ہیں ایک آدھی کتے کا منہ کھوتا ہے اور دوسرا چٹھی میں گولی پکڑ کر حلق میں گرا دیتا ہے۔

کتے کو گولی کھلانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھوڑے سے قیر کے غلاف میں چھپا کر گولی کھلا دیں۔

جانوروں کو چھٹی کھلانا

چھٹی تھوڑی تھوڑی جانور کی زبان، تالو اور دانتوں پر مل دی جائے۔ جانور چاٹتا اور کھانا جکے گا۔

جانوروں کو پانی پلانا

گھوڑوں میں ۸ سے ۱۰ گیلن پانی پیتا ہے اگر ممکن ہو سکے تو اسطبل میں ہر وقت پانی موجود ہونا

چاہیے۔ کام کے دوران جتنی دفعہ ممکن ہو سکے گھوڑے کو پانی پلانا چاہیے۔ موسم گرما میں اور سخت مشقت کرنے والے گھوڑوں کو پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

پانی خالص۔ میٹھا۔ تازہ۔ بے رنگ اور بے بو ہونا چاہیے۔

موسم گرما میں گھوڑوں کو دن میں تین بار پانی پلایا جائے۔ سخت مشقت کرنے والے

گھوڑوں کو ۳ کی بجائے ۴ یا ۵ دفعہ پانی پلایا جائے۔ آخری دفعہ پانی رات کے دس بجے

کے قریب پلایا جائے تاکہ رات کے دوران جانور کو پیاس محسوس نہ ہو۔

گھوڑا پانی پینے کے دوران کم از کم ایک دفعہ ضرور سانس لیتا ہے اس لئے پہلی دفعہ سر اٹھانے

پر اسے پانی سے الگ نہ کریا جائے۔

پانی خوراک کھلانے سے پہلے یا خوراک کھلانے کے کم از کم ایک گھنٹہ بعد پلایا جائے۔

خوراک کے فوراً بعد پانی پلانے سے کالک اور بد معنی جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ گھوڑوں کو

کام کے دوران پانی پلا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ پانی پینے کے بعد گھوڑا پھر کام میں مشغول ہو جائے

جب گھوڑا کام سے واپس آئے تو پسینہ خشک ہونے تک اسے پانی نہ دیا جائے۔

پانی پینے کے لئے ہر گھوڑے کے لئے علیحدہ لگن یا بالٹی ہونی چاہیے۔ مشترکہ برتن یا جگہ

سے پانی پیتے وقت بیمار گھوڑے اس کو جراثیم آلود بنا دیتے ہیں۔ ایسی جگہ سے پانی پی کر

تندرست گھوڑے بھی مریض ہو جاتے ہیں۔

مولیشیوں کو پانی پلانا

پینے کے لئے پانی کی مقدار کا انحصار جانور کی خوراک، موسم، کام کی نوعیت اور جانور

کی جسامت پر ہے۔ خشک خوراک کھلانے والے جانور سبز چارہ کھلانے والے جانوروں سے زیادہ

پانی پیتے ہیں۔ حاملہ اور دودھ دینے والے جانور زیادہ پانی پیتے ہیں۔ موسم گرما میں سردیوں کی

نسبت زیادہ پانی درکار ہوتا ہے۔ ڈیری فارم کی ایک گائے ۱۰ سے ۱۲ گیلن پانی روزانہ پیتی ہے

پانی جانوروں کے سانسے ہر وقت موجود رکھا جائے۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے تو موسم سردی میں

دن میں دو دفعہ اور موسم گرما میں تین دفعہ جانوروں کو پانی پلایا جائے۔

بھیڑ بکری کو پانی پلانا

چراگاہ پر چرنے والی بھیڑوں کو پانی کی زیادہ مقدار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بھیڑوں کے باڑہ میں پانی ہر وقت موجود ہونا چاہیے۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے تو موسم سرما میں دن میں ایک دفعہ اور موسم گرہ میں دن میں کم از کم تین دفعہ پانی پلایا جائے۔

جانوروں کو نہلانا

گھوڑے کو نہلانا

تندرست اور اچھی نگہداشت پانوالے گھوڑوں کو نہلانے کی ضرورت نہیں ہوتی جب گھوڑے کی مالش کی جاتی ہے تو جسم کی تمام گندگی اتر جاتی ہے۔ گھوڑے کو نہلانا بالکل نہیں چاہیے کیوں کہ نہلانے سے جسم کی قدرتی چمکاہٹ ختم ہو جاتی ہے۔ جلد بے چمک اور خشک ہو جاتی ہے خشکی سے جلد پھٹ جاتی ہے۔ جانور کو سردی لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

گھوڑوں کو جاذب نظر بنانے کے لئے اکثر ان کی ٹانگیں اور پاؤں دھوئے جاتے ہیں چلدی امراض میں مبتلا گھوڑوں۔ فروخت کرنے والے جانوروں۔ میلوں میں شرکت کرنے والے جانوروں اور انتہائی گندے جانوروں کو نہلانا ضروری ہوتا ہے۔

گھوڑے کو نہلانے کے لئے دائرہ برش یا کپڑے کے ٹکڑے سے تمام جسم کو اچھی طرح بھگو لیں۔ تمام جسم پر صابن مل کر جھاگ بنا لیں۔ اس کے بعد پانی ڈال کر اچھی طرح نہلا دیں۔ نہلانے وقت ایال۔ دم۔ ٹانگوں کی اندرونی سطح۔ اگلی ٹانگوں کی درمیانی سطح اور شینٹھ کی صفائی کے متعلق خاص خیال رکھا جائے۔ نہلانے کے بعد سویٹ سکیپر سے پانی خشک کریں۔ ویننگ کے طریقہ مالش سے جلد کو خشک کیا جائے۔ ٹانگیں دھونے کے بعد تویے سے خشک کریں ہاتھ سے مالش کر کے دوران خون تیز کریں۔ بعد ازاں جانور کو تھوڑی سی ورزش کرائی جائے۔ نہلانے کے بعد اگر جانور کو اچھی طرح خشک نہ کیا جائے تو سردی لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جلد خشک ہو کر پھٹ جاتی ہے۔

مولیشیوں کو نہلانا

گلے ٹیل کو روزانہ نہیں نہلایا جاتا۔ جسم سے سبکی گرو وغیرہ صاف کرنے کے لئے
 باڈی برش استعمال کیا جاتا ہے۔ جانوروں کو فروخت کرنے یا میلوں میں لے جانے سے پیشتر
 ان کو نہلایا جاتا ہے۔ غلیظ اور جلدی امراض میں مبتلا جانوروں کو بھی نہلانا ضروری ہوتا ہے۔
 جانور کو صابن اور پانی سے نہلا کر صاف ستھرے توہیے سے جسم کو اچھی طرح خشک کر لیں۔
 بھینسوں کو پانی سے بڑی رغبت ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کو پانی کی بھینس کہتے ہیں۔
 ندی اور دریاؤں کے کنارے بھینس خود بخود ان میں گھس کر غسل کر لیتی ہیں۔ اگر بھینس
 کے لئے غسل کا کوئی بندوبست نہ ہو تو ان کو ضرور نہلانا چاہیے۔ موسم گرما کے دوران کم از کم
 دن میں ایک دفعہ بھینس کو ضرور نہلانا چاہیے ورنہ اس کی صحت پر برا اثر پڑے گا۔

بھیڑ کو نہلانا

عموماً بھیڑوں کو نہلایا نہیں جاتا۔ کیونکہ ان کو نہلانے سے اون کی قدرتی چکناہٹ
 ختم ہو جاتی ہے۔ اون کترنے سے ۲ ہفتے پیشتر بھیڑوں کو چلنے پانی میں نہلایا جائے۔ اس
 سے اون کے ساتھ چمٹی موٹی غلاظت اتر جاتی ہے۔ ۲ ہفتے بعد اون کی قدرتی چکناہٹ
 دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی اون کترلی جڑے۔

کتے کو نہلانا

چھوٹے بالوں والے کتے کو اگر ڈینڈی برش سے اچھی طرح صاف کیا جائے تو نہلانے
 کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بڑے بالوں والے کتے کو مہینے میں ایک بار ضرور نہلانا چاہیے۔ کتے
 کو نیم گرم پانی سے نہلایا جائے۔ اس پانی میں پیرے دھونے کا سوڈا (۲ بڑے چمچ ۲ گیلن پانی میں)
 شامل کر لیں تو بہتر ہے ورنہ صابن اور نیم گرم پانی سے کتے کو نہلاویں۔

(ا) کتوں کو نہلاتے وقت یہ احتیاط برتی جائے کہ ان کے کانوں میں پانی نہ پڑنے پائے۔

(ب) کتے کو نہلانے کے لئے کاربالک ایسڈ والا صابن استعمال نہ کیا جائے کیونکہ کاربالک ایسڈ

کتوں کے لئے ذہریلا اثر رکھتا ہے۔ اور یہ جلد سے جذب ہو کر مضر اثرات پیدا کرتا ہے۔

بھیڑوں کو ادویہ کے محلول میں ڈبونا

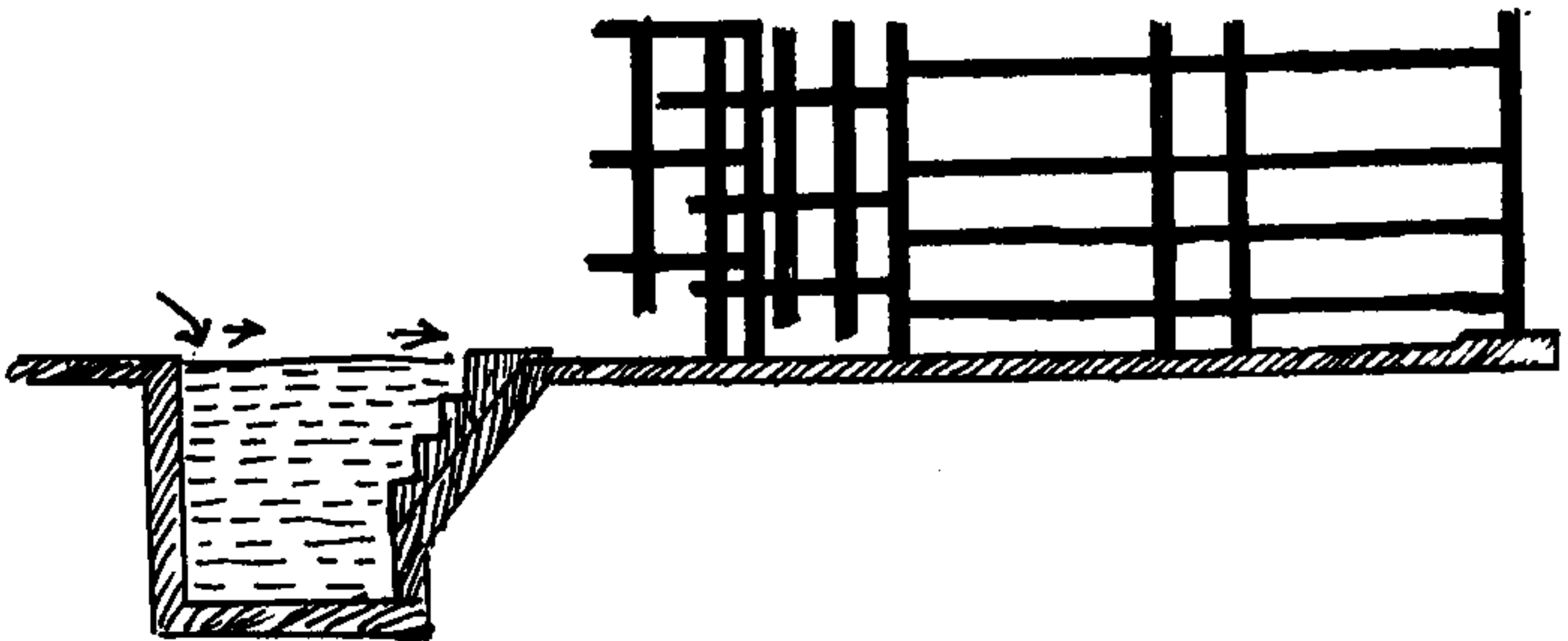
(DIPPING OF SHEEP)

بھیڑوں کے بیرونی طفیل کمروں کو ہلاک کرنے اور جلدی امراض کے لئے انہیں ادویہ کے محلول میں ڈبویا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے سنکھیا، گندھک، تمباکو، کالبالک ایسڈ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور گو میکسٹین سے مختلف دو اساز کمپنیوں نے ادویہ تیار کی ہیں۔ ان کے استعمال کے وقت دو اساز کمپنی کی ہدایات پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

چند جانوروں کے ریورڈ کو نہلانے کے لئے لکڑی یا لوہے کا $۳'۰ \times ۳'۰ \times ۱'۰$ کا ایک ڈپ استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلوبہ نسبت کا محلول بنا کر اس ڈپ میں ڈال دیا جائے ہر بھیر کو پکڑ کر ٹانگیں اوپر کی طرف کر کے اس محلول میں ڈبوتے جائیں۔

شیپ فارم پر جہاں بھیروں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے ان کو ڈبونے یا غوطہ دینے کے لئے مخصوص قسم کا حوض، شیپ ڈپ (SHEEP - DIP) بنایا جاتا ہے۔

ضرورت کے مطابق شیپ ڈپ کی جسامت مختلف ہوتی ہے۔ شیپ فارم پر ذیل کی شکل کا شیپ ڈپ موزوں رہتا ہے۔ گیگسن۔ اسٹول کے ڈپ کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔



اوپر سے ڈپ کی لمبائی = ۲۵ سے ۳۰ فٹ

نیچے = ۱۵ سے ۲۰ فٹ

گہرائی = ۵ فٹ

چوڑائی = $\frac{۳}{۴}$ فٹ

ڈپ کے ایک طرف میٹرھیاں بنی ہوتی ہیں۔ مخالف سمت سے بھیڑ ڈپ میں داخل کر دی جاتی ہے۔ بھیڑ تیرتی ہوئی میٹرھیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ کم از کم ایک دفعہ بھیڑ کا سر بھی ڈبو دیا جاتا ہے۔ میٹرھیوں پر کچھ وقت کھڑا رکھا جاتا ہے تاکہ محلول کی زائد مقدار جسم سے نچر جائے۔

چند ہدایات

○ بھیڑوں کو پانی پلانے کے بعد ڈپ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ شدت پیاس سے وہ زہریلا محلول پی لیں۔

○ ہانپتی ہوئی بھیڑوں کو ڈپ میں نہ داخل کریں۔

○ بڑے بڑے زخموں والے اور مریض جانور کو ڈپ نہ کیا جائے

○ سخت گرم دن میں "ڈپ" نہ کیا جائے۔

○ اون کترنے کے ایک ماہ بعد بھیڑوں کو ڈپ کیا جائے کیونکہ اس عرصہ میں زخم ٹھیک ہو جائیں

گے۔ زخموں کے راستے زہریلے محلول کے جذب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں جسم

پر قدرے اون بھی پیدا ہو جائے گی اور اس میں کچھ دوا رک سکے گی۔

○ حاملہ بھیڑوں کو احتیاط سے پکڑیں۔

○ جب اون لمبی ہو تو نہلانے کے لئے کاربائلک ایسڈ کا محلول نہ استعمال کیا جائے اس

سے اون بد رنگ۔ سخت اور بے چمک ہو جاتی ہے۔

○ ہر روز ڈپنگ کا عمل ۳ بجے ختم کر لیا جائے تاکہ آخری بھیڑ کو بھی خشک ہونے کا موقع مل جائے

کیونکہ بھیگی ہوئی بھیڑوں کو دانت کے وقت سردی لگ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔

○ جب تک بھیڑیں اچھی طرح نچر نہ جائیں ان کو چراگاہ میں داخل نہ ہونے دیں تاکہ چراگاہ زہراؤد

نہ ہو جائے۔

فٹ باتھ

کسی فارم، منڈی، میدہ مویشیان یا گاؤں میں جانوروں کے پاؤں کی مدد سے باہر آنے والی چھوت کا قلع قمع کرنے کے لئے فٹ باتھ بنانا ضروری ہے۔ بعض اوقات یہ بعض امراض مثلاً منہ گھر اور فٹ رائٹ کے علاج کیلئے بھی بنانا پڑتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جانوروں کے داخلہ کے لئے ایک جگہ مخصوص کر دی جاتی ہے اور اس جگہ فٹ باتھ تعمیر کیا جاتا ہے۔

فٹ باتھ ایک ۱۰ فٹ لمبے ۶ فٹ چوڑے اور ایک فٹ گہرے گڑھے پر مشتمل ہوتا ہے فارموں وغیرہ پر یہ سیمنٹ اور پکی اینٹوں سے بنایا جاتا ہے۔ میلوں وغیرہ پر چونکہ عارضی انتظام ہوتا ہے اس لئے زمین میں گڑھا کھود کر جست کی چادر بچھا دی جاتی ہے۔ چادر کے کنارے اندر کو مڑے ہونے چاہئیں تاکہ جانوروں کے پاؤں زخمی نہ ہو جائیں۔

اس گڑھے میں ایک اور سو کی نسبت کا فیனால் کا محلول ڈالا جاتا ہے۔

ہر جانور کو اس محلول میں سے گزارا جاتا ہے تاکہ پاؤں دوامیں اچھی طرح بھیگ جائیں۔ اس عمل سے پاؤں اور ٹانگوں کے ساتھ جو جراثیم ہوتے ہیں مر جاتے ہیں۔ لیکن زڈر پیٹ کے دفاعی ٹیکہ اور منہ گھر کے سیرم دہنے جانے سے فٹ باتھ متروک ہو گئے ہیں۔

اصطبل کا روزانہ کام

صبح سے پہلے اصطبل کی بچھالی نکال کر صحن میں پھیلا دی جائے تاکہ اصطبل اور بچھالی دونوں خشک ہو جائیں۔ گندی بچھالی نکال دی جائے اور اس کی جگہ نئی بچھالی ڈالی جائے۔ اصطبل کی صفائی کی جائے۔ نمدار جگہ پر ریت یا خشک مٹی ڈالی جائے۔ اس کے بعد گھوڑے کی ہلکی مالش کریں۔ ہر پاؤں اٹھا کر معائنہ کیا جائے۔ گھوڑے کو پانی پلایا جائے۔ پانی پلانے کے نصف گھنٹہ بعد گھوڑے پر کاٹھی ڈال کر سیر و ورزش کے لئے باہر لے جایا جائے۔ سیر سے واپسی پر گھوڑے کی مکمل مالش کی جائے ہر پاؤں اٹھا کر صاف کریں۔ دیکھا جائے کہ کوئی نعل تو ڈھیلا نہیں۔ یا پاؤں میں کوئی اور نقص تو پیدا نہیں ہوا۔ زین اور ساز کا اچھی طرح معائنہ کیا جائے کہ کہیں سے ٹوٹی ہوئی یا کوئی ٹانکا اکھڑا ہوا تو نہیں۔

جانور کو خوراک دی جائے اور کام پر لے جایا جائے۔ دوپہر کو اصطبل میں آرام کرنے دیں سردیوں میں شام کو مہ نبحے اور گرمیوں میں ۱۲ بجے گھوڑے کو پھر سیر کے لئے لے جایا جائے۔ واپسی پر گھوڑے کی ہلکی مالش کی جائے اور شام کو خوراک دی جائے۔ سردیوں کے موسم میں مات کے وقت گھوڑے پر گرم کپس یا سھول ڈال دیں۔ مائیس کو چاہیے

کہ گرمیوں کے موسم میں رات کو سوتے وقت گھوڑے کو پانی پلا کر سوئے۔

گھوڑوں کے لئے بچھالی (BEDDING)

گھوڑے کے اصطبل میں بچھالی کا ہونا ضروری ہے کیونکہ

۱۔ بچھالی پر لیٹ کر جانور آرام کر سکتا ہے۔ عموماً گھوڑا کھڑے کھڑے ہی نیند پڑی کر لیتا ہے۔

۲۔ بچھالی سے اصطبل گرم رہتا ہے جانور کو سردی نہیں لگتی۔

۳۔ بچھالی کی بدولت جانور بہت سے زخموں سے بچ جاتا ہے۔

۴۔ بچھالی سے جانور اور اصطبل دونوں صاف رہتے ہیں۔

۵۔ بچھالی صاف ستھری ہونی چاہیے۔ یہ پھینچوندی لگی یا بھگی ہوئی نہ ہو۔ اصطبل میں بچھالی

کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء استعمال ہو سکتی ہیں۔

گندم کی پرالی

یہ بچھالی کے لئے موزوں ہے۔ پرالی لمبی صاف ہو۔ اس میں کانٹے وغیرہ نہ ہوں۔ عموماً

گھوڑے اسے کھاتے بھی نہیں۔ یہ پیشاب سے جلد خراب نہیں ہوتی۔ ایک اصطبل میں ایک

ہفتہ کے لئے ۷۰ سے ۱۰۰ پونڈ پرالی درکار ہے۔

دھان کی پرالی

پاکستان میں بچھالی کے لئے زیادہ تر دھان کی پرالی ہی استعمال ہوتی ہے۔ یہ بچھالی

کے لئے عمدہ چیز ہے۔ یہ پرالی لمبی۔ دیرپا۔ نرم اور سستی ہوتی ہے۔

لکڑی کا برادہ

یہ بچھالی کے لئے اکیلا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ یا پرالی کی بچھالی کے نیچے اس کی ایک

تہہ بچھادی جاتی ہے۔ یہ مٹی کو جذب کر کے اصطبل کو خشک رکھتا ہے۔

بچھالی روزانہ دھوپ میں بچھادیں تاکہ خشک ہو جائے۔ بید اور پیشاب سے بھگی

ہوئی بچھالی نکال دیں۔ اس کی جگہ نئی بچھالی ڈالیں۔

گھوڑے کی مالش

مالش کے فوائد۔ گھوڑے کی مالش کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:-

۱- مالش سے جلد کی صفائی ہو جاتی ہے۔ سکری۔ گرو۔ پسینہ اور رطوبتیں صاف ہو جاتی ہیں۔
صفائی سے جانور جاذب نظر ہو جاتا ہے۔

۲- مالش سے دوران خون میں تیزی آ جاتی ہے۔ جانور کی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔

۳- مالش سے جلد چمکدار۔ نرم۔ اور ملائم ہو جاتی ہے۔

۴- جلدی امراض مثلاً خارش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۵- بیرونی طفیلی کرم یعنی جوئیں وغیرہ نہیں پڑتیں۔

مالش کرنے کا سامان

ڈینڈی برش (DANDY - BRUSH) یہ مٹے اور سخت بالوں سے تیار کردہ برش ہوتا ہے
اس برش سے جی ہونی غلاظت اور مٹی کو اتارا جاتا ہے۔

باڈی برش (BODY - BRUSH) یہ نرم بالوں سے بنا ہوا بیضوی شکل کا برش ہوتا ہے
یہ گھوڑے کا جسم صاف کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

کری کومب (CURRY - COMB)

لوہے کے ایک ٹکڑے پر تقریباً ایک سنٹی میٹر چوڑے لوہے کے ٹکڑے عمودی اور ایک
دوسرے کے متوازی چبڑے ہوتے ہیں۔ یہ برش صاف کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
اس گھوڑے پر ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ گھوڑا زخمی ہو جائے گا۔ برش سے گھوڑے
کو صاف کرتے جائیں اور ساتھ ہی برش کو کری کومب پر پھیرتے جائیں۔ برش کی مٹی وغیرہ اس
میں جمع ہو جائے گی۔

پھونک مار کر کری کومب میں سے مٹی نکالنا اچھا نہیں کیونکہ گرد و آلودگی پھر گھوڑے اور
انسان کے جسم پر پڑ جاتی ہے بلکہ سانس کے ہمراہ پھیپھڑوں میں بھی پہنچ جاتی ہے۔ اس
لئے اسے گھوڑے کے پھلی طرف زمین پر ٹکور کر گرد نکال دیں۔

مین کومب (MANE - COMB)

یہ دھات کی بنی ہوئی ہے۔ اس سے دم اور گردن کے لمبے بال صاف کئے
جاتے ہیں

ہوف پیک (HOOF PICK)

یہ دھات کا بنا ہوتا ہے۔ اس سے گھوڑے کے پاؤں کی نچی سطح سے غلاظت وغیرہ صاف کی جاتی ہے۔

سوٹ سیکر پیر (SWEAT-SCRAPER)

یہ ایک سادہ پتڑی ہوتی ہے جس کے دونوں سروں پر کڑی کے دستے لگے ہوتے ہیں۔ اسے جسم سے پسینہ صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

واٹر برش (WATER BRUSH)

یہ لمبے اور نرم بالوں والا برش ہوتا ہے۔ یہ دم اور گردن کے لمبے بالوں کو پانی لگانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

وسپ (WISP)

اسے پرالی سے بنایا جاتا ہے۔ وِسپ بنانے کے لئے پرالی کا ۸ سے ۱۰ فٹ لمبا رتر بنائیں۔ رستے کے ایک سرے پر دو حلقے بنائیں۔ پھر رستے کو ایک حلقے کے اوپر اور دوسرے کے نیچے سے لاکر ان کے گرد پیٹتے جائیں۔

اسفنج (SPONGE)

ان کو تر کر کے جلد سے پیشاب کے داغ۔ آنکھیں۔ نتھننے اور ہونٹ صاف کئے جاتے ہیں۔ کپڑے کا ٹکڑا بھی اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مالش کے اوقات

کام یا سیر پر جانے سے پہلے ہلکی مالش ہونی چاہیے۔ جب جانور کام سے واپس آئے تو مکمل مالش کی جائے۔

مالش کا طریقہ

پہلے گھوڑے کے ہر پاؤں کو اٹھا کر صاف کیا جائے۔ مالش شروع کرنے سے پہلے گھوڑے کا جسم ٹھنڈا اور خشک ہونا چاہیے۔ مالش کا کام کان سے شروع کیا جائے۔ اس کے بعد گردن اور دھڑکی مالش کی جائے۔ دھڑکے بعد ٹانگیں اوپر سے نیچے کی طرف صاف

کی جائیں۔ ٹانگیں اندر سے بھی صاف کی جائیں۔ برش بالوں کی سمت میں پھیرنا چاہیے۔
 جس طرف مالش کرنی ہو اسی ہاتھ میں برش پکڑیں یعنی اگر بائیں جانب مالش کرنی ہو تو
 بائیں ہاتھ میں برش اور دائیں ہاتھ میں کوری کو ماب پکڑیں۔ جانود کے پچھلی طرف منہ کر کے اس سے
 قدرے ہٹ کر کھڑے ہوں۔ برش والا بازو کس کر رکھیں اور برش پھیرتے وقت اپنا بوجھ برش پر ڈالیں
 تاکہ برش زور سے پھرے اور صفائی اچھی ہو۔ جسم کی مالش کرنے کے بعد آنکھوں۔ نتھنوں۔ ابال اور
 دم کی صفائی کی جائے۔

وسپنگ (WISPING)

یہ مالش کا ایک طریقہ ہے اس سے گھوڑے کی صحت اور جلد کی حالت اچھی ہو جاتی ہے
 اس سے دوران خون اور روغن پیدا کرنے والے غدودوں کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ کھال نرم
 اور چمکدار ہو جاتی ہے۔ پرالت بنانی ہونی کوچی بالوں کے رخ جسم پر پھیرنی چاہیے۔
 ہاتھ سے مالش

ہاتھوں کی ہتھیلیاں بالوں کے رخ زور زور سے پھیری جاتی ہیں۔ مالش کرتے وقت
 گھوڑے کی طرف جھک کر اپنا وزن ہاتھ پر ڈال دیں تاکہ مالش خوب زور سے ہو۔ کانوں کو پکڑ
 کر کھینچا جائے

صفائی کا امتحان

گھوڑے کی صفائی کا امتحان کرنے کے لئے ہاتھ بالوں کی مخالف سمت میں پھیریں۔ اگر ہاتھ پر
 گد یا سکری آجائے تو صفائی ٹھیک نہیں ہوتی۔ پیٹ کے نیچے ٹانگوں کے اندر کی طرف اور دم کے نیچے
 سے بھی صفائی کا معائنہ کیا جائے۔

رینڈنگ

موشیوں اور گھوڑوں کے جسم پر گرم لوسے کی مدد سے امتیازی نشان لگانا برینڈنگ کہلاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے فارم کے نام کا پہلا حرف اور ۰ سے ۹ تک ہندسے علیحدہ علیحدہ ایک لوسے کی سلاخ پر لگے ہوتے ہیں۔ سلاخ کے دوسرے سرے پر پکڑنے کے لئے لکڑی کا ایک دستہ لگا ہوتا ہے۔

جانور کی دائیں ران پر فارم کے نام کا پہلا حرف اور جیٹر پیدائش کا سلسلہ وار سالانہ نمبر گرم کر کے کھال پر نشان ڈال لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح گرم کر کے بائیں ران پر دو ہندسے لگائے جلتے ہیں۔ ان دو ہندسوں میں سے دائیں طرف کا ہندسہ پیدائش کا سال اور بائیں طرف کا ہندسہ پیدائش کے سال کی سہ ماہی ظاہر کرتا ہے۔ سال کے ۱۲ مہینوں کو ۴ سہ ماہیوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جنوری۔ فروری۔ مارچ پہلی سہ ماہی، اپریل، مئی، جون دوسری سہ ماہی، جولائی۔ اگست۔ ستمبر تیسری سہ ماہی اور اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر چوتھی سہ ماہی میں شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً بہادر نگر فارم کی گاٹے کی دائیں ران پر B. ۴۲ اور بائیں ران پر ۲-۳ نمبر لگے ہونے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ گاٹے بہادر نگر فارم پر پیدا ہوئی۔ اس کا پیدائش رجسٹر نمبر ۴۲ ہے

ہائیں ران کے نمبر کو ۳۲ نہیں بلکہ ۲ اور ۳ پڑھا جاتا ہے۔ ان میں سے ۲ سال ۶۲ کو ظاہر کرتا ہے اور ۳ سال ۱۹۶۲ کی تیسری سہ ماہی کو ظاہر کرتا ہے یعنی یہ گلے ۱۹۶۲ کی تیسری سہ ماہی میں پیدا ہوئی تھی۔ ۲ سے ۱۹۵۲ کا خیال بھی کیا جاسکتا ہے لیکن اتنی زیادہ عمر کا جانور اپنی ظاہری شکل سے پہچانا جاتا ہے۔

برینڈنگ ایک سے ۱/۴ سال کی عمر میں کی جاتی ہے۔ برینڈنگ کے مطلوبہ نمبر اور حروف آگ میں رکھ کر سرخ گرم کر لئے جاتے ہیں۔ پھر ان کو کھال پر لگا کر نشان پیدا کر دیا جاتا ہے۔ برینڈنگ سے ایک تو جانور کی عمر کا پتہ چل جاتا ہے اور دوسرا چوری وغیرہ ہو جانے کی صورت میں آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے تاہم یہ کھال کی قیمت کو کم کر دیتا ہے اگر کان کے آہنی کلیپ یا چھلے سے کام چل جائے تو بہتر ہے۔ داغ ران پر جس قدر نجلی جانب جوڑ کی طرف ہوں اتنے ہی کھال کی قیمت پر کم اثر انداز ہوں گے۔ نشان حتی الوسع سطحی ہوں گے نشان نہ لگانے جائیں۔

ٹٹوٹا ٹٹوٹا

بھیڑ کے کان، ران، دم یا ہونٹوں کی اندر کی طرف مشین اور سیاہی کی مدد سے امتیازی نشان لگانا ٹٹوٹا کہلاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک ٹٹوٹا مشین، صفر سے ۹ تک ہندسے اور پکی سیاہی درکار ہوتی ہے۔ دائیں ران یا کان کے اندر رجسٹر پیدائش کا نمبر اور فلام کے نام کا پہلا حرف لگا جاتا ہے۔ بائیں ران یا کان کے اندر دو ہندسے لگانے جاتے ہیں۔ ان دو ہندسوں میں سے دائیں طرف کا ہندسہ سال پیدائش کا، اور بائیں طرف کا ہندسہ پیدائش کی سہ ماہی ظاہر کرتا ہے۔ نمبر عموماً کان کے اندر لگائے جلتے ہیں۔ گلے، بھینس اور گھوڑے میں (BRANDING) یعنی گرم داغی سے کھال پر نمبر لگائے جلتے ہیں۔ اس سے کھال کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے حصہ پر داغ دیا جائے جو کھال کی قیمت پر اثر انداز نہ ہو مثلاً پھلی ران یا جبرک پر۔ مطلوبہ نمبر مشین میں فٹ کر لئے جاتے ہیں۔ ان نمبروں کی بالائی سطح نوکدار ہوتی ہے۔ ان پر سیاہی لگائی جاتی ہے۔ مشین کان میں لگا کر دہانے سے نمبر کان میں پیوست ہو جلتے ہیں۔ سیاہی سے کھال میں پیوست نمبروں کی جگہ نمایاں ہو جاتی ہے۔

ایک عرصہ کے بعد یہ نمبر مٹ جاتے ہیں انہیں دوبارہ لگانا چاہیے اس کے علاوہ کان کے اندر
دھات یا پلاسٹک کے کلپ بھی جن پر نمبر ہوتے ہیں پروویسے جاتے ہیں۔

فوائد

- ۱۔ جانوروں کی شناخت آسان ہو جاتی ہے۔
- ۲۔ جانور کی عمر کا پتہ چل جاتا ہے۔
- ۳۔ ٹیکے کے لئے نمبر آسانی سے پڑھے جاسکتے ہیں۔

بیل آختہ کرنا

مقصد

جانور کو شریف طبع اور نرم مزاج بنانے کے لئے آختہ کیا جاتا ہے۔ آختہ شدہ بیل طاقتور
ہوتے ہیں۔ محنت مشقت کا کام زیادہ کرتے ہیں۔ گوشت کو عمدہ بنانے اور ناپسندیدہ بچھڑے
جن سے نسل کسی کر دانا مقصود نہ ہو آختہ کر دیئے جاتے ہیں۔

عمر

عمر کی کوئی قید نہیں عموماً جب سے جنسی بوجھ پیدا ہو جائے تو بچھڑوں کو آختہ کر دیا جائے۔
بالکل چھوٹی عمر میں آختہ کرنے سے جسمانی نشوونما میں گراوٹ یا انحطاط پیدا ہو جاتا ہے۔

موسم

بہار اور خزاں کے موسم میں بہتر رہتا ہے ویسے سال کے کسی حصہ میں بھی آختہ کر سکتے
ہیں۔ بیل کو آختہ کرنے کے لئے مختلف طریقے اپنائے جاتے ہیں۔
اپریشن کے ذریعے آختہ کرنا

اپریشن کھڑی حالت میں یا جانور کو گر کر کیا جاسکتا ہے۔ جانور کو قابو کرنے کے بعد
سکروٹم پر ٹنکچر آلودین لگائیں اور بعد ازاں کسی لوکل اینسٹھیک کا ٹیکہ سکروٹم میں کریں۔ ایک خصبہ
(اگر جانور گویا گیا ہو تو خبلا حصہ) پیکر اس کی کھال یعنی سکروٹم کو اچھی طرح تناؤ میں رکھیں
بعد ازاں خصبہ کی کچھل طرف نشتر سے چیرا دیں۔ خصبہ کو باہر نکال لیں۔ اب خصبہ کو پیکر کر باہر کی

طرف کھینچیں اور کاسٹریشن کلیپ (CASTRATION CLAMP) کو رڈ پر لگا کر بند کر دیں اور بعد ازاں سرخ گرم لوہے سے کارڈ کو کاٹ کر خون بند کر دیں۔ اسی طرح دوسرا خصبہ بھی نکال دیں۔

بغیر آپریشن کے آختہ کرنا

اس طریقہ میں بڑبڑو کا سٹریٹر (BURDIZZO, S CASTRATOR) کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ جانور بائیں طرف کو گرا کر اس کا ایک خصبہ اوپر کو دھکیل دیا جاتا ہے۔ دوسرے خصبے کے سپر میٹیک کارڈ کو اچھی طرح انگوٹھے سے دبا کر قابو کیا جاتا ہے تاکہ وہ کا سٹریٹر لگاتے وقت پھسل نہ جائے۔ بعد ازاں کا سٹریٹر لگا کر اچھی طرح دبا جاتا ہے اور دو تین منٹ تک بڑبڑو کا سٹریٹر کو اسی دبی ہوئی حالت میں رہنے دیا جاتا ہے تاکہ سپر میٹیک کارڈ اچھی طرح کچلا جائے۔ اس طرح دوسرے خصبہ کا سپر میٹیک کارڈ کچلا جاتا ہے۔ اس کے بعد کارڈ دبانے کے مقام پر ٹنکچر ایوڈین لگا دی جائے۔ خیال رہے بڑبڑو کا سٹریٹر کارڈ پر ہی لگے۔ اگر خصبے کا کچھ حصہ اس میں دب گیا تو خصبے پر شدید سوزش ہو جائے گی۔ اس عمل سے خصبوں سے مادہ تولید لانے والی نالی خصبوں کی شریان و رید اور اعصاب وغیرہ کچلے جاتے ہیں۔ آختہ بیل کے خصبے جسامت میں چھوٹے ہوتے ہیں۔

بعض زمیندار سکروٹم پر اریاں لگا کر اوپر سے ہتھوڑی یا اینٹ مارتے ہیں تاکہ کارڈ کچلی جائے۔ اس سے جانور کو بے حد تکلیف ہوتی ہے اکثر خصبوں کو بھی چوٹ لگ جاتی ہے جس سے سوزش ہو جاتی ہے۔ آختہ کرنے کے لئے اس ظالمانہ طریقہ کو نہیں اپنانا چاہیے۔

بڑبڑو کا سٹریٹر سے آختہ کرنے کا طریقہ بہت آسان اور محفوظ ہے کیونکہ اس سے نہ تو جلد پر کوئی زخم ہوتا ہے اور نہ خصبے کو تکلیف پہنچتی ہے۔

بڑبڑو کا سٹریٹر کے فوائد

- (۱) چونکہ زخم نہیں ہوتا اس لئے کسی دوسری مرض کی چھوٹ کا خطرہ نہیں رہتا۔
- (۲) اس طریقہ سے تمام سال کسی وقت اور کسی جگہ بھی جانوروں کو آختہ کیا جاسکتا ہے۔
- (۳) جانور کی صحت پر کوئی بد اثر نہیں پڑتا۔

(۴) جانور کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔
بیلوں کو آختہ کرنا

بھیر بکریوں کے گوشت کی قسم کو بہتر بنانے کے لئے آختہ کیا جاتا ہے۔ گوشت کے لئے پالے جانے والے جانوروں کو ۶ ہفتے کی عمر میں آختہ کر دینا چاہیے۔ ان کو بھی بیلوں کی طرح برڈیزو کا سٹریٹر سے آختہ کیا جاتا ہے لیکن ان کے لئے چھوٹا برڈیزو کا سٹریٹر استعمال کیا جاتا ہے جسے بے بی کا سٹریٹر کہتے ہیں۔

بچھڑوں میں سینگوں کی پیدائش کو روکنا

فوائد:

- ۱۔ جانور کے مانے کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔
 - ۲۔ سینگ نہ ہونے سے سینگ ٹوٹنے اور سینگ کا کینسر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
- طریقہ:

دو ہفتے کی عمر میں بچھڑے کے سینگ لگنے والی جگہ کے گرد سے بال کاٹ لیے جائیں اور ارد گرد ویزلین لگائی جائے۔ اب کاٹک پٹاش یا سلور نائٹریٹ ٹک کو سینگ لگنے والی جگہ پر یکساں طور پر اچھی طرح خوب ملیں۔ اگر دو ایکساں طور پر اچھی طرح سے لگادی جائے تو سینگ پیدا نہیں ہوں گے۔

رہائشی عمارات

روشنی اور ہوا کی فراہمی کے انتظامات

(VENTILATION)

وینٹیلیشن سے مراد کسی عمارت یا اصطبل میں روشنی و متواتر تازہ و خالص ہوا کا داخلہ اور گندی ہوا کا اخراج ہے تاکہ عمل تنفس کو برادر پیشاب سے پیدا ہونے والی مضر اور بدبودار گیسوں خارج ہوتی رہیں۔ اور پھیپھڑوں کو تازہ ہوا ہتیا ہو سکے۔ جب جانور سانس لیتا ہے تو تازہ ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔

تازہ ہوا میں آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بالترتیب ۲۰.۶۹۴ فیصد اور ۰.۱۸ سے ۰.۲۵ فیصد تک ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں میں تازہ ہوا کی آکسیجن خون میں جذب ہو جاتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہو کر اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خارج ہونے والی ہوا میں آکسیجن کم ہو کر ۱۶.۵ فیصد اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بڑھ کر ۲.۲۴ فیصد ہو جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر تازہ ہوا میں سے ۴ فیصد کے قریب آکسیجن خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون سے اس قدر کاربن ڈائی آکسائیڈ

شامل ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خارج ہونے والی ہوا کا درجہ حرارت ادا بی بخارات عام ہوا کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس ہوا کا حجم بھی زیادہ ہوتا ہے۔ تازہ ہوا کی ضروری مقدار

عمارت میں تازہ ہوا کی ضروری مقدار کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس میں رہنے والا جانور اپنے پھیپھڑوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی کس قدر مقدار خارج کرتا ہے۔ عام جسامت کا گھوڑا اپنے پھیپھڑوں سے ایک گھنٹے کے عرصہ میں تین مکعب فٹ کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتا ہے۔ لیکن اصطبل کی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ۰.۲ فیصد سے بڑھتی ہوئی مقدار مضر ہے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک گھنٹے کے عرصہ میں اصطبل میں کس قدر تازہ ہوا داخل ہو کر کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار ۰.۲ فیصد سے بڑھنے نہ پائے۔

یہ معلوم کرنے کے لئے ذیل کا کلمہ استعمال کیا جائے۔

فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار =

$$\frac{100}{1} \times \frac{\text{فی گھنٹہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی جتنی مقدار پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے}}{\text{اصطبل کی ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادہ سے زیادہ غیر مضر مقدار}}$$

$$15000 = \frac{100}{1} \times \frac{3}{0.602}$$

یعنی ایک گھنٹے کے عرصہ میں ۱۵۰۰۰ مکعب فٹ تازہ ہوا اصطبل میں داخل ہونی چاہیے۔

مختلف جانوروں کیلئے فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار

فی گھنٹہ مکعب فٹوں میں		نام جانور	
تازہ ہوا کی ضروری مقدار	پھیپھڑوں سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ		
$15000 = \frac{100}{1} \times \frac{3}{0.602}$	۳	گھوڑا و بیل	۱
$5000 = \frac{100}{1} \times \frac{1-0}{0.602}$	۱	بھیڑ بکری	۲
$1500 = \frac{100}{1} \times \frac{0-3}{0.602}$	۰-۳	کتا	۳

عمارت میں تازہ ہوا کے دخول اور گندی ہوا کے اخراج کا بندوبست ذیل کے طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

قدرتی روشنی اور ہوا کا بندوبست (NATURAL VENTILATION) سخت گرم علاقوں میں سایہ کے لئے صرف چھت ہی ہوتی ہے اور اطراف پر دیواریں نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں ہوا کے دخول اور اخراج میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ جن علاقوں میں سردیوں میں سخت سردی اور گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہو وہاں اصطبل کی دیواروں میں بڑی بڑی کھڑکیاں رکھی جاتی ہیں جو موسم سرما میں بند اور گرمیوں میں کھول دی جاتی ہیں۔

افقی روشنی اور ہوا کا بندوبست (HORIZONTAL VENTILATION) اس طریقہ میں اصطبل کی دیواروں کے بالائی حصہ میں سوراخ رکھے جاتے ہیں۔ بہت سے سوراخ ایک جگہ رکھے جاتے ہیں۔ ۶ سے ۱۲ فٹ کے فاصلہ پر پھر اسی طرح کے سوراخ رکھے جاتے ہیں۔ ہر

سوراخ کا رقبہ ۱۵ سے ۲۵ مربع انچ ہوتا ہے جس طرف سے ہوا آ رہی ہو اس دیوار کے سوراخ ہوا کے دخول اور مخالف سمت کے دیوار کے سوراخ ہوا کے اخراج کے کام آتے ہیں۔

عمودی ہوادان (VERTICAL VENTILATION)

سخت سرد علاقوں میں یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں ہوا اصطبل کے فرش کے قریب سے داخل ہو کر دیوار میں سے ہوتی ہوئی چھت کے قریب اصطبل میں داخل ہوتی ہے یعنی سوراخ کی جسامت کے مطابق دیوار میں خلا ہوتا ہے۔

ہوا کے دخول کے لئے سوراخ جتنے چھوٹے اور زیادہ ہوں اور اخراج کے لئے جتنے بڑے اور کم ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ لیکن ان دونوں اقسام کے سوراخوں کا مجموعی رقبہ آپس میں برابر ہونا چاہیے۔ اس طریقہ سے اصطبل ہوا کے تیز جھونکوں سے محفوظ رہتا ہے۔

مخلوط ہوا اور روشنی کا بندوبست (MIXED-VENTILATION)

اس طریقہ میں عمودی اور متوازی دونوں طریقوں کا یکجا استعمال کیا گیا ہے۔ سخت سرد موسم کے لئے یہ بندوبست نہایت عمدہ ہے۔ مختلف سوراخوں میں سے ہوتی ہوئی ہوا چھت کے قریب اصطبل میں داخل ہوتی ہے۔ چھت کے قریب ان سوراخوں پر خاص نوعیت کے ڈھکنے لگائے جاتے ہیں تاکہ کہیں یہ سوراخ ہوا کے اخراج کا کام نہ کرنے لگیں۔

اصطبل سے خارج ہونے والی ہوا فرنٹ کے قریب سے ایک بڑے پائپ میں داخل ہوتی ہے۔ پائپ میں سے ہوتی ہوئی یہ پھپھتے کے اوپر جا کر خارج ہوتی ہے پائپ ایسے ڈھکنے دار ہونے چاہئیں کہ یہ ہوا کے دخول کا کام نہ کر سکے۔

پائپ کا اصطبل سے باہر کا حصہ غیر موصل ہونا چاہیے تاکہ خارج ہونے والی گرم ہوا اسی حصہ میں ٹھنڈی ہو کر واپس اصطبل میں نہ آجائے۔ ہوا کے دخول کے سوراخ جتنے چھوٹے اور زیادہ ہوں اور اخراج کے پائپ جتنے بڑے اور کم ہوں اتنا ہی بہتر ہے لیکن یہ دونوں کا مجموعی رقبہ آپس میں برابر ہونا چاہیے۔

مختلف جانوروں کیلئے فرشی جگہ

نمبر شمار	جانور	فرشی جگہ (طول x عرض)
۱	گھوڑا	۱۲۰ مربع فٹ
۲	بیل	۱۲۴ مربع فٹ
۳	بھیرٹ - بکری	۱۲ - ۱۶ مربع فٹ
۴	مرعی	۳ - ۴ مربع فٹ

مکعب فٹ جگہ (کیوبک سپیس CUBIC-SPACE)

کیوبک سپیس سے مراد جانور کی رہائش گاہ کا حجم (طول x عرض x بلندی) ہے۔

کیوبک سپیس = طول x عرض x بلندی
فرشی جگہ x بلندی

کسی جانور کے لئے مکعب فٹ جگہ نکالنے کے لئے ذیل کا کلیہ استعمال کریں۔

نی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار

مکعب فٹ جگہ یا کیوبک سپیس :-

ایک گھنٹہ کے عرصہ میں جتنی دفعہ اصطبل کی ہوا بدلی ہونی چاہیے۔

گھوڑے مویشی کے لئے فی گھنٹہ تازہ ہوا کی ضروری مقدار ۱۵۰۰۰ مکعب فٹ ہے۔

ایک گھنٹہ کے دوران ۹ دفعہ اصطبل کی ہوا تبدیل ہونی چاہیے۔ اس لئے گھوڑے اور مویشی کے

لئے کیوبک سپیس = $\frac{15000}{9} = 1666$ مکعب فٹ اس میں سے ۱۲۰ سے ۱۳۴ مربع

فٹ تک فرشی جگہ اور ۱۲ سے ۱۴ فٹ چھت کی بلندی ہونی چاہیے۔ کسی جانور کے لئے

مکعب فٹ جگہ کے تعین کے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اصطبل کی ہوا کتنی دفعہ تبدیل

ہونی ہے۔ اگر گھوڑے کے لئے کیوبک سپیس ۱۶۰۰ کے بجائے ۶۰۰ مکعب فٹ کر دیا جائے

تو ایک گھنٹہ کے عرصہ میں جتنی دفعہ اصطبل کی ہوا تبدیل ہونی ہوگی۔

$$\frac{15000}{6} = 2500 =$$

۶

$$25 = \frac{15000}{400} =$$

اگر ایک گھنٹے میں ۲۵ دفعہ اصطبل کی ہوا تبدیل ہو تو ایسا اصطبل گرم نہیں رہ سکتا کیونکہ ہر دو منٹ بعد اصطبل کی ہوا تبدیل ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ اصطبل میں ہوا کے تیز جھونکے داخل ہوں گے۔ سرسری تجزیہ مکعب فٹ جگہ معلوم کرنے کا ایک اور آسان طریقہ یہ ہے کہ جانور کے اوسط وزن کو ۲ سے ضرب دی جائے۔ حاصل ضرب اس جانور کے لئے کیوبک سپیس ہوگا۔ حاصل ضرب کا $\frac{1}{14}$ فرشتی جگہ ہوگی اور باقی ماندہ عمارت کی بلندی ہوگی مثلاً ایک ۸۰ پونڈ وزنی بھیڑ کے مکعب فٹ جگہ معلوم کرنی ہو تو $80 \times 2 = 160$ مکعب فٹ

فرشتی جگہ = ۱۶۰ کا $\frac{1}{14}$ = تقریباً ۱۳ مربع فٹ

عمارت کی بلندی = $\frac{160}{13}$ = تقریباً ۱۲ فٹ -

بھیڑوں و بکریوں کے لئے رہائشی عمارت کی بلندی ۶ سے ۷ فٹ سے زائد نہ ہونی چاہیے۔

ناکہ عمارت میں ہوا کے جھونکے سرد نہ کر سکیں اور مکان بنانے میں خرچ بھی کم ہو۔

مویشیوں کیلئے رہائشی عمارت

چند مویشیوں کے لئے

ایک دو گائےوں یا سانڈ پیلوں کے لئے رہائشی انتظامات مقصود ہوں تو ہر ایک کے

لئے ۱۲ × ۱۲ × ۱۰ کا اصطبل بنا لینا چاہیے۔ اصطبل کے سامنے ۶ سے ۸ فٹ چوڑا برآمدہ

اور برآمدے کے آگے صحن بھی ہونا چاہیے۔

ڈیری فارم

ڈیری فارم کی عمارت حسب ذیل حصوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔

۱۔ گائےوں یا بھیڑوں کے لئے "ڈیری شیڈ"

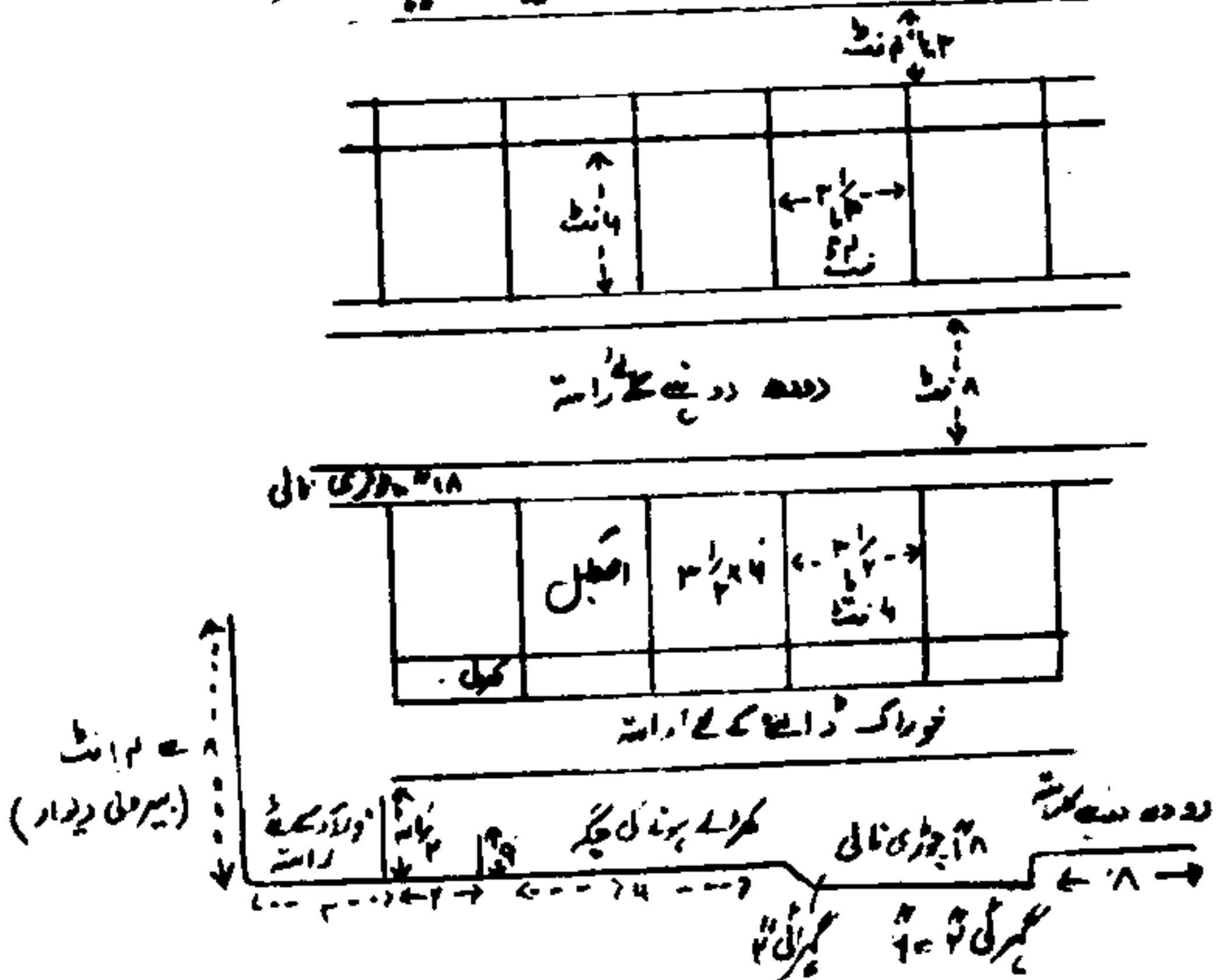
۲۔ سانڈ پیل یا سانڈ جاکوش کے لئے اصطبل

- ۳۔ پچھڑوں اور کٹوں کے شیڈ
- ۴۔ بچہ جھننے کے لئے اصطبل۔

ڈیری شیڈ

ڈیری فارم میں اگر ۱۰ جانور رکھنے مقصود ہوں تو ان کے لئے اصطبلوں کی ایک ہی قطار والا ڈیری شیڈ بنایا جاتا ہے۔ منہ کی طرف خوراک ڈالنے کے لئے ۳ یا ۴ فٹ راستہ ہوتا ہے اور پچھلی طرف دودھ دوہنے کے لئے ۵ فٹ راستہ ہونا چاہیے۔ اگر ۱۰ سے زیادہ جانور رکھنے مقصود ہوں تو اصطبلوں کی دو متوازی قطاروں والا ڈیری شیڈ بنایا جاتا ہے۔ ان دونوں قطاروں کے درمیان دودھ دوہنے کے لئے ۸ فٹ کا راستہ ہوتا ہے۔ جانور کے پچھلی طرف ۸ چوڑی نالی ہوتی ہے۔ پیشاب اور گوبر اس نالی میں گرتا ہے۔ ایک ڈیری شیڈ میں ۵۰ سے زیادہ جانور نہیں رکھنے چاہئیں۔ ہر گائے کے لئے $3\frac{1}{2}$ فٹ چوڑی اور ۶ فٹ لمبی جگہ درکار ہوتی ہے۔ بھینس کے لئے جگہ کی چوڑائی $3\frac{1}{2}$ فٹ کی بجائے ۴ فٹ ہونی چاہیے۔ جانور کے سامنے ۲ فٹ چوڑی کھری ہوتی ہے۔ کھری کی پچھلی دیوار $3\frac{1}{2}$ فٹ اور سامنے والی دیوار نو انچ بلند ہونی چاہیے۔

اصطبلوں کی دو متوازی قطاروں والے ڈیری شیڈ کا نقشہ



۱۰ جانوروں کے لئے چھت کی بلندی ۸ سے ۱۰ فٹ ، ۱۰ سے ۳۰ جانوروں کیلئے چھت کی اونچائی ۱۰ سے ۱۲ فٹ اور ۳۰ سے ۵۰ جانوروں کے لئے چھت کی اونچائی ۱۲ سے ۱۴ فٹ ہونی چاہیے۔

ڈبیری شیڈ کی دیواریں کم از کم ۵ فٹ کی بلندی تک سیمنٹ سے پلستر ہونی چاہئیں۔ کونے ہمیشہ گول ہونے چاہئیں تاکہ ان میں غلاظت جمع نہ ہو۔ فرش پر شکل میں دکھائے گئے طریقہ پر پانچ گہری چھوٹی چھوٹی ٹالیاں ہونی چاہئیں۔

جانوروں کی جائے رہائش کو لوہے کی سلائخوں کے جنگلے کے ذریعے الگ الگ کیا جاتا ہے تاکہ ایک دوسرے کو مار نہ سکیں۔

سانڈ بیل یا سانڈ جاموش کیلئے اصطبل

ڈبیری فارموں میں سانڈ کو ڈبیری شیڈ میں ہی آخری اصطبل دے دیا جاتا ہے یا ان کے لئے الگ اصطبل بنایا جاتا ہے اگر الگ اصطبل بنانا ہو تو ہر سانڈ کے لئے ۱۲ x ۱۲ x ۱۰ کا اصطبل بنایا جائے۔ اصطبل کے سامنے برآمدہ اور صحن بھی ہونا چاہیے۔

بچھڑوں اور کٹوں کے لئے شیڈ

ڈبیری فارم میں نو عمر جانوروں کی رہائش کے لئے الگ شیڈ ہونے چاہئیں۔ شیڈ میں چاروں طرف چھت اور درمیان میں صحن ہوتا ہے۔ اس شیڈ میں جانور کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ہر جانور کے لئے ۱۰ مربع فٹ فرشی جگہ چھت کے نیچے اور ۳ مربع گز فرشی جگہ صحن میں درکار ہوتی ہے۔

ایک ماہ سے کم عمر کے بچھڑے ۲ سے ۳ ماہ عمر کے بچھڑے اور تین ماہ سے زائد عمر کے بچھڑے الگ رکھے جائیں۔

بچہ جننے کے لئے اصطبل

بچہ جننے کے لئے ڈبیری فارم میں ۱۲ x ۱۲ x ۱۰ کے ایک دو اصطبل ہونے چاہئیں۔ بچہ کی ولادت کے قریب حاملہ مادہ کو یہاں رکھا جاتا ہے۔

گھوڑوں کیلئے اصطلح

سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطلح

ایک گھوڑے کے لئے ۱۰' ۱۲" x ۱۲" یا ۱۴' فٹ کا اصطلح بنایا جاتا ہے۔ اصطلح کے سامنے کی طرف چھ فٹ چوڑا راستہ ہو جو دیوار میں لگی ہوئی نکلنے والی پیلیوں سے بند ہو سکے اصطلح کے سامنے ۶ سے ۸ فٹ چوڑا برآمدہ ہوتا ہے۔ سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطلح کے سامنے صحن بھی ہونا چاہیے۔

گھوڑوں کے اصطلحوں کے ساتھ ساز و سامان کے لئے ۱۰' x ۱۲' کا ایک سٹور بھی ہونا بہتر ہے۔

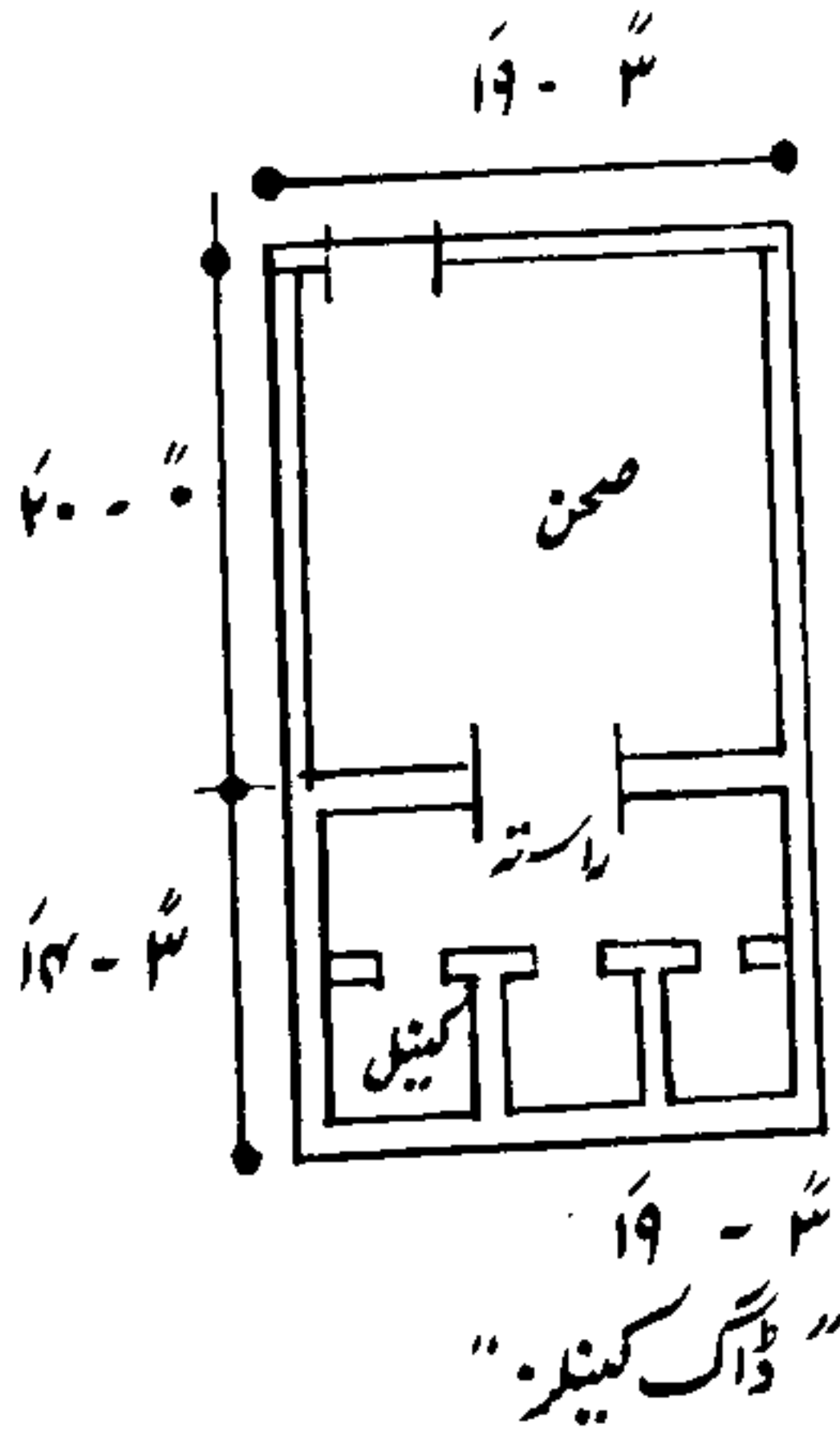
تجارتی مرکز پر گھوڑوں کی رہائش

تجارتی مرکز پر گھوڑوں کی رہائش کے لئے ڈیری سٹیڈ کی طرز پر عمارت بنائی جاتی ہے۔ ہر گھوڑے کے لئے ۶ سے ۷ فٹ چوڑی اور ۹ سے ۱۰ فٹ لمبی جگہ درکار ہوتی ہے۔ دو گھوڑوں کی جلنے رہائش کے درمیان ۷ سے ۸ فٹ اونچی دیوار ہونی چاہیے تاکہ جانور ایک دوسرے کو تنگ نہ کر سکیں۔ اگر اصطلحوں کی ایک ہی قطار بنائی جائے تو ان کے پچھلی طرف ۶ فٹ چوڑا اور اگر دو متوازی قطاریں بنائی جائیں تو ان کے درمیان ۱۰ فٹ چوڑا راستہ ہونا چاہیے۔ گھوڑے کے لئے کھڑی کی زمین سے بلندی ۳ فٹ سے ۳ فٹ اور گہرائی ایک فٹ ہونی چاہیے۔

گھوڑوں کے لئے لکڑی کی کھربیاں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ لکڑی کی کھڑی بنانے کے لئے ۱۲" سے ۱۴" موٹے مضبوط لکڑی کے تختے استعمال کئے جائیں۔ کھڑی کی لمبائی ۳۰ انچ تہ سے چوڑائی ۹ انچ اوپر سے چوڑائی ۱۸ انچ اور گہرائی ایک فٹ ہونی چاہیے۔ زمین سے کھڑی کی بلندی ۳ فٹ ہونی چاہیے۔

ڈاگ کینلز (DOG - KENNELS)

شفاخانہ حیوانات میں کتوں کو بغرض علاج رکھنے کے لئے دکھانے کے نقشہ کے مطابق جگہ بنائی جاتی ہے ان کو ڈاگ کینلز کہتے ہیں۔



شفابخانہ حیوانات کی عمارت

جدید طرز کے شفابخانہ حیوانات کی عمارت ذیل کے حصوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔
شفابخانہ حیوانات

یہ عمارت وٹرنری اسسٹنٹ سرجن کاکرہ - ڈسپنسری - چھوٹے جانوروں کے لئے
اپریشن روم - سٹور اور غسل خانہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر اس عمارت میں ایک تجربہ گاہ یا ایبارٹری بھی ہوتی ہے۔

• شفابخانہ میں داخل ہونے والے بیمار جانوروں کے اصطبل

• سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطبل

• متعدی اور چھوت دار امراض میں مبتلا جانوروں کے لئے اصطبل۔

• کالک ٹیڈ

• اوپن شیڈ یا کھلا احاطہ

• ساندپیل کے لئے اصطبل

• ڈاگ کینل۔ شفاخانہ میں داخل کئے ہوئے کتوں کو رکھنے کی جگہ۔

یہ عمارت صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے شفاخانہ میں بنائی جاتی ہے۔

• زمیندارہ کوارٹر۔ ساندپیل اور ساندگھوڑے کے سائیں کے لئے رہائشی عمارت۔

شفاخانہ حیوانات کے عملہ کیلئے رہائشی عمارت

شفاخانہ حیوانات سے ملحقہ ذیل کی رہائشی عمارت ہونی چاہئیں۔

(د) وٹرنری اسسٹنٹ مرچن کے لئے

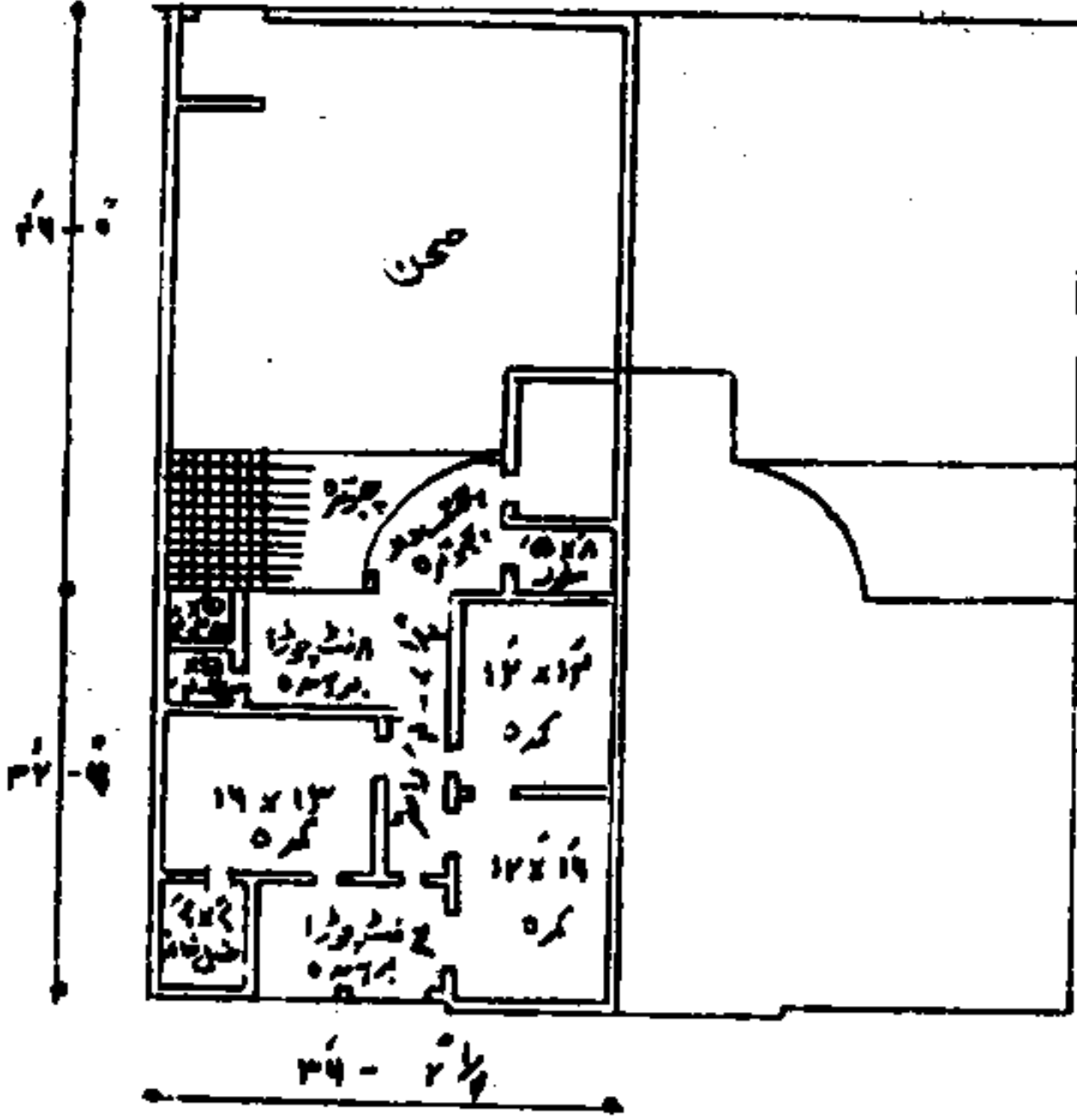
(ب) کمپونڈر اور سٹاک اسسٹنٹ کے لئے۔

(ج) خاکروب اور ستہ کے لئے۔

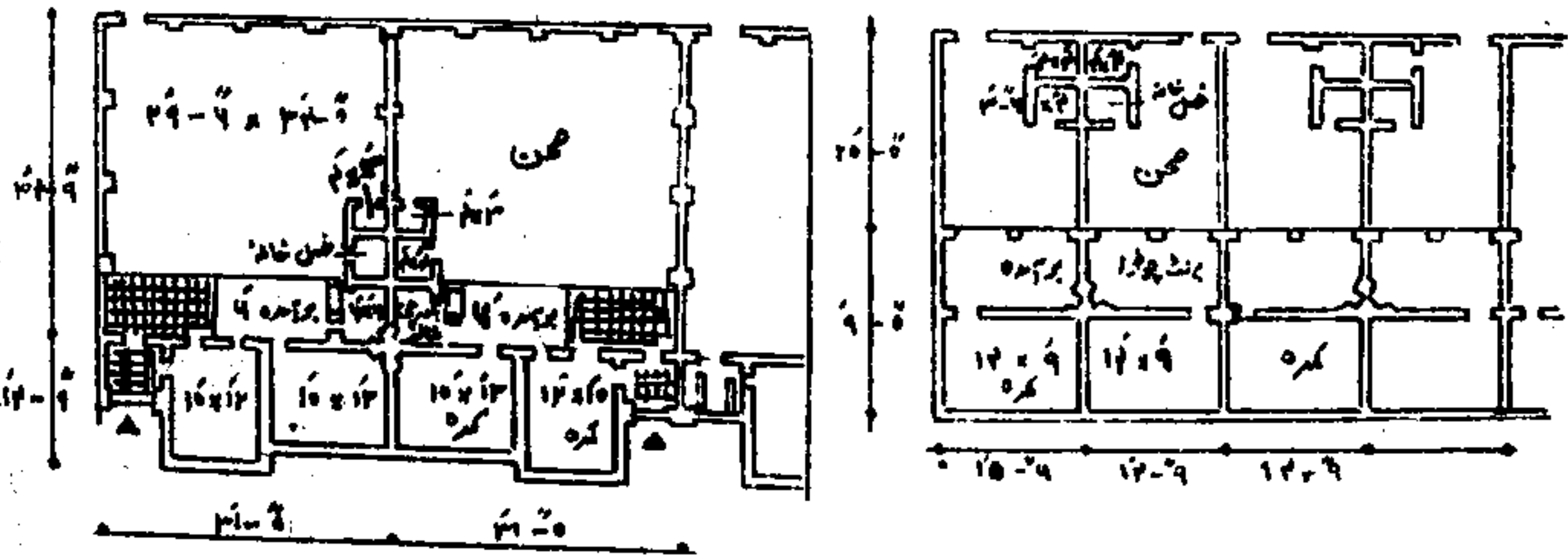
ڈسٹر ہیڈ کوارٹر شفاخانہ حیوانات۔ دیگر شفاخانہ حیوانات اور عملہ کی رہائشی عمارت کے

بارہ میں تفصیل اور پیمائش خاکوں سے واضح ہے۔

شفا خانہ حیوانات کے عملہ کی رہائشی عمارت



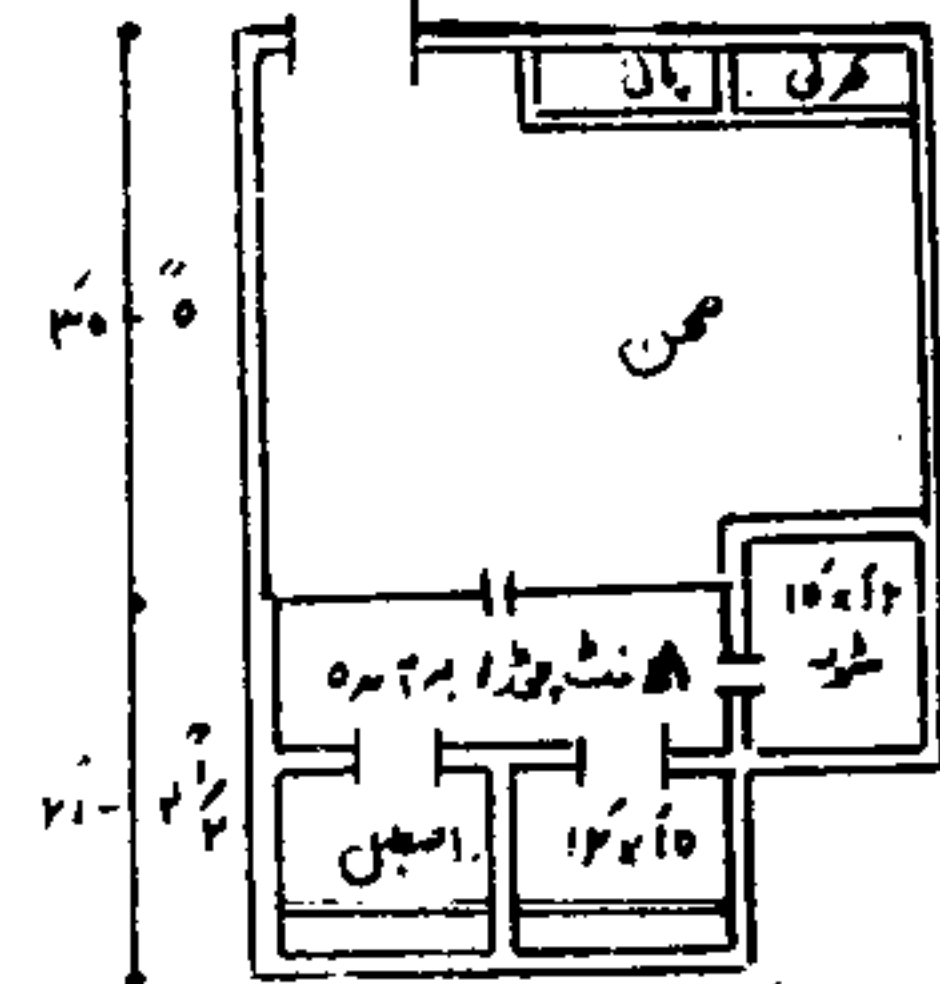
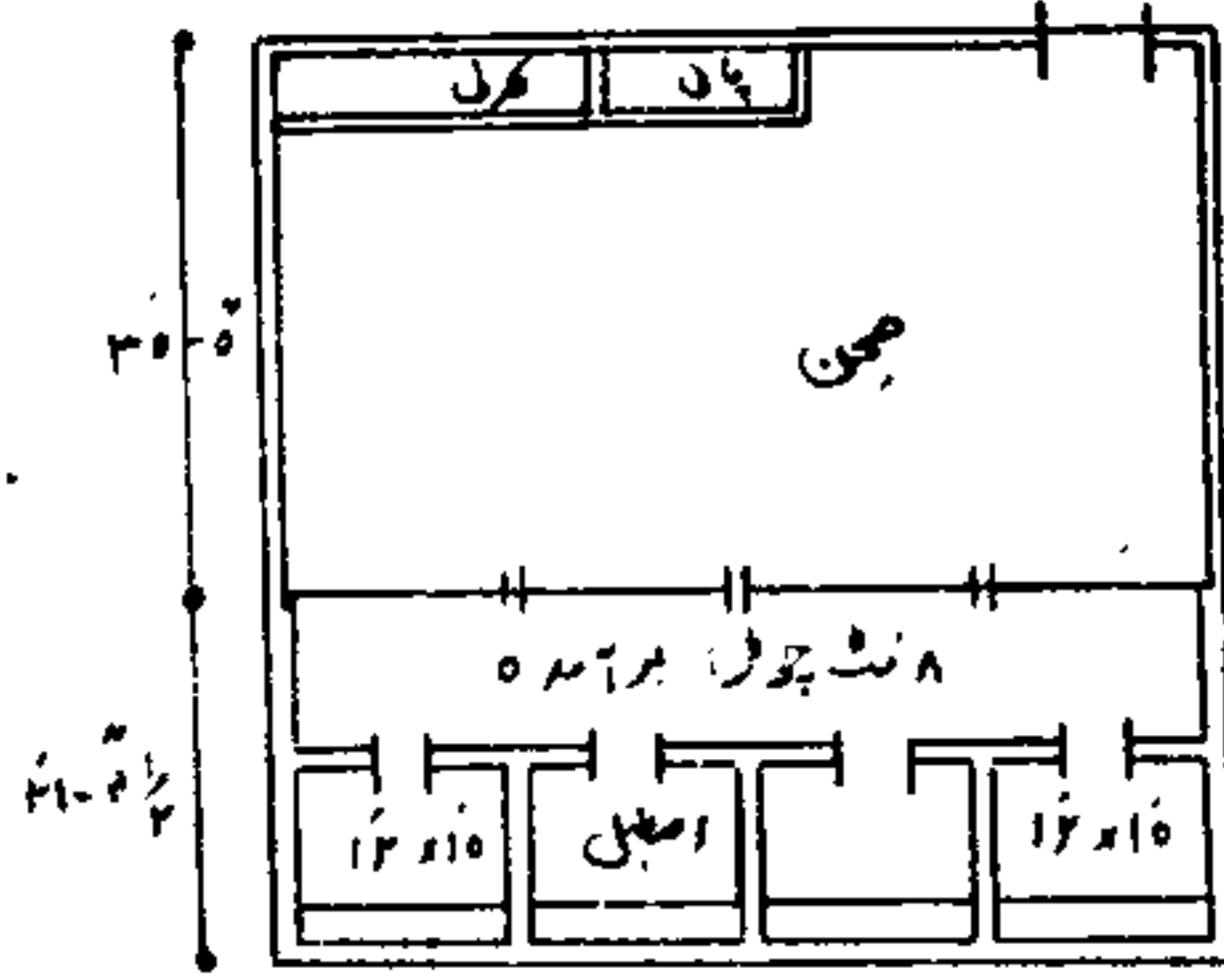
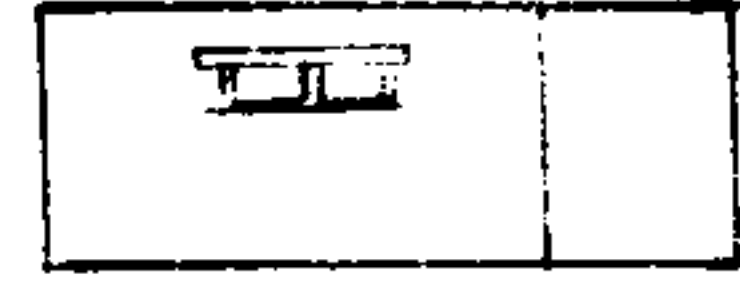
ویٹری اسٹنٹ سرجن کے لئے



کمپوڈ اور سٹاک اسٹنٹ کے لئے

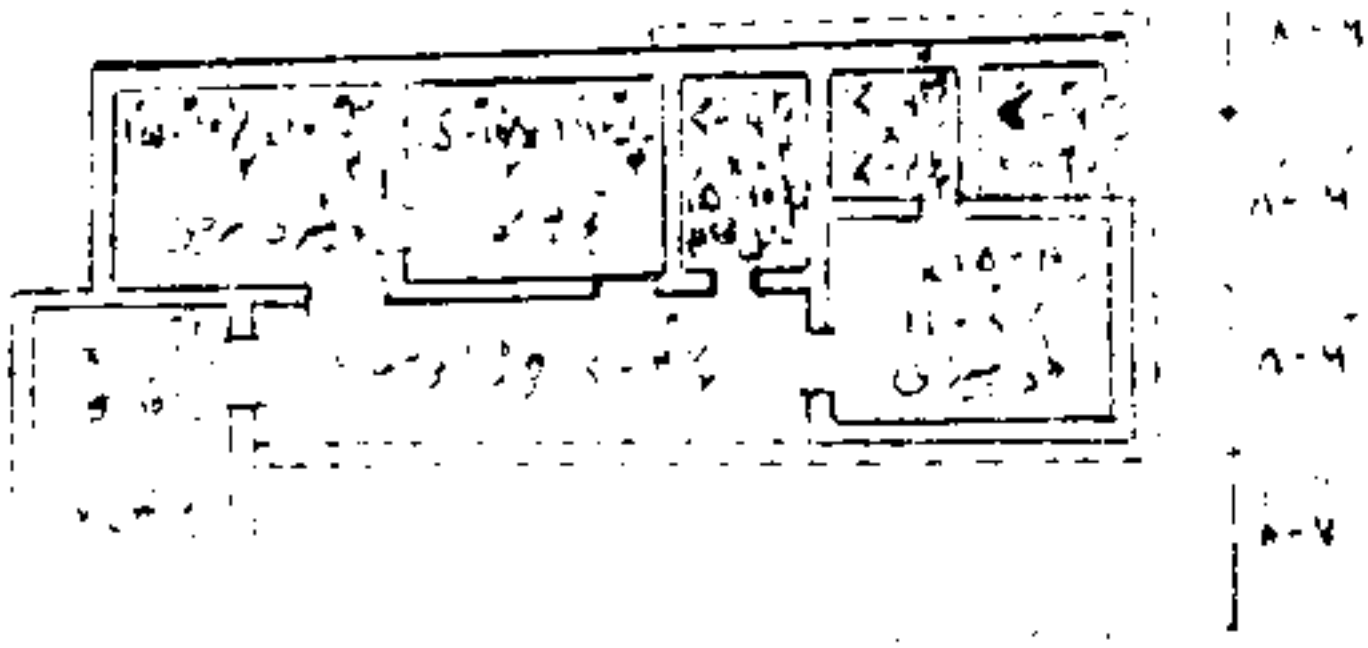
خاکروب اسٹنٹ وغیرہ کے لئے

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پشٹا خانہ حیوانات کی عمارت کا نقشہ

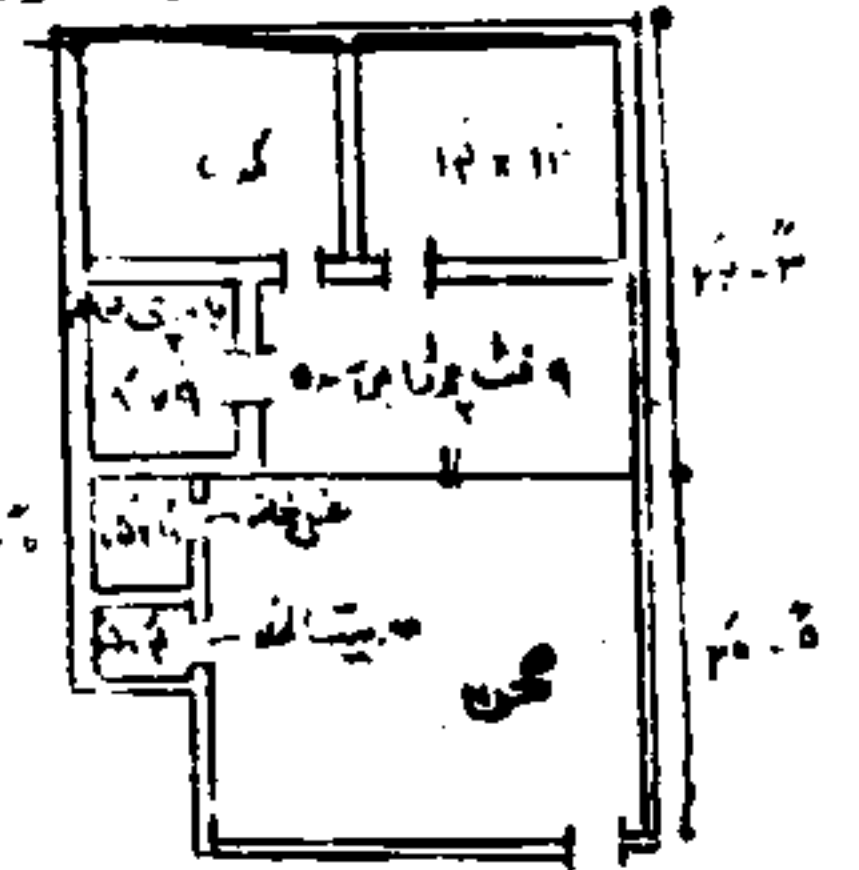


پشٹا خانہ میں داخل شدہ مریضوں کے لئے اصطبل

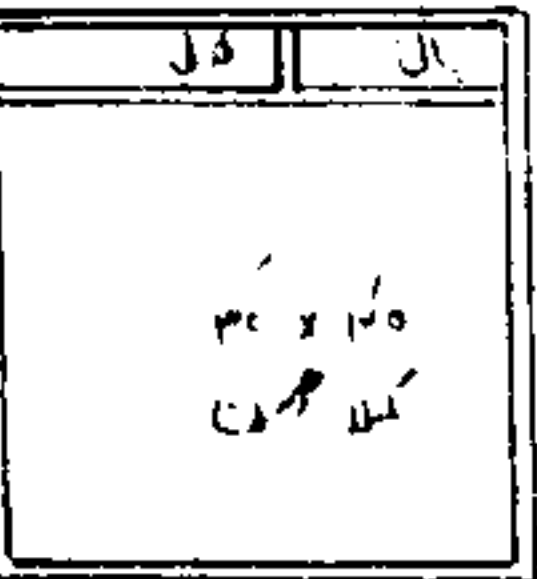
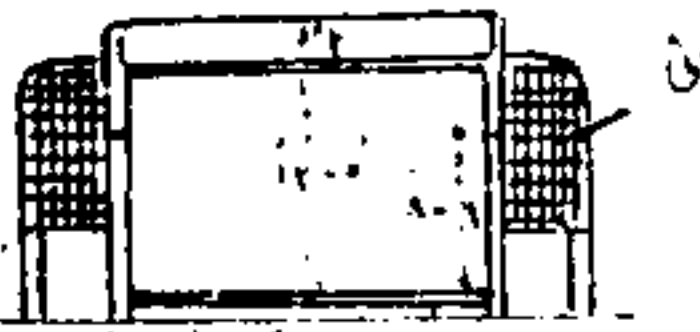
سانڈ گھوڑوں کے لئے اصطبل



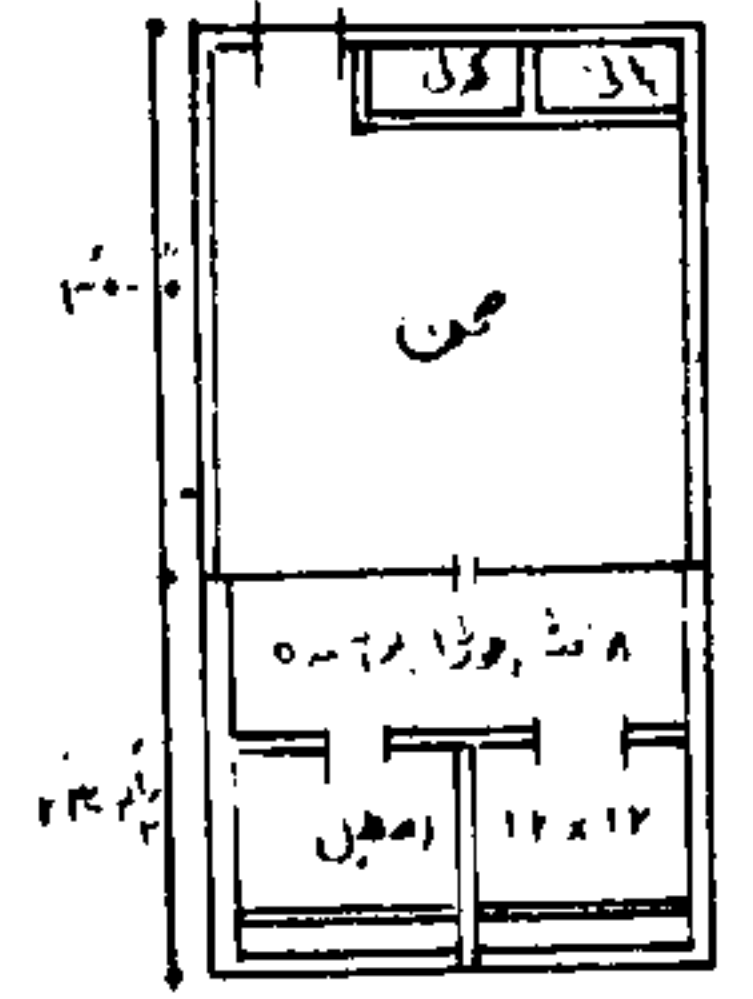
پشٹا خانہ میں داخل شدہ مریضوں کے لئے اصطبل



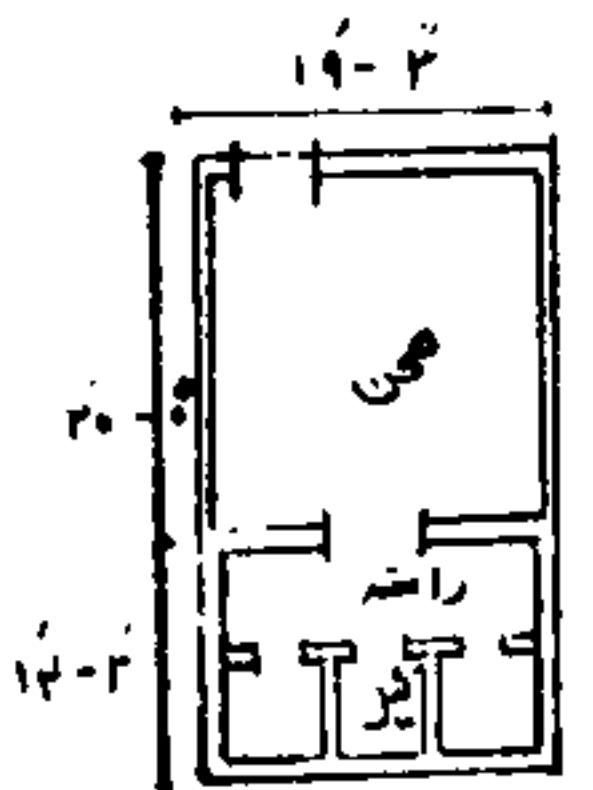
زیرینڈار کوارٹر



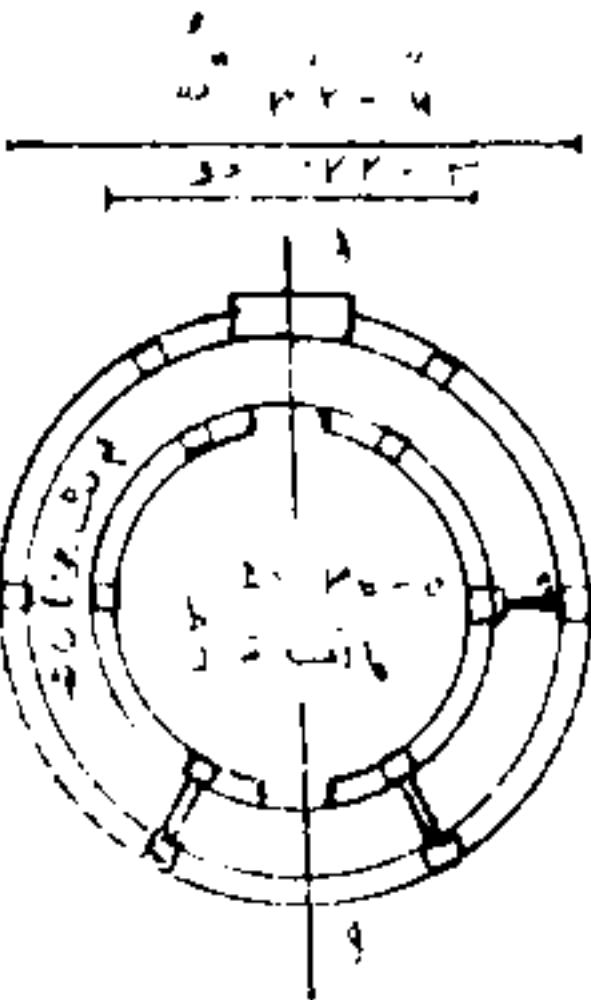
کھلا حصن



سانڈ بلیوں کے لئے اصطبل



کتوں کے کنبیل

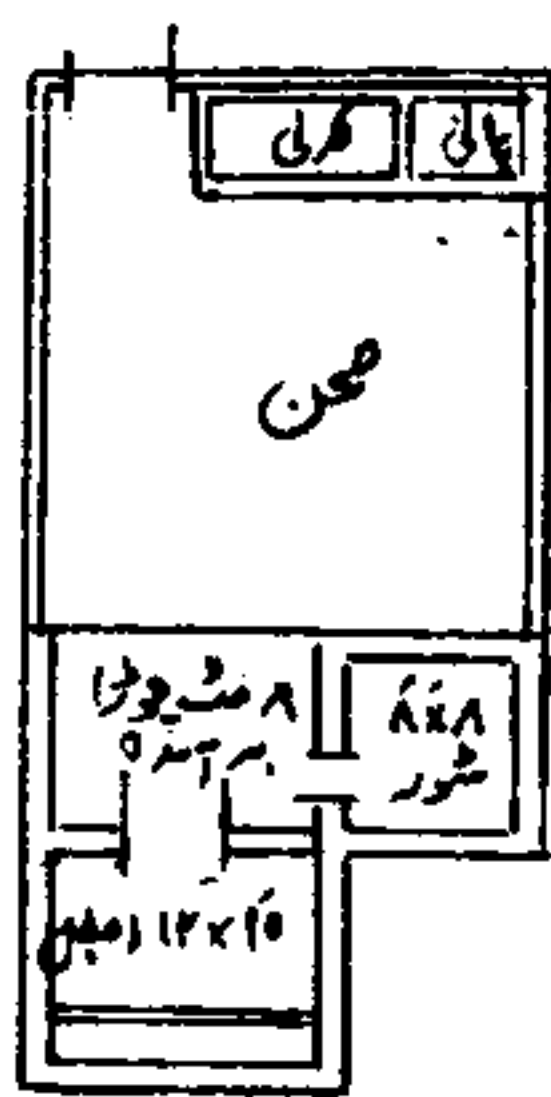


کالک ٹیڈ



مترقبہ میں مریضوں کے لئے اصطبل

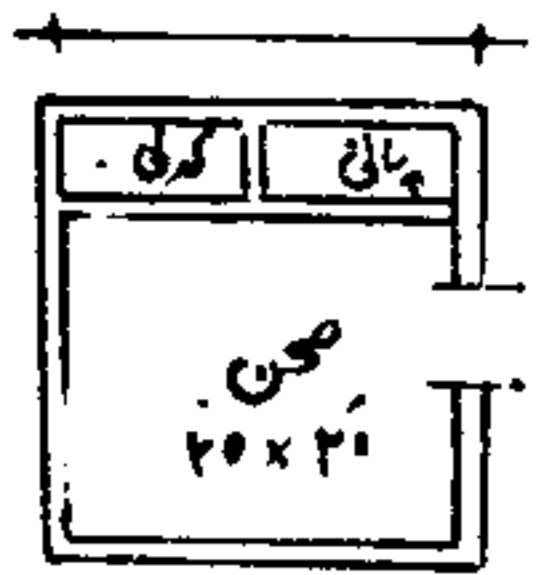
دیگر شفا خانہ حیوانی



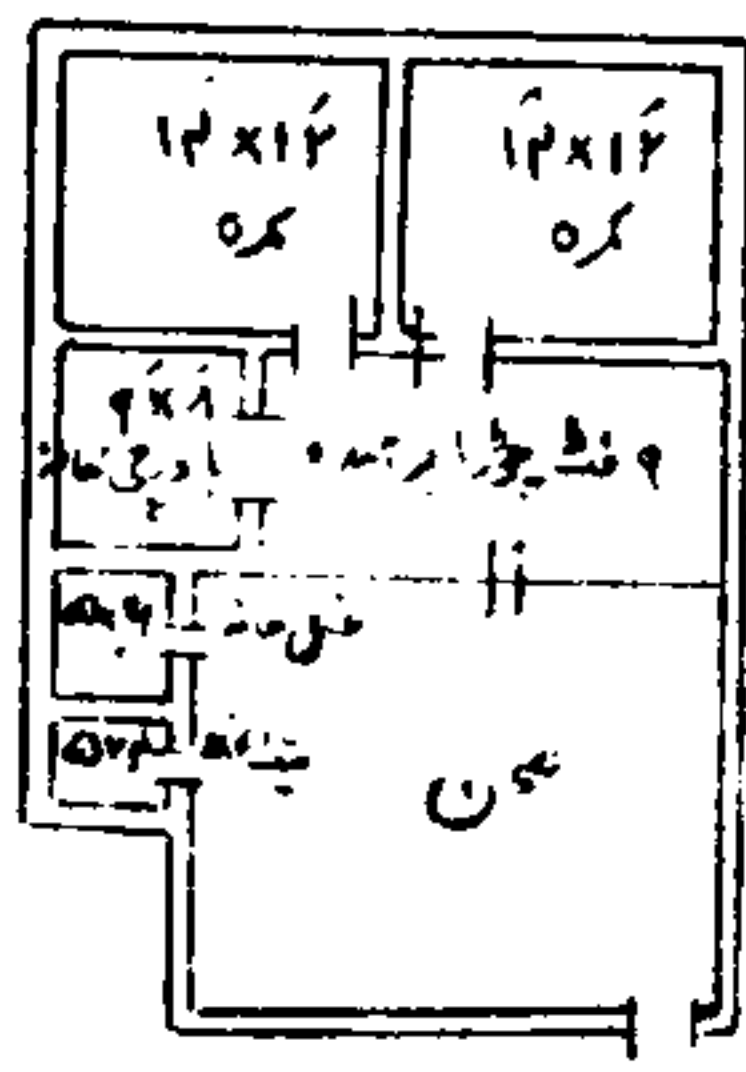
شفا خانہ میں

سانڈ گھوسے کا اصطلیل

متعدی مرض کے لئے اصطلیل



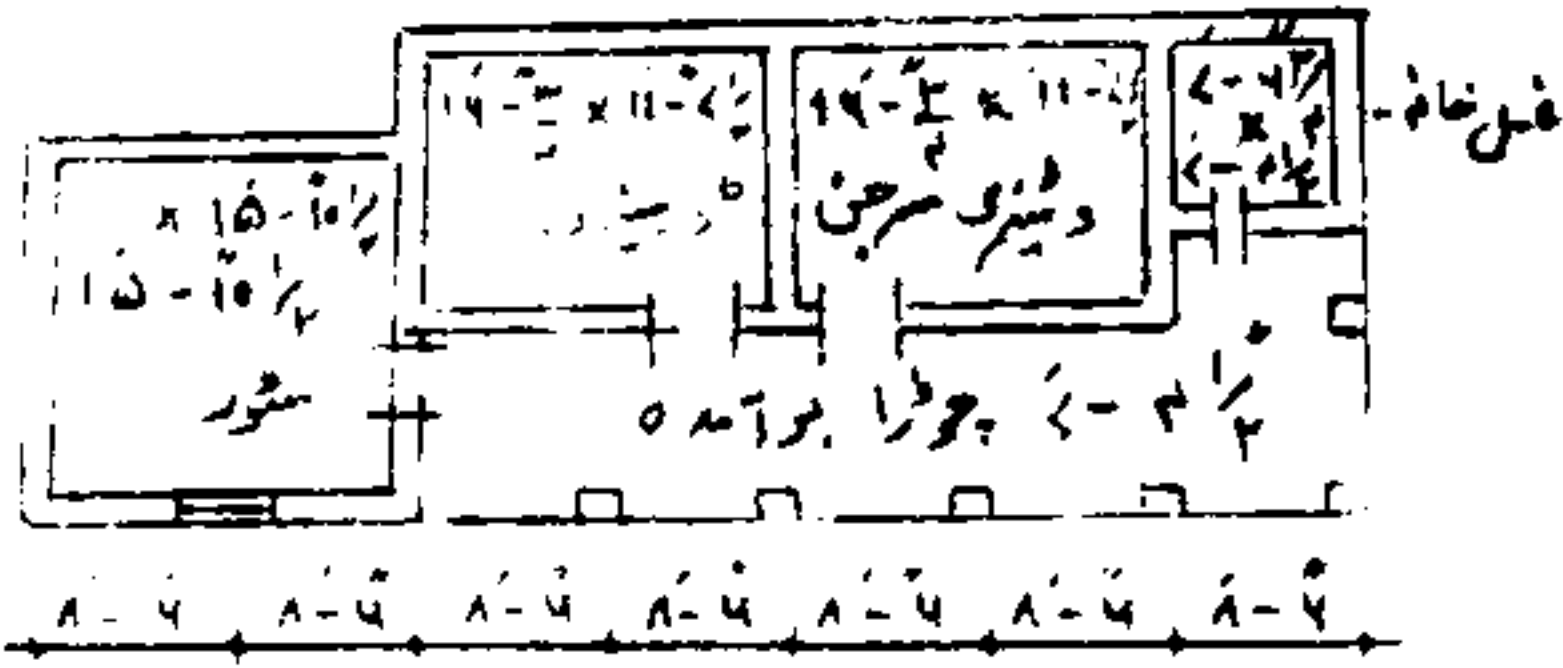
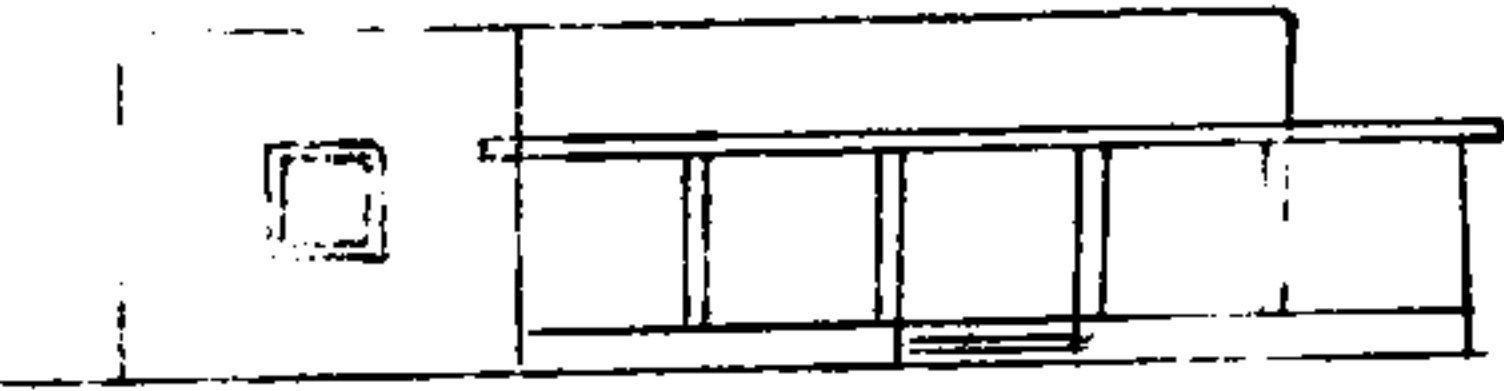
کھلا صحن



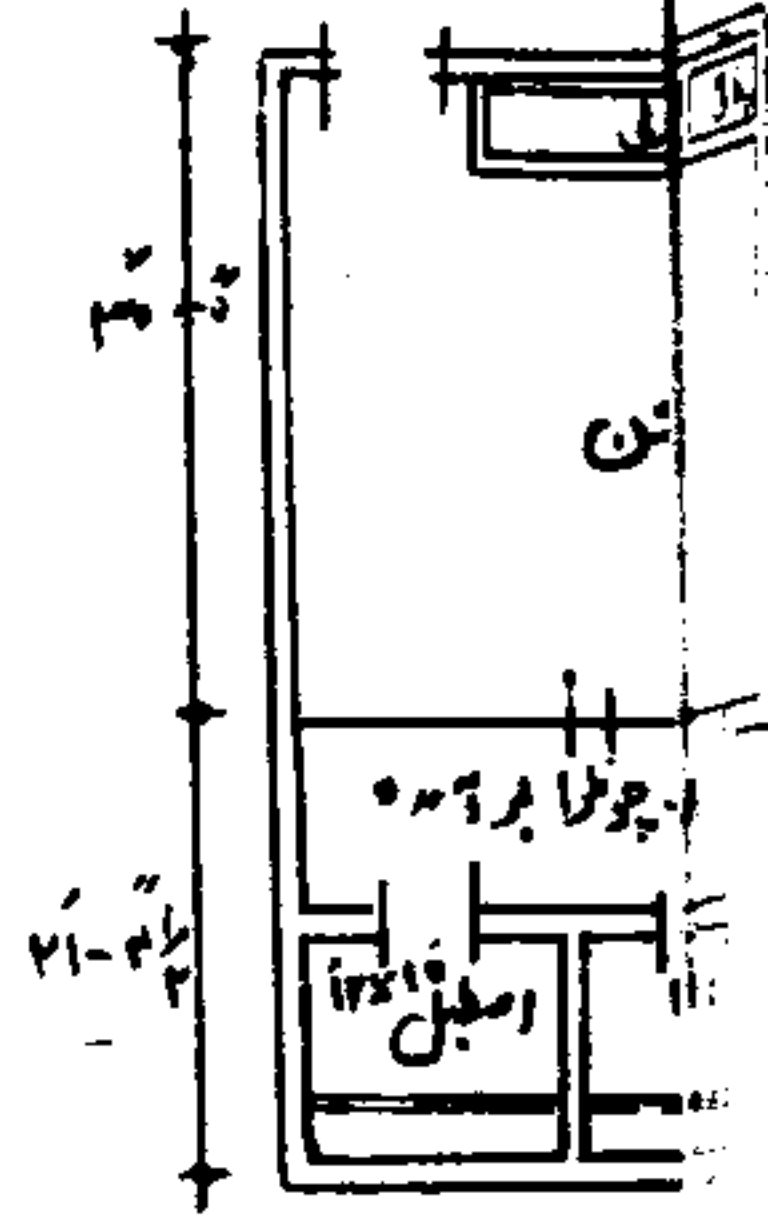
۲۲ - ۳
۲۵ - ۵

زمین کا کوڑا

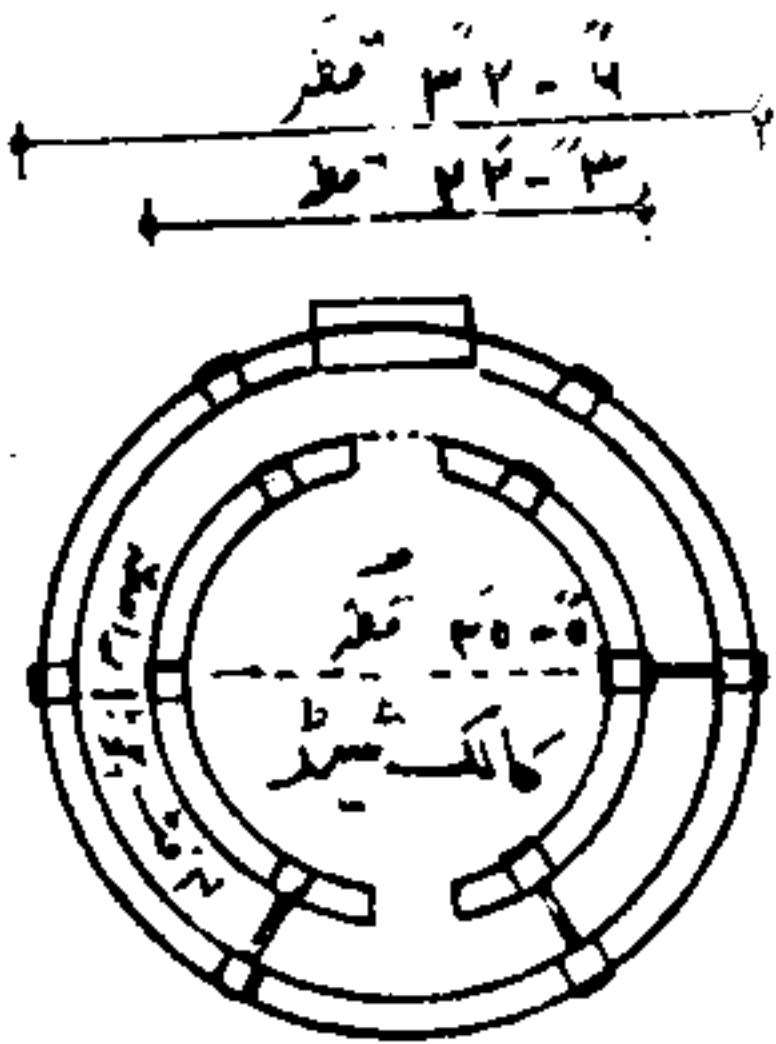
ہیوانات کی عمارت کا نقشہ



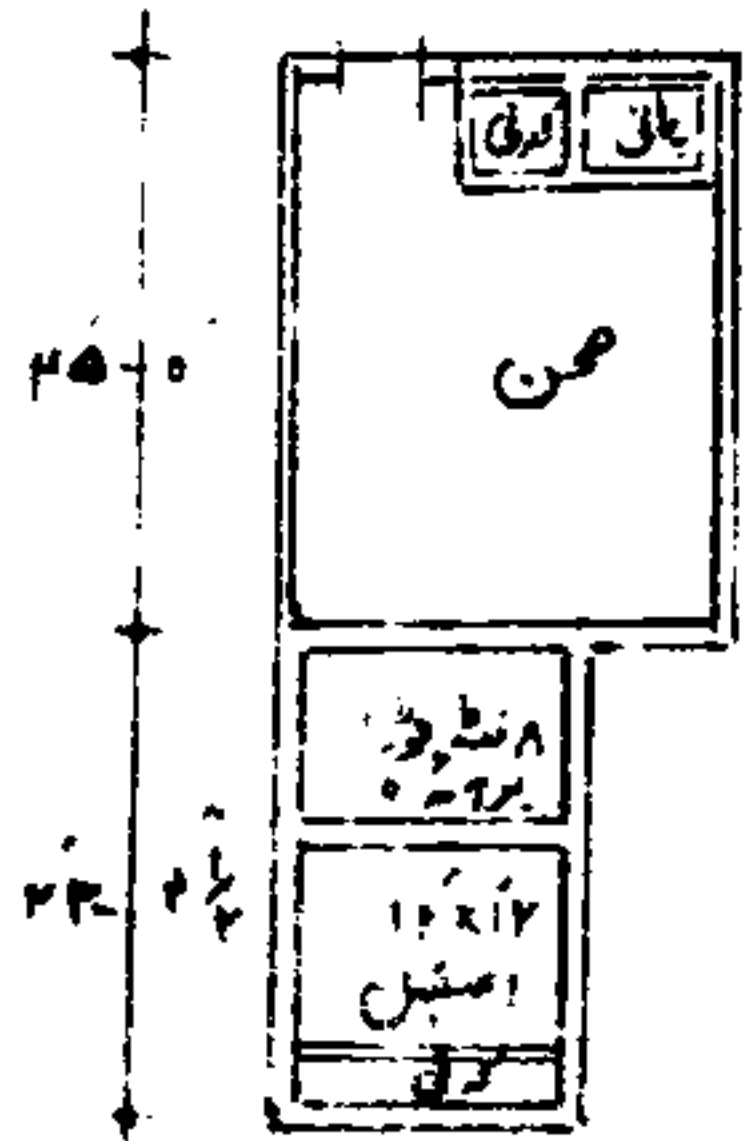
شفاخانہ حیوانات



سڈ مرضی کے لئے اصطبل



کالک سید



سڈ مرضی کے لئے اصطبل

کلیدی گاؤں

کلیدی گاؤں کی تشکیل کا مقصد مویشیوں کی نسل کو بہتر بنانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ۵۰۰ نسل کشی کے قابل گاؤں بھینسوں یا گائے بھینسوں کی آبادی پر مشتمل ایک گاؤں یا نزدیک کے ایک سے زائد دیہات کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ گاؤں ترقی نسل کے لئے کلیدی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے اس کو کلیدی گاؤں کہتے ہیں۔ کلیدی گاؤں کے مویشیوں کی نسل بہتر بنانے کے لئے محکمہ پرورش حیوانات کے زیر نگرانی وسیع، جامع اور واضح پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔

کلیدی گاؤں کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مد نظر رکھا جائے۔

● علاقہ میں مویشیوں کی آبادی کم و بیش مستقل اور مطلوبہ تعداد میں ہونی چاہیے۔ تجارتی یا خانہ بدوش قسم کے لوگ نہ ہوں۔

● بعض علاقوں میں لوگ صرف دودھ کی خاطر جانور پالتے ہیں۔ دودھ خشک ہونے پر جانور فروخت

کر دیتے ہیں۔ ان کو اپنے مویشیوں کی آئندہ نسلوں سے دلچسپی نہیں ہوتی، اکثر بچے ان کی لا پر واہی سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں اس سکیم کو نافذ نہ کیا جائے۔

● ایسا علاقہ منتخب کیا جائے جہاں چارے کی فراوانی ہو یا جہاں چارے کی پیداوار بہتر بنانے کے امکانات موجود ہوں۔

● "کلیدی گاؤں" مصنوعی نسل کشی کے مرکز کے قریب ہو تو بہتر ہے۔

● علاقہ کے لوگ روشن خیال اور سمجھدار ہونے چاہئیں۔ جاہل، تنگ نظر اور توہم پرست عموماً اس قسم کے اصلاحی منصوبوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

● کلیدی گاؤں کے لئے اگر خالص نسل کے علاقہ کا انتخاب کیا جائے تو بہت بہتر ہے۔ مثلاً اس گاؤں کا انتخاب کیا جائے جہاں زیادہ تر جانور خالص نسل کے ہوں مثلاً ساہیوال، یہاں آزمودہ ساہیوال سانڈوں سے نسل کشی کروا کے ان کی نسل بہتر کی جاسکتی ہے۔

● کلیدی گاؤں میں اصلاح نسل کے لئے پرورش حیوانات کے کارکنوں کی زیر نگرانی ذیل کے پروگرام پرمل کیا جاتا ہے۔

ریکارڈ

تمام متعلقہ جانوروں کے کان پر امتیازی کلپ لگایا جاتا ہے۔ ہر جانور کا نمبر مالک کا نام اور دودھ کی پیداوار رجسٹر میں درج کی جاتی ہے۔

نسل کشی

علاقہ میں تمام بیل آختہ کروائے جائیں۔ نسل کشی کے لئے منتخب یا آزمودہ سانڈا استعمال کئے جائیں۔ ہر کلیدی گاؤں کے لئے ۵ آزمودہ منتخب سانڈ مہیا کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سب سے بہتر سانڈ تخم ریزی سنٹر پر رکھا جاتا ہے۔ باقی چار سانڈ گاؤں میں رکھے جاتے ہیں۔

تمام دیگ میں آئے ہوئے جانوروں کو ان منتخب سانڈوں سے ملایا جاتا ہے۔ ہر مادہ کو جس سانڈ سے ملایا گیا ہو اس کی ملانی کی تاریخ رجسٹر میں درج کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بچہ کی پیدائش کے وقت ماں اور باپ کا نمبر اور تاریخ پیدائش بھی رجسٹر میں درج کی جائے۔

بچے پر نمبر یا امتیازی نشان لگا دیا جائے۔ جوان ہونے پر ان بچوں کی دودھ کی پیداوار کا ریکارڈ رکھا جائے۔ دودھ پینے میں ایک یا دو بار اپنے سامنے نکلا کر ریکارڈ رکھا جائے اور پھر پیداوار کی اوسط نکال لی جائے۔ دودھ کی پیداوار کا ماں کے دودھ دینے کی صلاحیت سے موازنہ کر کے

اصلاح کا معیار معلوم کیا جاتا ہے۔ جانوروں کی اصلاح کا معیار آئندہ نسلوں کی شکل و شبہت کی بجائے جسمانی بناوٹ اور زیادہ دودھ پیدا کرنے کی صلاحیت پر ہوتا ہے۔ زیادہ دودھ دینے والے جانوروں کا انتخاب کر کے ان سے آئندہ نسل کشی کرائی جاتی ہے۔

پہلے دو تین سال تک ان چار سانڈوں سے قدرتی طریقہ پر نسل کشی کرائی جاتی ہے اور مصنوعی نسل کشی کے طریقے اور نواید عوام کے ذہن نشین کر لئے جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ قدرتی طریقہ نسل کشی ختم کر کے مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اس وقت ان چاروں سانڈوں کو کسی دوسرے کلیدی گاؤں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

خوراک

دودھ کی پیداوار میں پوری اور متوازن خوراک کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ایک اچھی نسل کی گائے کو اگر پوری اور متوازن خوراک نہ دی جائے تو وہ بہت کم دودھ دے گی۔ لہذا کلیدی گاؤں کے تمام جانوروں کو پوری اور متوازن خوراک دی جائے۔

امراض کی روک تھام

متعدی و غیر متعدی امراض اور طفیلی کرموں کی بدولت جانور کی صحت اور دودھ کی پیداوار پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ محکمہ پرورش حیوانات کے کارکنوں کو چاہیے کہ کلیدی گاؤں میں بروقت حفاظتی ٹیکوں و دیگر ادویہ کے استعمال سے جانوروں کو امراض سے محفوظ رکھیں۔

کیٹیل بریڈنگ سوسائٹی

مولیشیوں کے دانہ وغیرہ اگر اکٹھا خرید لیا جائے تو اخراجات میں خاصی کمی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور جانوروں کی فروخت اگر اچھی منڈی میں کی جائے تو زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے۔ مولیشیوں کے لئے دانہ خریدنے دودھ اور جانوروں کی فروخت و دیگر انتظامی امور کے لئے چند بار سوخ افراد پر مشتمل ایک کیٹیل بریڈنگ سوسائٹی بنادی جاتی ہے۔ اس سے لوگوں میں باہمی صلاح مشورے خرید و فروخت اور اپنی مدد آپ کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔

انعامی و فنی معلومات

ہر دوسرے ماہ کلیدی گاؤں کے تمام متعلقہ جانوروں کو ایک کھلے میدان میں اکٹھا

کیا جائے۔ یہاں بہترین جوان اور نوجوانوں کا انتخاب کر کے مالکان کو انعامات دیئے جائیں۔ اس سے مالکوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور دوسرے لوگوں میں اچھے جانور پالنے کا شوق پیدا ہوگا۔ محکمہ پرورش حیوانات کے کارکنوں کو چاہیے کہ اس موقع پر مصنوعی تخم ریزی، آزمودہ سانڈوں سے نسل کشی، امراض کی روک تھام، چارہ بنانے اور پیداوار بڑھانے کے طریقے، متوازن خوراک کی اہمیت اور فاضل چارہ کو محفوظ کرنے کے طریقے اور فواید عوام کے ذہن نشین کرائیں۔

اس طریق کار سے یہ گاؤں امید باہمی کی طرح ایک کیٹل بریڈنگ فارم کی شکل اختیار کرنے کا۔ یہ گاؤں دوسرے علاقوں کے لئے بہتر اور آزمودہ جانور مہیا کرنے کے علاوہ ایک بہترین علمی فنی تربیت گاہ بھی بن جائے گا۔

دودھ

تندرست مادہ جانوروں کے حیوانہ کو مکمل طور پر دوہیا جائے اور حاصل ہونے والے سفید محلول میں نہ کچھ ڈالا جائے اور نہ اس سے کچھ نکالا جائے تو یہ دودھ کہلائے گا۔ پچہ کی پیدائش سے ۱۵ دن پہلے اور ۵ دن بعد تک تخفیفوں سے جو محلول نکلتا ہے اس کو بولہا کہتے ہیں۔

دودھ کے اجزاء

دودھ میں مندرجہ ذیل اجزاء شامل ہوتے ہیں۔

پانی :- دودھ میں پانی کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ گائے کے دودھ میں پانی کی مقدار ۸۸ فیصد تک ہو سکتی ہے۔

لحمیات :- دودھ میں کیسین (CASEIN) بیکٹ البیومن (LACTALBUMIN) اور لیکٹ گلوبولن (LACT-GLOBULIN) تین قسم کے لحمیات ہیں۔ ان میں سے ہر قسم میں ۲۰ کے قریب اماینواکسڈز شامل ہوتے ہیں۔

کاربوہائیڈریٹ یا مٹھاس :- دودھ میں ایک مٹھاس لیکٹوز (LACTOSE) شامل ہے۔ دودھ کی مٹھاس اس کی بدولت ہے۔

روغنیات :- دودھ کا روغن یا مکھن تقریباً ۱۷ روغنی تیزابوں کے مجموعے سے بنا ہوتا ہے ۔
 نمکیات و معدنیات :- دودھ میں زیادہ تر کیلیم اور فاسفورس کے نمکیات موجود ہوتے
 ہیں۔ ان کے علاوہ فولاد ۔ آپوڈین ۔ تانبا ۔ جست ۔ مینگانیز ۔ سوڈیم اور پوٹاشیم کے نمکیات
 بھی ہوتے ہیں ۔

جیاتین یا وٹامن :- دودھ میں وٹامن اے تھائی مین یا وٹامن بی (ایکوریبک ایسڈ) ،
 وٹامن سی ۔ ڈی ۔ ای ریٹینول (وین یا وٹامن جی) ، وٹامن بی فوئیک ایسڈ ، بائیوٹن ، نکوٹک ایسڈ
 (NICOTINIC ACID) اور پنٹو تھینک ایسڈ (PANTOTHENIC ACID) شامل ہیں ۔

دودھ ایک مکمل اور بہترین غذا ہے کیونکہ :-

- دودھ خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے ۔ اکثر لوگ اس کے ذائقہ کو پسند کرتے ہیں ۔
- دودھ آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے ۔ اس میں موجود تمام ٹھوس اجزاء قابل ہضم ہوتے ہیں
 دودھ میں دوسری خوراکیوں کی طرح ناقابل ہضم ٹھوس اجزاء نہیں ہوتے ۔
- جسم میں قوت پیدا کرنے کے لئے کاربو ہائیڈریٹ یا مٹھاس کی ضرورت ہوتی ہے ۔
 دودھ کی مٹھاس زود ہضم اور آسانی سے جذب ہونے والی ہے ۔
- روغن جسم میں تقویت ۔ حرارت اور قوت پیدا کرتا ہے ۔ کاربو ہائیڈریٹ کے مقابلہ میں
 روغن تین گنا حرارت پیدا کرتا ہے ۔ دودھ میں بہترین قسم کا روغن یعنی مکھن موجود ہے ۔
- نئے رگ ریشہ ۔ پٹھوں ۔ بال ۔ خون کی پیدائش ۔ پرورش اور مرمت کے لئے خوراک
 میں لحمیات کی موجودگی اشد ضروری ہے ۔ دودھ کے لحمیات ساخت کے اعتبار سے عمدہ
 اور زود ہضم ہیں ۔ جسمانی نشوونما کے لئے جن امائنو ایسڈز کو ضروری قرار دیا گیا ہے ۔
 وہ تمام کے تمام دودھ کے لحمیات میں موجود ہیں ۔
- ہڈیوں کی پیدائش اور مضبوطی کے لئے نمکیات اور معدنیات ضروری ہیں ۔ دودھ میں
 ان کی خاصی اور موزوں مقدار موجود ہوتی ہے ۔
- جسم میں مختلف اعضاء کے طبعی فعل اور مختلف غدودوں میں رطوبتوں کی پیداوار کے لئے خوراک ہیں

جیاتین کی موجودگی ضروری ہے۔ دودھ میں بھی بہت سی جیاتین شامل ہیں۔

○ دودھ میں خوراک کے مختلف اجزاء۔ یعنی کاربوہائیڈریٹ۔ لچیات۔ روغنیات، معدنیات

اور جیاتین موزون متوازن مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔

○ اپنے اجزاء کے لحاظ سے دودھ نہایت کستی خوراک ہے۔

○ دوسری خوراکوں کی طرح اس کی تیاری کے لئے وقت درکار نہیں ہوتا۔ اسے حیوانہ سے

نکالتے ہی استعمال کیا جاسکتا ہے

○ دودھ میں فضول اور ناقابل ہضم اجزاء نہیں ہوتے۔

دودھ دودھنا

دودھ دودھنا ایک فن ہے جس کے لئے تربیت، قابلیت اور تجربہ کی ضرورت ہے۔

دودھ بائیں جانب بٹھ کر نکالنا چاہیے۔ پاکستان میں چونکہ عموماً دائیں ہاتھ سے کام ہوتا

ہے اس لئے دایاں ہاتھ مضبوط ہونا ہے۔

جانور کے بائیں طرف بیٹھنے سے دایاں ہاتھ پچھلے تھنوں سے دودھ نکالنے کے لئے

استعمال ہوگا۔

پچھلے تھنوں سے بائیں کمزور ہاتھ سے دودھ بمشکل نکلتا ہے۔ ایک ہی طرف کے دونوں

تھنوں سے اکٹھا دودھ نہیں نکالنا چاہیے۔

کیونکہ ابتدا میں تازہ دم انسان تھنوں سے مکمل طور پر دودھ نکال لیتا ہے لیکن بعد میں

تھک جانے کے باعث دوسری طرف کے تھنوں سے مکمل دودھ نہیں نکل سکتا جن تھنوں سے

دودھ اچھی طرح نہ نکالا جائے ان میں دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ

ایک طرف کے اگلے تھن اور اس سے الٹی طرف کے پچھلے تھن سے اکٹھا دودھ نکالا جائے یا

پھر دونوں اگلے تھنوں سے اکٹھا اور دونوں پچھلے تھنوں سے اکٹھا دودھ نکالا جائے۔

دودھ دودھنے کا عمل

دودھ دودھنے کا عمل ذیل کے دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔

سٹریپنگ (STRIPPING) دھاریں نکالنا۔

اس طریقہ میں تھن جڑ کے قریب سے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان مضبوطی سے پکڑ لیا جاتا ہے انگلی اور انگوٹھے کو نیچے سرکاتے اور ساتھ تھن پر دباؤ ڈالتے جاتے ہیں۔ دودھ کی دھاریں نکل آتی ہیں۔ ہاتھ دوبارہ پھرتی سے تھن کی جڑ پر لے جایا اور عمل دہرایا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے دودھ دوہنے میں بہت دیر لگتی ہے چونکہ تمام تھن پر یکساں دباؤ نہیں پڑتا اس لئے جانور کو تکلیف اور درد محسوس ہوتا ہے۔ تھنوں پر زخم ہر جاتے ہیں۔ دودھ دوہنے کا یہ طریقہ حیوانہ سے آخری دودھ نکلنے یا چھوٹے تھنوں والے جانوروں کا دودھ دوہنے کے لئے ہی استعمال کیا جائے۔

فل ہینڈ ملنگ

اس طریقہ میں تھن تمام ہاتھ سے پکڑا جاتا ہے ہاتھ کی حالت نیم بند مٹھی کی سی اور تھن انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ تمام انگلیوں سے تھن پر یکساں دباؤ ڈالنے سے دودھ کی دھار نکلتی ہے۔ تھن سے دباؤ ہٹایا جاتا ہے اور پھر دوبارہ دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس طرح دباتے اور چھوڑتے رہنے سے دودھ کی دھاریں نکلتی رہتی ہیں اس طریقہ سے دودھ بہت جلد دوہا جاتا ہے۔ تھن پر دباؤ پچھڑے کے دودھ چوسنے کی مانند پڑتا ہے جس سے دودھ کی پیدائش بڑھتی ہے۔ دباؤ یکساں پڑتا ہے اس لئے تھن زخمی نہیں ہوتے۔ لہذا دودھ دوہنے کا یہ طریقہ موزوں ہے۔

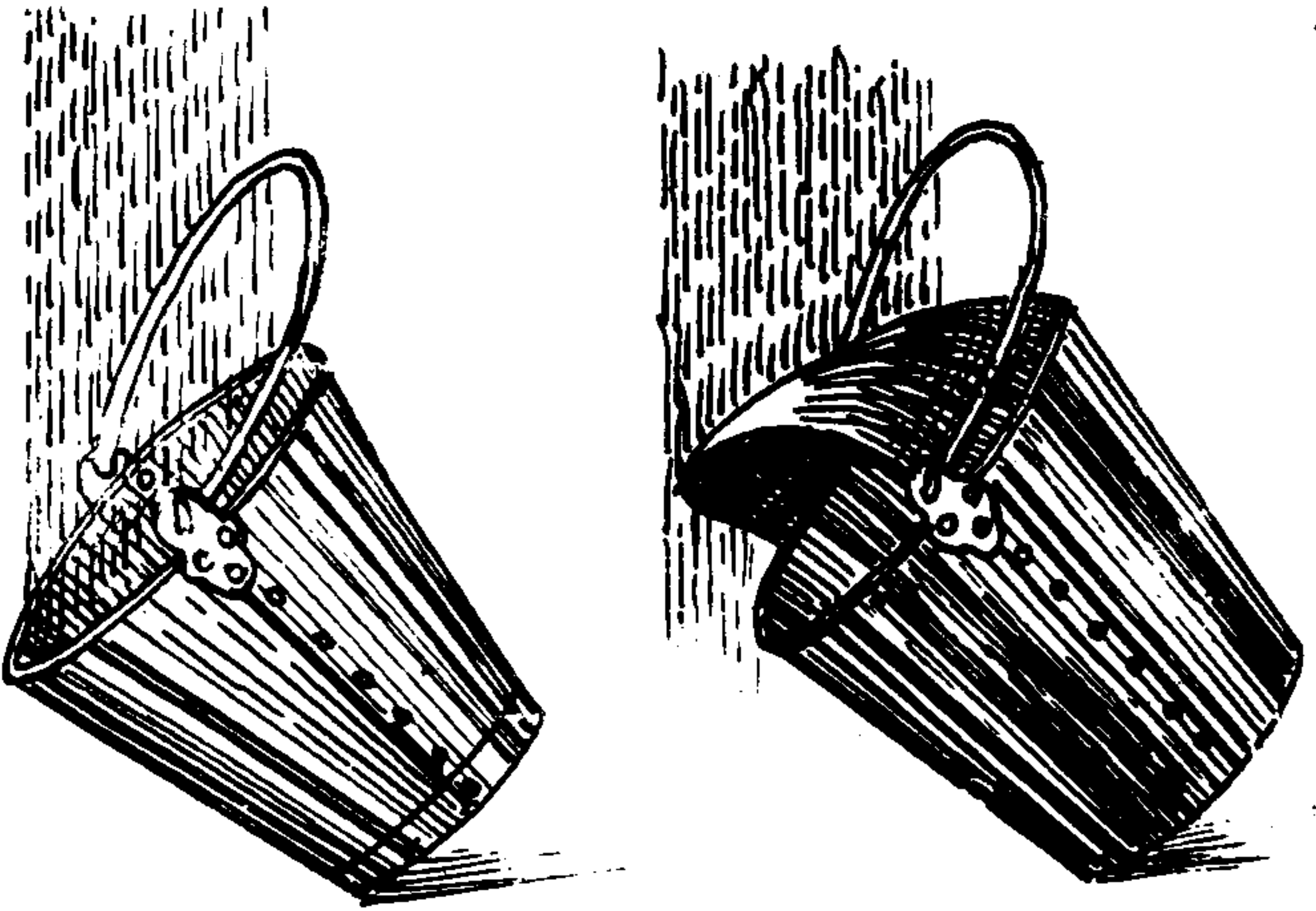
بعض لوگ فل ہینڈ ملنگ میں انگوٹھا بند مٹھی کے اندر کی طرف رکھ کر تھن پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ اس سے ایک تو جانور کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے تھن زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

گو جرز دودھ دوہنے سے پہلے تھنوں کو پانی لگا لیتے ہیں۔ بعض اوقات گو جرز دودھ دوہنے سے پہلے ہاتھوں پر تھوک لگاتے ہیں۔ اس سے مقصد تھنوں پر چکنا ہٹ پیدا کرنا اور دودھ دوہنے کے عمل کو آسان بنانا ہوتا ہے۔ پانی یا تھوک لگا کر دودھ دوہنے سے جانور کے تھن پھٹ جاتے ہیں اور دودھ جراثیم آلود ہو جاتا ہے۔ یہ ایک غلط عادت ہے اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔

دودھ دوہنے کے برتن -

پاکستان میں گوجر دودھ دوہنے کے لئے بالٹی یا دلو ہی استعمال کرتے ہیں۔ ان دونوں کا استعمال صفائی و حفظانِ صحت کے اصولوں کے منافی ہے۔ بالٹی چونکہ اوپر سے ننگی ہوتی ہے اس لئے جانور کے جسم سے گرنے والے بال اور غلاظت اس میں گر جاتی ہے۔ نیز فضا سے ہر وقت جراثیموں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے بالٹی میں جراثیم بھی کثیر تعداد میں داخل ہو جاتے ہیں۔ دلو ہی کا منہ چونکہ تنگ ہوتا ہے اس لئے اس کی اچھی طرح صفائی نہیں ہو سکتی۔

دودھ دوہنے کیلئے ایسی بالٹی جس کے اوپر نصف حصہ پر گنبد ڈھکنا ہو بہتر رہتی ہے۔ جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے اس ساخت کی بالٹی میں گندگی اور جراثیموں کے داخلہ کا کم امکان ہے۔



دودھ دوہنے کیلئے چند ہدایات

- ۱۔ دودھ دینے والے جانور تندرست۔ توانا اور چھوٹ دار امراض سے برا ہونے چاہئیں۔
- ۲۔ جانوروں کو صاف رکھا جائے۔ جسم کے پچھلے حصہ سے کم از کم ہفتہ میں ایک بار بنے اور کزور بال کاٹ دیے جائیں تاکہ دودھ دوہتے وقت یہ دودھ میں نہ گر جائیں۔
- ۳۔ ہر دفعہ دودھ دوہنے سے پہلے جانور کا حیوانہ دھویا جائے۔ سردیوں میں حیوانہ دھونے

کے لئے نیم گرم پانی استعمال کیا جائے۔ دھونے کے بعد حیوانہ کو تولیہ یا کسی نرم کپڑے سے خشک کیا جائے۔

- ۴۔ باڑہ صاف۔ روشن اور ہوادار ہونا چاہیے۔ فضا میں خاکی ذرات نہ اڑ رہے ہوں۔
 ۵۔ دودھ کی پہلی چند دھاریں ضائع کر دی جائیں۔ اگر معائنہ کرنا مقصود ہو تو ایک پیالی میں جمع کر لی جائیں۔ پہلی دو تین دھاروں میں جراثیم کثیر تعداد میں ہوتے ہیں۔
 ۶۔ دودھ باقاعدگی سے دقت مقررہ پر دوہا جائے۔ دودھ دوہنے کے درمیان قریباً ۱۲ گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہیے۔

۷۔ دودھ دوہنے والا شخص صاف ستھرا، تندرست اور چھوت دار امراض سے مبتلا ہو۔ اس کے ہاتھ اور کپڑے صاف ستھرے ہوں۔ ناخن چھوٹے اور تراشے ہوئے ہوں۔ دودھ دوہتے وقت سر پر کپڑے کی ٹوپی اور سفید کوٹ پہننے ہو۔

- ۸۔ دودھ دوہنے کے برتن جراثیم سے پاک اور صاف ہوں۔
 ۹۔ دودھ دوہنے کے لئے "ڈرائی نل ہینڈ ملنگ" کا طریقہ استعمال کیا جائے۔ حیوانہ سے آخری دودھ نکلنے کے لئے "سٹرینگ" کا طریقہ استعمال کیا جائے۔

۱۰۔ دودھ دوہنے کا عمل جلد خاموشی اور مکمل طور پر بغیر جانور کو تکلیف دیئے یا تنگ کئے ہونا چاہیے۔ جانور کے جسم میں دودھ۔ پچو اٹری غدود کی تیار کردہ رطوبت کے زیر اثر بنتا ہے جس وقت دودھ دوہنا شروع کیا جاتا ہے تو یہ رطوبت بذریعہ خون دماغ سے حیوانہ کی طرف آرہی ہوتی ہے۔ اگر دودھ دوہنے کے دوران خاموشی اختیار نہ کی جائے تو جانور کی توجہ کامرکز بدل جاتا ہے۔ رطوبت کی پیدائش رک جاتی ہے لہذا دودھ کم نکلتا ہے۔

اگر دودھ جلد جلد نہ دوہا جائے تو اس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔
 حیوانہ سے مکمل دودھ نکال لینا ضروری ہے۔ اگر حیوانہ سے تمام دودھ نہ نکالا جائے تو دودھ کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ محض اور حیوانہ کی سوزش جیسے امراض ظاہر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مختلف جانوروں میں دودھ نکالنے کا طریقہ

گائے بھینس :- دودھ بائیں طرف بیٹھ کر نکالا جاتا ہے۔ دودھ نکالنے کا برتن

دودھ دوہنے والے کی ٹانگوں کے درمیان پکڑا ہوا ہوتا ہے۔ سلسلے کے دونوں تھنوں کا اکٹھا اور پچھلے دونوں تھنوں کا اکٹھا دودھ نکالا جاتا ہے۔

بکری ۱۔ دودھ دوہتے والا بیٹھ کر بکری کی ایک ٹانگ اپنی ٹانگ کے جوڑے میں دبائتا ہے۔ اور دونوں تھنوں سے علیحدہ علیحدہ یا اکٹھا دودھ نکالا جاتا ہے۔

بھینس ۱۔ بھینس کے پیچھے بیٹھ کر دائیں ہاتھ سے دودھ دوہا جاتا ہے۔

اونٹنی ۱۔ اونٹنی کا دودھ کھڑے کھڑے دوہا جاتا ہے۔ اونٹنی کی اگلی ٹانگیں باندھ لی جاتی ہیں اور دودھ دوہنے والا کھڑا ہو کر ایک پاؤں دوسری ٹانگ کے گھٹنے پر رکھ لیتا ہے۔ پھر دوسرے گھٹنے پر بالٹی رکھ کر دودھ نکالتا ہے۔

دودھ سے بنی ہوئی اشیاء

۱۹۶۰ کے تخمینے مطابق پاکستان میں ۶۵ کروڑ ۶۵ لاکھ ۵۱ ہزار من گائے کا اور ۶ کروڑ ۶ لاکھ ۹ ہزار من بھینس کا دودھ پیدا ہوتا ہے۔ کل پیداوار کا ۱۲ حصہ گھی بنانے، ۱۲ حصہ دودھ کی مختلف اشیاء بنانے اور باقی ۱۲ حصہ دودھ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس ۱۲ حصے میں سے ۳، ۶ اور ۳ فی کس مغربی پاکستان میں اور ۵، ۴ اور ۳ فی کس مشرقی پاکستان میں دودھ حصے میں آتا ہے۔ مغربی پاکستان میں دودھ سے ذیل کی اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

صرف دودھ کی اشیاء

گاڑھا دودھ، خشک دودھ، کھویہ، ربڑی، کریم نکلا دودھ، کریم، بالائی، بکھن، گھی، دہی، پیرستی اشیاء جن میں دودھ استعمال ہوتا ہے۔

برنی، قلاقند، پیرا، گلاب جامن، رس گلا، کھیر، فرنی، رس ملائی، آئس کریم اور کلفٹی، کلفا۔

مختلف جانوروں کے دودھ کے غذائی اجزا

نمبر شمار	جانور	پانی	لحمیات	روغنیات	مٹھاس	نکیات	کل ٹھوس اجزا
۱	گائے	۸۶۶۲۶	۳۶۳۹	۳۶۶۸	۴۶۹۴	۰۶۶۴۲	۱۲۶۶۳
۲	بھینس	۸۲۶۲۲	۴۶۳	۶۶۶۵	۴۶۸۲	۰۶۹۴	۱۶۶۶۸
۳	بھیر	۸۳۶۵۶	۵۶۱۵	۶۶۱۸	۴۶۱۶	۰۶۹۳	۱۶۶۴۳
۴	بکری	۸۶۶۸۸	۳۶۶۶	۴۶۰۶	۴۶۶۴	۰۶۸۵	۱۳۶۱۲
۵	گھوڑی	۹۰۶۵۸	۲۶۰۵	۱۶۱۴	۵۶۸۶	۰۶۳۶	۹۶۴۲
۶	گدھی	۹۰۶۱۲	۱۶۸۵	۱۶۳۶	۶۶۱۹	۰۶۴۶	۹۶۸۸
۷	کتیا	۷۵۶۴۴	۱۱۶۷	۹۶۵۶	۳۶۰۹	۰۶۶۳	۲۴۶۵۶
۸	سور مادہ	۸۳۶۹۴	۷۶۲۳	۴۶۵۵	۳۶۲۳	۱۶۰۵	۱۶۶۰۰
۹	اونٹنی	۸۶۶۵۶	۴۶۰۰	۳۶۰۶	۵۶۵۹	۰۶۷۷	۱۳۶۴۳
۱۰	ہتھنی	۷۹۶۳۰	۲۶۵۱	۹۶۱۰	۸۶۵۹	۰۶۵۰	۲۰۶۷۰
۱۱	ریبڈیر	۶۳۶۳	۱۰۶۳	۲۶۵	۲۶۵	۱۶۴	۳۶۷۷
۱۲	بلی	۸۲۶۱۰	۹۶۰۸	۳۶۳۳	۴۶۹۱	۰۶۵۸	۱۷۶۹۰
۱۳	خرگوش مادہ	۶۵۶۰	۱۶۰	۱۴۶۰	۲۶۰	۲۶۲	۳۵۶۰
۱۴	گنی پگ مادہ	۸۵۶۰	۵۶۰۹	۷۶۳۱	۲۶۳۱	۰۶۲۹	۱۵۶۰
۱۵	ویل مچھلی	۴۸۶۶۷	۷۶۱۱	۴۳۶۶۷	۱۶۸	۰۶۴۶	۵۷۳۳
۱۶	چوہیا	۷۰۶۰۰	۱۲۶۰	۱۵۶۰۰	۳۶۰۰	۲۶۰۰	۳۰۶۰۰
۱۷	عورت	۸۷۶۵۸	۲۶۰۱	۳۶۷۴	۴۶۳۷	۱۰۶۳۰	۱۲۶۴۲

پالتو جانوروں کی عمر بلحاظ دانت

دانت کا جو حصہ مسوڑھے سے باہر ہوتا ہے وہ کراؤن (CROWN) جہاں سے دانت مسوڑھے سے باہر نکلتا ہے وہ نیک (NECK) اور جو حصہ مسوڑھے میں چھپا ہوتا ہے وہ روٹ (ROOT) یا جڑ کہلاتا ہے۔ دانتوں کا جو حصہ آپس میں رگڑ کھاتا ہے وہ ٹیبل (TABLE) کہلاتا ہے۔

ساخت کے لحاظ سے دانت کی سب سے پیرونی زرد تہہ سینٹ (CEMENT) سخت اور درمیانی تہہ انیل (ENAMEL) اور سب سے اندرونی مونی تہہ ڈینٹین کہلاتی ہے۔ دانت میں لمبے رخ ایک خلا ہوتا ہے جسے ڈینٹل کیویٹی کہتے ہیں۔ اس خلا میں دانت کی پرورش کرنے والی شریان، وریڈ اور اعصاب ہوتے ہیں۔ دانتوں کے متواتر گھسنے رہنے سے کچھ عرصہ بعد یہ خلا ٹیبل پر ایک زرد رنگ کی لمبی لگیں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ستار (STAR) کہلاتا ہے۔

عمر کے لحاظ سے دانتوں کی دو اقسام ہیں

۱- عارضی یا دودھ کے دانت۔ ملک یا ٹیپریری ٹیٹھ (TEMPORARY OR MILK TEETH)

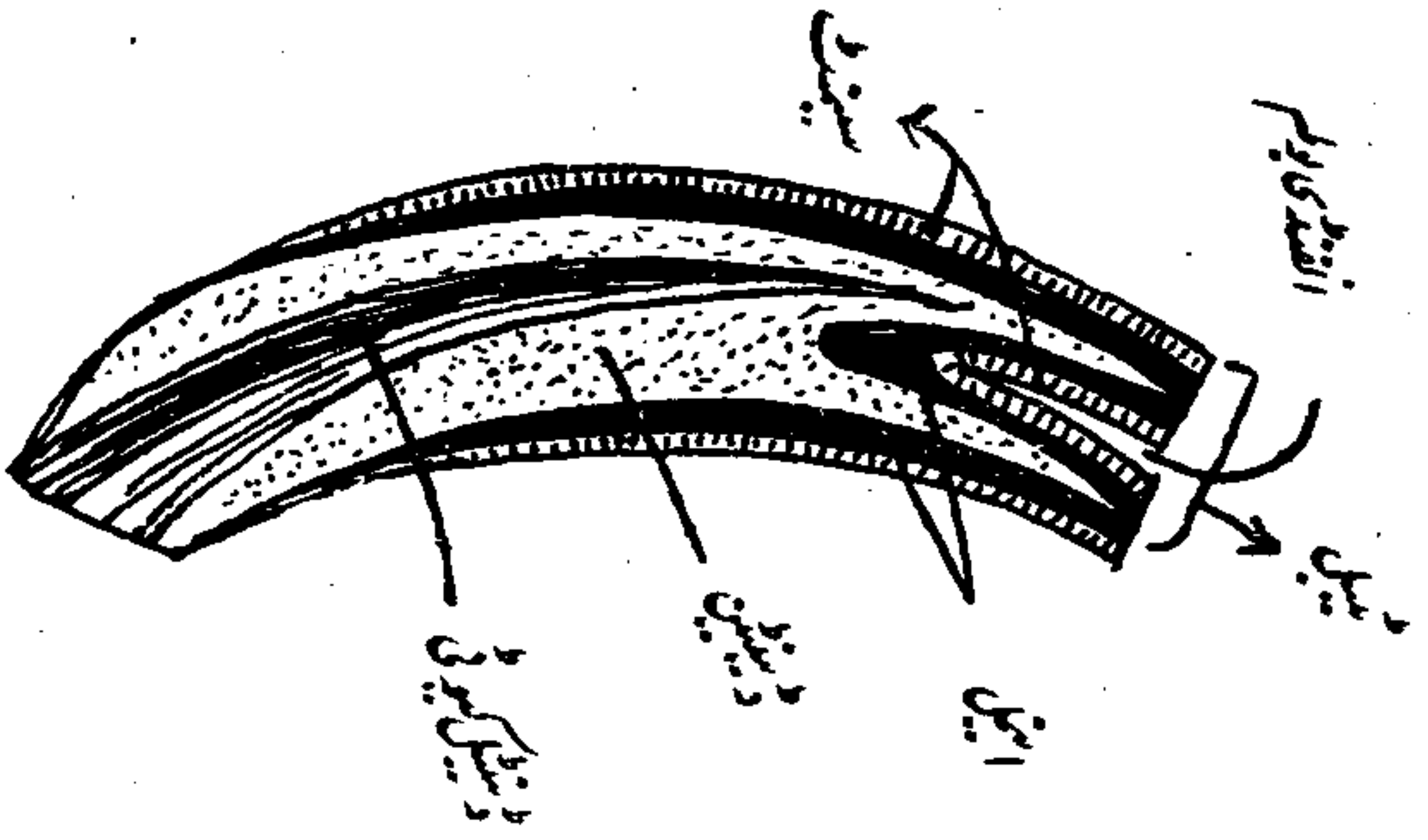
۲- پرماننٹ ٹیٹھ۔ مستقل دانت (PERMANENT TEETH)

بچہ دودھ کے دانت یا عارضی دانت نکلتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد یہ گر جاتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل دانت نکل آتے ہیں۔ شکل و شبہات، فعل اور منہ میں مخصوص جگہ پانے کے لحاظ سے دانتوں کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

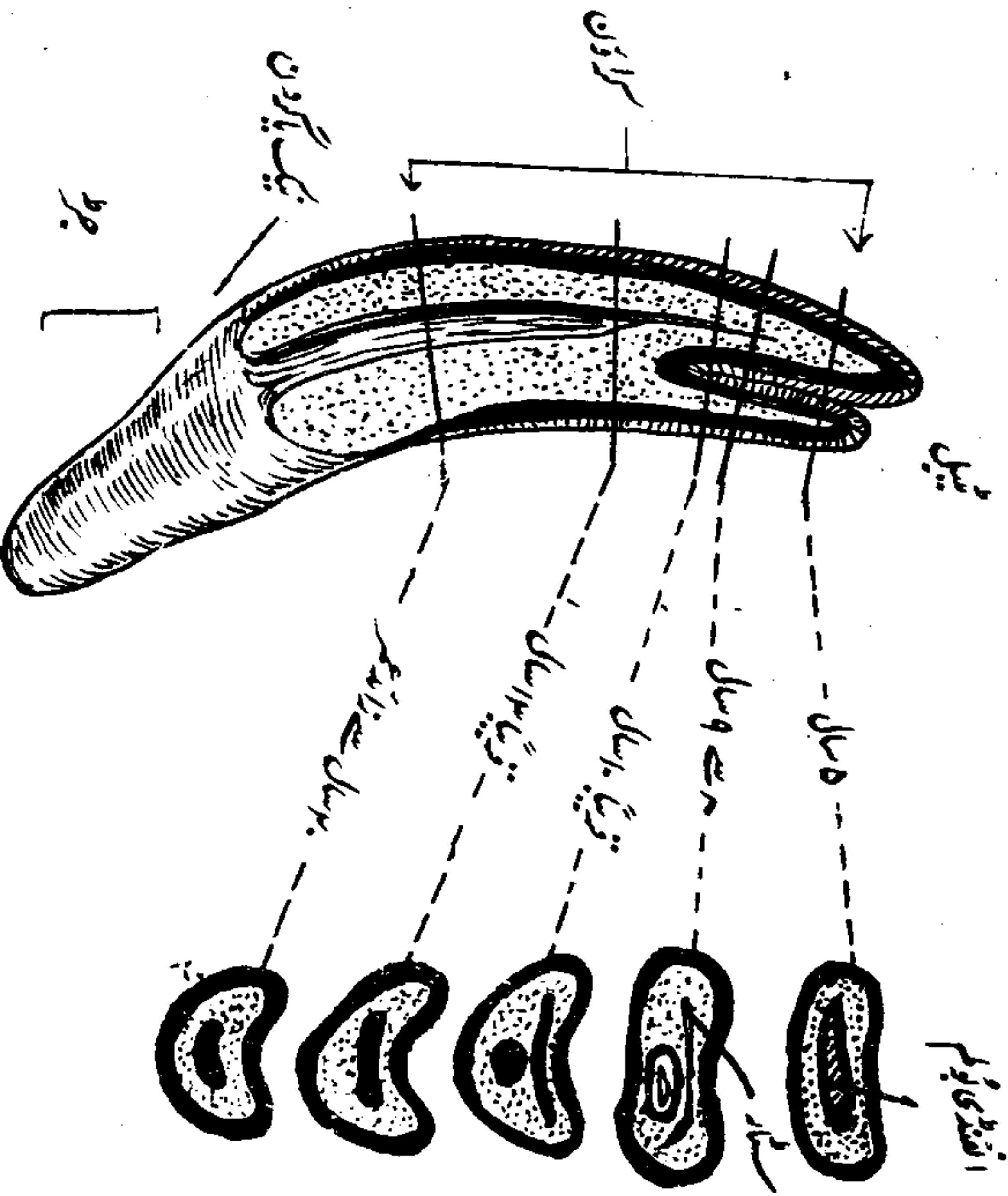
- ۱۔ انسایزٹھیٹھ (INCISOR TEETH) سامنے کے کلٹنے والے دانت۔ ان دانتوں کی جڑ ایک ہی ہوتی ہے۔ گھوڑے نخر اور گھصے وغیرہ میں ان دانتوں کے ٹیپل پر ایک سیاہ لڑھا ہوتا ہے۔ جو انفنڈی بولم (INFUNDIBULUM) کہلاتا ہے۔
- ۲۔ کینائین ٹیٹھ یا ٹشیز (CANINE OR TUSHES) یہ دانت صرف نر ہی ہوتے ہیں۔ ان کی لمبی ایک ہی جڑ ہوتی ہے۔
- ۳۔ چیک ٹیٹھ یا مولر ٹیٹھ یا داڑھیں یا چیلنے والے دانت (CHEEK OR MOLAR TEETH) داڑھ کی جڑ دو شاخی یعنی دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

مختلف جانوروں میں دانتوں کی تعداد ذیل کے خاکہ میں درج ہے

نمبر شمار	قسم جانور	سامنے کے دانت		نیش یا سونے		داڑھیں		کل دانت
		اوپر کے جڑے میں	نیچے کے جڑے میں	اوپر کے جڑے میں	نیچے کے جڑے میں	اوپر	نیچے	
۱	گھوڑا	۶	۶	۲	۲	۱۲	۱۲	۳۰ یا ۳۲
۲	گائے یا بیل	۰	۸	-	-	۱۲	۱۲	۳۲
۳	بھیڑ بکری	۰	۸	-	-	۱۲	۱۲	۳۲



گھوڑے کے دانٹ کی ساخت



جو کے مختلف حصوں میں "ٹھیل" کی شکل و شبہا ہوت

گھوڑے کی عمر معلوم کرنا

گھوڑے میں مستقل دانتوں کی تعداد ذیل کے کلیہ سے واضح ہے۔

$$\frac{\text{اوپر کا جبرٹا} \quad \text{س} - \text{پ} \quad \text{ن}}{\text{نیچے کا جبرٹا} \quad \text{۶} - \text{۲}} = \frac{۱۲ \text{ یا } ۱۳}{۲۰ \text{ یا } ۲۱} = \frac{۳۰ \text{ یا } ۳۲}{۲۱ \text{ یا } ۲۰}$$

س = سامنے کے دانت (انسائزرز) ن = نیش = دائرہ طہیں (MOLARS)

چھ انسائزرز دانتوں کی ترتیب حسب ذیل طریقہ سے بیان کی جاتی ہے۔

۲ سینٹرل انسائزرز ————— یا دو درمیانی سامنے کے دانت

۲ لیٹرل انسائزرز ————— یا دو اطراف والے سامنے کے دانت۔

۲ کارنر انسائزرز ————— یا دو کونوں والے سامنے کے دانت

دانت نکلنے کے مختلف اوقات سے عمر کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

پیدائش کے وقت منہ میں دو عارضی۔ سینٹرل انسائزرز موجود ہوتے ہیں یا ایک ہفتہ کے اندر نکل آتے ہیں۔

۲ - ۲ سے ۴ ہفتہ کی عمر میں ۲ عارضی لیٹرل انسائزرز اور پہلی تین عارضی دائرہ طہیں بھی نکل آتی ہیں۔

۳ - ۷ سے ۹ ماہ کی عمر میں ۲ عارضی کارنر انسائزرز نکل آتے ہیں اس وقت چوتھی مستقل دائرہ طہیں بھی نکلنے لگتی ہے۔

۴ - ایک سال کی عمر میں تمام عارضی دانت نکل آتے ہیں۔ اوپر اور نیچے کے جبرٹے کی چوتھی مستقل دائرہ طہیں آپس میں رگر کھانے لگتی ہیں۔

۵ - ڈیڑھ سال کی عمر میں پانچویں مستقل دائرہ طہیں نکلنا شروع ہوتی ہے جو دو سال کی عمر تک مکمل ہو جاتی ہے۔

۶ - دو سال کی عمر میں تمام عارضی انسائزرز دانتوں میں گھساوٹ کی وجہ سے ٹیپل ہوا ہو جاتے ہیں۔

۷ - ڈھائی سال کی عمر میں عارضی سینٹرل انسائزرز نکل جاتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل انسائزرز نکل آتے ہیں۔ پہلی اور دوسری عارضی دائرہ طہیں بھی گر جاتی ہیں اور ان کی جگہ مستقل

داڑھیں نکل آتی ہیں۔

۸۔ ساڑھے تین سال کی عمر میں عارضی بیٹرل انسائزنگ کرتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل بیٹرل انسائزنگ نکل آتی ہے۔ پہلی اور دوسری عارضی داڑھیں بھی گر جاتی ہیں اور ان کی جگہ مستقل داڑھیں نکل آتی ہیں۔

۹۔ چار سال کی عمر میں چھٹی مستقل داڑھ نکل آتی ہے۔ نر جانور میں ۴ سے ۶ سال کی عمر میں نیش نکل آتے ہیں۔

۱۰۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں عارضی انسائزنگ کرتے ہیں اور ان کی جگہ مستقل انسائزنگ نکل آتے ہیں۔ ساڑھے چار سے پانچ سال کی عمر میں گھوڑے کے تمام مستقل دانت نکل آتے ہیں۔ اس وقت گھوڑا (جوان) کہلاتا ہے۔

۱۱۔ چھ سال کی عمر میں سینٹرل انسائزنگ کے انفنڈی بولم کی سیاہی معدوم ہو جاتی ہے۔ لیکن اندرونی انیل کا حلقہ موجود ہوتا ہے۔

۱۲۔ سات سال کی عمر میں بیٹرل انسائزنگ کا انفنڈی بولم معدوم ہو جاتا ہے۔ اوپر کارنر انسائزنگ پر ہک (HOOK) بن جاتا ہے۔

۱۳۔ آٹھ سال کی عمر میں کارنر انسائزنگ کا انفنڈی بولم معدوم ہو جاتا ہے اور سینٹرل ویسٹرل انسائزنگ میں سامنے کی طرف ایک زرد لکیر سی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ لکیر ڈینٹل سٹار (DENTAL STAR) کہلاتی ہے۔

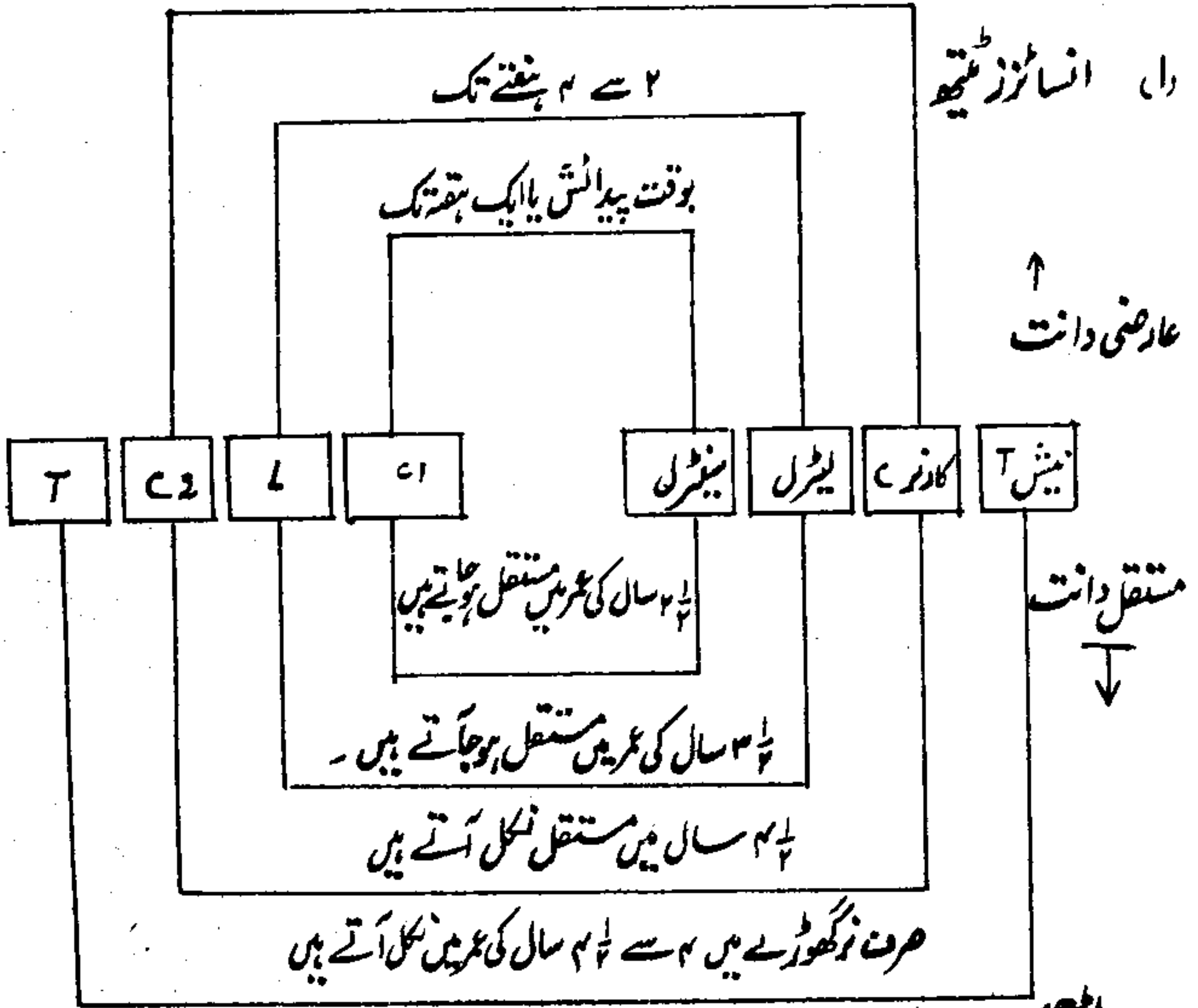
۱۴۔ نو سال کی عمر میں کارنر انسائزنگ میں بھی سٹار بن جاتا ہے۔

۱۵۔ گیلونز گروو (GALVYN'S GROOVE) یہ ایک لکیر ہے جو اوپر کے جڑے میں کارنر انسائزنگ کے باہر کی طرف کی مسوڑھے کے کنارے سے شروع ہوتی ہے دس سال کی عمر میں یہ مسوڑھے کے قریب سے ظاہر ہوتا ہے۔ پندرہ سال کی عمر میں دانت کے نصف تک آ جاتا ہے۔ بیس سال کی عمر میں دانت کے نچلے کنارے تک پہنچ جاتا ہے۔ پچیس سال کی عمر میں دانت کے اوپر کے نصف حصہ سے اور بیس سال کی عمر میں تمام دانت سے غائب ہو جاتا ہے۔

جوں جوں گھوڑے کی عمر بڑھتی ہے اوپر اور نیچے کے انسائز زردانتوں کا آپس میں فاصلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے اور ملنے کا زاویہ تنگ ہو جاتا ہے۔ مسوڑھے پیچھے ہٹتے جلتے ہیں۔ جڑیں تنگی ہو جاتی ہیں اور نتیجتاً دانت لمبے معلوم ہو جاتے ہیں۔

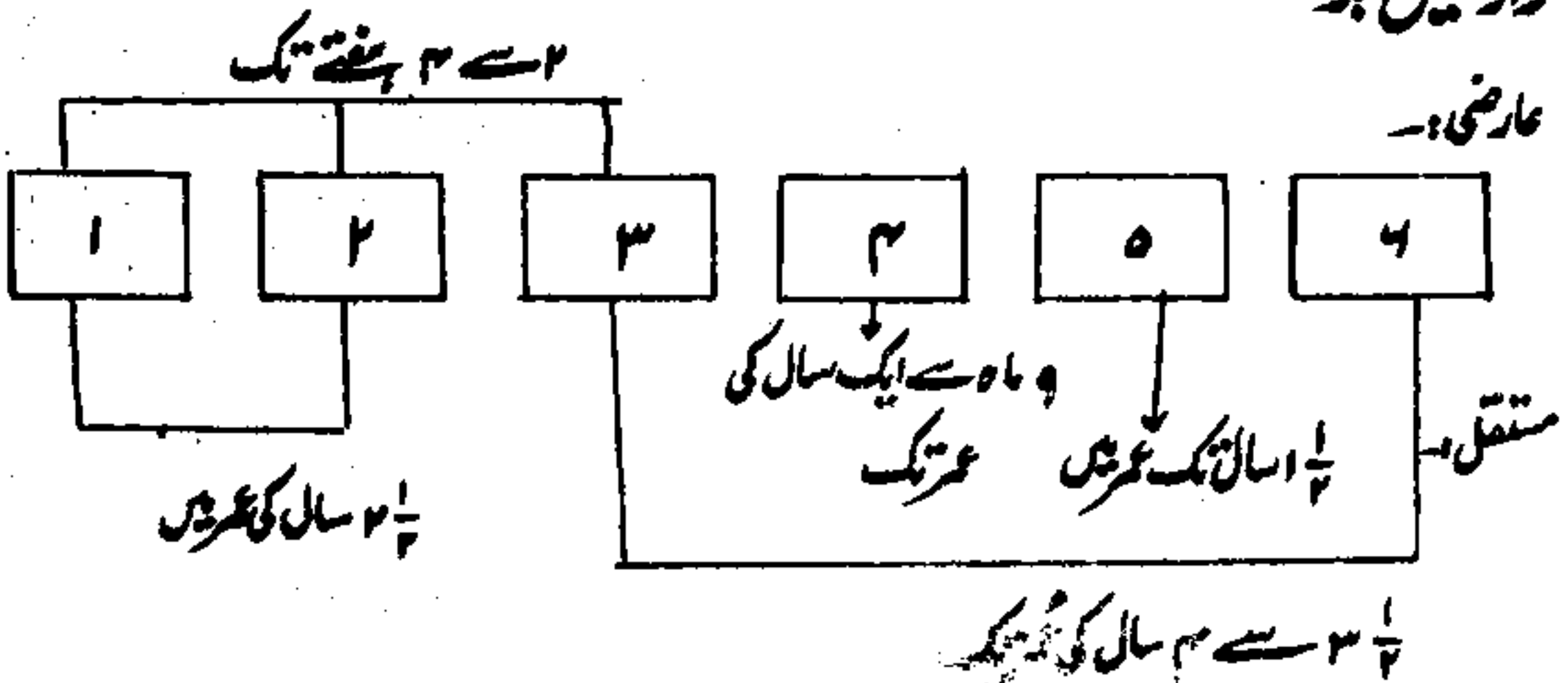
گھوڑے میں عارضی و مستقل دانتوں اور داروں کے نکلنے کی عمر ذیل کے نقشہ سے واضح ہے۔

۷ سے ۹ ماہ تک



دار طحیں :-

عارضی :-



موشیوں کی عمر معلوم کرنا

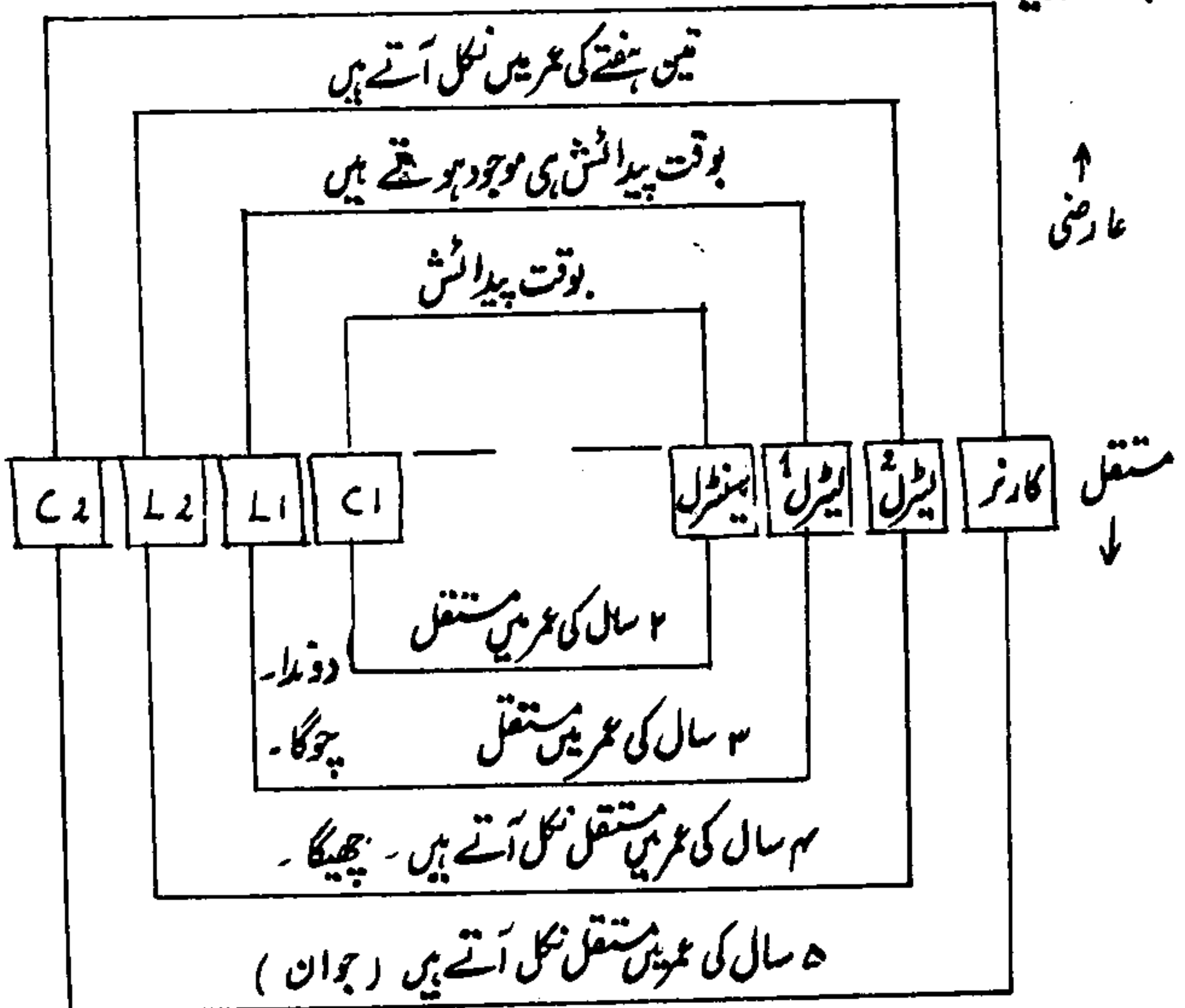
موشیوں میں اوپر اور نیچے کے جبروں میں کل ۲۲ دائرے ہوتی ہیں۔ اٹھ انسائز زرد دانت صرف نچلے جبرے میں ہی ہوتے ہیں۔ اوپر والے جبرے میں انسائز زرد دانتوں کی بجائے ایک گدی ہوتی ہے جو ڈینٹل پیڈ (DENTAL PAD) کہلاتی ہے۔ موشیوں کے انسائز زرد دانت قدرتی طور پر ہلتے ہوتے ہیں۔

موشیوں کی عمر کا اندازہ ذیل کے خاکے سے واضح ہے۔ دو سال تک جانور کے منہ میں عارضی دانت رہتے ہیں۔ اور جانور کھرا کھلاتا ہے۔

پانچ سال کی عمر میں تمام مستقل دانت نکل آتے ہیں اور جانور "جوان" کہلاتا ہے۔

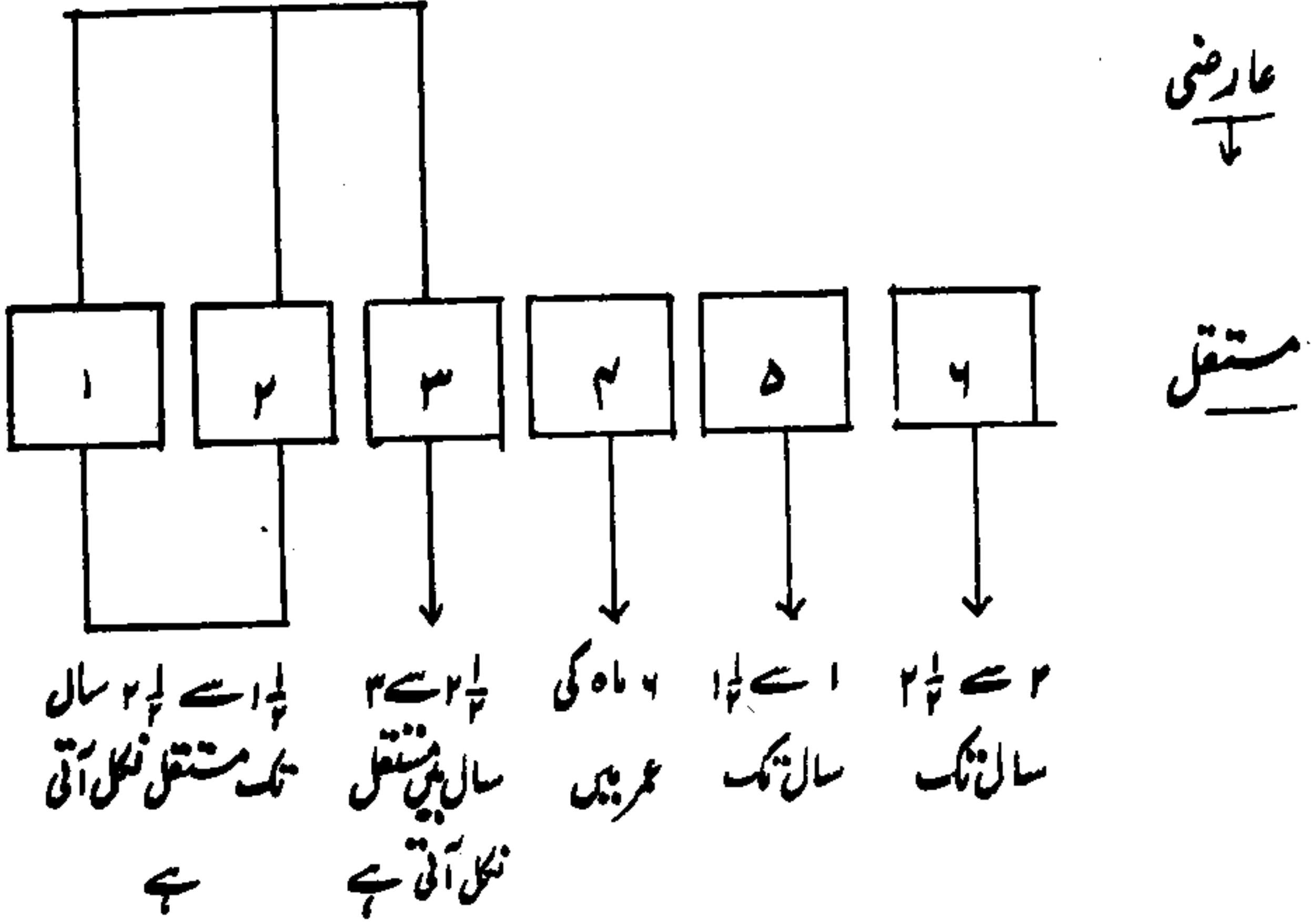
چار ہفتے کی عمر میں نکل آتے ہیں

انسائز ٹیچہ



بوقت پیدائش ہی موجود ہوتی ہیں۔

۲۔ دائرہ طہیں۔



بھیڑوں کی عمر معلوم کرنا

ان میں بھی مویشیوں کی طرح کل ۳۲ دانت ہوتے ہیں یعنی ۲۲ دائرہ طہیں اور نچلے جبرے

میں آٹھ انسائزرز دانت

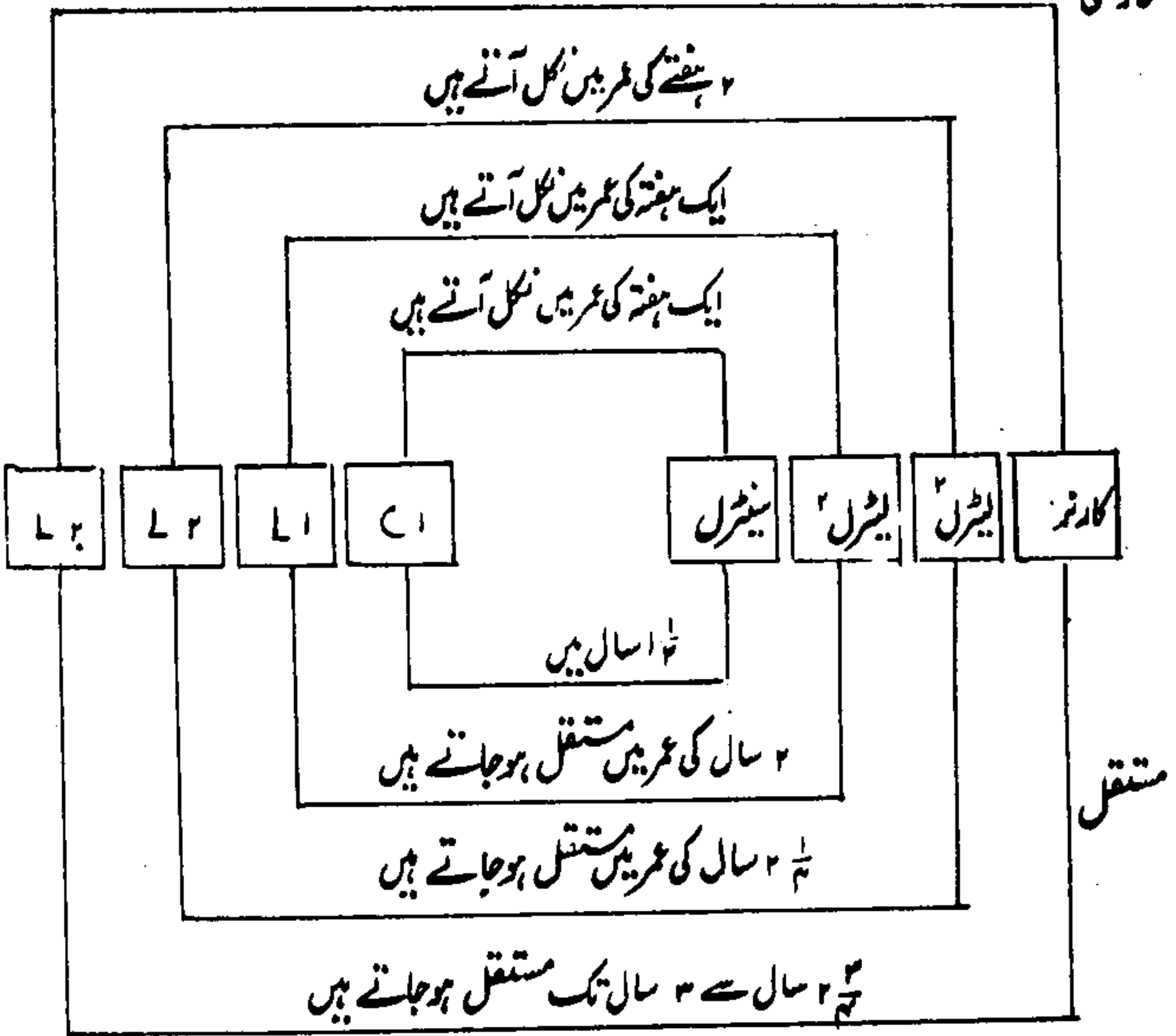
اوپر والے جبرے میں انسائزرز کی بجائے ڈینٹل پیڈ ہوتا ہے، عمر کا اندازہ حسب

ذیل خاکہ سے واضح ہے۔

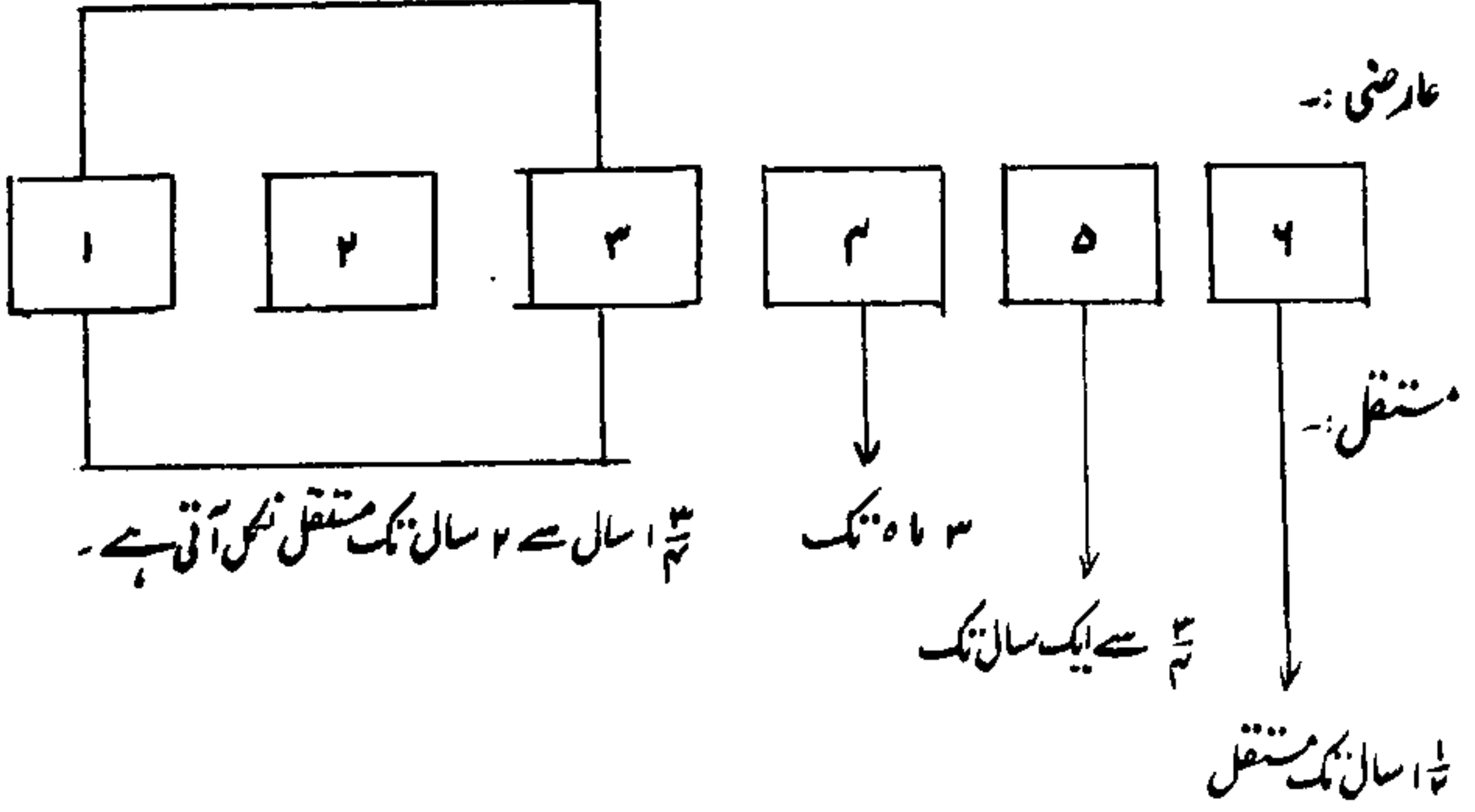
دا، انسائزوانت

۴ ہفتے کی عمر میں نکل آتے ہیں

عارضی



۲ ہفتہ سے ۴ ہفتہ کی عمر تک نکل آتی ہے



بکری کی عمر معلوم کرنا

- ایک سال کی عمر تک بکری کے بچے کے منہ میں عارضی دانت ہوتے ہیں۔
- ۱ سے ۳/۴ کی عمر تک مستقل سینٹرل انسائڈرز نکل آتے ہیں۔
- ۳ سال کی عمر میں مڈل انسائڈرز نکل آتے ہیں۔
- ۴ سال کی عمر میں مستقل بیٹرل انسائڈرز نکل آتے ہیں۔
- ۴ سال سے ۵ سال کی عمر میں مستقل کارنر انسائڈرز نکل آتے ہیں۔

موشیوں کی نسلیں

مغربی پاکستان میں موشیوں کی درجہ بندی ذیل کے طریقہ پر کی گئی ہے۔
دودھ پیدا کرنے والی نسلیں

اس درجہ میں ساہیوال بایمنڈگری اور ریڈ سندھی دسرخ سندھی نسلیں شامل ہیں۔ ان نسلوں کے جانوروں کو دودھ کی پیداوار کے لئے پالا جاتا ہے۔ زیادہ دودھ دینے والے جانوروں کا جسم جب آگے پیچھے اور اوپر سے دیکھا جائے تو متعدد پجروں اور مچھانوں کا مرقع دکھائی دیتا ہے۔ دودھ کی دیرینہ ملک دین، کافی نمایاں اور ابھری ہوئی ہوتی ہے اور حیوانہ کافی بڑا اور کھلی ٹانگوں کے درمیان کافی اور پزیمک چلا گیا ہے۔ ٹخن بڑے اور مسادی الجسم ہوتے ہیں۔ کھال ملائم اور جسم پر کافی ڈھیلی اور ادھر ادھر آسانی سے حرکت کر سکتی ہے۔

زراعتی کاروبار کے قابل نسلیں

ان نسلوں کے جانور زراعتی کاروبار کو انجام دیتے ہیں۔ ان کے جسم چھت ہوتے ہیں۔ پیٹ ہلکا جھالرد (DEWLAP) معمولی، مونٹا کسا ہوا، قدم کافی تیز، مزاج میں تندہی اور چلبلا پن۔ ان نسلوں کے عام خصائص حسب ذیل ہیں:-

ان مویشیوں کی نسلوں کو بجاؤ قد و قامت اور زراعتی کاروبار تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ا) بھاری قسم کا زراعتی کام انجام دینے والا گروہ
اس گروہ میں جو نسلیں آتی ہیں وہ کافی جسم اور ذنی ہوتی ہیں۔ بھاگناڑی اور داجل نسل کے جانور اس زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

(ب) درمیانہ کام کرنے والا گروہ
اس گروہ میں مویشیوں کی نسلیں عموماً کم جسم اور کم ذنی ہوتی ہیں۔ دھنی اور بھجان نسل کے مویشی اس گروہ میں بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔
(ج) ہلکا کام کرنے والا گروہ

اس گروہ میں شامل مویشیوں کی نسل بالکل ہلکی پھلکی مگر چست و چالاک اور پھرتلی ہوتی ہے مویشیوں کی اس نسل کو اگر "ٹیڈی" کہہ دیا جائے تو سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ یوہانی نسل اس میں شامل ہے۔

دوہرا مقصد پورا کرنے والی نسلیں

اس میں تھراپا کر نسل شامل ہے۔ اس نسل کے جانور دودھ بھی اچھا دیتے ہیں اور نر جانور زراعتی کاروبار کے لئے بھی مزدور ہیں۔ اسی لئے اس کو دوہرا مقصد پورا کرنے والی نسل کہتے ہیں۔

بھینسوں کی نسلیں

مغربی پاکستان میں بھینسوں کی تین نسلیں مشہور ہیں۔

(ا) راوی

(ب) نیلی

(ج) کنڈی

ان کا شمار اچھے دودھ دینے والی بھینسوں میں ہوتا ہے۔ ان جانوروں کو عموماً دودھ کے لئے ہی پالا جاتا ہے۔ اب مویشیوں کی ہر ایک نسل کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

ساہیوال

وطن ۱۔ سابق پنجاب کا مرکزی اور جنوبی حصہ جو دیباٹے راوی اور ستلج کے درمیان واقع ہے اس علاقہ میں منسٹگری لائل پور اور ملتان کے اضلاع شامل ہیں۔ زیادہ مقدار میں دودھ دینے کی وجہ سے یہ نسل بہت مقبول ہے۔ مغربی پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اس نسل کے جانور پالے جاتے ہیں۔ اس نسل کی افزائش کے لئے حکومت نے ملتان اور منسٹگری کے اضلاع میں فارم قائم کئے ہیں۔ ترکی۔ ملایا۔ مشرقی افریقہ اور کینیا میں اس نسل کے مویشی درآمد کئے گئے ہیں۔

حلیہ اور صفات ۱۔ یہ جسم اور بھاری نسل ہے۔ نر کا اوسط وزن ۱۰۰۰ سے ۱۳۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۶۰۰ سے ۹۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ عام رنگت سرخ بادامی ہوتی ہے جو نر میں آنکھوں کے گرد گردن اور رانوں پر سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ کھال ملائم اور ڈھیلی ہوتی ہے۔ سینگ چھوٹے اور موٹے ہوتے ہیں۔ عموماً ان کی لمبائی ۳ انچ کے قریب ہوتی ہے، تھوٹھی پلکیں آنکھوں کے پردے کمر اور دم پر بالوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ نر میں جھالمر (DEWLAP) اور مونڈا شینٹھ (بڑا ڈھیللا اور لٹکا ہٹھا ہوتا ہے)۔ مادہ میں وریڈا لبین (دودھ کی وریڈا)۔ مک وین (نمباں)۔ حیوانہ بٹھا ہوتا ہے۔ اور کچھلی ٹانگوں کے درمیان کانی کشادہ اور اوپر تک چلا گیا ہوتا ہے۔ نر میں کومان یا کوزر پشت بڑی اور مادہ میں چھوٹی ہوتی ہے۔

دودھ کی اوسط پیداوار ۳۰۰ ایام کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ۶۰۰۰ - ۷۰۰۰ پونڈ تک ریکارڈ کی گئی ہے۔ انفرادی طور پر ۳۰۰ ایام کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ۱۰۰۰۰ پونڈ دودھ دینے والی گائیں کانی تعداد میں موجود ہیں۔

غیر پسندیدہ اوصاف

- ۱۔ جسم میں سفید رنگ کی موجودگی
- ۲۔ سفید یا بھوری تھوٹھنی پلکیں یا آنکھوں کے پردے۔
- ۳۔ دم پر سفید یا سرخ بالوں کا گچھا
- ۴۔ جھالمر اور مونڈے کا کسا ہٹھا ہونا۔

سرخ سندھی یا ریڈ سندھی (RED - SINDHI)

وطن :- اس نسل کا اصل وطن سابق صوبہ سندھ میں کراچی اور حیدرآباد کا شمالی اور شمال مغربی علاقہ ہے بلوچستان کے علاقہ لس بیل میں بھی پائی جاتی ہے۔ دودھ کے لئے یہ نسل بہت مقبول ہے۔ یہ نسل ہرجگہ کی آب و ہوا کو اپنا لیتی ہے اس لئے پاکستان کے مختلف علاقوں پر اور بعض بیرونی ممالک میں بہت پسند کی گئی ہے حیدرآباد کے علاقہ میں اس نسل کی افزائش کے لئے فارم بنائے گئے ہیں۔

حلیہ اور صفات :- نسل کا پسندیدہ رنگ گہرا سرخ ہے لیکن بادامی نر و رنگ سے گہرے خاکستری رنگ تک تغیر پذیر بھی ہو سکتا ہے۔ نر میں رنگ عموماً زیادہ گہرا سرخ ہوتا ہے جو بالغ جانور میں گردن اور رانوں پر قریباً سیاہ ہو جاتا ہے۔ نر میں سینگ موٹے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ مادہ میں سینگ پتلے اور شکل میں نصف چاند کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جھالرا اور موتما متوسط درجہ تک بڑھے ہوئے اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔ ملتھے پر سفید بال یا پیٹ پر سفید چھوٹے چھوٹے دھبے نقص خیال کئے جاتے ہیں۔ دم پر بالوں کا گچھا سیاہ ہوتا ہے۔ جلد ملائم اور ڈھیلی ہوتی ہے۔ مادہ میں (ملک دین) ویدالین نمایاں، حیوانہ بڑا اور مہن موٹے ہوتے ہیں۔ دودھ کی اوسط پیداوار ۴۰۰۰ پونڈ ہے (۳۰۰ ایام دودھ پیدا کرنے کے عرصہ میں) انفرادی طور پر بعض گائیوں نے ۳۰۰ دنوں سے کچھ زیادہ دنوں میں ۱۲۰۰۰ پونڈ تک دودھ پیدا کیا ہے۔ نر کا اوسط وزن ۹۲۵ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ جسم پر سرخ کے علاوہ کوئی اور رنگ۔

۲۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا۔

بھاگتاری

وطن :- یہ ورنی اور بھاری قسم کی کاشتکاری کے لئے نہایت مفید نسل ہے۔ اس کا وطن جبیک آباد واقع بلوچستان کا شمالی حصہ اور سندھ کا ملحقہ علاقہ ہے۔ چونکہ اس کا وطن خشک اور ریگستانی علاقہ ہے اس لئے بہت جفاکش اور سخت جان ہے۔

حلیہ اور اوصاف :- اس نسل کے جانوروں کا رنگ سفید یا سبزی مائل سفید ہوتا ہے

نر جانور میں گیدن، شانوں اور انوں پر رنگ سیاہی مائل ہوجاتا ہے۔ نر جانور گتھا ہوا، مٹھوس، پست اور جسم ہوتا ہے۔ نر کا اوسط وزن ۱۰۰۰ سے ۱۳۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۷۵۰ سے ۹۰۰ پونڈ ہوتا ہے۔ نر کے سینگ موٹے اور ۴ اینچ سے ۵ اینچ لمبے ہوتے ہیں۔ مادہ کے سینگ تقریباً ۸ اینچ لمبے ہوتے ہیں۔ جھالر متوسط درجہ تک بڑھی ہوئی۔ موٹرا چھوٹا اور کسا ہوا ہوتا ہے۔ دم پر سیاہ بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ گلے میں دودھ کی اوسط پیداوار ۳۰۰ ایام کے عرصہ میں ۱۸۰۰ پونڈ ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

- ۱۔ سفید یا سبزی مائل رنگت کے علاوہ کوئی اور رنگت۔
- ۲۔ جسم پر کسی اور رنگ کا داغ
- ۳۔ ڈھیلا یا لٹکا ہوا موٹرا
- ۴۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا
- ۵۔ پلکیں اور تھوٹھنی سفید یا بھورے رنگ کی

داجل

درحقیقت یہ بھاگناڑی نسل ہے۔ آج سے کوئی ایک صدی پیشتر بھاگناڑی نسل کے کچھ جانور داجل کے علاقہ واقع ڈیرہ غازی خان میں لائے گئے تھے۔ مقامی لوگ اسے داجل کے نام سے پکارنے لگے۔ اس نسل کا حلیہ اور صفات بھاگناڑی نسل جیسی ہیں۔

دھنی

وطن :- یہ درمیانی جسمات کی درمیانہ درجہ کی کاشتکاری کے لئے نہایت موزوں نسل ہے۔ اس نسل کے جانور متوسط حجم اور گتھے ہوئے جسم کے ہوتے ہیں۔ یہ ضلع ٹمک، جہلم اور راولپنڈی کی مقامی نسل ہے۔ اب یہ نسل ضلع سرگودھا، میانوالی، پشاور، مردان اور ہزارہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ نسل بارانی اور چاہی علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بہت مقبول ہے۔ اس نسل کے جانور بہت جفاکش اور سخت جان ہوتے ہیں۔ سبز چارہ کی عدم موجودگی میں خشک چارہ پر ہی گزارہ کر لیتے ہیں۔

حلیہ اور اوصاف :- رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے آنکھیں تھوٹھنی اور کان سیاہ



سائیلو



سائیلو



ہوتے ہیں۔ دم پر بالوں کا سفید گچھا ہوتا ہے۔ اس نسل کو برگا بھی کہتے ہیں۔ جسم پر سیاہ و سفید داغ ہوتے ہیں۔ جب سیاہ داغ زیادہ ہوں تو سیاہ و سفید برگا یا سیاہ برگا کہلاتا ہے۔ جب سفید رنگ زیادہ ہو تو اسے سفید و سیاہ برگا یا سفید برگا کہتے ہیں۔ سیاہ داغ نہ ہو تو اسے نقرہ کہتے ہیں۔ کان چھوٹے چست اور افقی حالت میں ہوتے ہیں۔ نرمیں سینک موٹے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ مادہ کے سینک باریک اور لمبے ہوتے ہیں۔ جسامت درمیانی مگر گتھا ہوا جسم، جلد کسی ہونی، جھال اور موزا بہت چھوٹے اور کسے ہوئے ہوتے ہیں۔ سبیل چست اور تیز رفتار ہے۔ کنوئیں کے کام کیلئے بہت موزوں ہے۔ کھر چھوٹے اور سیاہ ہوتے ہیں۔ مادہ میں سیاہ تھن زیادہ خالص پن کی علامت ہے۔ نر کا اوسط وزن ۸۰۰ سے ۱۰۰۰ پونڈ اور مادہ کا وزن ۶۰۰ سے ۷۵۰ پونڈ تک ہوتا ہے۔ گائے زیادہ دودھ نہیں دیتی دودھ کی اوسط پیداوار ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ پونڈ ۳۰۰ ایام کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

- ۱- سرخ یا سبز داغ
- ۲- سفید یا بھوری تھوکتھنی
- ۳- سفید یا بھورے لمبے اور ٹکے ہوئے کان
- ۴- سفید پگیں
- ۵- ڈھیلی اور لٹکی ہوئی جھال اور موتی
- ۶- دم میں سیاہ بالوں کا گچھا

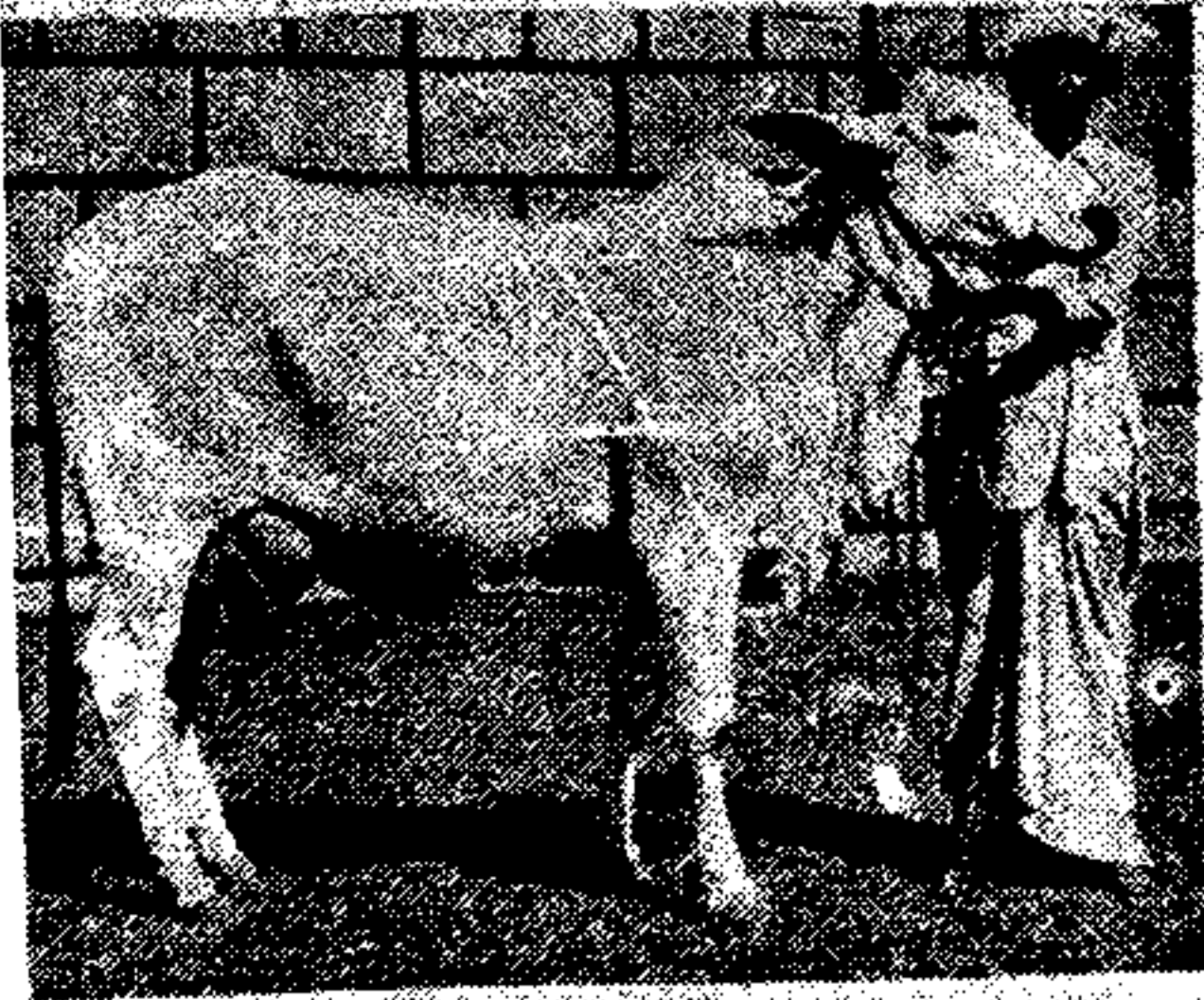
روحجان

وطن :- یہ نسل ضلع ڈیرہ غازی خان کے جنوبی علاقہ میں کوہ سلیمان کے دامن میں پائی جاتی ہے۔ بہترین نمونہ کے جانور مراد می علاقہ میں پلے جاتے ہیں افزائشی نسل کے جہان، امرکوٹ، سونی میانی، کچا گدی اور میرپور تحصیل مشہور ہیں۔ یہ جانور درمیانے قد کے مگر مضبوط اور جفاکش ہوتے ہیں۔ یہ سپاڑی علاقوں میں کاشتکاری کے لئے بھی موزوں ہیں۔

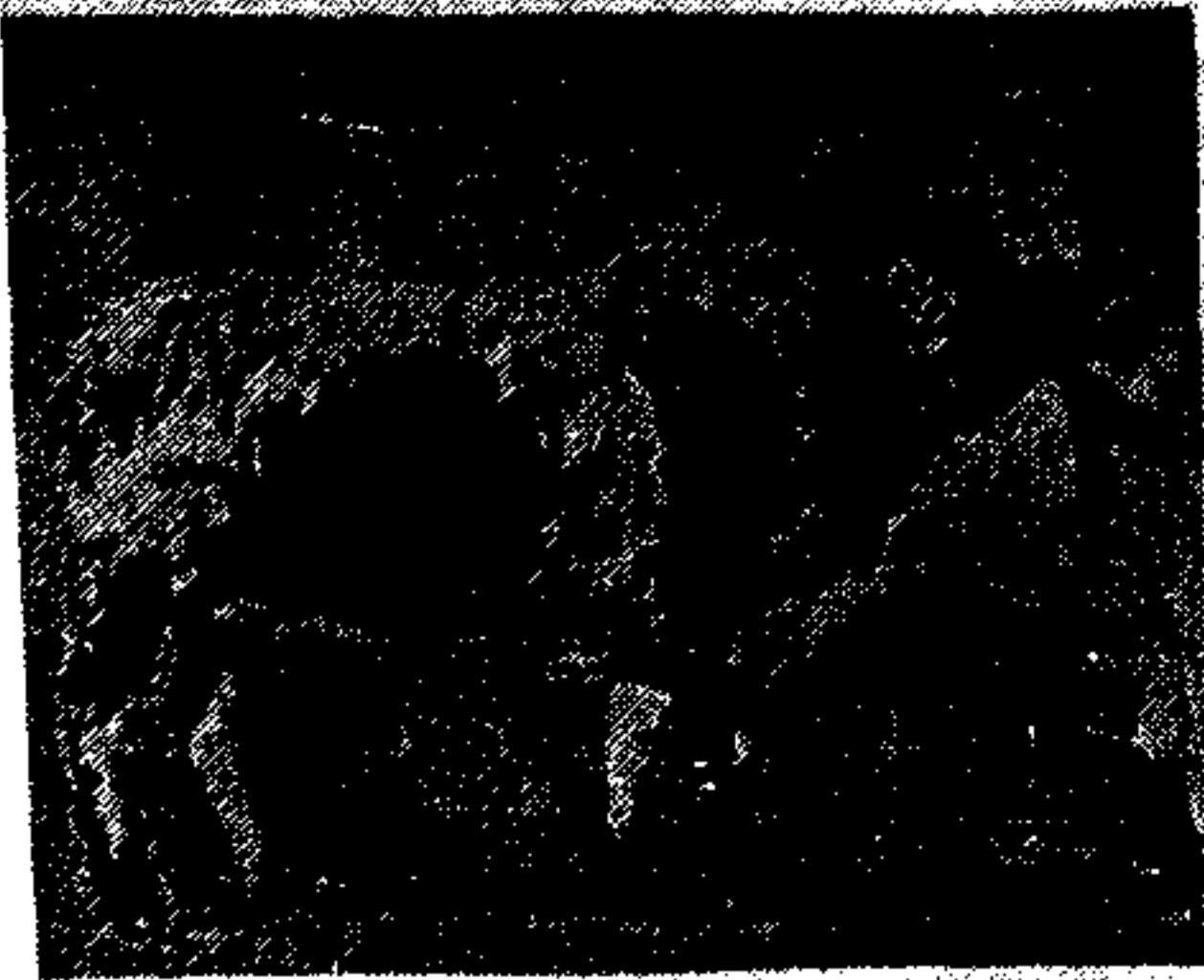
حلیہ اور اوصاف :- سرخ رنگ پر بڑے بڑے سفید دھبے ہوتے ہیں۔ بدن کی



بھانگاری



دراہل



دھنی

نسبت یہ دھتے سر، جھال اور گردن پر زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ بدن درمیانہ مگر گتھا ہوا کان چھوٹے اور چوکس، سینک درمیانے اور جھال و متواتر چھوٹے اور کسے ہوئے ہوتے ہیں کھال ملائم پتلی اور کسی ہوئی ہوتی ہے۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ نر کا اوسط وزن ۶۰۰ سے ۸۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۵۰۰ سے ۷۰۰ پونڈ تک ہے گائے میں حیوانہ چھوٹا ہوتا ہے۔ دودھ کی اوسط پیداوار ۲۵۰۰ پونڈ ہے (۳۰۰ ایام دودھ پیدا کرنے کے عرصہ میں)

لوہانی

وطن :- اس نسل کا وطن بلوچستان کا علاقہ لورالائی اور سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ کے اضلاع بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں ہیں۔ یہ بلی اور مضبوط کاشتکاری کی نسل ہے۔ پیادری علاقوں کے لئے بہت موزوں ہے۔

حلیہ اور اوصاف :- قد چھوٹا مگر جسم گتھا ہوا۔ یہ نسل بہت جفاکش ہے۔ عام رنگ سفید ہوتا ہے جس پر بڑے بڑے سرخ دھبے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تمام کا تمام رنگ سرخ ہوتا ہے گائے دودھ بہت کم دیتی ہے۔ نر کا وزن ۵۰۰ سے ۷۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۵۰۰ سے ۶۵۰ پونڈ ہوتا ہے۔

کھر پار کر

وطن :- پاکستان میں مویشیوں کی یہ واحد نسل ہے جو دونوں مقاصد مثلاً دودھ اور زراعتی کاروبار کے لئے موزوں ہے۔ اس کا وطن سندھ کا جنوب مشرقی علاقہ ہے۔ اس کے علاوہ ملحقہ ہندوستانی ریاستوں جو دھپور اور جیلیر میں بھی پائی جاتی ہے۔ بارش کی کمی کی وجہ سے یہ علاقے نیم ریگستانی ہیں۔ اس نسل کے جانوروں میں قوت برداشت بہت ہوتی ہے۔

حلیہ اور اوصاف :- جانور کا جسم چپت اور گتھا ہوا ہوتا ہے۔ رنگ بنرہ سفید (گرے GREY) ہوتا ہے۔ نو عمر جانور قریباً تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں سینک درمیانے سائز کے ہوتے ہیں۔ جھال اور متواتر متوسط حد تک بڑھے ہوئے دم پر سیاہ بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ کان قدرے لمبے اور ٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ تھوٹھنی اور پلکیں سیاہ ہوتی ہیں نر کا اوسط وزن ۹۵۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۸۹۰ پونڈ ہے۔ گائے کی ۳۰۰ ایام کے دودھ دینے والے

عرصہ میں دودھ کی پیداوار ۳۵۰۰ پونڈ ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ سفید یا سبزہ ماٹل رنگت کے علاوہ کوئی اور رنگت۔

۲۔ کسی غیر رنگ کے جسم پر ڈب۔

۳۔ دم پر سفید بالوں کا گچھا

۴۔ سفید یا بھوری مٹھو مٹھنی اور پلکیں۔

نیلی

وطن:۔ بھینس کی اس نسل کا وطن دریائے ستلج کا کنارہ بالخصوص تحصیل پاک پن میں ہے اور فاضلکا ہیں۔ نمونہ کے جانور پاکستانی قصور اور بہاولپور میں ملتے ہیں، دودھ کے لئے یہ نسل بہت مقبول ہے۔

حلیہ اور اوصاف:۔ اصل نسل ہے گھروں میں آسانی سے پالی جاسکتی ہے۔ قد درمیانہ

اور سر لمبا ہوتا ہے۔ سینگ باریک چھوٹے اور چھوٹے ہی باہر کے رخ کو مڑھاتے ہیں۔

گردن باریک لمبی اور پتلی ہوتی ہے۔ شیر ویدیں رملک وینز (حیوانہ اور تھنوں کی

نشوونما اچھی ہوتی ہے۔ دم باریک پتلی اور اتنی لمبی ہوتی ہے کہ زمین کو چھوتی ہے۔

دم پر بالوں کا گچھا سفید ہوتا ہے جلد نرم اور پتلی ہوتی ہے۔

عام رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ پیشانی اور گھٹنوں تک چاروں ٹانگیں سفید ہوتی ہیں۔ اسی لئے

اس کو (ہنج کلیان) کہتے ہیں۔ مٹھو مٹھنی باریک ہوتی ہے۔ آنکھیں مانگی (وال آئی) ہوتی ہیں

نر کا اوسط وزن ۱۳۰۰ سے ۱۴۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۱۱۰۰ پونڈ ہوتا ہے۔ دودھ کی

اوسط پیداوار ۳۰۰ دن کے عرصہ میں ۵۱۰۰ پونڈ ہے۔ نر خوب چست ہوتا ہے اور اس کی گردن

موٹی ہوتی ہے۔

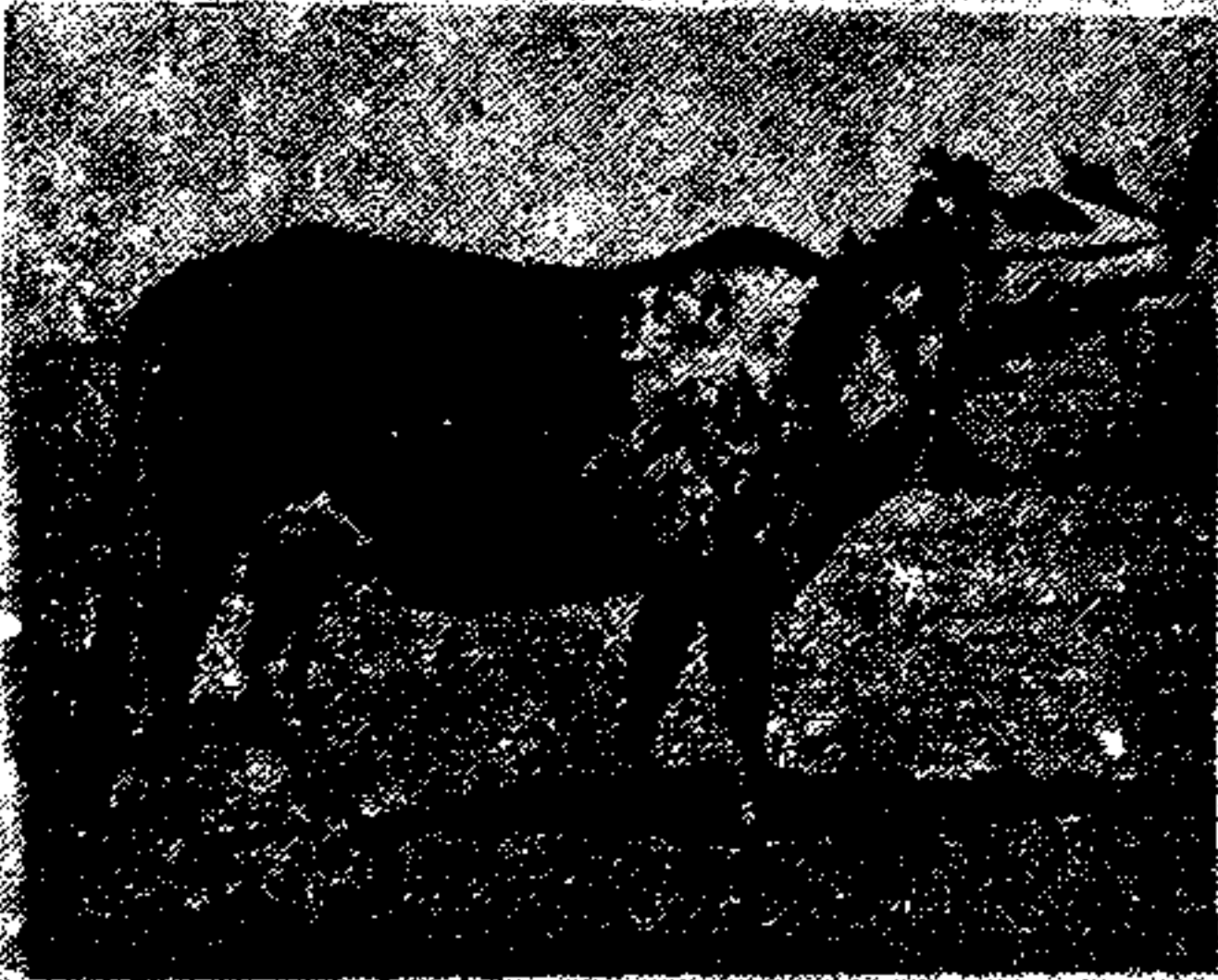
غیر پسندیدہ اوصاف

۱۔ ٹانگوں کی سفیدی کا گھٹنوں سے اوپر جانا۔

۲۔ دم میں سیاہ بالوں کا گچھا ہونا۔



روحمان



روحانی



روحی

۳- سینگ چوڑے، موٹے اور کشادہ خم دار ہونا۔

۴- تھوٹھنی موٹی اور کشادہ

راوی

وطن اس کا دریاٹے راوی کا کنارہ ہے۔ بہترین نمونہ کے جانور منٹگری، لاطیور اور شیخوپورہ کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ یہ نسل دودھ کی پیداوار اور زردی کاروبار سرانجام دینے کی غرض سے پالی جاتی ہے۔

حلیہ اور اوصاف :- اس نسل کے جانوروں کا جسم بھاری ہوتا ہے۔ سر موٹا، بھاری درمیان میں سے ابھرا ہوا اور سینگوں کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے۔ پیشانی ابھری ہوئی اور اس پر موٹے اور گھنے بال ہوتے ہیں۔ جلد موٹی اور سخت ہوتی ہے۔ دم چوڑی موٹی اور نیلی سے کم لمبی ہوتی ہے۔ دم پر بالوں کا سفید گچھا ہوتا ہے۔ عام رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ لیکن بھورے رنگ کے جانور بھی ملتے ہیں۔ پیشانی اور گھٹنوں تک چاروں ٹانگیں سفید ہوتی ہیں یعنی نیلی کی طرح اس میں بھی "توچ کلیان" موجود ہوتے ہیں۔ آنکھیں ہمیشہ مانجی نہیں ہوتیں۔ نر کا اوسط وزن ۱۴۰۰ سے ۱۵۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۱۰۰۰ سے ۱۳۰۰ پونڈ ہے۔ دودھ کی اوسط پیداوار ۳۰۰ دن کے دودھ پیدا کرنے والے عرصہ میں ۵۰۰۰ پونڈ ہے۔

غیر پسندیدہ اوصاف

۱- ٹانگوں میں سفید رنگ کا گھٹنوں سے اوپر چڑھ جانا

۲- دم پر سیاہ بالوں کا گچھا

۳- تمام چہرے کا سفید ہونا۔

۴- گردن اور جسم پر سفید نشانات کا موجود ہونا۔

نوٹ :- راوی اور نیلی نسل کے جانوروں کے خدو خال میں کافی حد تک باہمی یکسانیت پائی جاتی ہے اسی لئے یہ آپس میں ملا کر ایک نئی نسل کو وجود میں لے آئی ہے جسے رانی پکارا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا۔

کسٹری

وطن :- یہ نسل سندھ کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے سینگ چھوٹے خم دار ہوتے ہیں۔

اسی لئے اس نسل کو کنڈی کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔
 حلیہ اور اوصاف :- جانور کا جسم بھاری ہوتا ہے ۔ ٹانگیں نسبتاً چھوٹی ہوتی ہیں ۔
 عقوتھنی چھوٹی اور جلد ملائم ہوتی ہے ۔ کان درمیانہ لمبائی کے اور قدرے جھکے ہوئے ، سینگ
 چھوٹے اور خم دار ہوتے ہیں ۔ دم باریک ہوتی ہے ۔ مادہ میں حیوانہ کی نشوونما اچھی ہوتی ہے ۔ بھینس
 ۷ سے ۱۴ سیر تک روزانہ دودھ دیتی ہے ۔ بعض بھینسیں ۲۰ سیر تک روزانہ دودھ دیتی ہیں ۔
 جسم کا تمام رنگ سیاہ ہوتا ہے ۔ نوک اور وسط وزن ۱۲۰۰ پونڈ اور مادہ کا اوسط وزن ۱۰۰۰ پونڈ
 ہوتا ہے ۔

غیر پسندیدہ اوصاف

- ۱- جسم کے کسی بھی حصہ پر سفید داغ ہونا ۔
- ۲- سینگوں کا سیدھا ہونا ۔



اوی نزل کی بھینس

اوی نزل کا ساڑھ



سندی نزل کی بھینس

سندی نزل کا ساڑھ



بھیڑوں کی نسلیں

مغربی پاکستان میں کل ۶۳ لاکھ ۴۷ ہزار اور مشرقی پاکستان میں کل ۳۱ ہزار بھھیڑیں ہیں۔ مغربی پاکستان کے مال مولیٰ میں بھھیڑوں کی ماہیت ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے اور سالانہ آمدنی قریباً ۱۴ کروڑ روپے ہے۔ بھھیڑوں سے ہمیں گوشت، اون، دودھ، کھاد اور کھالیں مہیا ہوتی ہیں۔ پاکستانی بھھیڑوں کی اون قانون بنانے کے لئے دنیا کی بہترین اونوں میں شمار ہوتی ہے۔ گذشتہ تین سالوں کے دوران اون کی اوسط سالانہ پیداوار قریباً ۴ کروڑ ۱۳ لاکھ پونڈ فی سال ہوئی اور ہر سال ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ اون برآمد کی گئی۔ برآمد شدہ اون سے پاکستان کو ۱۶ کروڑ ۸۴ لاکھ روپے کی ماہیت کا زر مبادلہ حاصل ہوا۔ اون کے علاوہ بھھیڑوں کی کھالوں کی برآمد سے ۲۰ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہوا۔

پشاور - ڈیرہ اسماعیل خان - کوٹہ اور قلات ڈویژن کے بیشتر حقوق میں ہے جہاں گائیں بھینسوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ بھھیڑیں دودھ، لسی اور گھی کی ضروریات بھی پوری کرتی ہیں۔ بھھیڑوں کی کھاد دوسرے تمام مویشیوں کی کھادوں کے مقابلہ میں بہتر خیال کی جاتی ہے۔ شکل مشابہت اور جسامت کے لحاظ سے مغربی پاکستان کی بھھیڑوں کو دو بڑے گروہوں

میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول لاث موٹی دم یا چچی نامہ بھڑی۔ یہ بھڑی عموماً صوبہ کے پہاڑی یا نیم پہاڑی علاقوں مثلاً پشاور۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کے علاقوں اور میانوالی۔ سرگودھا۔ راولپنڈی۔ جہلم اور ٹانک کے ضلعوں میں پالی جاتی ہیں۔ ان علاقوں میں زرعی اجناس اور دیگر نباتاتی پیداوار کا زیادہ تر انحصار زیادہ تر بادش پر ہے۔ اسی لئے خیال کیا جاتا ہے کہ پہاڑی علاقوں کی بھڑیوں کو قدرت نے چربی ملی دم اس لئے عطا کی ہے تاکہ خوراک کی فراوانی کے دنوں میں یہ اپنی چکنی میں خوراک کا ذخیرہ چربی کی صورت میں جمع کر لیں اور خوراک کی قلت کے دنوں میں جسمانی درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لئے بھڑیوں میں اس چربی کو استعمال میں لاسکیں اس کے برعکس تلی دم والی میدانی علاقوں میں پانی جاتی ہے جہاں غلے اور چارے کی فراہمی نسبتاً وافر ہے۔

مغربی پاکستان کی بھڑیوں کی مختلف نسلوں کے بارے میں اہم معلومات ذیل کے خاکوں سے واضح کریں۔



بیرک نسل کا مینڈھا



سالک ریج نسل کا مینڈھا

بھیڑوں کی موٹی دم۔ لاسٹ یا بچی والی نسلیں

دیگر خاص اوصاف	استعمال	اُون		اوسط وزن	رنگ	وطن	نام نس	نمبر شمار
		قسم اُون	اوسط سالانہ پیداوار					
دجمت درمیانی چکی درمیانی جسامت کی اوندھنے سے اوبرتک ٹکی ہوئی۔ گوشت نرم اور لذیذ ہوتا ہے۔	گوشت، اوند، چربی، کھال، چربی	اوند کاریشہ	۲ سے ۳ پونڈ	۶۰ پونڈ	رنگ بھورا	جلم راولپنڈی، بیسپور، میانوالی اور سرگودھل کے اضلاع	سالٹ رینج	۱
صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد تین لاکھ کے قریب ہے جسامت درمیانی اور چکی پھیلی ہوئی۔	گوشت، اوند، کھال، چربی	اوند وزنی ریشہ	۳ سے ۴ پونڈ	۸۰ پونڈ	رنگ سفید	سبئی میں مری جگہ، کلاخانہ اور بلوچستان میں ضلع بورالائی کا علاقہ	بیریک	۲

۳	ہرنانی یا دھاری	گورالائی کامغزی حصہ سبئی اور کوٹھ کے اضلاع	رنگ سفید۔ سر اور کان سیاہ یا بھورے رنگ کے	۶۰ سے ۷۰ پونڈ	۵ پونڈ	اون گھنی باریک اور ذنی	گوشت، اون، چربی - کھال	صوبہ میں بھیروں کی تعداد ۳ لاکھ ۲۰ ہزار کے قریب ہے۔ جسامت درمیانی چکنی پٹا چھوٹی اور ٹکی ہوئی۔
۴	ترکی یا بلخی	افغانستان اور روسی ترکستان پاکستان میں قبائلی علاقہ	عام طور پر بھورا یا سیاہ - بعض اوقات سفید یا تینوں رنگ	۸۰ سے ۱۲۰ پونڈ	۳ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور کھردرا	گوشت کھال اون چربی	صوبہ میں بھیروں کی تعداد ۳۰ ہزار کے قریب ہے۔ جسامت بڑی۔ چکنی موٹا اور گھنے سے اوپر اٹھی ہوئی گوشت کھانے میں سخت اور ذائقہ میں متوسط درجے کا پیشل قربانی کے لئے پال جاتی ہے۔
۵	ہشت نگری	ہشت نگر ضلع پشاور کا علاقہ	رنگ سفید۔ سر اور کان سیاہ یا بھورے بعض اوقات ٹانگوں پر بھورے رنگ کے داغ	۶۰ سے ۷۰ پونڈ	۳ سے ۴ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور لبا	گوشت کھال، اون اور چربی	صوبہ میں بھیروں کی تعداد ۵۰ ہزار کے قریب ہے۔ جسامت درمیانی چکنی موٹا اور گھنوں تک ٹکی ہوئی گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے۔



بہشت گروی نسل کا مینڈھا

ہرمانی نسل کی بھیڑ



طلانی نسل کی بھیڑ

مخنی نسل کا مینڈھا



۶	ذریعہ	ذریعہ پستان بزل اور ڈیڑھ اگامیل خان کے ملحقہ علاقہ جات	رنگ سفید	۵۰ سے ۶۰ پونڈ	۳ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور چھوٹا	گوشت، کھال، اون اور چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۱۰ ہزار کے قریب ہے جسامت درمیانی۔ چکی پھیلی ہوئی اور گھٹنے سے نیچے تک ٹکلی ہوئی۔
۷	بیراہی یا آفریدی	بیراہ کا قبائلی علاقہ اور سرحدی علاقہ میں دادی قزم	رنگ عموماً سفید لیکن بعض جانوروں میں بھوسے کے رنگ کی آمیزش	۸۰ سے ۹۰ پونڈ	۴ پونڈ	اون گھنی نرم اور ریشہ لب	گوشت، کھال اور چربی	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب ہے۔ چکی بھاری ٹخنوں تک یا ذرا اوپر تک ٹکلی ہوئی۔
۸	مچنی	پشاور کا علاقہ مچنی	جسم سفید۔ سر سفید۔ خوبصورت اور کان سیاہ	۵۰ سے ۶۰ پونڈ	۳ پونڈ		گوشت، کھال اور چربی	ٹخنوں تک اور بعض اوقات زین تک لگی ہوئی چکی۔ صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد ۲۰ سے ۳ ہزار کے قریب ہے۔

بھیروں کی پتی دم والی سنیلین

دیگر خاص اوصاف	استعمال	اُون		اوسط وزن	رنگ	وطن	نام نسل	نمبر شمار
		قسم اُون	سالانہ پیداوار					
صوبہ میں اس نسل کی بھیروں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ان کی تعداد پانچ لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہے۔ کان بے ٹکے ہوتے ہیں۔ کان پر ایک اور چھوٹا سا کان بھی ہوتا ہے۔ اسی لئے چرکنی یا ڈیرکنی بھی کہلاتی ہے۔ مادہ بھیرا ۲ سے ۳ پونڈ دودھ روزانہ دیتی ہے۔	گوشت، اُون، دودھ، کھال، گوشت لذیذ ہوتا ہے۔	اون موٹی اور ریشہ لبا	۵ سے ۶ پونڈ	۸۰ سے ۱۰۰ پونڈ	رنگ سفید سر اور کانوں کا رنگ بھوڑا	لاٹل پور، جھنگ، شیخوپورہ، لاہور، منگھری، ملتان، گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا کے اضلاع۔	لوہی یا لموچر	۱
صوبہ بھیر میں بھیروں کی تعداد پچاس ہزار کے قریب ہے۔ مادہ بھیر ۲ سے ۳ پونڈ روزانہ دودھ دیتی ہے۔	گوشت، اُون، دودھ، کھال	اون موٹی ورنی اور ریشہ چھوٹا	۳ پونڈ	۷۰ پونڈ	رنگ سفید سر اور گردی بھوڑی	ڈیرہ اسماعیل خان اور عیسوی خیل	دامانی	۲

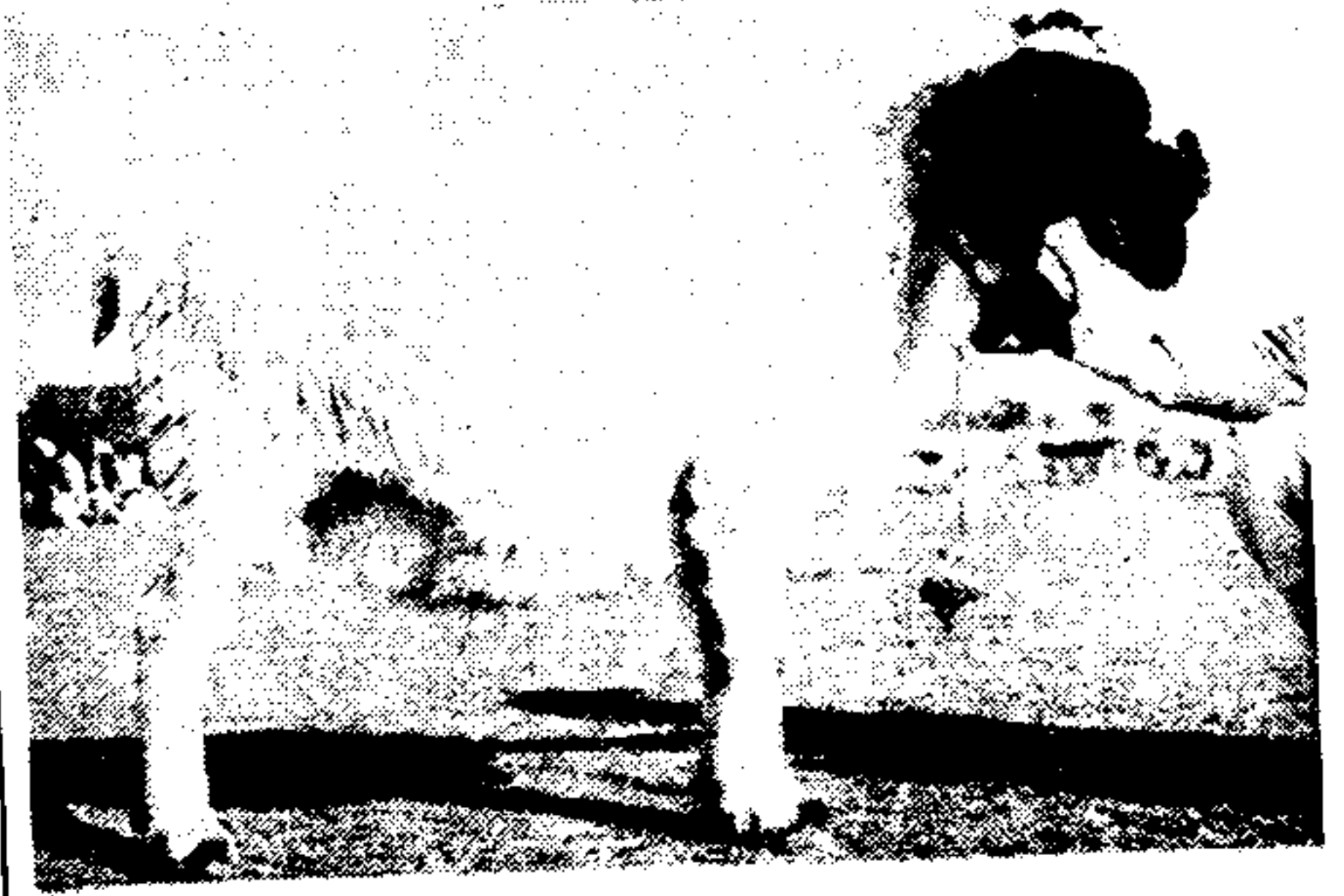
۵	کجلی	اضلاع کے جسم اور	سرگودھا بھارت اور	رنگ سفید بھجن کی ٹانگوں اور	۸۰ سے ۱۰۰ پونڈ	۶ پونڈ سے ۵	اون کا ریشہ موٹا	گوشت کھال اون	بھیر کا جسم بڑا ہوتا ہے۔ قربانی کے لئے پسند کی جاتی ہے۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کی وجہ سے کجلی کہلاتی ہے۔
۴	گویریز	ریاست کشمیر میں تحصیل گویریز	عام رنگ سفید بعض رنگدار بھی ہیں۔	۵۵ پونڈ	۳۶ پونڈ	اون اندھے کی زدوی کی مانند زرد ریشہ لہا اور چکھوار	گوشت، اون، کھال دودھ	مادہ بھیر دودھ دیتی ہے۔	
۳	کوکا	سندھ کا ریگستانی علاقہ۔ خاص کر قھر پارکر	رنگ سفید سر جھورا یا سیاہ	۶۰ تا ۸۰ پونڈ	۵ پونڈ	اون موٹی اور بالوں کی مانند	اچھا نہیں ہوتا۔ گوشت، اون، کھال اور	صوبہ میں بھیروں کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار کے قریب ہے۔ مادہ بھیر ۲ پونڈ روزانہ دودھ دیتی ہے۔	

۹	بکروال	ریاست کشمیر کا جنوب مغربی حصہ اور جہلم کا ملحقہ علاقہ	رنگ سفید	۶۰ پونڈ	۳ ۱/۲ پونڈ	اون موٹی اور ریشہ لیا	اور کھال اور کھال کوشت اون کھال اور کھال	بھیڑ متوسط جسامت رکھتی ہے
۸	پھول تانی یا پٹی بہا دیو پٹی	پوستان اور ریاست بہا دیو پٹی کا ملحقہ علاقہ	رنگ سفید چمکے دھبے کان بھوکے	۶۰ سے ۸۰ پونڈ	۳ سے ۵ پونڈ	اون سفید اور ریشہ بلند قالمین بنا کیلے بہترین ہے	گوشت اون کھال گوشت اون کھال گوشت اون کھال	بسم درمیانہ اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اسی وجہ سے بچی کھلتی ہے۔ سخت جان ہے چار ماہ تک بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہے۔
۷	کھلی	میانوالی مظفر گڑھ سرگودھا ملتان	رنگ سفید سر اور کان سیاہ	۴۰ سے ۹۰ پونڈ	۳ سے ۵ پونڈ	اون خشک، موٹی اور متوسط بھائی کی	گوشت کھال اون کھال گوشت کھال اون کھال	اس نسل کے کان لمبے، دم ۳ سے ۴ انچ لمبی نسل جفاکش ہے۔ پانی اور چارے کی قلت کو برداشت کر سکتی ہے۔
۶	کاغانی	ضلع ہزارہ میں وادی کاغان	رنگ سفید چھوٹا یا سیاہ سر اور ٹانگیں چھوٹے رنگ کی	۵۰ پونڈ	۳ پونڈ	اون باریک گھنی اور گھنگروالی	گوشت اون کھال گوشت اون کھال گوشت اون کھال	صوبہ میں بھیڑوں کی تعداد بجا کس ہزارہ کے قریب ہے۔

۱۰	چھتھن	ریاست کئیتر میں چھتھن کی سطح مرتفع	رنگ مختلف	۱۵۰ پونڈ	۵ ۱/۲ پونڈ	اون کا ریشہ موٹا اور بہت لہا	گوشت - اون باربرداری اور کھال	بھیر کا جسم بڑا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس سے باربرداری کا کام لیتے ہیں یعنی نمک لادنے میں گوشت سخت اور موٹے ریشے کا ہوتا ہے۔
----	-------	--	--------------	----------	------------	------------------------------------	-------------------------------------	---



روسی نسل کا مینڈھا



تھلی نسل کی بھیر



کیلی نسل کا مینڈھا

۱۰۰ شاخ بھڑوں اور ۳ شاخ مینڈھوں کے ریور کا اقتصادی جائزہ

محکمہ امور حیوانات کے ماہرین نے ۱۰۰ شاخ بھڑوں اور ۳ شاخ مینڈھوں کے ریور کے لئے ذیل کا اقتصادی جائزہ پیش کیا ہے۔

اخراجات

۴۰۰۰ روپے	۱۰۰ بھڑوں کی قیمت
۱۸۰ روپے	۳ مینڈھوں کی قیمت
۲۰۰ روپے	چھپر اور دیگر متعلقہ سامان
۲۳۸۰ روپے	کل میزان
۱۵ روپے	چارہ
۲۲ روپے	فند
۱۸۰ روپے	مزدوری
۲۰۹ روپے	ریورڈ میں ۵ فیصد موت کی شرح
۲۰ روپے	رہائش کی قیمت میں بحساب ۱۰ فی صد سالانہ کمی
۲۰۰ روپے	شرح سود اور کمی بحساب ۱۶ فی صد
۵۰ روپے	متفرقات
۱۵۹۶ روپے	میزان

آمدنی

۵۰۰ روپے	۵۰ بیلے	پجوں کی پیدائش ۹۰ فی صد اموات ۱۰ فی صد
۴۱۸ روپے	اون	
۷۵۰ روپے	دودھ	
۲۶۴ روپے	اضافہ قیمت	

کھاد	۱۰۰	روپے
	۳۴۰	روپے
		ناکارہ جانور
		۲۰ عدد بھیڑیں
		۲ عدد بچے

میزان
۲۳۶۲ روپے

منافع
۶۶ روپے

اگر شرح اموات ۵ فی صد ہو تو اون کی پیداوار ۵۰ فی صد بڑھ جاتی ہے۔ ۲۵ فی صد دودھ بڑھ جاتا ہے۔ ۱۰ فی صد زیادہ قیمت وصول ہوتی ہے۔ اس حساب سے کل آمدن ۲۹۱۴ روپے ہوگی اور منافع ۱۳۱۸ روپے سالانہ ہوگا۔

بھیڑوں کے متعلق اہم معلومات

خدا نے بھیڑوں کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے اون جیسی قیمتی اور گرم شمال عطا کی ہے۔ ہمیں صرف ان کو سو ہوا، اور بارش سے محفوظ رکھنا چاہیے۔ بارہ کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں پانی کھڑا نہ ہو سکے اور نہ جگہ نشیبی ہو۔ بلکہ اس کی ڈھلوان ایک اینچ فی فٹ ہونا کہ پانی نہ ٹھہر سکے۔ اس کی پشت شمال کی جانب اور کھلا حصہ جنوب مشرق کی جانب ہونا چاہیے تاکہ سورج کی شعائیں اندر جا سکیں۔ بارہ کے لئے ایک طرف سے کھلا چھپر، جس کے تینوں طرف چار پانچ فٹ اونچی دیوار ہو، کافی ہے۔ چھپر کے اوپر مٹی کا لپیپ کریں تاکہ برسات میں پانی نہ ٹپک سکے مگر بھیڑیں رات بھر بند اور گرم کمرے میں رکھی جائیں تو ان کے زکام اور نمونیا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چھپر کے آگے ایک کھلا صحن ہو جس کی دیواریں چار یا پانچ فٹ سے زیادہ اونچی نہ ہوں ایک بھیڑ کے لئے قریباً ۱۲ سے ۱۶ مربع فٹ جگہ درکار ہے۔ اس طرح ۵۰ بھیڑوں کے لئے ۲۰ x ۳۰ فٹ کا ایک چھپر درکار ہے۔

رہائشی بارہ :-

فولڈنگ بارہ۔ مغربی پاکستان کے نہری علاقوں میں ایسے بارہ بے حد مفید ہوتے

ہیں۔ موسم گرما میں رات کو بھیریں کھیتوں میں بھی رکھی جاسکتی ہیں۔ ایسا کرنے سے زمیندار کھاد کو کھیتوں میں لے جانے کی زحمت سے بھی بچ جاتا ہے اور کھاد جیسی قیمتی چیز بھی ضائع نہیں ہوتی۔ ایسے باڑے کی جگہ ہفتے میں دو بار تبدیل کرتے جائیں تاکہ کھیت کے ہر حصہ کو کھاد مل جائے۔ بارہ نہایت سادہ لکڑی یا بانسی بلوں سے بن سکتا ہے۔

اندائش نسل

ملکی بھیروں میں سے ایسی عمدہ نسل کی بھیریں انتخاب کی جاسکتی ہیں جو زیادہ بہتر اون اور گوشت پیدا کر سکیں یہ عمل اچھی صفات کے حامل مینڈھے اور بھیروں کے ملاپ سے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ تمام ناکارہ اور فرسودہ بھیروں کو فوراً فروخت کر دینا چاہیے۔ مثل مشہور ہے کہ عمدہ اور اچھے مینڈھے کی قدر و منزلت نصف ریوڑ سے زیادہ ہے چونکہ ہر بھیر کا بچہ اپنے نصف خواص اپنے باپ سے لیتا ہے۔ اس سے ایک مینڈھے کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ مینڈھا سال میں ایک بار ستمبر اور اکتوبر میں بھیروں میں صرف رات کو چھوڑنا چاہیے۔ جو مینڈھا دن بھر ریوڑ کے ساتھ پھرتا ہے نہ خود اچھی طرح سے چرتا ہے اور نہ بھیروں کو چرنے دیتا ہے، اور نہ ملاپ اچھی طرح کرتا ہے۔ ایک مینڈھے کے لئے قریباً ۵۰ بھیریں کافی ہیں۔ ہمارے ملک میں بھیروں میں تمام سال اور کم تعداد میں بچے ہونے کے دیگر اسباب کے علاوہ ایک یہ بھی ہے کہ ریوڑوں میں مینڈھوں کی تعداد ضرورت سے کم ہے۔ ملاپ کے دوران مینڈھوں کو اچھی خوراک، دانہ، صاف پانی اور عمدہ نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بھیریں تمام اسباب کی موجودگی میں بھی اس موسم میں حاملہ نہ ہوں انہیں فروخت کر دینا چاہیے۔

ژانڈ خوراک

اگر بھیروں میں مینڈھا چھوڑنے سے چار ہفتے پہلے اور اس دوران میں چھانی کے علاوہ دانہ یا خشک گھاس ژانڈ ملتا ہے تو اکثر بھیریں توام بچے دیں گی۔ دوسرے ممالک میں اکثر ۱۰۰ سے ۱۲۵ سے ژانڈ بچے حاصل کئے جاتے ہیں۔

انتخاب

افزائش نسل کے لئے انتخاب ایسے جانوروں سے کرنا چاہیے جن کی پشت اور بدن کی چوڑائی اور گہرائی زیادہ ہو۔ ان کی پشت اور پیٹ کے خدو خال متوازی اور سیدھے ہوں۔ رانیں چوڑی اور گوشت سے نیچے تک بھری ہوتی ہوں۔ پھلی اور اگلی ٹانگیں مضبوط مسیدھی اور کافی کھلی ہوں۔

اون

اون میں قیمت کا انحصار ریشہ کی لمبائی، باریکی رنگت، مضبوطی اور لچک پر ہے۔ مذکورہ بالا خواص جتنے ہوں اتنی ہی قیمت زیادہ ہوگی۔ اس لئے بہترین اون کا رنگ سفید، ریشہ لمبا، باریک لچکا اور ملائم پسند کیا جاتا ہے۔ بھیڑ کے جسم پر عینی اون گاڑھی ہوگی اتنی ہی اون وزن میں زیادہ ہوگی۔ پیٹ کے نچلے حصہ اور ٹانگوں کی اون رنگدار ریشہ اور ناقص اون کو علیحدہ رکھیں۔ کیونکہ کارخانہ دار ایک جیسی اون زیادہ پسند کرتے ہیں۔

حسب ذیل نکات انتخاب میں مد نظر رکھیں

- ۱۔ اون کا سفید رنگ
- ۲۔ اون کے ریشہ کی لمبائی
- ۳۔ اون کے ریشہ کی مضبوطی
- ۴۔ اون کا جسم پر گاڑھا پن
- ۵۔ اون میں یکسانیت
- ۶۔ اون مردہ ریشوں سے پاک یا ان کی تعداد ۸ فی صد سے ہرگز زیادہ نہ ہو۔

مینڈھے کا انتخاب

مینڈھے کے انتخاب میں جو اہمیت خسیوں کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ اگر مینڈھا بظاہر خوبصورت اور دیگر تمام خصوصیات کا حامل ہو اور اس کے خبیٹے بیماری میں مبتلا ہوں تو ان کا تخم تندرست نہیں۔ اگر خسیہ کے کسی حصہ میں ورم، سوزش یا چھوٹے سے درد محسوس ہوتا ہو یا سخت یا بہت چھوٹا ہو تو ملاپ کے قابل نہیں۔ ایک اچھے اور عمدہ مینڈھے میں جملہ خصائل

اون، وزن، اور رنگ کے علاوہ اس کے خبیثے نرم، ملائم، لمبے ہموار اور بہت بڑے ہونے چاہئیں اور ایسا مینڈھا ہی انتخاب کریں۔

بھیر کا انتخاب

بھیروں کے تھنوں اور حیوانہ کا اچھی طرح معائنہ کیا جائے۔ حیوانہ سخت اور گلی دار نہیں ہونا چاہئے۔ ایسا حیوانہ دودھ پیدا کرنے کا اہل نہیں ہوتا۔ بعض اوقات اون کترتے وقت بھیروں کے تھن بھی کٹ جاتے ہیں۔ ایسی بھیریں نسل کشی کے لئے موزوں نہیں ہوتیں کیونکہ یہ اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی۔ نسل کشی کے لئے بھیریں چنتے وقت نسل کی جملہ صفات کے ساتھ ساتھ اس کا حیوانہ نرم، ملائم اور بغیر گلیوں کے ہونا چاہئے۔

چھانٹی

ریوڑ میں چھانٹی ایک نہایت مفید عمل ہے اس سے ایک تو ناکارہ اور فرسودہ بھیروں سے نجات حاصل ہوتی ہے اور دوسرے ان کو وقت پر پہنچ کر مناسب دام مل جاتے ہیں۔ اگر کسی بھیر یا مینڈھے کا اوسط وزن اور قد اس نسل کے اوسط وزن اور قد سے نمایاں چھوٹا ہو یا اس کی اون رنگدار ہو اور مردہ ریشوں کی مقدار بہت زیادہ ہو اور ناکارہ شیشہ مناسب لمبا، لچکدار، ملائم مضبوط اور نشوونما میں یکسانیت نہ رکھتا ہو تو ایسے جانوروں کو فروخت کر دینا چاہئے۔

بچوں کی حفاظت :-

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد اس کے ناک اور منہ کو جھلی وغیرہ سے صاف کر دیں۔ اگر موسم سرد ہے تو بچے کو فوراً خون آلود مادہ سے خشک کر لیں اور سانس لینے میں مدد دیں۔ اس کے بعد اس کے نیول یا ناف کو کسی جراثیم کش دوا ٹیکچرف آئیوڈین یا ڈیپول سے صاف کر دیں۔ پیدا ہونے کے چند منٹ بعد بچہ کو دودھ پینا چاہئے۔ اگر پیدا ہونے کے پندرہ منٹ بعد تک دودھ نہیں پیا تو اسے اٹھا کر بھیر کو زمین پر لٹا کر دودھ پلائیں۔ دودھ پلانے سے پہلے بھیر کے تھن اور حیوانہ کو صاف کریں اور اگر تھنوں میں خشک مادہ جمع ہو تو چند دھاریں نکال کر صاف کر لیں اور اگر اس پر دوسری غلطت جمع ہو تو اسے بھی صاف کر ڈالیں۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے بھیر کی پھلی ٹانگوں کے اندر کی طرف اور حیوانہ کے گرد و نواح سے اون کو اچھی

طرح سے کاٹ کر صاف کر دیں۔ ورنہ خون آلود مواد اور غلاظت مل کر اسے بیماریوں میں مبتلا کر دیں گے۔ دس روز کے بعد بچوں کے لئے ایک مصنوعی بازو میں کچھ دانہ اور گھاس رکھیں۔ بازو کی دیواریں اس ساخت کی ہوں اور ان میں صرف اتنے بڑے سوراخ ہوں کہ اس میں گھس کر بچہ تو اندر جاسکے مگر بڑا کوئی جانور اندر نہ جاسکے۔ بازو کے اوپر پھیر یا چھت بھی ہوتا کہ دانہ اور بچے گرمی اور بارش سے محفوظ رہیں۔ ماسوائے ایسے بچوں کے جو آئندہ افزائش نسل کے لئے درکار ہوں تمام بچے ایک ماہ سے ۲ ماہ تک آختہ کر دیں۔ آختہ کرنا نہایت آسان عمل ہے اور اس کے لئے برڈیزو کاسٹریٹر (BURDIZZO CASTRATOR) (چھوٹا) استعمال کرتے ہیں۔ ذنب نسل کے علاوہ اگر کسی بچے کی دم کاٹنی ہو تو اسے بھی ایک ماہ کے بعد کاٹ دیا جائے۔ اس عمل کے لئے کئی ایک طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ مگر تیز چاقو سے جوڑ کی بڑی کی جگہ سے کاٹ کر گرم لہے سے داغ دینا بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ ایک تو خون جلد بند ہو جاتا ہے۔ دوسرے زخم بھی جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

انفرادی ریکارڈ

انفرادی ریکارڈ پرورش، انتخاب اور چھانٹی کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اس کے لئے ہر جانور کے کان یا سچلے ہونٹ یا پچھلی ٹانگ کے اندر کی طرف امتیازی نشان کئی ایک طریقوں سے لگایا جاتا ہے۔ آجکل پلاسٹک کے نمبر مختلف رنگوں میں بھی دستیاب ہو سکتے ہیں جو ہر جانور کے کان میں آویزاں کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہر جانور کا ریکارڈ۔ پرورش۔ بچوں کی سپیدائش۔ جانور کا وزن اور اون کا وزن وغیرہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ برقت چھانٹی اور خواص کو مد نظر رکھ کر فرسودہ جانوروں کو فروخت کیا جاسکے۔

اون کی کترائی

چونکہ اون کے ریشہ کی لمبائی اس کی قیمت تعین کرنے میں سب سے اہم ہے اس لئے اون کو جلد کے عین نزدیک سے کترنا چاہئے۔ تمام ٹانگ میں صرف سال میں ایک دفعہ اپریل کے مہینہ میں کترائی کی جاتی ہے۔ رنگدار حصہ کی اون پیٹ کے نیچے کی اون اور ٹانگوں کی اون کو پشت اور سینہ کی اون سے علیحدہ رکھیں۔ ملانے سے اچھی اون میں ناقص اون مل کر تمام اون کو گھٹیا

بنادیتی ہے۔ چونکہ کارخانہ داروں کو مزدور لگا کر رنگدار اور ناقص ریشوں کو سفید اور عمدہ ریشوں سے علیحدہ کرنا پڑتا ہے جس پر ان کا کافی خرچ آتا ہے۔ اس لئے وہ تمام اخراجات خریدتے وقت اون کی قیمت سے وضع کر لیتے ہیں۔ اس لئے کم دام دیتے ہیں۔

اون کی فروخت

ہمارے ملک میں اون کی برآمد کئی ہا مٹھوں سے گذرتی ہے اور پھر سو پارسی خاطر خواہ منافع حاصل کرتا ہے۔ اگر اون پیدا کرنے والے لوگ مل کر ایسی انجمنیں قائم کریں جو ان سے اون خرید کر کچھ رقم ان کو بطور پیشگی دے دیں اور ان کی اون کو کتر اور صاف کر کے برآمد کریں تو انہیں بڑا فائدہ ہوگا جو بعد ازاں وضع اخراجات بقایا رقم ممبروں میں حسب ذیل وزن اون تقسیم کی جا سکتی ہے۔ علاوہ اس میں وہ تنظیم ان کو ادویات اور دیگر سامان بھی نہایت ارزاں نرخوں پر مہیا کرنے میں معاون ہو سکتی ہے۔

کارخانہ دار صرف خالص اون کی قیمت ادا کرے گا۔ اس میں عتبی گردیاں بناتی مادہ ہوگا۔ اتنی قیمت کم ملے گی۔ اس لئے ان لوگوں کا مفاد اس میں ہے کہ وہ اون کو اچھی طرح دھواؤ خشک کر کے برآمد کریں۔ بلکہ پشت، سینہ، پیٹ، رنگ دار حصوں اور ٹانگوں کی اون کی علیحدہ گانتھیں باندھیں۔ اس طرح ان کو زیادہ دام وصول ہوں گے۔ بازار کے موجودہ بھاؤ کے مطابق، ایک من اون کی قیمت قریباً ۷۵ روپے وصول ہونی چاہئے۔ لیکن اس کے برعکس بہت سے لوگ اون بحساب ۲ روپے فی بھیر فروخت کر کے قریباً معمول سے نصف دام حاصل کرتے ہیں۔

بھیڑوں کو پکڑنا

بھیڑوں کو پکڑنے کے لئے ان کے پیچھے دوڑنا مناسب نہیں۔ اس سے ان کا وزن کم ہو جاتا ہے اور جانور خوفزدہ ہو کر سہم جاتا ہے۔ چونکہ سال میں کئی مرتبہ ان کو دیکھنا ضروری ہے اس لئے ان کو پکڑنے کے لئے بارہ کے ایک طرف کسی دیوار سے ۲ فٹ کے فاصلہ پر قریباً ۲ فٹ لمبی ایک دیوار کڑی یا اینٹوں سے تیار کی جاتی ہے۔ جس میں انہیں آہستہ آہستہ گزار کر آسانی سے وزن کرنے یا دو ایلانے کے لئے پکڑا جا سکتا ہے۔

دوغلی بھیریں

چونکہ ہمارے ملک میں دوغلی نسل بھیروں کا اکثر نام آتا ہے۔ اس لئے ان کا مختصر ذکر بھی خالی از دچسپی نہیں۔ دوغلی نسل صرف دو وجوہ کے باعث پیدا ہوتی ہے۔

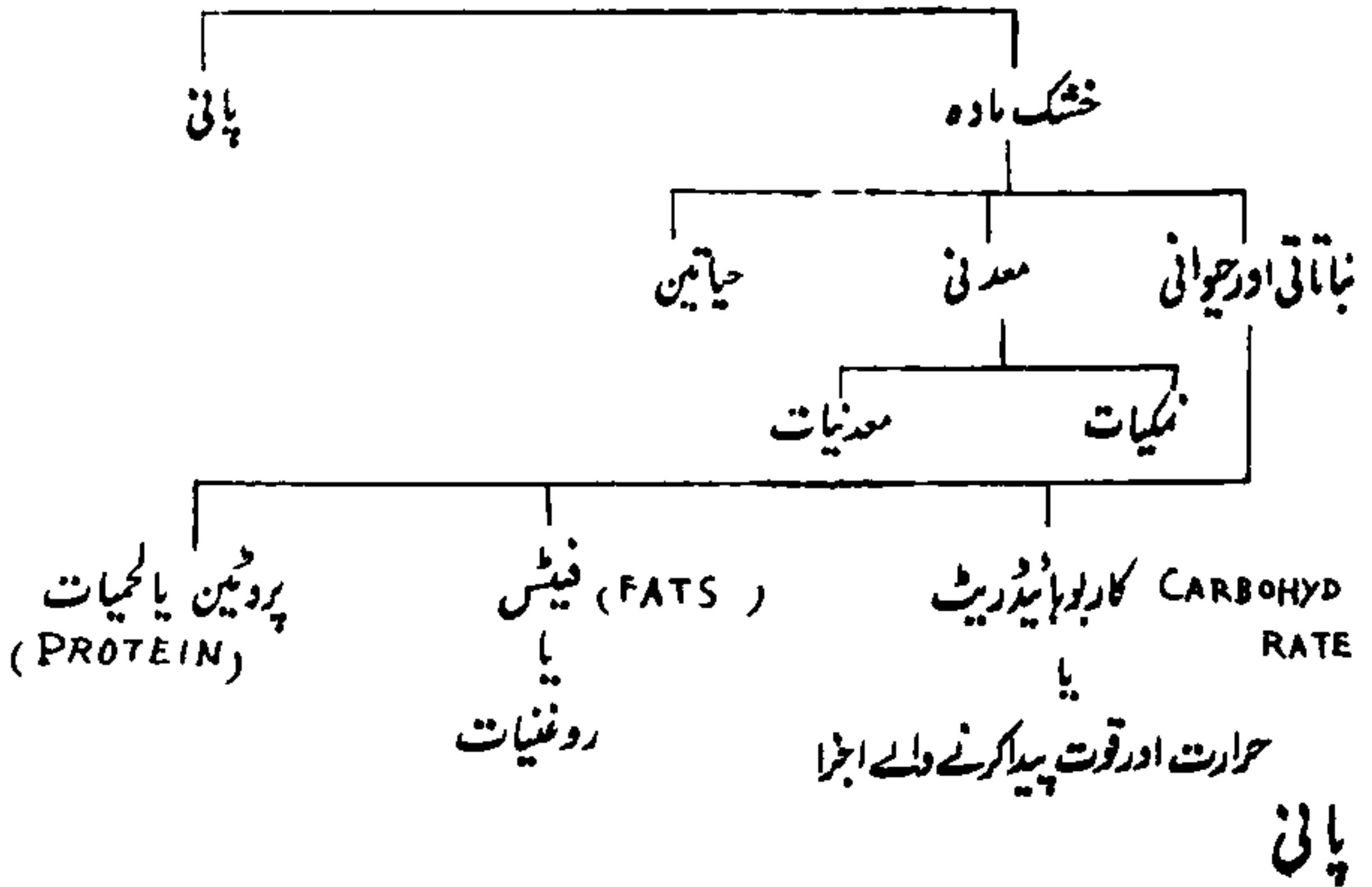
۱۔ دوغلی نسل دو مختلف نسلوں کے امتزاج سے پیدا کی جاتی ہے۔ تاکہ اس میں دوغلی قوت نمایاں ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ملاپ کرنے والی دو نسلوں کو کئی برس علیحدہ علیحدہ پالا جائے۔ ان سے پیدا شدہ دوغلی نسل کے بچوں کو پالنا بہت نفع بخش ہے اور انہیں جلدی فروخت کر کے کافی آمدنی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہر دو نسل کے ریوڑ علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں اور ہر سال ان کو ملا کر ان سے نئے دوغلی بچے پیدا ہوں۔

۲۔ ایک نئی نسل تیار کرنے کے لئے امریکہ اور آسٹریلیا میں کاروڈیل، کولمبیا، اور ٹارگی کی دوغلی نسلیں بہتر ہیں۔ ایسی نسل کو معرض وجود میں لانے کے لئے وقت، سرمایہ اور صبر کے علاوہ ہر دو نسلوں کا جنسیاتی علم بھی ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں اسے سرکاری طور پر ہی اچھی طرح آڑنا یا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اپنے تخلیقات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی بہت سا روپیہ اور وقت درکار ہوتا ہے۔

جانوروں کی خوراک

خوراک کے کیمیائی اجزا

خوراک



یہ دو حصے ہائیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن کے ملنے سے بنتا ہے۔ پانی حیوانی اور نباتاتی

زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ جان داروں کی خوراک اور ان کے جسم کا ایک اہم حصہ ہے۔ پانی خوراک کو نرم کرنے کے علاوہ نظام ہاضمہ میں خوراک پر مختلف کیمیائی عملوں میں مدد دیتا ہے۔ پانی خون کا ایک اہم جزو بھی ہے۔ اس لئے پانی ہضم شدہ غذا کو جسم کے مختلف حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ خوراک کے بیکار اور مضر اجزاء جسم سے پانی کے ہمراہ پیشاب اور پسینے کی صورت میں خارج ہوتے ہیں۔ پانی جسمانی درجہ حرارت کو قابو میں رکھتا ہے۔ یہ جوڑوں پٹھوں اور جسم کے دیگر رگ وریشہ میں چکناہٹ، نمی اور لچک قائم رکھتا ہے۔

کاربوہائیڈریٹس

ان کی ساخت میں کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن شامل ہیں۔ پودے اپنے اندر موجود پانی ہوا کی کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سورج سے حاصل کردہ توانائی سے اپنے اندر کاربوہائیڈریٹس تیار کرتے ہیں۔ یہ جان داروں کے جسم میں حرارت، قوت اور توانائی پیدا کرتے ہیں جسم میں ان کی ضرورت سے زائد مقدار روغنیات میں تبدیل ہو کر ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ مویشیوں کی خوراک میں کاربوہائیڈریٹس کی کافی مقدار ہونی چاہیے۔ مختلف اجناس جن میں نشاستہ خاطر خواہ مقدار میں ہوتا ہے، کاربوہائیڈریٹس کے اچھے ماخذ ہیں۔

روغنیات یا فیلٹس

ان کی ساخت میں بھی کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن شامل ہوتے ہیں لیکن یہاں ان کا آپس میں تناسب کاربوہائیڈریٹس سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ بھی جسم میں حرارت اور قوت پیدا کرتے ہیں۔ لیکن روغنیات کاربوہائیڈریٹ کے مقابلہ میں کم گنا زیادہ حرارت اور قوت پیدا کرتے ہیں۔ بہت سی حیاتیات ایسی ہیں جو صرف روغنیوں میں ہی حل ہوتے ہیں۔ جانوروں کی خوراک میں روغنیات کی نمائندگی توریہ، السی، تل، رائی، بولے وغیرہ کے ذریعے سے ہوتی ہے۔

لحمیات یا پروٹین

ان کی کیمیائی ساخت میں کاربن، ہائیڈروجن، آکسیجن اور نائٹروجن شامل ہیں۔ بعض لحمیات میں فولاد، فاسفورس اور گندھک بھی شامل ہوتی ہیں۔ لحمیات کے تیزاب "امائنو ایسڈ" لحمیات کے جوہر ہوتے ہیں۔ بہت سے امائنو ایسڈ مل کر لحم بناتے ہیں۔ خوراک

کالچیات حصہ نظام ہاضمہ میں مختلف عروق کے ذریعہ اپنے جوہر مائٹوایسٹز میں تبدیل ہو جاتا ہے حیوانی خوراک کی لچیات نباتاتی خوراک کی لچیات افضل خیال کی جاتی ہیں۔ چند مائٹوایسٹز جسم کی نشوونما کے لئے اشد ضروری ہوتے ہیں۔ حیوانی لچیات میں ان مائٹوایسٹز کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جسم کے رگ وریشہ۔ پٹھوں۔ اعصاب اور ہڈیوں کی نشوونما کے لئے لچیات ضروری ہیں۔ دودھ، گوشت۔ پھل کا چورا۔ خشک خون۔ ہڈیوں کا چورا۔ حیوانی لچیات کے ماخذ ہیں۔ لوبیا۔ چنے ماش اور دیگر مختلف قسم کی کھل وغیرہ نباتاتی لچیات کے ماخذ ہیں۔

معدنیات

معدنیات ہڈیوں اور رگ وریشہ کی نشوونما میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ کیلیم یا چونا اور فاسفورس ہڈیوں کی پرورش میں مدد دیتے ہیں۔ لوہے کے مرکبات خون کو سرخ رنگت دیتے ہیں۔ موشیوں کی خوراک میں نمک ضروری ہے۔

جیاتین یا وٹامن

اگرچہ ان کے دائرہ عمل کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن یہ ایک مسئلہ امر ہے کہ خوراک میں ان کی قلت یا فقدان خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے۔ خوراک کے بعض اجزاء بعض مخصوص جیاتین کی غیر موجودگی میں جسم میں جذب ہی نہیں ہوتے۔ مثلاً کیلیم۔ وٹامن ڈی کی عدم موجودگی میں جذب نہیں ہو سکتا۔

متوازن خوراک

متوازن خوراک سے مراد وہ خوراک ہے جس میں جانور کی نقلے جیات و صحت، گوشت، اون، دودھ کی پیداوار اور کام کرنے کے لئے کاربوہائیڈریٹ۔ لچیات، روغنیات، نمکیات، معدنیات اور جیاتین جسمانی ضرورت کے مطابق ہوزوں مقدار اور ہوزوں تناسب میں موجود ہوں۔ ایسی خوراک میں غذائیت بخش اجزاء کا تناسب جسم کی ضرورت کے مطابق ہوتا ہے تاکہ نہ تو جانور کو کم خوراک دی جائے جس سے اس کی صحت پر برا اثر پڑے اور نہ ہی جسمانی ضرورت سے زائد خوراک کھلا کر ضائع کی جائے۔

جانور کو نقلے جیات و صحت کے لئے جو خوراک دی جاتی ہے۔ مین ٹینس

MAINTENANCE) راشن کہلاتی ہے۔ اس کا جانور کے کام یا پیداوار سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خوراک جانور کے زندہ رہنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ جانور کی پیداوار یا کام کو مد نظر رکھتے ہوئے مین ٹینس راشن میں جو اضافی خوراک شامل کی جاتی ہے وہ پروڈکشن راشن (PRODUCTION RATION) کہلاتی ہے۔ پروڈکشن راشن کی مقدار کا انحصار جانور کے کام کی نوعیت اور پیداوار کی مقدار پر ہوتا ہے۔

مویشیوں کی خوراک

مویشیوں کی خوراک دو اہم اجزاء - چارہ اور اناج پر مشتمل ہوتی ہے۔

چارہ

چارہ بنیاد پر خشک دونوں صورتوں میں کھایا جاتا ہے۔

سبز چارہ

مغربی پاکستان میں موسم سرما میں برسیم - شفتل - لوسرن - بنرجی - بنرجو - نلغم - تارا میرا - اور سیبھی، سبز چارہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں بنرجی - بنرجو - گوارا - مک چڑی - موٹھ اور مختلف قسم کے گھاس چارہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

خشک چارہ

بھوسہ، پرالی اور خشک گھاس سال بھر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ خشک چڑی یا لکی کے ٹانڈے بھی کتر کر مویشیوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ کوئی بھی سبز چارہ خشک کر کے قلت کے دوران مویشیوں کو کھلایا جاسکتا ہے۔

اناج یا دانہ

مویشیوں کی خوراک کا یہ حصہ مختلف اجناس اور کھلی پر مشتمل ہوتا ہے۔ عام طور پر دو یا تین اقسام کے اناج کو ملا کر متوازن خوراک بنالی جاتی ہے۔ اناج یا دانہ تجارتی اداروں کی طرف سے تیار کردہ راشن (بھینسونا لیور برادرز - رحیم یار خان) کی صورت میں بھی دیا جاسکتا ہے۔

کھلی - بنولے - تھوہ - مسوس - تارامیرا اور تل کی کھلی عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔
 دانسیا اناج :- جو - چنے - جوار - مکئی - باجرہ - جئی اور دالیں وغیرہ استعمال کی جاتی ہیں۔
 راب

راب مویشیوں کی خوراک میں سب سے سستی پڑتی ہے۔ مویشیوں کی خوراک میں اجناس کا ۲۰ فیصد حصہ راب کی صورت میں دوسری اجناس کے ساتھ ملا کر دیا جاسکتا ہے لیکن ایک مویشی کو ڈیڑھ یا ۲ میر سے زائد راب نہیں دینی چاہیے۔

ایک متوازن غذا تیار کرنے کے لئے مذکورہ بالا اجناس کو خاص تناسب سے ملایا جاتا ہے
 (ا) کوئی سا اناج - ایک حصہ - کوئی سی کھلی حصہ - بھوسی ایک حصہ۔
 (ب) کھلی دو حصے - بھوسی ایک حصہ۔
 (ج) اناج ۲ حصے - بھوسی ایک حصہ
 اجناس کا ملاپ

اجناس ملائے کے لئے ایک معیاری تناسب درج کیا جا چکا ہے۔ اس تناسب سے تمام اجناس کو باہم ملایا جاسکتا ہے تاہم چند آمیزوں کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱-	جو ایک حصہ	کھلی ایک حصہ	بھوسی ایک حصہ۔
۲-	مکئی	"	"
۳-	کھلی دو حصہ	بھوسی ایک حصہ	
۴-	جوار ایک حصہ	چنے ایک حصہ	بھوسی ایک حصہ
۵-	باجرہ ایک حصہ	کھلی ایک حصہ	
۶-	جو ایک حصہ	چنے ایک حصہ	بھوسی ایک حصہ
۷-	چنے دو حصے	بھوسی ایک حصہ
۸	جوار دو حصے	"
۹	مکئی ایک حصہ	کھلی دو حصے	

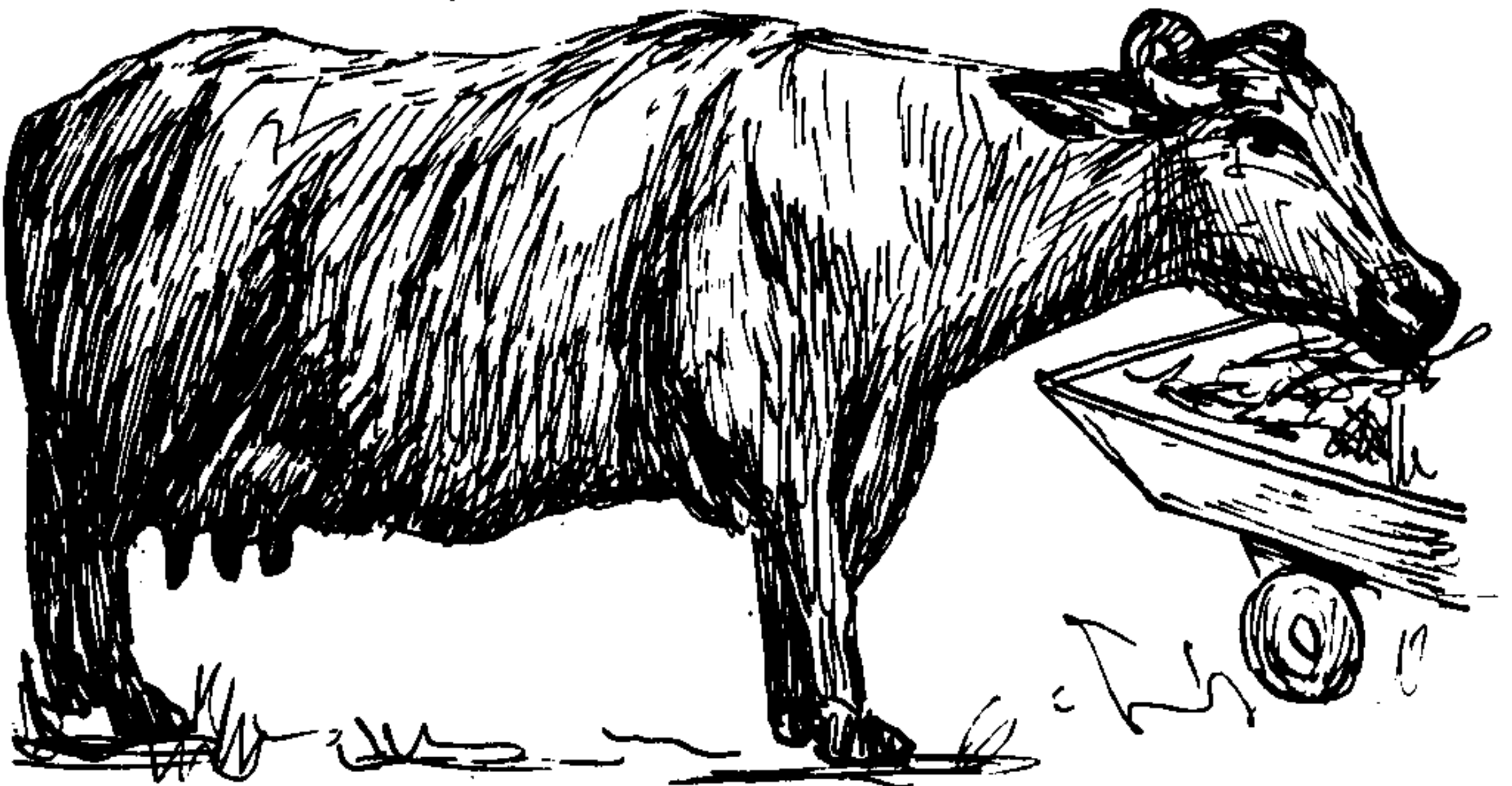
ضروری ہدایات

تمام اجناس کو موٹا موٹا دل لینا چاہیے اور کھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لینا چاہئیں۔ اناج کا آمیزہ مویشیوں کو دن میں دو دفعہ دودھ دہنے کے وقت کھلانا چاہیے۔ چارہ دن میں مناسب دفعوں کے بعد کھلانا چاہیے۔

جب اناج کا کوئی موزوں اور متناسب آمیزہ دستیاب نہ ہو سکے تو کوئی سا اناج دیا جاسکتا ہے۔ مویشیوں کے لئے نمک بہت ضروری ہے۔ ان کی کھریوں میں نمک کے ڈلے رکھ دینے چاہئیں تاکہ وہ بوقت ضرورت چاٹ سکیں۔

پہاڑی علاقوں میں جہاں چارے میں آیوڈین کمی ہوتی ہے خوراک میں آیوڈین ملا نمک شامل کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں بڈیوں کا چورا بھی مفید رہتا ہے۔

جو جانور بہت لاغر ہوں انہیں نصف سیر سے ایک سیر تک راشن کی زائد مقدار کھلائی جائے۔ گھاس چرنا مویشیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر چراگاہ موجود ہو تو چارہ کی مقدار میں کمی کی جاسکتی ہے۔ مویشیوں کے لئے پینے کا پانی کافی مقدار میں موجود ہو۔ خاص طور پر گرمیوں میں دودھ دینے والے مویشیوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ضرورت کے مطابق پینے کا پانی ملتا رہے۔ ہر مویشی کو نصف سے ایک چھٹانک نمک روزانہ خوراک میں دیا جائے۔



خوراک کی مقدار

مختلف جانوروں کے لئے خوراک کی روزانہ مقدار ذیل کے خاکہ میں دی گئی ہے۔

نمبر شار	قسم جانور	بزر چارہ			خشک چارہ			دانہ یا اناج
		۱	۲	۳	۱	۲	۳	
۱	۴ میر سے کم دودھ دینے والی گائے اور بھینس	۴۰-۶۰	۴۰	x	۳	۱۱-۲	۸-۱۲	اگر بزر چارہ بہترین قسم کا نہ ہو تو ایک سیر
۲	۴ میر سے زیادہ دودھ دینے والی گائے اور بھینس	۴۰	۵۰	x	۳	۱۱-۳	۸ سے	۴ میر سے زائد بہترین سیر دودھ کیلئے ایک سیر دانہ
۳	خشک اور ابتدائی حاملہ جانور	۶۰-۴۰	۵۰-۴۰	x	۳	۸-۳	۱۲	کوئی ضرورت نہیں
۴	حمل کے آخری تین ماہ میں	۶۰-۴۰	۵۰-۴۰	x	۳	۳ سے	۱۲	۱ سے ۲ سیر
۵	بیل اور بھینس	۱۵	x		۶	۱۰	۲ سے	۲ ۱/۲ سیر

جوں جوں بزر چارہ کم پاب ہوتا جائے تو پہلے ۵ سیر بزر چارہ کی کمی پر ۲ سیر خشک چارہ اور اس کے بعد ہر ۵ سیر بزر چارہ کی کمی پر ایک سیر خشک چارہ بڑھا دیا جائے۔ مثال کے طور پر

بھوسہ یا خشک چارہ

سبز چارہ

سیر	۳	سیر	۴۰
سیر	۵	سیر	۲۵
سیر	۶	سیر	۳۰
سیر	۷	سیر	۲۵
سیر	۸	سیر	۲۰
سیر	۹	سیر	۱۵
سیر	۱۰	سیر	۱۰
سیر	۱۱	سیر	۵

ایک ۱۴۰۰ پونڈ وزنی بھینس جو کہ تقریباً ۲۰ سیر روزانہ دودھ دیتی ہو اور جس کے دودھ میں

چربی کی مقدار ۷ فیصد ہو۔ خوراک کے چند نسخے حسب ذیل ہیں۔

دل گرمیوں کے موسم میں

پونڈ	۵۰	سبز مکئی	(۱)
"	۵۰	سبز موٹھ	
"	۵	مقوی آمیزہ	
"	۱۱	گندم کا بھوسہ	
پونڈ	۶۰	سبز جوار	(۲)
"	۳۰	سبز گھاس چرنے کے لئے	

(راب - انجن - پوان - وینرہ)

مقوی آمیزہ
نسخہ برائے مقوی آمیزہ

حصہ	۱	دلے ہوئے چنے
"	۲	کھل بولہ

۱	کھل توڑیہ
" ۱	چوکر گندم
	(ب) سردیوں کے موسم میں
۸۰ پونڈ	(۱) سبز برسیم
۷ پونڈ	مقوی آمیزہ
	(دے ہوئے چنے
	۱ حصہ
	کھل بولہ
	۱
	چوکر
	۱
	دلی ہوئی مکئی
	۱
۱۸ پونڈ	بھوسا
۱۰۰ پونڈ	(۲) شلغم بوجہ سبز پتوں کے
۸	مقوی آمیزہ
	(چوکر ۱ حصہ - کھل بولہ ۲ حصہ - دے ہوئے چنے ۱ حصہ)
۱۶ پونڈ	گندم کا بھوسہ

بچھڑوں کی پرورش

بچھڑوں کی پرورش حسب ذیل تین طریقوں سے کی جاتی ہے -

(۱) خالص دودھ سے (۲) خالص دودھ اور مکھن نکلے دودھ سے

(۳) خالص دودھ اور دیلے سے -

۱/۴ ماہ سے	پانی	حسب ضرورت	۱/۴ ماہ سے	پانی	حسب ضرورت	۱/۴ ماہ سے	پانی	حسب ضرورت
۲ یا تین ماہ بعد	گھاس چرنا	جب ممکن ہو	۲ یا تین ماہ بعد	گھاس چرنا	جب ممکن ہو	۲ یا تین ماہ بعد	گھاس چرنا	جب ممکن ہو
۱۴ دن سے ۴ ماہ تک	اناج کا آمیزہ	۱۴ دن سے ۴ ماہ تک	۱۴ دن سے ۴ ماہ تک	اناج کا آمیزہ	۱۴ دن سے ۴ ماہ تک	۱۴ دن سے ۴ ماہ تک	اناج کا آمیزہ	۱۴ دن سے ۴ ماہ تک
جب سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	جب سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	جب سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	جب سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	جب سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔	جب سبز چارہ باافراط ہو تو ہر ایک سیر ہی دیں۔

”بچھڑوں کے لئے دیئے کا آمیزہ“

آمینہ نمبر ۲	آمینہ نمبر ۱	اجناس
-	۱ حصہ	خوب
۱ حصہ	۱ حصہ	چنے
۱ حصہ	۱ حصہ	کھلی
۱ حصہ	۱ حصہ	گندم یا چاول کی بھوسی

اس آمیزے کو عام خوماک کی طرح کھلایا جاسکتا ہے۔ کم عمر بچھڑوں کے لئے گرم پانی کی مدد سے پتہ سا دیا بنایا جاتا ہے۔ اس صورت میں دیئے کا درجہ حرارت بچھڑے کے بدن کے درجہ حرارت

سے کم یا زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ تمام اجناس کو موٹا موٹا پسینا یا ڈل مینا چاہیے۔ پاکستان میں عام طور پر پچھڑے کا دودھ اس وقت چھڑایا جاتا ہے جب وہ چھ ماہ کا ہوتا ہے۔

پچھڑوں کے خوراک کے برتن بالکل صاف ہونے چاہئیں۔ دودھ اور دلیے وغیرہ کا درجہ حرارت ان کے جسم کے درجہ حرارت کے مساوی ہونا چاہیے۔

گھوڑوں کی خوراک

حسب ذیل اشیا گھوڑوں کے لئے خوراک کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

- ۱۔ سبز چارے :- گھاس، ٹورن، برسم، سبز گندم، سبز جئی اور سبز جو۔ چارے کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔
- ۲۔ خشک کئے ہوئے گھاس وغیرہ۔
- ۳۔ جئی کا بھوسا :- یہ کتر کر کھلایا جاتا ہے۔
- ۴۔ چوکر :- یہ قبض کشا ہوتا ہے۔ بہت سی معدنیات مثلاً کیلیم، فاسفورس، فولاد اور تانہ وغیرہ کا ماخذ ہے۔
- ۵۔ جئی :- اس کو دل کر کھلایا جاتا ہے۔
- ۶۔ جو :- یہ دل یا بھون کر کھلائے جاتے ہیں۔
- ۷۔ لوبیا :- نباتاتی لحمیات کا بہترین ماخذ ہے۔
- ۸۔ مکئی :- یہ پھروں اور مشقت کرنے والے گھوڑوں کے لئے مفید ہے۔ یہ دل کر دینی چاہیے۔ اس کو کھلانے کے کم از کم ۲ گھنٹے بعد تک جانور کو پانی نہیں پلانا چاہیے۔ یہ کاربوہائیڈریٹ یعنی حرارت و توانائی پیدا کرنے والے اجزا کا ماخذ ہے۔ اس میں لحمیات کی کمی ہوتی ہے۔ تیز رفتاری سے کام کرنے والے گھوڑوں کے لئے مفید نہیں۔
- ۹۔ گاجر :- تازہ گاجر میں گھوڑوں کے لئے بہت زیادہ گھوڑوں اور کمزور گھوڑوں کے لئے بہت

منفیدیں۔ گاجر کو لبانی کے رخ م حصوں میں کاٹ کر گھوڑے کو کھلاتے ہیں۔ ۲ سے ۴ پونڈ فی گھوڑا
گاجریں کھلانی چاہئیں۔

۱۰۔ کھل السی۔ بھی کھلانی جاتی ہے۔

۱۱۔ چنے :- ان کو ذل کر دینا چاہیے۔ نہا تاتی لحمیات کا بہترین ماخذ ہیں۔

۱۲۔ نمک :- نمک کے ڈے اصطلح موجود ہونے چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت جانور ان کو

چاٹ سکیں۔ بصورت دیگر ایک اونس نمک روزانہ گھوڑے کی خوراک میں

ملا یا جائے۔

۱۳۔ پانی :- گھوڑا ۱۰ سے ۱۲ گیلن پانی روزانہ پیتا ہے۔ سردیوں میں گھوڑے کو دن میں

تین دفعہ اور گرمیوں میں ۳ سے ۵ دفعہ پانی پلانا چاہیے۔ پانی خوراک کھلانے

سے پیشتر یا کم از کم خوراک کھلانے کے ایک گھنٹہ بعد پلانا چاہیے۔ گھوڑے کو

کام کے دوران پانی پلایا جا سکتا ہے لیکن کام ختم ہو جانے پر پینہ وغیرہ

خشک ہونے تک گھوڑے کو پانی نہیں پلانا چاہیے۔

”گھوڑوں کو خوراک کھلانے کے متعلق ضروری ہدایات“

۱۔ چونکہ جانور کا معدہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو تھوڑی مقدار میں اور دن میں زیادہ

مرتبہ خوراک کھلانا بہتر ہے۔ تمام دن کے راشن کو م حصوں میں تقسیم کر لیں۔

ایک حصہ صبح۔ ایک حصہ دوپہر اور دو حصے رات کھانے کے لئے دیں۔

۲۔ گھوڑے کو اس کے کام کے مطابق خوراک دیں۔

۳۔ اگر خوراک کے اجزاء میں کوئی تبدیلی کرنا مقصود ہو تو یہ تبدیلی آہستہ آہستہ عمل میں لائیں۔

خوراک میں یک دم کوئی تبدیلی نہ کریں۔

۴۔ ہفتے کے آخر میں جو دن جانور کے آرام کا ہو اس دن اسے دانہ نہ دیا جائے۔

۵۔ سخت مشقت کے فوراً پہلے یا فوراً بعد خوراک نہ دیں۔

۶۔ خوراک کھلانے میں پابندی اوقات جانور کی صحت کی ضامن ہے۔

۷۔ خوراک کھلانے سے پہلے جانور کو پانی پلائیں۔ خوراک کھلانے کے کم از کم ۲ گھنٹے بعد تک پانی نہ پلایا جائے۔

گھوڑوں کے لئے روزانہ خوراک کی مقدار

دانه کے چند موزوں آمیزے						سبز چارہ	راشن کی مقدار بحساب فی ۱۰۰ پونڈ وزن جانور		گھوڑے کی قسم
۳		۲		۱			خشک	دانه	
وزن پونڈ	نام اجناس	وزن پونڈ	نام اجناس	وزن پونڈ	نام اجناس	الگ سبز چارہ دینیاب کے تو ایک پونڈ سو کے گھاس کی بجائے تین پونڈ سبز چارہ دیا جاسکتا ہے جس قدر سبز چارہ دیا جائے اس حساب سے کھانگھاس کم کریں	گھاس وغیرہ	دانه	
۹۵	صرف جٹی	۳۵	مکئی	۵۵	جٹی یا چنے		۰.۶۵	۰.۶۵	سانڈ
۹۵	یا چنے	۲۵	چنے یا جٹی	۲۰	گندم		۰.۶۵	۰.۶۵	گھوڑا
۵	اسی	۱۵	گندم	۲۰	چوکر		۱۶۵	۱۶۵	
		۱۵	چوکر	۵	اسی				
۹۵	جٹی یا چنے	۲۵	جو	۸۰	جٹی یا چنے		۰.۶۵	۰.۶۵	حاملہ
۵	اسی	۲۵	جٹی یا چنے	۲۰	چوکر		۰.۶۵	۰.۶۵	گھوڑی
		۱۰	چوکر				۱۶۵	۱۶۵	
۸۰	جٹی یا چنے	۳۰	جٹی یا چنے	۵۰	جٹی یا چنے		۰.۶۵	۰.۶۵	بچہ دودھ
۲۰	چوکر	۳۰	جو	۴۰	چوکر		۰.۶۵	۰.۶۵	پھر طانے
		۳۰	چوکر	۱۰	اسی		۰.۶۵	۰.۶۵	سے پیشتر
		۱۰	اسی				پونڈ	پونڈ	
۸۰	جٹی یا چنے	۴۰	جٹی یا چنے	۳۰	جٹی یا چنے		۱.۶۰	۱.۶۰	بچہ دودھ
۲۰	اسی	۱۵	چوکر	۳۰	جو		۰.۶۵	۰.۶۵	پھر طانے
		۱۵	اسی	۳۰	چوکر		۱.۶۵	۲.۶۰	کے بعد
				۱۰	اسی		پونڈ	پونڈ	

بچہ ۲ سے	۱۶۰	۰۶۵	جٹی یا چنے	۸۰	جور	۳۵	عرف جٹی
۳ سال کی	۱۶۵	۰۶۵	چوکر	۲۰	جٹی یا چنے	۳۵	یا
عمر تک	۱۶۵	۱۶۰	چوکر	۱۵	چوکر	۱۵	چنے
			اسی	۱۵			
معمولی	۱۶۰	۰۶۴	جٹی	۲۰	چنے	۸۰	جٹی
کام	۱۶۵	۰۶۴	چنے	۲۰	چوکر	۲۰	چوکر
			چوکر	۲۰			
متوسط	۱۶۰	۰۶۵	"	"	"	"	"
کام	۱۶۵	۰۶۵	"	"	"	"	"
			"	"	"	"	"
سخت	۱۶۰	۱۶۰	"	"	"	"	"
کام	۱۶۵	۱۶۴	"	"	"	"	"

گھوڑوں کے چند راشن

گھوڑوں کے گھوڑے کیلئے راشن

جٹی یا چنے (یا نصف جٹی اور نصف چنے)

۱۰ پونڈ

۲

۱۰

چوکر

خشک گھاس

نمک
ہلکا کام کرنے والے گھوڑے کے لئے

۱ اونس = ۱۰ پونڈ جئی یا چنے

۲ پونڈ = ۲ پونڈ چوکر

۱۵ پونڈ = ۱۵ پونڈ خشک گھاس

۱ اونس = ۱ اونس نمک

نیز رفتار یا شکاری گھوڑے کیلئے

۱۵ پونڈ = ۱۵ پونڈ جئی یا چنے

۲ پونڈ = ۲ پونڈ چوکر

۱۰ پونڈ = ۱۰ پونڈ خشک گھاس

۱ اونس = ۱ اونس نمک

بے کار کھڑے رہنے والے گھوڑے کیلئے

۲ پونڈ = ۲ پونڈ جئی یا چنے

۳ پونڈ = ۳ پونڈ چوکر

۱۸ پونڈ = ۱۸ پونڈ خشک گھاس

۱ اونس = ۱ اونس نمک

ٹانگے کے گھوڑے یا متوسط کام کرنے والے گھوڑے کے لئے

۱۳ پونڈ = ۱۳ پونڈ جئی یا چنے

۲ پونڈ = ۲ پونڈ چوکر

۱۸ پونڈ = ۱۸ پونڈ خشک گھاس

۱ اونس = ۱ اونس نمک

بھیڑوں کی خوراک

دیگر جانوروں کی طرح بھیڑوں کی بھی ایک معین خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ خوراک ان کی قوت و توانائی برقرار رکھنے، کام کرنے، دودھ، اون اور گوشت وغیرہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر جانور کو متوازن اور جسمانی تقاضوں کے مطابق خوراک نہ دی جائے تو وہ دبلا ہو جائے گا اور اس کے تمام اوصاف میں انحطاط یا کمی پیدا ہو جائے گی۔ جانور قوت برداشت اور قوت اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے بیماری کا شکار ہو جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایسے جانور جن کو متوازن خوراک ملتی ہے۔ ایک طرف تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں اور دوسری طرف زیادہ اوصاف سے نفع انسان کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ خشک موسم میں چراگا ہوں میں چارہ کم ہو جاتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جس وقت چارہ یا گھاس ضرورت سے زیادہ مقدار میں ہو۔ اس کا اگر ذخیرہ کر لیا جائے تو بوقت قلت ایسے خشک چارے بھیڑوں کی خوراک میں شامل کر کے قلت دور کی جاسکتی ہے۔ گھاس، لوسرن، بوسیم مکئی، جوار یا باجرہ کو دھوپ میں صرف اتنے عرصے تک رکھ کر خشک کریں کہ اس میں سے نمی کی ذائقہ مقدار خارج ہو جائے لیکن اس کی سبز رنگت زائل نہ ہو۔ پھر اس کو ایسی جگہ ذخیرہ کریں کہ بارش اور دھوپ سے محفوظ رہے۔ چارہ کو خشک کرنے کا بہترین وقت وہ ہے جب کھیت میں دس فیصدی پودوں میں پھول آجائیں۔ سوکھا یا ٹھا چارہ ذخیرہ کرنے سے پہلے ایک مٹی بھر چارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مروڑا جائے بالکل اسی طرح جس طرح کپڑا دھونے کے بعد نچوڑا جاتا ہے۔ اگر چارہ پر نمی نمودار نہ ہو تو یہ ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر ذخیرہ کرنے کے قابل نہیں۔ بھیڑوں کو خشک چارہ شام کے وقت چراگاہ سے واپسی پر دیں۔ تاکہ دن کے دوران وہ چراگاہ میں مصروف نظر آئیں۔ بھیڑوں کو ایسی خوراک کی ضرورت ہے جس میں تمام ضروری اجزاء نشاستہ، وٹامن، لمبیات، روغنیات، معدنیات، نمکیات اور جیاتین مناسب مقدار اور تناسب میں شامل ہوں۔ معدنیات میں سب سے اہم کیلیم اور فاسفورس ہیں۔ اس کے علاوہ نمک بھی بہت ضروری ہے اگر وہ طفیل کرم کش ادویات کے ساتھ دیا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک چارٹ تیار کی جاتی ہے جس کے مندرجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔

۱ حصہ

فینو تھا یا زین

اس چارٹ کو ایسی جگہ رکھیں کہ نہ صرف بارش اور دھوپ سے محفوظ رہے بلکہ زمین کے فضلات سے بھی آلودہ نہ ہو سکے۔ بھیدوں کو ہر روز سبز چارہ بھی سپا کرنا ضروری ہے۔ سبز چارہ سے ان کو جیاتین الف " کا پیش رو یا نقیب کیروٹین ملتا ہے۔ کیروٹین جیاتین الف کی خام صورت ہے جو جانور کے جسم میں پہنچ کر ہیٹ تبدیل کر کے جیاتین الف کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ زرد مکئی میں بھی کیروٹین موجود ہوتی ہے۔ خوراک کے علاوہ صاف ستھرے پانی کا انتظام بھی ضروری ہے۔

چراگاہیں

قدرتی چراگاہیں یا بارانی چراگاہیں

گھنی گھاس کے لئے گھنی مضبوط اور گہری جڑوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔ جڑوں کی بہتر نشوونما کے لئے یہ ضروری ہے کہ پودہ کا زمین سے اوپر کا حصہ بھی موجود ہو کیونکہ غذا اسی حصہ میں تیار ہوتی ہے جو جڑوں کو بھی تقویت دیتی ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے چراگاہوں کو ہر سال جزوی طور پر استعمال کیا جاتا ہے یعنی چراگاہ کے کچھ حصہ میں ایک سال کے لئے بھیدوں کو چرنے نہیں دیا جاتا نتیجہ کے طور پر اس میں جڑیں بہت زیادہ اور مضبوط ہو جاتی ہیں گھنی گھاس پیدا ہوتی ہے۔ اگلے سال اس حصہ میں بھیدیں چرائی جاتی ہیں اور کسی دوسرے حصہ کو بھیدوں کی چرائی کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے چراگاہوں کی پیداوار اچھی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ چراگاہ کا رقبہ مقرر کرنے کے لئے اوسط سالانہ پیداوار کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اگر خشک چارہ کی اوسط پیداوار ۵۰ پونڈ فی ایکڑ سالانہ ہو تو ایسا رقبہ تقریباً ۲۵ ایکڑ سالانہ فی بھید رکھا جائے۔ اوسط پیداوار فی ایکڑ معلوم کرنے کے لئے ایک ایکڑ میں سے ۱۰۰ مختلف جگہوں سے ایک ایک مربع گز جگہ سے گھاس کاٹ کر خشک کریں اور پیداوار کا وزن جمع کر کے اوسط فی مربع گز پیداوار نکال لیں۔ اس کا گرام میں وزن کریں اور دس سے ضرب دیں۔ حاصل ضرب پیداوار فی ایکڑ پونڈوں میں ہوگی۔

چراگاہ کا جزوی استعمال

چراگاہ کے کل رقبہ کو کم حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک حصہ پر تمام سال بھیدیں نہ چرائی جائیں باقی ماند

تین حصوں میں سے ہر حصہ میں بھیریں ۳ ماہ کے عرصہ تک کیلئے چرنے دیں۔ اس طرح ان چاروں حصوں میں سے ہر حصے کے پودوں کو نشوونما کے لئے وقت مل جاتا ہے۔ جب ایک دفعہ گھاس کی جڑیں اچھی طرح نشوونما پالیں تو پھر چہرا گاہ کے کسی حصہ کو ایک سال کے لئے بند رکھنا ضروری نہیں ایسی صورت میں چہرا گاہ کے چاروں حصوں کو تین تین ماہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نہری چہرا گاہیں

جہاں پانی کی فراوانی ہو وہاں نہری آبپاشی کے ذریعے چہرا گاہیں بنائی جاتی ہیں۔ ۵۰ بھیروں کے لئے ۵ ایکڑ زمین درکار ہوتی ہے۔ اس میں چار ایکڑ میں موسم گرما کا گھاس "کھیل" اور موسم سرما کا گھاس "گندم ناگھاس" بویا جائے تاکہ ہر موسم میں مناسب مقدار میں چارہ حاصل ہوتا رہے۔ اگر اس میں ۱۰ سیر فی ایکڑ لوسرن کا بیج بھی ڈال دیا جائے تو چارہ غذائیت اور ذائقہ کے لحاظ سے بہتر ہو جائے گا۔

چہرا گاہ کو ۳ حصوں میں تقسیم کر لیا جائے ہر حصہ میں بھیروں کو دو ہفتے کے لئے چرنے دیا جائے۔ اس طرح ہر حصہ میں پودوں کو نشوونما کے لئے ۶ ہفتے کا وقت مل جائے گا۔ اس وقت چہرا گاہ کے ان حصوں کو پانی لگا دینا چاہیے۔ اس عمل سے چارے کی بہتات ہوگی اور بھیریں تندرست و فربہ ہوں گی۔ پانچویں ایکڑ میں لوسرن، برسیم یا کسی ایسے مناسب چارہ کی کاشت کریں جسے خشک کر کے ذخیر کیا جاسکے۔ ایک ایکڑ سے ۱۰ ٹن خشک لوسرن حاصل ہوتا ہے جو خشک موسم میں یا چارہ کی قلت کے دوران کام آسکتا ہے۔ چارہ۔ پانی اور دانہ وغیرہ ایسے برتنوں میں رکھنا چاہیے جہاں وہ صاف بارش اور دھوپ سے محفوظ رہ سکے۔ اور بھیریں بوقت ضرورت آسانی سے کھا سکیں۔

دانہ۔

جب چہرا گاہیں سرسبز و شاداب ہوں اور ان میں گھاس کی فراوانی ہو تو مزید دانہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب چارے کی قلت ہو تو ہر جانور کو تقریباً ۱۰ پونڈ سے ۲ پونڈ دانہ حسب ضرورت اور بلحاظ عمر روزانہ ڈالیں۔ ذیل میں چہرا گاہوں کے آمیزے تجویز کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی سا جو باسانی دستیاب ہو سکے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۳	فیصد	شیرا یا راب	۱
۴	فیصد	کھل بنولہ	
۴	فیصد	بھوسہ گندم یا بھوسہ چاول یا پرالی	
۰ ۶۲	فیصد	نک	

۳	فیصد	شیرہ گڑ یا راب	۲
۱۰	فیصد	پھک	
۳	فیصد	کھل بنولہ	
۳	فیصد	بھوسہ گندم یا چاول یا پرالی	
۰ ۶۲	فیصد	نک خوردنی	

۳	فیصد	شیرہ گڑ یا راب	۳
۱۰	فیصد	پھک یا گوارا کو فتر	
۱۰	فیصد	کھل توریہ یا سرسوں یا تیل	
۲	فیصد	کھل بنولہ	
۳	فیصد	بھوسہ گندم یا چاول یا پرالی	
۰ ۶۲	فیصد	نک	

۳	فیصد	بھوسہ گندم یا چاول یا پرالی	۴
۳	فیصد	شیرہ یا راب	
۱۰	فیصد	پھک	
۱۰	فیصد	کھل توریہ یا سرسوں یا تیل	
۱۰	فیصد	کھل بنولہ	

گوارا کونفہ	۱۰ فیصد
نمک	۰.۶۲ فیصد

۵- شیرہ یا راب	۲۰ فیصد
شک بوسرن برسیم یا گھاس	۲۰ فیصد
بھوسہ یا پرالی	۲۰ فیصد
جڑ یا پتنے	۱۰ فیصد
کھل توڑیہ یا سرسوں	۲۰ فیصد
بھوسہ چنا	۱۰ فیصد

۶- کوئی بازاری ملا ہوا دانہ	۴۰ فیصد
جس میں لحمیات ۱۹ فیصد ہوں	
بھوسہ یا پرالی	۶۰ فیصد

مذکورہ بالا تمام دانوں کے ہمراہ ہر روز تقریباً ایک پاؤ بزر چارہ بھی دیں تاکہ بھیڑوں کو جیاتین الف اس بزر چارہ سے مل سکے۔ بصورت دیگر ان میں جیاتین الف کی کمی ہو جائے گی۔ جب بھیڑوں کو چہرہ لگاہ کی بجائے راشن پر پالنا ہو تو ابتدا میں ان کی جسمانی ضرورت سے نصف راشن دیا جائے پھر آہستہ آہستہ راشن بڑھایا جائے حتیٰ کہ تین یا چار ہفتے کے عرصہ میں راشن کی پوری مقدار دی جائے۔ یہ طریقہ کمزور جانوروں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

چارے

مغربی پاکستان میں مال مویشی کے لئے بطور خوراک استعمال ہونے والے فصل زریعہ اوڈ فصل خریف کے مختلف چاروں کے بارہ میں اہم معلومات ذیل کے خاکوں میں درج کی گئی ہیں۔

فصل ربيع کے چارے

نمبر شار	نام فصل	بیج فی ایکڑ	وقت بیجائی	وقت کٹائی	پیداوار فی ایکڑ	کیفیت
۱	برسیم	۸ تا ۱۰ سیر	۲۵ ستمبر سے اول اول اکتوبر	۲۰ نومبر سے جون گٹائیاں	۱۰۰۰ من	یہ چارہ اچھا رہ پیدا کرتا ہے۔ کھلانے سے پہلے تھوڑا خشک چارہ یعنی بھوسہ وغیرہ دیں۔
۲	شقش	۵ تا ۶ سیر	اول اول اکتوبر	دسمبر کے اول اول میں	۵۰۰ سے ۱۰۰۰ من	یہ چارہ اچھا رہ پیدا کرتا ہے۔
۳	لوسرن (الفا لفا)	۴ تا ۵ سیر	"	فروری ۴ تا ۸ گٹائیاں	۱۰۰۰ من	یہ چارہ ایک دفعہ کاشت کرنے کے بعد بارہ سال تک فصل دے سکتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔
۴	سینچی	۲۰ تا ۲۵ سیر	ستمبر تا اکتوبر	فروری تا مارچ	۲۵۰ من	یہ اچھا رہ پیدا کرتا ہے۔ بھوسہ ساتھ دیں۔
۵	جٹی	۳۰ سیر	نومبر	مارچ اپریل	۶۰۰ من	اس کا HAY بنتا ہے۔ گھوڑوں اور مرغیوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔
۶	سرسوں	۴ سیر	ستمبر اکتوبر	جنوری فروری	۴۰۰ من	خشک چارہ میں ملا کر دیا جاتا ہے۔
۷	خشکیم	۲ تا ۳ سیر	ستمبر اکتوبر	دسمبر سے فروری	۲۰۰ من	ہنری علاقے میں کاشت کرتے ہیں
۸	چھوٹا مٹر	۸ تا ۱۰ سیر	نومبر	فروری مارچ	۳۰۰ من	دریاؤں کے کنارے اور سیلابی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

فصل خریف کے چائے

نمبر شمار	نام فصل	بیج فی ایکڑ	وقت بھائی	وقت کٹائی	پیداوار فی ایکڑ	کیفیت
۱	چھری (جوار)	۲۰ تا ۲۵ سیر	وسط مارچ تا	مئی تا نومبر	نہری ۶۰۰ من بارانی ۲۰۰ من	اس کا سائیلج بھی بنتا ہے۔
۲	سوڈان گھاس	۸ تا ۱۰ سیر	وسط مارچ	آخر مئی تا وسط نومبر (م کٹائیاں)	۶۰۰ من	طاقت در چارہ ہے
۳	کراس چھری	۱۵ سیر	وسط مارچ	آخر مئی تا اوائل دسمبر (م کٹائیاں)	۷۰۰ من	فائدہ مند غذا ہے
۴	باجرہ	۱۰ سیر	اپریل تا جولائی	جون تا اکتوبر	۵۰۰ من	فائدہ مند غذا ہے
۵	باتھی گھاس	۱۰۰ قلم فی ایکڑ	فروری تا مارچ	مئی تا نومبر	۱۲۰۰ من	مفید چارہ ہے۔
۶	مکئی	۱۲ تا ۲۴ سیر	مارچ تا ستمبر	مئی تا دسمبر	۲۵۰ من	طاقت در چارہ ہے
۷	کچھری	۱۵ تا ۲۰ سیر	آخر جولائی تا اوائل اگست	اکتوبر تا نومبر	۶۰۰ من	دودھ دینے والے جانوروں کے لئے اچھا چارہ ہے۔

۸	کراس بکٹی اور پجری	۲۵ سیر	جولائی اگست	ستمبر تا اکتوبر	۶۵۰ من	ہر دفعہ پشت اول کا بیج بویا جاوے۔
۹	کاؤ پیئر	۱۵ تا ۲۰ سیر	وسط مارج سے جولائی	جون تا ستمبر	۳۵۰ من	دو دوھیال جانوروں کے لئے بہت مفید چارہ ہے۔
۱۰	گوارہ	۱۵ تا ۲۰ سیر	اپریل تا جولائی	"	۴۰۰ من	جوار کے ساتھ ملا کر دیا جاتا ہے۔
۱۱	موٹھ	۸ تا ۱۰ سیر	اپریل تا جولائی	جولائی تا ستمبر	۳۵۰ من	بطور سبز چارہ کے دیا جاتا ہے۔

سبز چارہ کو محفوظ کرنا

(SILAGE)

کسی موزوں سبز چارے کو فراوانی کے دنوں میں قلت کے دنوں کے لئے محفوظ کر لینا
سائیلیج بنانا کہلاتا ہے۔ سائیلیج بنانے یا سبز چارہ محفوظ کرنے کے دو اہم مقاصد ہیں۔

- سبز چارہ قلت کے ایام میں دستیاب ہو سکتا ہے۔
- نہری علاقوں میں گھنی فصل حاصل کر کے چارہ کی زیادہ مقدار محفوظ کر لی جاتی ہے تاکہ آئندہ فصل کے
موقع پر تمام کی تمام زمین دیگر کارآمد فصلوں کے لئے استعمال کی جاسکے۔

شال کے طور پر جوار، مارچ اور اپریل میں وسیع زون پر کاشت کی جاوے تو مئی اور جون میں اس
کا سائیلیج بنایا جاسکتا ہے۔ پھر یہ تمام زمین گندم کی فصل کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے بعض اوقات جوار
کی فصل دو دفعہ بونی جاتی ہے اور چارہ کی تمام زیادہ مقدار کا سائیلیج بنایا جاتا ہے تاکہ فصل ربیع کے
وقت یہ ذخیرہ شدہ چارہ کام آئے اور تمام کی تمام زمین پر دیگر کارآمد اجناس کی کاشت ہو سکے۔

ذخیرہ کیلئے موزوں چارے

پاکستان میں سائیلیج بنانے کے لئے مکئی، جوار، باجرہ، پھلی دار اجناس، جٹی، پجری،
جنگلی گھاس اور سوڈان گھاس استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ سرسوں اور شلغم میں چونکہ نمی کی

بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ذخیرہ کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ یہ ذخیرہ کے دوران گل
رطبت جاتے ہیں۔

سائیلو

جس گڑھے میں چارہ محفوظ کیا جاتا ہے یہ سائیلو کہلاتا ہے۔ سائیلو دو قسم کے ہوتے ہیں۔
ایک زمین کی سطح کے اوپر اور دوسرے زمین دوز۔

سائیلو بنانے کے لئے زمین خشک ہونی چاہیے۔ خیال رہے کہ سائیلو والی زمین ارد گرد کی
زمین سے اونچی سطح پر ہو۔ بصورت دیگر بارش کا پانی جمع ہو کر چارہ خراب کر دے گا۔ اگر زمین میں نمی ہو
تو سائیلو کی دیواروں اور فرش پر پستتر کر لیا جائے جس سے نمی ختم ہو جائے گی۔

سطح زمین پر سائیلو

یہ زمین کے اوپر منشور نما کمروں کی صورت میں تعمیر کئے جاتے ہیں۔ ان کو "ٹاور سائیلو" بھی کہتے
ہیں۔ قاعدہ پر ان کا قطر آٹھ فٹ ہوتا ہے۔ اوپر سے ان کا منہ ۴ فٹ ہوتا ہے۔ یہ عموماً لکڑی یا اینٹوں سے تیار
کئے جاتے ہیں۔

سائیلو ٹاور کی تعمیر پر بہت لاگت آتی ہے۔ لہذا اس کی تعمیر پاکستان کے متوسط طبقہ کے
کسان کی بساط سے باہر ہے۔ اسی لئے پاکستان میں ان کا رواج بہت کم ہے۔
زمین دوز سائیلو

زمین دوز سائیلو بنانے میں آسان ہوتے ہیں۔ ان پر کوئی لاگت خرچ نہیں آتی۔ زمیندار اپنے فالتو
اوقات میں ان کو خود بنا سکتے ہیں۔ زمین دوز سائیلو کی دو اقسام ہیں۔
(ا) زمین دوز کھایاں یا خندق۔

یہ خندق نما ہوتی ہیں۔ ان کی لمبائی چارہ کی مقدار پر منحصر ہے۔ یہ ۴ سے ۵ فٹ تک گہری
ہوتی ہے۔

(ب) زمین دوز گڑھے

یہ گڑھے مستطیل یا گول ہونے میں۔ گول گڑھے اچھے خیال کے جاتے ہیں۔ گول گڑھوں میں کونوں
کی عدم موجودگی کی وجہ سے چارہ خوب ٹھونس کر بھرا جاتا ہے۔ عموماً گول گڑھے ۸ فٹ گہرے اور ۸ فٹ

فطر کے ہوتے ہیں۔ ایسا ایک گڑھا ایکٹھ فصل چارہ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ زیادہ گہرا گڑھا چارہ نکالتے وقت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔

سائیلج کی تیاری

چارے کی فصل کو کاٹ کر ۵ سے ۶ گھنٹے کے لئے کھیت میں ہی پڑا رہنے دیں۔ اس عرصہ میں مٹی کی زائد مقدار بنجارات بن کر اڑ جائے گی بعد ازاں چارہ کتر لیں۔ گڑھے کی تہ پر سوکھا گھاس یا پرالی بچھالیں تاکہ بزر چارہ مٹی سے آلود نہ ہو۔ اس کے اوپر کترا ہوا چارہ تہہ در تہہ بچھاتے جائیں، تہہ کو پانچ چھ آدمی پاؤں سے اچھی طرح دبائیں تاکہ چارہ کی تہوں کے درمیان سے ہوا کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہو جائے۔ خیال رہے کہ گڑھے میں جتنی زیادہ ہوا کی مقدار ہوگی ذخیرہ کے دوران اتنا ہی چارہ کے خراب ہونے کا امکان ہے۔ گڑھے کی دیواروں کے ساتھ بھی تھوڑا تھوڑا خشک گھاس ڈالیں۔ چارے کی تہ گڑھے کی سطح سے ۲ فٹ اوپر تک بے جائیں۔ بعد ازاں اوپر تھوڑا سا خشک گھاس یا پرالی ڈال کر گڑھے سے نکلی ہوئی مٹی اوپر ڈال دیں۔ کچھ دنوں کے بعد چارے کی تہ نیچے بیٹھا شروع کر دے گی جس کے نتیجے میں اوپر کی مٹی میں درازیں پیدا ہو جائیں گی ان کو بند کرتے رہنا چاہیے تاکہ بارش وغیرہ کا پانی گڑھے میں داخل نہ ہو سکے۔ بعض اوقات گڑھا اپنے کناروں سے بھی نیچے تک بیٹھ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں گڑھے میں مزید مٹی بھر کر کناروں سے اوپر تک کر دیں۔

تین ماہ کے عرصہ میں سائیلج تیار ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ کے بعد گڑھا ایک طرف سے کھول کر حسب ضرورت چارہ نکال لیا جاتا ہے۔ چارے کا بوجھ گل سرگیا ہو یا بد بو دینا ہو اسے نکال کر پھینک دیں۔ حسب ضرورت چارہ نکال کر گڑھے کو گھاس اور خشک مٹی سے پھر بند کر دینا چاہیے تاکہ ہوا چارے کو خراب نہ کر دے۔ اچھے طریقے سے تیار کیا ہوا سائیلج ۱۵ سے ۱۸ سیر فی مکعب فٹ نکلتا ہے سائیلج کے وزن میں بزر چارہ کے وزن سے ۲۵ تا ۳۵ فیصد تک کمی ہو جاتی ہے۔

سائیلج کی مخصوص بو اور ترش ذائقہ کی وجہ سے شروع شروع میں جانور اس کو پسند نہیں کرتے لیکن ایک دفعہ عادی ہونے کے بعد بخوشی کھا لیتے ہیں۔ سائیلج کی مقدار خوراک ۱۵ سیر فی جانور ہے۔

مختلف جانوروں کیلئے خوراک میں لحمیات کی شرح

- ۱- گوشت کھانے والے جانے والے مویشی اور بیکار گھوڑے ۷ سے ۹ فیصد
- ۲- دودھ دینے والے مویشی بچے کو دودھ پلانے والی گھوڑی
 شقت کرنے والے گھوڑے، سانڈ بیل، سانڈ خنر اور
 سانڈ گھوڑے۔ ۹ سے ۱۱ فیصد
- ۳- زیادہ دودھ دینے والے مویشی، لیلے، حاملہ اور دودھ
 دیتی بھڑیں۔ نسل کشی والے سینڈھے ۱۱ سے ۱۳ فیصد
- ۴- دودھ پھرانے کے بعد بچھڑے اور بچھڑیاں، گوشت
 کے لئے پالے جانے والے بچھڑے۔ بچھڑیاں ۱۳ سے ۱۵ فیصد
- ۵- ڈیری فارم کے بچھڑے۔ بچھڑیاں
- ۴ سے ۸ ماہ کی عمر تک ۱۵ سے ۱۶ فیصد
- ۱ سے ۴ ماہ کی عمر تک ۱۶ سے ۱۹ فیصد
- ۶- مرغیاں ۱-

- ۱۶ فیصد انڈے دیتی مرغیاں
- ۱۸ فیصد پٹھے۔ پٹھیاں
- ۲۰ سے ۲۲ فیصد برائے پھڑے

مرغبانی

مرغبانی مدت سے گھر پلو صنعت کے طور پر ہمارے ملک میں رائج ہے تاریخ بتاتی ہے کہ چین کے بادشاہ خوشی نے جس کا زمانہ ۳۳۴ تا ۳۲۶ قبل مسیح تھا۔ سب سے پہلے اپنی رعایا کو مرغبانی کا درس دیا تھا۔ معمولی اور حقیر اجناس کو اعلیٰ قسم کی غذا میں جانوروں کی مدد سے تبدیل کرنے میں مرغی کے انڈے غذائی اعتبار سے دودھ کے مقابلہ پر دوسرے نمبر پر ہیں۔ مرغیاں اس لحاظ سے اعلیٰ قسم کی خوراک کا ذخیرہ مہیا کرنے اور غذا کو جلد تیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

مرغیاں پالنے کے دو مقاصد ہیں

۱ : انڈے پیدا کرنا۔

۲ : گوشت کا ذخیرہ مہیا کرنا۔

اگر صرف انڈوں کا ہی کاروبار کرنا مقصود ہو تو ایسی نسل کی مرغیوں کا انتخاب کیا جائے جو کثیر تعداد میں انڈے دے کر غذائی اور دیگر رکھ رکھاؤ کے اخراجات پورے کر کے معقول منافع کا باعث ہوں۔ اس سلسلے میں بیگ ہارن نسل کی سفید مرغیاں پالی جائیں۔ مگر ایسی نسل زیادہ سود مند رہتی ہے جو گوشت کا خاطر خواہ ذخیرہ کرنے کے علاوہ معقول تعداد میں انڈے بھی مہیا کرے۔ اس بارے میں رڈ آئی لینڈ

ریڈنسل کی مرغیاں پالی جائیں۔

مرغیوں کی مشہور نسلیں

۱۔ ایشیائی جماعت

۱۔ ایشیائی جماعت

۲۔ بحیرہ روم کے خطہ کی جماعت

۲۔ امریکن جماعت

ایشیائی جماعت

اس جماعت میں تین نسلیں ہیں۔ ۱۔ برہما ، کوچین اور لینگ شان مذکورہ بالا تین نسلیں دیگر ممالک کو براہ راست چین سے پہنچیں۔ یہ نسلیں علی الترتیب دریائے برہم پتر کے آس پاس اور لینگ شان کے صوبہ میں پالی جاتی تھیں جہاں سے یہ دیگر ممالک میں پہنچیں۔ ان نسلوں میں مشترکہ خصوصیات حسب ذیل ہیں :-

ان نسلوں کے پرندوں کے جسم مقابلتاً بھاری گرانڈیل ہوتے ہیں۔ مزاج کے سست اور ڈھیلے پنڈلیوں پر بال پر، کان کی لویں سرخ ، مرغیوں میں کڑک اختیار کرنے کا عام رجحان ، دیر سے بلوغت کو پہنچنا۔ اور گہرے رنگ کے نول کے انڈے دینا۔

بحیرہ روم کے خطہ کی جماعت

اس جماعت میں چھ نسلیں ہیں مگر قابل ذکر صرف دو ہیں۔ لیگ ہارن۔ منار کا جیسا کہ جماعت کے نام سے ظاہر ہے۔ یہ بحیرہ روم کے ساحلی علاقہ میں پالی جاتی ہیں مینا خاندان و خال عادات و خصائل اس جماعت کے پرندے ایشیائی جماعت کی ضد ہیں۔ ان کا جسم ہلکا۔ مزاج چلبلا۔ کان کی لویں سفید، جلدی پختگی اور بلوغت کو پہنچنے والی پنڈلیاں بال و پر سے صاف۔ انڈوں کے نول سفید اور حجم کافی بڑا۔ انڈوں کی پیداوار میں دنیا بھر میں لاثانی اور کڑک جیسی بری صفت سے حتی الوسع پاک ہیں۔

لیگ ہارن

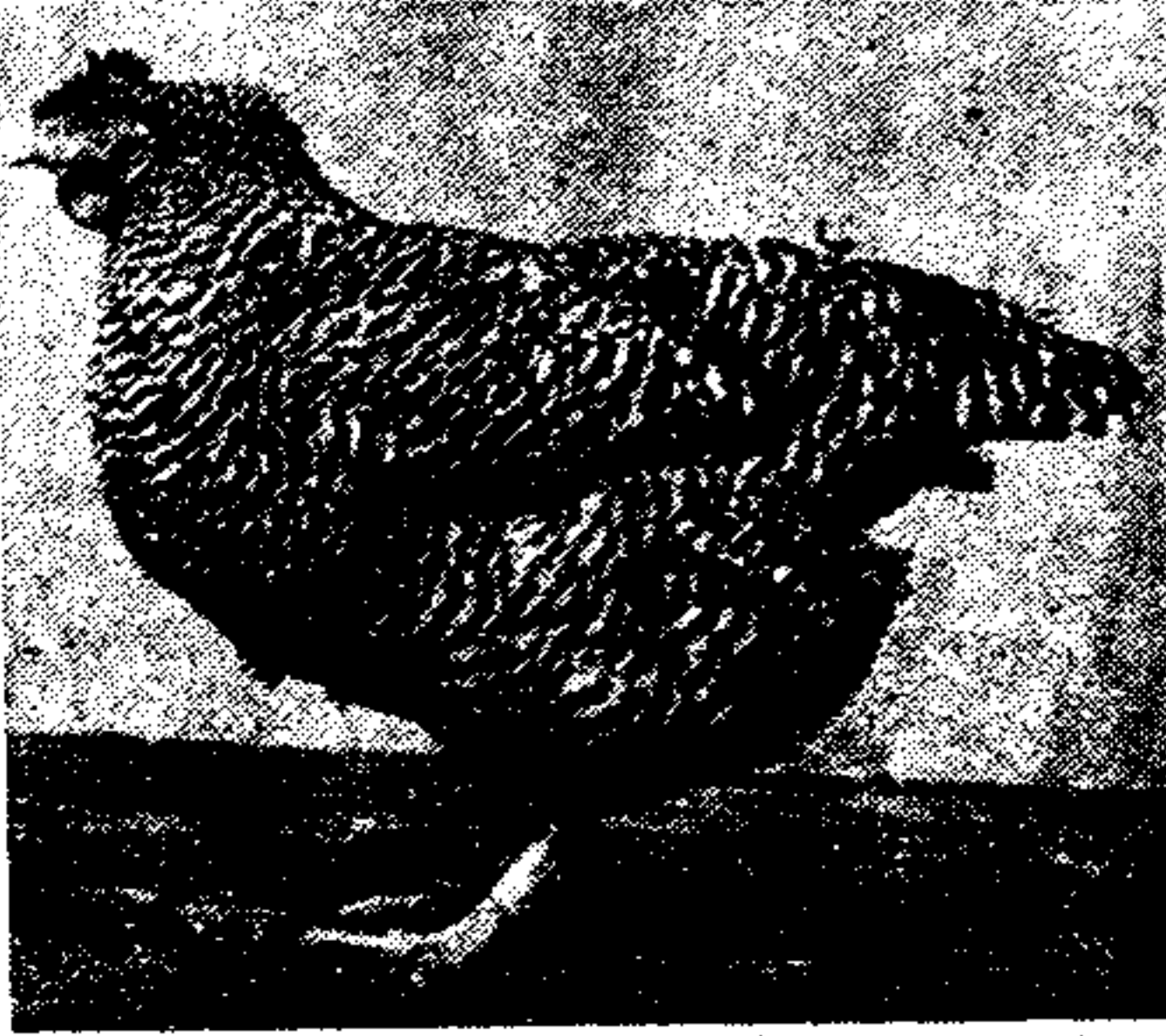
اطالیہ کے ایک شہر لیگ ہارن سے منسوب ہیں۔ موجودہ وقت میں انڈے دینے میں اپنا ثانی نہیں کہتیں۔ یہاں تک کہ اس نسل کی بعض مرغیاں سال کے ۳۶۵ دنوں میں ۳۶۰ انڈے دیتی ہیں اور عالمی ریکارڈ قائم کر چکی ہیں۔ اس نسل کی مزید کئی نسلیں ہیں مگر سفید اور بھوری زیادہ پسندیدگی



وائٹ لیگ ہارن مرغی



وائٹ لیگ ہارن مرغی



بارڈ پلانی موٹھ راک مرغی



بارڈ پلانی موٹھ راک مرغی



بلیک منار کا مرغی



لائٹ سسکس مرغی اور مرغی

کے ساتھ پالی جاتی ہیں۔

حلیس :- رنگ سفید۔ کالوں پر بڑے بڑے سفید داغ۔ کلغی بڑی اور کٹاؤ دار۔ مرغی کی کلغی بڑھ کر ایک آنکھ پر جھک جاتی ہے۔ ٹانگیں زرد۔ پوٹا بڑا۔ جانور خوبصورت خوشنما سب سے زیادہ انڈے اور گوشت کم۔

منار کا :- یہ لیگ ہارن نسل کی بہن ہے۔ سپین کے مشرقی ساحل کے ساتھ واقع جزیرہ بالیرک سے ابتداء میں لائی گئی تھیں۔ کالی رنگت کے پرندے سفید اور بھوری رنگت کے پرندوں سے زیادہ دل پسند ہیں۔ تمام صفات میں لیگ ہارن کو منار کا پر فوقیت حاصل ہے۔ البتہ منار کل کے انڈے کا حجم لیگ ہارن کے انڈے سے بڑا ہوتا ہے۔

امریکن جماعت

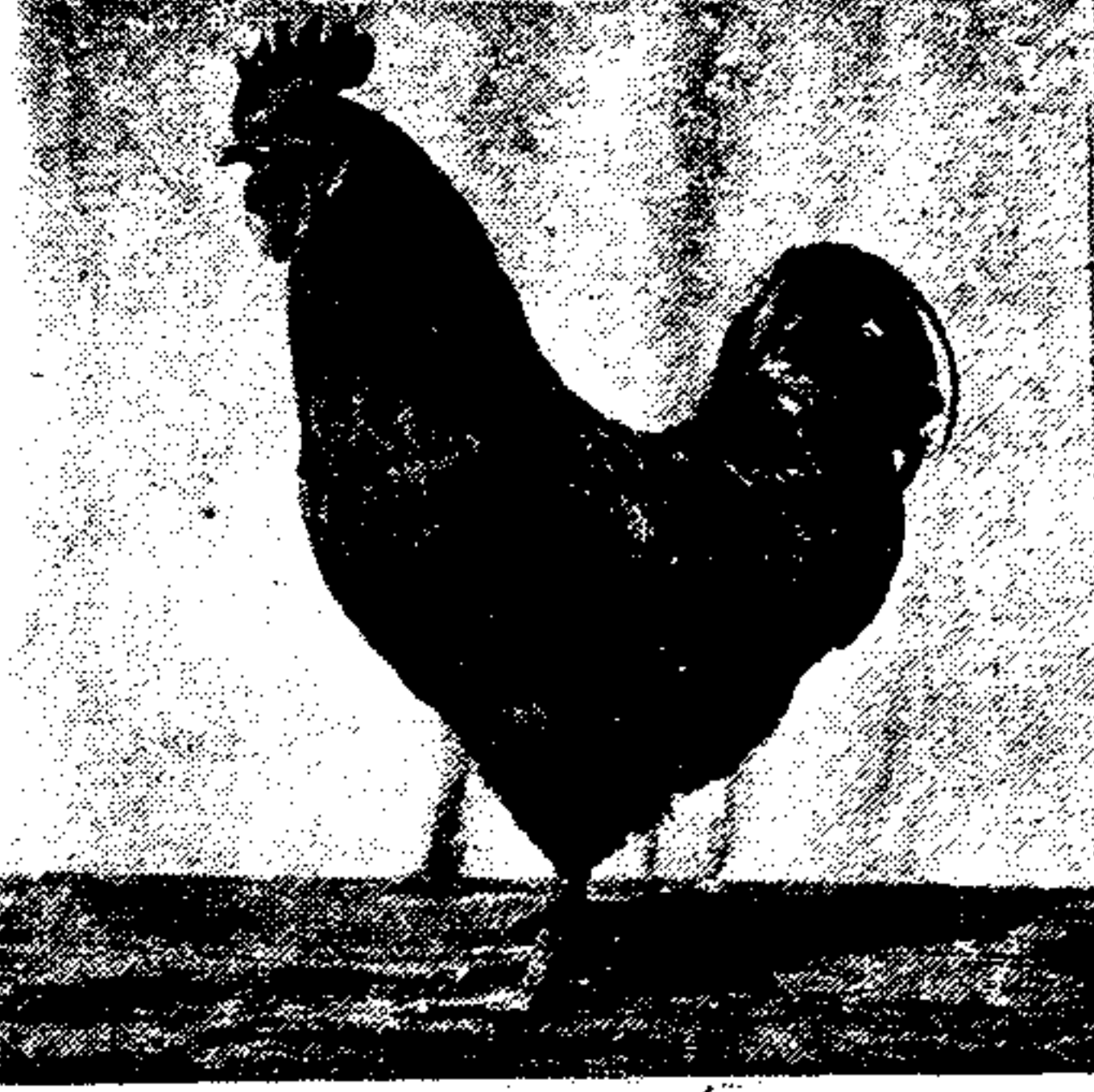
اس جماعت میں قریباً گیارو کے قریب نسلیں پائی جاتی ہیں مگر ان میں قابل ذکر صرف پلانی ماؤتھ راک۔ روڈ آئی لینڈ ریڈ۔ نیوہمپ شاٹر اور واٹن ڈاٹ ہیں۔ کاروباری انداز کے مرغی خانہ میں مندرجہ بالا نسلیں کافی مقبول ہیں۔ یہ ہر آب و ہوا کو اپنا لیتی ہیں اور خوب بڑھتی چھو لتی ہیں۔ انڈے بھی سال میں کافی تعداد میں دیتی ہیں اور ان کے مزاج میں اشتعال مطلقاً نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود یہ کافی چست و چالاک ہیں اور اگر خوراک کی تلاش کا انہیں موقع دیا جائے تو کئی ایکڑ زمین بھی گھوم آتی ہیں۔ اس کی نسبت لیگ ہارن قریباً شریلی نسل ہے اور عموماً مرغی خانہ کے قریب ہی رہنا پسند کرتی ہے۔

روڈ آئی لینڈ ریڈ

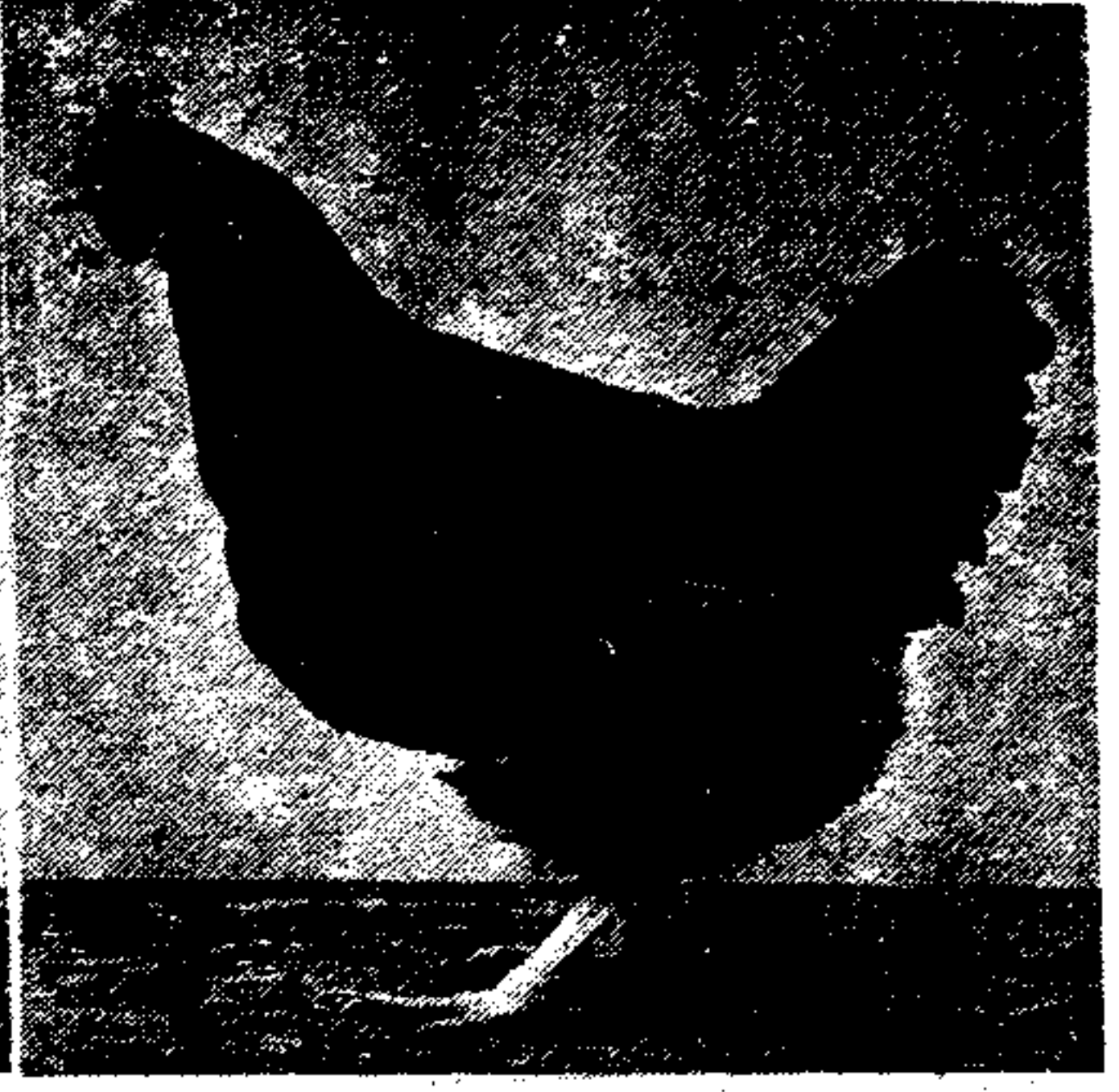
رنگ سرخ، سائز بڑا۔ ٹانگیں زرد۔ کلغی چھوٹی۔ انڈے بھی کافی اور گوشت بھی کافی۔ انڈے کا وزن قریباً ایک چھانک ہوتا ہے۔

انگریزی جماعت

اس جماعت کی چھ نسلیں ہیں۔ آرپنگٹن۔ سیکس۔ آسٹرالارپ۔ کارلش۔ ڈارکنگ پڈکیپ ان میں زیادہ مشہور آرپنگٹن۔ سیکس۔ آسٹرالارپ اور کارلش ہیں۔



روڈ آئی لینڈ ریڈ مرغا



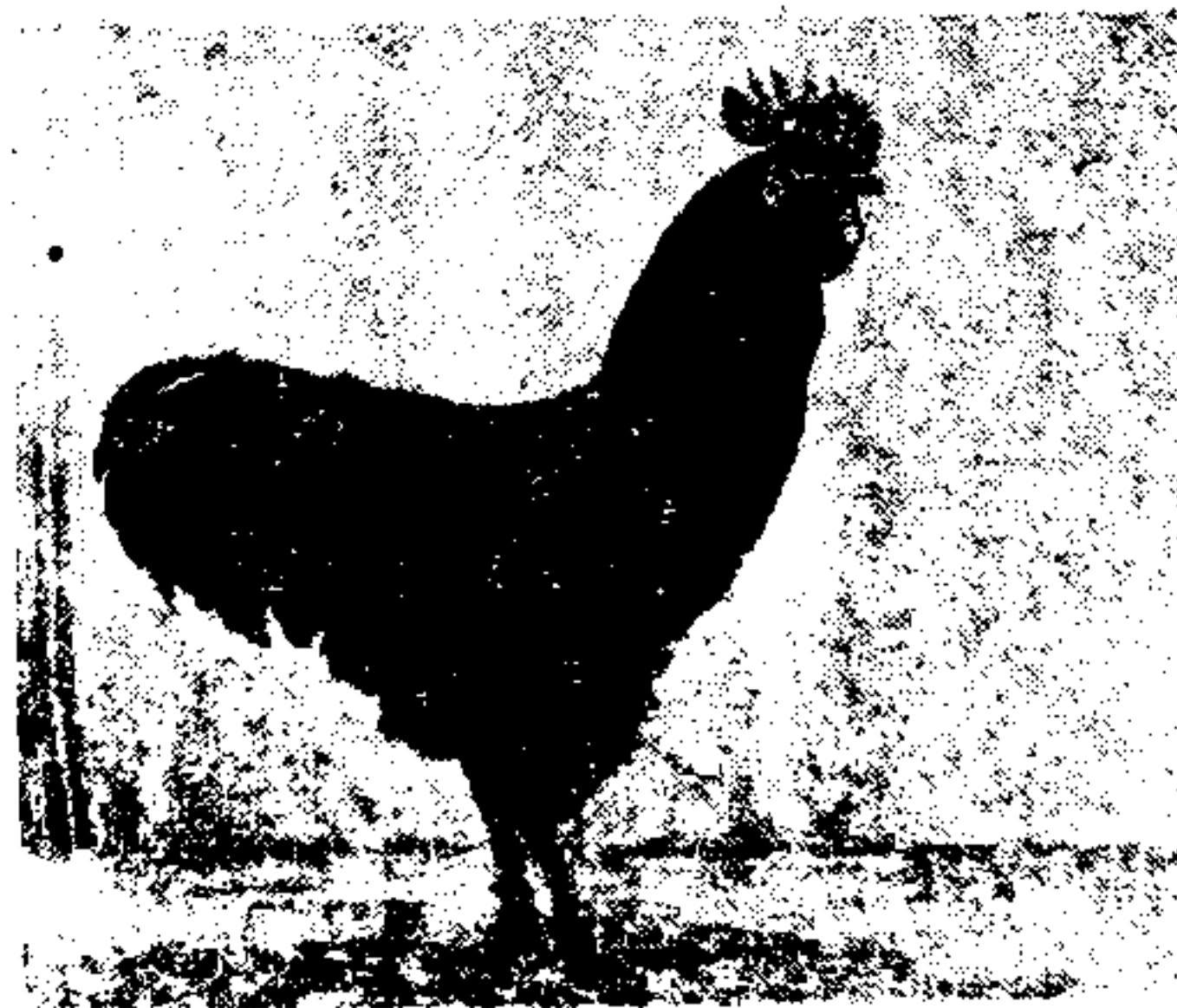
روڈ آئی لینڈ ریڈ مرغی



اصیل مرغا



اصیل مرغی



بلیک آسٹرالاپ مرغی



بلیک آسٹرالاپ مرغی

بجیرہ روم کے خطے۔

ایشیائی نسل اور امریکن جماعت کی مرغیوں کی پنڈلیاں اور جلد کی رنگت زرد ہوتی ہے مگر انگریزی جماعت کی مرغیوں کی پنڈلیاں اور جلد کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ اقتصادی نقطہ نظر سے انگریزی جماعت اور امریکن جماعت کی مرغیوں میں چنداں فرق نہیں ہے۔ انگریزی جماعت کی مرغیوں کا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے اور اعلیٰ بھی۔

لائٹ سیکس

انگلینڈ سیکس سے لائی گئی تھی۔ سائز بڑا۔ رنگ سفید۔ دم۔ بازو۔ گردن کے پروں پر زیادہ رنگت اس لئے باقی نسلوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ انڈے سال میں دو سو کے قریب۔

اسٹرالارپ

یہ نسل غیر ممالک سے منگائی گئی ہے۔ کلینی و کنٹھ سرخ۔ کان کی نوٹیں سرخ۔ آنکھ بڑی اور شوخ۔ سیاہ رنگت۔ بلیک منار کا سے آسانی سے تمیز ہو سکتی ہے۔ سائز بڑا اس لئے انڈے اور گوشت دونوں کے لئے پالی جاتی ہے۔

بجیرہ روم کے خطے کی جماعت کی نسل بیگ ہارن سب سے زیادہ مقبول ہے اس کے بعد

امریکن نسل روڈ آئی لینڈ ریڈ نیو ہیمپ شائر۔ پلائی ماؤتھ راک اور منار کا علی الترتیب مشہور ہیں۔

ولسی نسل کی مرغیاں

یہ زیادہ تر خنگلی مرغ کی پالتو صورت ہے۔ اس لئے سخت جان۔ جفاکش اور شکاری

جانوروں اور پرندوں سے نبرد آزما ہونے کی استطاعت رکھتی ہیں۔

موسمی تغیرات کو بخوبی برداشت کرتی ہیں۔ عام وبائی بیماریوں کا بدیشی نسل کی مرغیوں کے

مقابلہ میں اچھی طرح مقابلہ کرتی ہیں۔ انڈے کم دیتی ہیں۔ کڑک زیادہ اختیار کرتی ہیں اور انڈے

سینے کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ مختلف رنگوں میں پالی جاتی ہیں جن میں زیادہ تر سرخ۔ سبز۔

زرد اور سیلیٹی۔ ابتدائی رنگ ہیں۔ باہمی آمیزش سے جہاں رنگوں میں کافی تنوع پیدا ہو گیا ہے

وہاں پر کئی دیگر قسم کی نسلیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن میں چٹا گانگ۔ ننگی گردن۔ پٹھ کھسی، کورگ نامتھ

وغیرہ۔ کئی حد تک مقبول ہیں۔

اصیل نسل

جسم بھاری ہڈی مضبوط اور وزنی گوشت سے بھر پور، چھاتی پر بہت کم بال و پرائے نکلیں
چمکار۔ شرمیلی چہرہ چھاتی اور سرخ رنگ کی چوہ کی کسادہ چھاتی۔ مرغیاں زیادہ انڈے پیدا نہیں کرتیں۔
نر مرغیوں میں ان تھک۔ شوقین مزاج مرغیاں اس نسل کو زیادہ تر مرغی بازی کے لئے پالتے ہیں۔ گوشت
کافی ہوتا ہے۔

کراس بریڈ

دوغلی نسل: تمام صوبہ بھر بلکہ ملک بھر میں دیسی اور ولایتی نسل کی مرغیوں اور مرغ کے
باہمی اختلاط سے یہ نسل کافی فروغ پا گئی ہے۔ انڈوں کی تعداد کے ساتھ گوشت کا ذخیرہ بھی
خاطر خواہ کرتی ہیں اور مقابلاً سخت جان اور جفاکش بھی ہیں۔ وبائی امراض اور موسمی تغیرات کا
مقابلہ بھی اچھی طرح کرتی ہیں۔

نمائشی پرندے:۔ ان کا حسن ان کی نسل کی بقا کا باعث ہے۔ جب تک ان کے
قدردان دنیا میں موجود ہیں ایسے پرندوں کا وجود قائم رہے گا ورنہ یہ انتہائی درجہ تک غیر سود مند
ہیں نہ ان میں گوشت کی مقدار بے اور نہ انڈوں کی تعداد۔ مگر پھر بھی انسانی ذوق کا یہ معراج ہے
کہ پولش نسل کے پرندوں کا جوڑا ۲۰۰۰ سے ۳۰۰۰ روپے قیمت پارہا ہے۔ اور انڈے
۳۶۶۰۰ روپیہ فی درجن۔ پولش اور پست قامت نسلیں اس زمرہ میں آتی ہیں۔

نسل کشی۔ انڈوں کا انتخاب

چوزے نکلنے کے لئے انڈوں کے انتخاب میں جو چیز سب سے اہم اور قابلِ غور ہے وہ انڈوں کا
حسب نسب ہے دراصل یہ انتخاب صحیح معنوں میں ان مرغیوں کا ہے جنہوں نے انڈے پیدا کرنے ہوں۔
مرغیوں میں صحیح اوصاف کی نسل کشی ان کی صحت، قوت و توانائی اور وہ کس ساخت یا بناوٹ کے انڈے
پیدا کرتی ہیں نظر انداز نہ کیا جائے بار آوری جو کہ ایک موردی وصف ہے اقتضای نقطہ نظر سے مرغیوں کی
ریڑھ کی ہڈی تصور کی گئی ہے۔ اس لئے اس وصف کی موجودگی انڈے پیدا کرنے والی مرغیوں کے غول
میں جتنی زیادہ ہوگی زیادہ تعداد میں انڈوں سے چوزے پیدا ہوں گے اور کاروبار کو زیادہ منافع
حاصل ہوگا۔

زیادہ حجم کے اور کم حجم کے انڈوں کو سنل کشتی میں حتی الوسع استعمال نہ کیا جائے۔
 درمیانہ حجم کے انڈوں سے زیادہ تعداد میں چوزے نکلتے ہیں۔ ۲۳ سے ۲۵ اولس فی درجن
 وزن نہایت موزوں ہوتا ہے۔ شکل بیضوی ہو، زیادہ لمبوترے، زیادہ گول یا بے ترتیب ساخت
 کے انڈے چوزے نکلوانے کے لئے استعمال نہ کئے جائیں۔ انڈوں کا نول مضبوط ہموار اور چمکدار ہو۔
 ابتداء ہی سے کمزور کھردرے اور بے ترتیب ساخت کے نول خوراک میں چونے کی کمی اور بیضہ والی
 کی غیر طبعی صورتیں ظاہر کرتے ہیں۔ جب چوزے نکل آئیں تو ان کی چھانٹ ضروری ہے۔ کمزور اور لاغر
 چوزے نکال دیئے جائیں اور چوزوں کی تاریخ پیدائش نوٹ کر لی جائے تاکہ ان کی نشوونما کی رفتار
 اور عمر سے کاروبار کا ہر قدم پر صحیح زاچھ لگایا جاسکے۔ جو چوزے نشوونما کے دوران اپنے
 ساتھیوں کے مقابلہ میں وزن اور قد میں چھوٹے نظر آئیں ان کو فروخت کر دیا جائے۔ مرغیوں میں
 پختگی کی عمر جتنی جلدی شروع ہو جائے کاروبار پر اتنا ہی اچھا اثر پڑتا ہے۔ چوزے نکلوانے
 کے لئے یہ از حد ضروری ہے کہ انڈے تازہ ہوں۔ انڈے جتنے تازہ ہوں گے نتائج اتنے ہی
 حوصلہ افزا ہوں گے۔

انڈوں کا ذخیرہ کرنا:۔ تجارتی اور کاروباری چوزے پیدا کرنے والی جگہوں پر ہفتہ
 میں دو بار انڈوں کو سینے کے لئے رکھا جائے۔ اس صورت میں انڈوں کی عمر تین دن سے زائد نہ ہو
 چھوٹے پیمانہ پر کاروبار کی صورت میں انڈے آٹھ یوم سے زیادہ ذخیرہ نہ کئے جائیں۔ انڈوں
 کو ۵۵ ف - ۵۵ ف پر ذخیرہ کر کے رکھنے سے زیادہ شرح سے چوزے نکلتے ہیں انتہائی
 زیادہ یا انتہائی کم درجہ پر انڈے ذخیرہ کرنے سے بہت سے جنین ابتدائی مراحل ہی میں مرجھاتے ہیں
 انڈے اگر کسی خاص حالات کے تحت آٹھ دن سے زیادہ عرصہ کے لئے ذخیرہ کرنا ہوں تو ان کے
 موٹے سرے کو اوپر کی طرف رکھا جائے۔

چوزے نکلوانے کا موسم:۔ پاکستان میں ہر قسم کی آب و ہوا کے خطے موجود ہیں۔
 نقطہ انجماد پر برف سے ڈھکی چوٹیوں سے لے کر، جہنم نشان گرمی جیسے ریگ زار لیکن مرغیانی کیلئے
 سب سے موزوں معتدل موسم ہے۔ نزدیک بلندیوں اور نہ زیادہ جھلسا دینے والی ٹوکے صحرائی
 علاقے اس کاروبار کے لئے انتخاب کئے جائیں۔ چاہے ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند علاقے اس صنعت

کے لئے نہایت موزوں جگہیں ہیں۔ جہاں قدرتی ماحول کے تحت سال بھر میں انڈوں سے چوزے نکل سکتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں وسط ستمبر سے لے کر وسط اپریل تک چوزے نکلانے کا سازگار اور موزوں موسم ہے۔ نیم پہاڑی علاقے مثلاً تریٹ۔ وادی سون۔ ایبٹ آباد اور اس سے کم بلندی پر واقع نواحی علاقے اس صنعت کے پھیلنے کیلئے نہایت سہولت بخش مقامات ہیں۔ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی چوزوں کی نشوونما پر الٹا اثر ڈالتی ہے اور مصنوعی طریق سے سازگار حالات پیدا کرنا اقتصادی نقطہ نظر سے قطعی غیر سود مند ثابت ہوتا ہے۔

انڈوں کے جانچ :- انڈوں کی پیداوار میں مرغ کو کوئی دخل نہیں ہے۔ چوزے صرف بار آور انڈوں ہی سے نکل سکتے ہیں۔ یہ وہ انڈے ہوتے ہیں جو مرغی اور مرغ کے باہمی اختلاط کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے چوزے نکلوانے کے لئے انڈوں کا بار آور ہونا ضروری ہے۔ انڈے کی عمر کا اندازہ اور اس میں بار آور یا غیر بار آور کی خصوصیت انڈوں کی جانچ کے آلہ کی مدد سے کی جاسکتی ہے۔

یہ ایک معمولی اور آسان ساخت کا چھوٹا سا بیس ہوتا ہے جس کے ایک سر پر برقی لمپ لگا ہوتا ہے اور دوسرے سرے پر ایک انڈے کے قطر کے مطابق گول سوراخ اور باقی تمام کا تمام بند ہوتا ہے۔ برقی لمپ کی روشنی اس سوراخ کے راستہ باہر نکل سکتی ہے۔ انڈے کے کمرے میں اس آلہ کا برقی لمپ روشن کر کے انڈے کو مختلف پہلوؤں سے اس کے سامنے رکھ کر جانچ کیا جاتا ہے۔ انڈے کے کشادہ سر پر واقع ہوا کا خلا اکثر معمول سے بڑا ہوگا تو انڈا پرانا ہوگا اور پانچ یوم انڈوں کو انجیوبیٹر میں رکھنے کے بعد اگر جانچنے پر زردی بالکل شفاف نظر آئے گی تو انڈا غیر بار آور ہوگا اور اگر اس میں سیاہ دھبہ اور خون کی دھاریاں مگرٹی کی مانند نظر آئیں گی تو وہ انڈا بار آور ہوگا۔

انڈوں سے چوزوں کا نکلوانا۔ یا۔ چوزوں کی پیدائش

انڈوں سے چوزے دو طریق سے نکلوائے جاتے ہیں :-

۱ : قدرتی طریق

۲ : مصنوعی طریق

جب کاروبار محدود ہو تو تدریجی طریق یعنی کرکٹ مرغیوں کی مدد سے چوزے نکلوانے جائیں اور جب کاروبار وسیع پیمانہ پر ہو تو مصنوعی طریق استعمال کیا جائے۔
 وسیع اور محدود کاروبار میں جو امتیازی لیکر تھور کی گئی ہے۔ وہ ایک صد انڈے پیدا کرنے والی مرغیوں کی تعداد ہے۔

تدریجی طریق

- (۱) ایسی مرغی کا انتخاب کیا جائے جو اچھی کرکٹ تندرست اور توانا ہو۔
- اگر یہ مرغی بازار سے خریدی جائے تو چار روز یا ایک ہفتہ تک اس کے نیچے انڈے نہ رکھے جائیں بلکہ اس کا ملاحظہ کیا جائے کہ بیمار تو نہیں بہتر تو یہ ہے کہ رانی کھیت و یکسین کا ٹیکہ لگواتے ہی کروایا جائے تاکہ پانچ روز کے اندر یہ بیماری سے محفوظ ہو جائے یا بیمار ہو تو بیماری کا پتہ چل جائے
- (۲) مرغی کی جسامت کے مطابق انڈوں کی تعداد مقرر کی جائے۔ چھوٹی جسامت والی مرغی کے نیچے ایک درجن سے زائد انڈے نہ رکھے جائیں۔
- تمام کے تمام انڈے مرغی کے نیچے رکھنے سے پیشتر بہتر یہ ہے کہ دو تین انڈے آزمائش کے طور پر مرغی کے نیچے رکھ کر تسلی کر لی جائے کہ مرغی پختہ طور پر کرکٹ ہے۔
- (۳) مرغی کے پروں کا بعد معائنہ کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ ان میں اگر جوئیں خارش، کرم چیچر یا ان کے نیچے موجود ہوں تو پہلے ان کو کرم کش دوا کی مدد سے تلف کر لیا جائے اور پھر پروں پر ان کرموں وغیرہ کو پرے رکھنے کے لئے کوئی دوا چھڑک لی جائے۔
- (۴) گھاس پھوس بھوسہ یا پیال کا گھونسلا بنا کر اس میں انڈوں کو رکھ دیا جائے۔
- (۵) مرغی کو انڈوں پر بٹھانے کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں قدرے تاریکی خاموشی اور ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہو تاکہ مرغی اطمینان اور سکون سے انڈوں پر بیٹھ کر انہیں سیکے مرغی کو شام کے وقت انڈوں پر بٹھایا جائے اس وقت کیونکہ ایک نو مرغی کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے اس کے ساتھ خاموشی اور سکون رات کو زیادہ حاصل ہوتے ہیں اور صبح تک مرغی انڈوں سے اچھی مانوس ہو جاتی ہے۔
- (۶) مرغی کو ہر روز ایک دفعہ غھوڑے وقفہ کے لئے انڈوں سے اٹھایا جائے۔

مصنوعی طریق سے چوزے نکالنا۔

جب کاروبار وسیع ہو تو قدرتی طریق سے چوزے نکلوانے ناممکن ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مصنوعی طریق اقتصاد سی نقطہ نگاہ سے اختیار کرنا پڑتے ہیں۔ ان کیو بیٹری یا چوزے نکلوانے والی مشین میں وہ تمام آسائشیں مہیا کی جاتی ہیں جو مرغی قدرتی طریق کے تحت انڈوں کو بیسے میں ہم پہنچاتی ہیں مثلاً

۱۔ موزوں درجہ حرارت

۲۔ نسبتی نمی کی شرح فیصد

۳۔ انڈوں کی پوزیشن یا حالت کو متواتر بدلتے رہنا۔

۴۔ تازہ ہوا کی آمدورفت کا بندوبست۔

موزوں درجہ حرارت :- ۹۹، ۵ سے لے کر ۱۰۰ درجہ حرارت فارن ہائٹ تسلیم شدہ درجہ حرارت ہے۔ نسبتی نمی پہلے اٹھارہ یوم تک ساٹھ فیصدی اور آخری تین ایام میں ۷۰ فیصد انڈوں کو کم از کم دن میں آٹھ بار اٹھا پٹھا جائے۔ ہوا میں آکسیجن کی مقدار ۲۱ فیصد سے کم نہ رہے اور کاربن ڈی آکسائیڈ ۰.۰۵٪ سے زیادہ نہ ہو۔ موجودہ زمانہ کی ساخت کی مشینوں میں مندرجہ بالا سہولتیں خود بخود نظام کے تحت مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کو بیٹری یا چوزے نکلانے والی مشین میں درجہ حرارت یا تو برقی رو کی مدد سے پہنچائی جاتی ہے یا دیگر حرارت پہنچانے والے ذرائع سے وہ انکیو بیٹری جن میں ہر دو طریق سے حرارت پہنچانے کے بندوبست ہوتے ہیں وہ بہتر ہوتے ہیں کیونکہ کئی گھنٹوں برقی رو اگر محفل رہے تو تشویش کا باعث نہیں بنتی۔ چوزے نکلانے والی مشین مختلف سائز کی ہوتی ہیں۔ ان کی جماعت بندی یوں کی ہے۔

FARM INCUBATOR

۱۔ فارم انکیو بیٹری

MAMOTH INCUBATOR

۲۔ فیل پیکر انکیو بیٹری

فارم انکیو بیٹری جن کی گنجائش ۳۰۰ انڈے تک ہوتی ہے عموماً گھر بھر ضروریات یا گھریلو صنعت کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں۔

فیل پیکر انکیو بیٹری :- تجارتی اور کاروباری اداروں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان میں

ہزار ہانڈوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ گورنمنٹ پوسٹری فارم ٹریپولی لاہور چھاؤنی میں ایک ایسی چوڑے نکالنے والی مشین ہے جس میں ۴۵۰۰ ہانڈوں کی گنجائش ہے۔ تمام کمپنیاں جو انکیوبیٹرز تعمیر کرتی ہیں۔ وہ ساتھ ہی ہدایات بھی جاری کرتے ہیں جن پر عمل کرنا چاہیے۔

مشین میں ہانڈے رکھنے سے قبل تمام ضروریات کی اچھی طرح پڑتال کی جائے اور جب ایک یا دو ایام تک وہ نہایت نسلی بخش طریق سے تمام تقاضے پورے کر رہا ہو تو ہانڈوں کو اس میں طریقہ کے مطابق رکھ دیا جائے۔

ہانڈوں کی پہلی جانچ پانچویں دن کر کے تمام غیر بار آور ہانڈے نکال کر انہیں فروخت کر دیا جائے۔ اور باقی بار آور ہانڈوں کو دوبارہ مشینوں میں قائم کر کے رکھ دیا جائے۔ اٹھارویں دن پھر جانچ کی جائے اور زندہ جنین والے ہانڈے پہلی پشتوں سے چوزے نکلنے والی پشتوں میں منتقل کر دیے جائیں۔ جب تمام کے تمام چوزے نکل آئیں تو خول نکال دیئے جائیں اور جب وہ خشک ہو کر روٹی کے گالوں کی مانند ہو جائیں تو انہیں مصنوعی پرورش گاہ میں منتقل کر دیا جائے جہاں درجہ حرارت ۹۵ ° ف سے ۱۰۰ ° ف ڈگری تک قائم کیا ہوا ہو۔

چوزوں کے پرورش گاہ: مصنوعی پرورش گاہ میں ایسا انتظام موجود ہو جس کی رو سے زیادہ سے زیادہ فزائیدہ چوزے پرورش پا کر سود مند دور میں آجائیں۔ کاروبار کا دار و مدار اور اس کی بقا صرف اس ایک عنصر کی رہن منت ہے۔ جتنی بلند شرح سے چوزے پرورش پائیں گے۔ کاروبار میں اتنا ہی زیادہ فروغ ہوگا۔

مصنوعی پرورش گاہ کی حسب ذیل ضروریات ہیں۔

- ۱- موزوں درجہ حرارت
- ۲- مناسب جگہ
- ۳- ہوا اور روشنی کا بندوبست
- ۴- مصنوعی پرورش گاہ میں صفائی کا بندوبست
- ۵- خوراک اور پانی کا حصول بندوبست
- ۶- شکاری پرندوں اور جانوروں سے بچاؤ کی تدابیر

درجہ حرارت ۱۔ پہلے ہفتہ درجہ حرارت ۹۵ ف سے ۱۰۰ ف ڈگری تک ہو۔ اس کے بعد ہر ہفتہ کے اختتام پر ۵ درجہ حرارت کم کر دیا جائے۔ حتیٰ کہ چھ ہفتہ کے بعد درجہ حرارت ۷۰ ف ہو۔ چھ ہفتہ کے بعد معمولی موسمی تغیر و تبدل آسانی سے برداشت کرنے کی قوت چوزوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر غیر معمولی موسمی تغیر و تبدل واقع ہو جائے اور چوزے گوشوں میں انبار ہونا شروع ہو جائیں تو درجہ حرارت زیادہ کر دیا جائے۔ چھ ہفتہ کے بعد عموماً مصنوعی حرارت کی ضرورت درپیش نہیں ہوتی۔

ہوا اور روشنی کا بندوبست ۱۔ تازہ ہوا کی آمد و رفت کا محقول انتظام ہونا کہ کافی مقدار میں آکسیجن کا ذخیرہ حاصل ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی کاربن ڈائی آکسائیڈ فاضل رطوبت اور کاربن مالو آکسائیڈ کا اخراج ہو سکے۔ زیادہ رطوبت یا نمی بیماری کے جراثیم کی نشوونما میں سازگار حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے اتنی رطوبت یا نمی جس سے بچھالی خشک رہے کافی رہتی ہے۔ بہت خشک ماحول میں پروں کی پیداوار سست ہو جاتی ہے۔

صفاٹے ۱۔ چوزوں کی پرورش میں پرورش گاہ کی صفائی ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر صحت اور صفائی کا پروردگرم مرتب کر کے ہر وقت ملحوظ رکھا جائے تو ان عظیم نقصانات کا تدارک ہو جاتا ہے جو بیماری پھیلنے اور اندرونی اور بیرونی طفیلی کرموں سے پیدا ہوتے ہیں اور صفائی کی بدولت یہ سب حاصل ہو جاتا ہے۔

مناسب جگہ ۱۔ زیادہ جگہ سے چوزوں کی نشوونما سست ہو جاتی ہے اور اموات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک چوزہ کو مصنوعی ماں کے نیچے جب کہ وہ برقی رُو سے چل رہی ہو تو سا مریج انچ جگہ درکار ہوتی ہے اور دس مریج انچ جب کہ وہ تیل کی مدد سے چل رہی ہو جہاں چوزے بالکل قید و بند حالت میں پرورش کئے جائیں تو اس صورت میں ایک چوزہ کے لئے پرورش گاہ میں جتنی جگہ درکار ہوگی وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) مریج فٹ فی چوزہ

(۱۱) مریج فٹ

ایک دن سے چھ ہفتہ کی عمر تک فی چوزہ

۷ ہفتہ سے ۱۲ ہفتہ کی عمر تک

خوراک کیلئے جگہ :-

- ۱- ایک دن سے ۲ ہفتہ کی عمر کے ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ = ۱۰۰ اینچ لمبی
- ۲- تین سے چھ ہفتہ کی عمر تک ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ = ۱۷۵ اینچ لمبی
- چھ ہفتہ سے اوپر اور ۱۲ ہفتے تک عمر کے ۱۰۰ چوزوں کے لئے = ۳۰۰ لمبی
- موسم گرمیوں میں موسم کی شدت کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

پانی کیلئے جگہ :-

ایک دن سے ۲ ہفتے کی عمر کے ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ ۲۰ اینچ لمبی یا دو ایک گیلن والے چشمہ نمائز (۲ گیلن پانی)۔

تین ہفتہ سے ۱۲ ہفتہ تک عمر کے لئے ۱۰۰ چوزوں کے لئے جگہ ۴۰ اینچ لمبی یا تین گیلن والے چشمہ نمائز (۴ گیلن پانی)۔

موسم گرمیوں میں موسم کی شدت کے مطابق اضافہ کر دیا جائے۔ ۸ ہفتہ کی عمر کو پہنچنے سے قبل چوزوں کو رانی کھیت فاؤل پاکس سپاٹرو کی ٹوسس جیسی بیماریوں سے بذریعہ محفوظ کر لیا جائے اس کے علاوہ کاسیڈی اوکس یعنی خوبی پیش اور کوڈینز سے بھی محفوظ کرنے کے لئے مخصوص ادویات کے دور مکمل کئے جائیں ٹیکے اور ادویات کے ادوار کی ترتیب حساب ذیل ہے۔

ایک یوم رانی کھیت ۱۱ طاقت ویکسین کا ایک قطرہ آنکھ میں ڈالا جائے۔

تین ہفتہ - کاسیڈی اوکس - سلفا کوڈناکسلین (ایم ایڈین) ایک انس تین گیلن پینے کے پانی میں متواتر ایک ہفتہ - اور ایوی سول ۲ انس فی گیلن پینے کے پانی میں تین دن تک دی جائے۔ ایک ماہ عمر میں رانی کھیت ۱۱ طاقت ویکسین کا ذریعہ ٹیکہ کیا جائے۔ چھ ہفتہ عمر میں فاؤل پاکس کا ٹیکہ بذریعہ خراش لگایا جائے۔ سات ہفتہ عمر میں کاسیڈی اوکس کیلئے ایک انس سلفا کوڈناکسلین تین گیلن پینے کے پانی میں ایک ہفتہ پلائیں۔ دو ماہ کی عمر میں سپاٹرو کی ٹوسس ویکسین کا ذریعہ ٹیکہ کیا جائے۔ دو ماہ کی عمر میں نر اور مادہ علیحدہ علیحدہ کر دیے جائیں۔

۲ ماہ سے پانچ ماہ کی عمر تک مرغیوں کا ایک اہم دور ہوتا ہے۔ یہ وقفہ قناعت مندرجہ کاربوری لحاظ سے اتنا ہی سود مند ہوتا ہے۔ اس عرصہ کے لئے اگر چوزوں کو سپر اکا ہوں میں رکھا جائے

توپرورش بہتر ہوتی ہے کیونکہ چراگاہوں میں اگی ہوئی سبزلیوں میں وہ امرت ہوتا ہے جو کسی دیگر
 کیمیادی طریق سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ چراگاہ میں چوزوں کے لئے تمام حفاظتی تدابیر کو مد نظر
 رکھا جائے۔ مثلاً بچھالی کھانے پینے کے برتن۔ شب باستی کے لئے قیام گاہیں بر موسمی اثرات سے
 بچاؤ اور جنگلی پرندوں اور جانوروں سے بچاؤ وغیرہ وغیرہ۔ ہر پرندہ کو اس عمر میں ۲ مربع فٹ جگہ
 درکار ہوتی ہے، ہلکی نسل کی مرغیوں کو ۴ ماہ کی عمر میں اور بھاری نسل کی مرغیوں کو ۵ ماہ کی عمر میں اڈے
 دینے والے گھروں میں منتقل کر دیا جائے۔ اڈے دینے والے گھروں میں حسب ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔

ہلکی نسل کی مرغیوں کے لئے فرشی جگہ = ۳ مربع فٹ

بھاری نسل کی مرغیوں کے لئے فرشی جگہ = ۴ مربع فٹ

شب باستی کے لئے جگہ ۸ اینچ۔ چوب کی چوڑائی ۲ ۱/۲، موٹائی ۲ ۱/۲ اور کنارے گول اور دو
 چوبوں کا درمیانی اور دیوار سے فاصلہ ۳ ۱/۲، چوب کی بلندی سطح زمین سے بھاری نسل کے
 لئے ۱ ۱/۲ فٹ اور ہلکی نسل کے لئے ۲ ۱/۲ فٹ۔ خوراک کے لئے جگہ ۳ ۱/۲ مربع فٹ۔

پانی کی مقدار تین سے ۶ گیلن ۱۰۰ مرغیوں کے لئے۔ اڈوں کے لئے گھونسے، ہر
 پانچ مرغیوں کے لئے ایک گھونسلا ۱۲ اینچ لمبائی، ۱۲ چوڑائی، ۸ بلندی اور گہرائی ۶ اور
 داخل ہونے کا راستہ ۸، قطر باہر ۸ چوڑا اور ۸ اینچ بلند۔

مرغیوں کیلئے جگہ کا چناؤ :- مرغی خانہ کے لئے نشیب کھرو سیم والی زمین کو
 انتخاب میں نہ لایا جائے اور ایسی جگہ جہاں پہلے مرغی خانہ ماضی بعید میں رہا ہو اس کو نظر انداز
 کر دیا جائے کیونکہ ایسی جگہ بیماری کے جراثیم کے لئے نہایت موزوں ہوتی ہے اور بیشتر بیماریوں کے
 جراثیم کی حامل ہوتی ہے۔

جگہ :- مرغی خانہ بلند جگہ پر واقع ہو، زمین میں مٹی اور ریت کی نسبت موزوں حد تک
 ہو۔ بہتر ہے کہ فرش سینٹ یا بھری سے بنایا گیا ہو۔ اس کی حالت ہمیشہ خشک رہنی چاہیے۔
 مکان کی ساخت امدان اور اس میں زیادہ روشنی اور ہوا کا بندوبست ہو۔ وہ آسانی سے صاف
 ہو سکتے ہوں اور ان میں ادویات کا پیرے یا فوارہ دار پھڑکاؤ آسانی سے ہو سکے۔ مکان کے دونوں
 طرف خروج راستے ہونے چاہئیں جن پر شکاری جانور سے محفوظ رکھنے کے لئے جالی لگی ہو اور

جالی کم از کم ایک فٹ زمین کے اندر دبی ہوتی ہو۔ فیکٹری نما یا چھتر نما سرکنڈے کی چھت موزوں ہوتی ہے۔ روشندان اور دتپکوں کی ساخت ایسی ہونی چاہیے جو موسمی تغیرات کے مطابق کھولے اور بند کئے جاسکتے ہوں۔

خوراک ۱۔ مرغابی کی صنعت سے وابستہ اخراجات میں زیادہ حصہ خوراک کا ہے۔ اخراجات کا اندازہ کل اخراجات کے نصف سے زیادہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ان اخراجات کو خفنا کم کیا جائے گا۔ رو باری لحاظ سے اتنا ہی سود مند ہوتا ہے۔ گھٹیا قسم کے اناج اور مختلف صنعتوں سے حاصل شدہ غنمی پیداوار، سبزیاں، چوکر، مچھلی کا چورا، نشاستہ نکالی مکئی کا چورا، خون مردار گوشت اور دیگر کٹی ایسی اشیاء جو بظاہر ضائع ہو رہی ہوں ان کو استعمال میں لاکر غذائی اخراجات کم کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کپڑے، مکوڑے بھی مرغیوں کے جسم سے گزر کر گوشت اور انڈے جیسی لذیذ غذا میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ انسان اور حیوان کے جسم کی ساخت میں چند یکساں قسم کے ایسے اجزا موجود ہیں جن کے مختلف فرائض ہیں جو یہ جسم میں سرانجام دیتے ہیں۔

- ۱۔ پانی ۲۔ پروٹین یا لحمیات ۳۔ کاربوہائیڈریٹ
۴۔ روغنیات ۵۔ معدنیات ۶۔ حیاتین یا وٹامن

ان اجزا کی جسم میں معین اور مطلوبہ مقدار مشقت اور جسمانی تقاضات کے پیش نظر متوازن خوراک کے ذریعہ قائم رکھی جاسکتی ہے۔

نباتات اور حیوانی ذریعہ سے حاصل ہونے والی ہر چیز اپنے کیمیائی تجزیہ میں متذکرہ بالا اجزا کے سوا اور کسی چیز کو ظاہر نہیں کرے گی اور ہر ایسی چیز میں ان کیمیادی اجزا کی نسبت مختلف ہوگی۔ پروٹین یا لحمیات جسمانی رگ دریشہ کی تعمیر اور جسمانی اندرونی بیرونی توڑ پھوڑ میں حصہ لیتے ہیں۔ کاربوہائیڈریٹ اور روغنیات جسم میں توت اور توانائی اور حرارت پیدا کرتے ہیں۔ معدنیات ہڈیوں کی ساخت اور انڈوں کے خول کی ساخت میں استعمال ہوتے ہیں۔

مرغیوں کی خوراک کے قابل اجناس

نباتی پروٹین چنے، مٹر، لوبیہ، روانہ، مونگ، ماش، کھلی بنولہ، کھل تل، اسی کا چوہ، سبز گھاس، لوسرن وغیرہ۔

جیوانی پروٹین - دودھ - لسی - گوشت - خون - اد جزی - کلیجی - مچھلی کا چورہ - ہڈی کا چورہ
 معدنیات :- چونے کا پتھر - سیپ - گھونگے - نمک خوردنی -
 کاربوہائیڈریٹ :- مکئی - جو - گندم - جوار - جئی - باجرہ - دھان - شیرہ راب -
 پھک - چوکر -

مرغی کے جسم کو اگر متوازن خوراک اس کے جسمانی تقاضوں کے مطابق فراہم ہوتی رہے تو
 تمام جسمانی افعال اچھے طریقہ پر سرانجام پا جاتے ہیں اور مرغی کی نشوونما اور انڈوں کی پیداوار بخوبی
 ہو جاتی ہے اگر خوراک میں کمی یا بیشی ہوگی تو انڈوں کی پیداوار کم ہو جائے گی جس سے کاروبار میں
 خسارہ واقع ہو جائے گا۔ مرغی کی ساری زندگی میں غذائی لحاظ سے تین ادوار ہیں -

پہلا ادوار :- یہ دور پیدائش سے شروع ہو کر بارہ ہفتہ تک رہتا ہے۔ اس دور
 میں جسم کے رگ دریشہ کی تعمیر ہو رہی ہوتی ہے - ہڈیوں کا حجم بڑھنا ہوتا ہے - اس لئے اس
 عرصہ میں لحمیات یا پروٹینز خوراک میں اچھی خاصی مقدار میں درکار ہوتے ہیں اور ساتھ ہی معدنیات کی بھی
 زیادہ ضرورت ہوتی ہے - بناتی حیوانات کے ساتھ جیوانی ذریعہ سے حاصل ہونے والے لحمیات بھی خوراک
 میں تقریباً کل لحمیات یا پروٹینز کا ایک چوتھائی حصہ شامل کیا جائے۔ لحمیات یا پروٹینز ۲ فیصد سے
 کم نہ ہوں

دوسرا ادوار :- یہ دور تین ماہ سے لے کر پانچ ماہ کی عمر تک رہتا ہے - بالیدگی کی
 رفتار پہلے دور کے مقابلہ میں نسبتاً کم ہوتی ہے - اس لئے لحمیات یا پروٹینز اتنی مہجاری
 نسبت سے خوراک میں درکار نہیں ہوتے مگر اٹھارہ فیصد سے کسی صورت کم نہ ہوں -

تیسرا ادوار :- یہ دور پانچ ماہ کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور جب تک مرغی انڈے دیتی رہتی
 ہے جاری رہتا ہے - اس دور میں انڈوں کی پیداوار کے لئے کافی طاقت و توانائی کی ضرورت ہوتی
 ہے - انڈوں کے خوں کی ساخت میں معدنیات کا کافی حصہ استعمال ہوتا ہے جس کا دار و مدار
 مرغی کے انڈوں کی تعداد پر ہے - زیادہ مقدار میں انڈے پیدا کرنے والی مرغیاں معدنیات زیادہ
 مقدار میں طلب کرتی ہیں - طاقت - توانائی اور حرارت کو قائم رکھنے کے لئے توانائی پیدا کرنے والی
 خوراک زیادہ مقدار میں درکار ہوگی - اس لئے کاربوہائیڈریٹ کا مصرف بڑھ جائے گا لحمیات

یا پروٹینز کی مقدار خوراک میں ۱۵ فیصد کے لگ بھگ رکھی جائے۔
خوراک کا اندازہ

۱۰۰ چوزے ایک دن کی عمر سے ایک ہفتہ تک ہفتہ بھر میں ۱۰ پونڈ خوراک کھا جاتے ہیں۔
۱۰ ہفتہ کی عمر تک ہر ہفتہ اس خوراک میں ۱۰ پونڈ کا اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہر ہفتہ
۵ پونڈ کا اضافہ ہوتا ہے جو بیس ہفتہ کی عمر تک جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد خوراک کی کھپت
میں یکسانیت آجاتی ہے یعنی روزانہ آدھ پاؤنی مرعی۔

مرغیوں کی خوراک کے چند نسخے

نمبر	نام	۸ ہفتہ کی عمر تک کے چوزوں کے لئے وزن	۹ ہفتہ سے ۲۰ ہفتہ تک کی عمر کے چوزوں کے لئے پونڈ	۲۰ ہفتوں سے زائد عمر کے چوزوں کے لئے میں
۱	مکئی، جوار، گندم	۱ ۲ ۳ ۴	۵ ۶ ۷ ۸	۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
۲	برسیم کے پتوں کا چورا	۳ ۳ ۳ ۳	۴ ۴ ۴ ۴	۵ ۵ ۵ ۵
۳	شیرہ راب	۱۵	۱۰	۱۰
۴	خشک گوشت کا چورا	۶ ۶ ۲ ۶	۶ ۶ ۲ ۶	۵ ۵ ۵ ۵
۵	خشک خون کا چورا	۸ ۶ ۲ ۸	۸ ۶ ۲ ۸	۲
۶	چھدا اتے بنولہ کی مکھن	۵ ۱۴ ۵ ۵	۵ ۵ ۵ ۵	۵ ۱۰ ۱۰ ۱۰
۷	تیلوں کا چورا	۵ ۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰ ۹

۸	پھک چاول	۱۰	-	۱۰	-	۵	-	۱۰	-	۵	-	۵
۹	ہڈیوں کا چورا	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵
۱۰	چونے کا پتھر	-	-	-	-	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۱۱	مچھلی کا نیل	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۱۲	ٹنگ	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۱۳	میٹکیز سلیٹ	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵

برائٹر پالنا — ایک نفع بخش تجارت

یوں تو صنعت مرغبانی سے لاتعداد مسائل وابستہ ہیں لیکن ان میں دو مسائل یعنی گوشت اور انڈوں کے لئے مرغیوں کی پرورش خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ گوشت کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے مرغیاں پالنا شد ضروری ہے۔

ہماری خوراک میں حیوانی لحمیات کی مقدار پہلے ہی ضرورت سے کم ہے اور اب گوشت کی قیمت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ خوراک کا یہ حیوانی حصہ جس میں جسم کو بالیدگی اور قوت بخشنے والے اجزاء یعنی امائنو ایسڈز شامل ہوتے ہیں۔ ایک صحت مند اور مضبوط قوم کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن پاکستان میں گوشت اور انڈوں کا استعمال دیگر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں قریباً نصف ہے۔ گوشت اور انڈوں کی تسلی بخش مقدار فراہم کرنے کے لئے ہمیں موجودہ پیداوار سے ۳۶ گنا زیادہ گوشت اور ۶۴ گنا زیادہ انڈے پیدا کرنے ہوں گے۔

حالات کا گہرا جائزہ لینے کے بعد حکومت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ عوام میں "برائٹر پالنے کا شوق پیدا کیا جائے۔ اس طرح وہ نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کریں گے۔ بلکہ اپنی آمدنی میں بھی معقول اضافہ کر سکیں گے۔

برائٹر مرغیوں کی ایک خاص نسل ہے جو سفید کارنش۔ سفید راک اور نیو ہیمپ شائر ایسی نسلوں کی باہمی نسل کشی سے وجود میں آتی ہے۔ برائٹر پرندہ ۹ ہفتے کی عمر میں ۳ سے ۴ پونڈ وزنی ہو جاتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ برائلر نسل کے پندے بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ امریکہ میں کٹے گئے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ برائلر پندے کے جسمانی وزن میں ۲ پونڈ خوراک کے عوض ایک پونڈ کا اضافہ ہوتا ہے۔

جیسے گھوڑوں کا گھوڑا عام گھوڑے سے مختلف ہوتا ہے اسی طرح برائلر عام مرغیوں سے مختلف ہوتا ہے۔ برائلر چونکہ بہت تیزی سے بڑھتے ہیں اس لئے انہیں عمدہ اور متوازن خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ برائلر کی اچھی متوازن خوراک میں لحمیات کی شرح ۲۰ سے ۲۱ فی صد تک ہونی چاہئے۔ جس میں ۶ فی صد حیوانی لحمیات ہوں۔ اس خوراک میں ریشوں اور روغن کی مقدار ۳ فی صد سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ خوراک میں خونی پیمپش (کاکسیڈی اڈس) جیسی امراض کی روک تھام کے لئے موثر ادویہ اور رفتار بالیدگی بڑھانے والے اجزا بھی شامل ہونے چاہئیں۔

پاکستان میں اس وقت صرف ایک ہی ادارہ — یوربرادرز رحیم یار خاں مرغیوں کی خوراک تیار کرتا ہے۔ عوام کے سرمایہ سے ایسے مزید اداروں کے قیام کے لئے حکومت کو شش کر رہی ہے۔ ایک ادارہ تخت بھائی کے مقام پر کام شروع کر چکا ہے۔ یہ فی الحال یوٹیشن کالاشن تیار کرتا ہے عنقریب یہاں مرغیوں کی خوراک بھی تیار ہونے لگے گی۔

جلد ہی چارسدہ۔ لاہور اور حیدرآباد میں بھی مرغیوں کی خوراک تیار کرنے والے ادارے قائم ہو جائیں گے۔

صنعت برائلر کی کاسیابی کا انحصار عمدہ اور متوازن خوراک کے مناسب داموں دستیاب ہونے اچھی نسل کے چوزے ملنے۔ مرغی خانہ کا ساز و سامان سستے داموں ملنے۔ متعدی امراض سے بچاؤ کے قابل اعتماد اور موثر ٹیکے اور سند و ختگی کے لئے مناسب منڈمی کی موجودگی پر ہے۔ صنعت کے فروغ کے لئے محکمہ امور حیوانات کے کارکن فنی مدد اور مشورے دے رہے ہیں۔ محکمہ متعدی امراض کی روک تھام کے لئے موثر ٹیکے بھی تیار کرتا ہے۔

برائلر پالنے کی صنعت کراچی میں کافی مقبول ہوئی ہے۔ وہاں ۲۰ سے زیادہ یونٹ جن میں ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰۰ تک برائلر تیار ہوتے ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ کراچی میں فی الحال پی۔ پی۔ آئی۔ اے شیپورز کے برائلر چوزے مہیا کر رہا ہے۔ جلد ہی کراچی میں — کوبز (COBS) اور

لاہور (ARBOR) اور ایکہ (ACHORS) جیسی عالمی شہرت یافتہ فرمیں پاکستانی حصہ داروں کے اشتراک سے کام شروع کر دیں گی۔ یہ فرمیں اعلیٰ افسل کے برائڈ چوز صنعت سے وابستہ چھوٹے یونٹوں کو ہیبائیز کریں گی۔ کراچی میں مرغیوں کی روزانہ کھپت ۶ ہزار کے قریب ہے۔ خیال ہے کہ ملک کے اس حصہ کی ضرورت مندرجہ بالا تین فرموں کے چھوٹے یونٹوں کو ایک دن کے چوزے ہیبائیز کرنے پر پوری ہو جائے گی۔

لاہور میں محکمہ امور حیوانات کی زیر نگرانی پیکیجز لمیٹڈ (PACKAGES LTD) نے ایک برائڈ فارم قائم کیا ہے۔ محکمہ امور حیوانات کی مدد سے اس فرم نے ٹیکساس کی ٹائی لین انڈسٹری سے معاہدہ کیا ہے۔ یہ فارم چھوٹے یونٹوں کو مارچ ۱۹۶۵ء سے ایک دن کے چوزے مناسب داموں ہیبائیز کرنے لگے گا۔

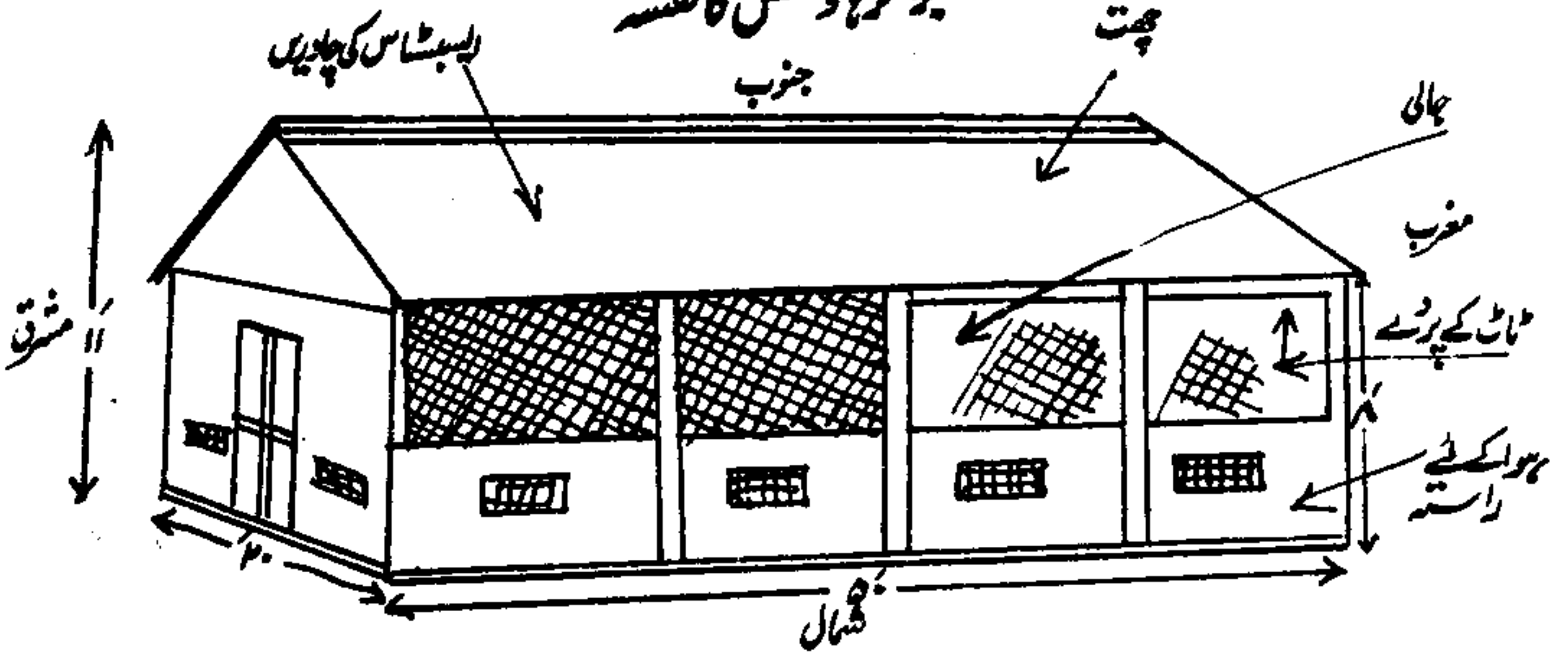
محکمہ امور حیوانات کے تعاون اور فنی امداد کی بدولت لاہور میں اس صنعت کے قیام کی ابتدا حوصلہ افزا ہے۔ یہاں ۱۰۰۰ برائڈ تیار کرنے والے قریباً ۶ یونٹ کام کر رہے ہیں کراچی اور لاہور کے موسم میں بہت فرق ہے۔ مسز مرزا آف کینال بینک کے پہلے کامیاب تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ لاہور میں برائڈ جون۔ جولائی اور اگست کے سخت موسم میں بھی پرورش پاسکتے ہیں۔ حقیقت لاہور میں اس صنعت کی طرف رجحان پیدا کرنے کا سہرا انہی محترموں کے سر ہے۔

لاہور کے موسمی حالات کے پیش نظر یہاں پرندوں کی رہائشی عمارت کا محور مشرق اور مغرب کی جانب اور عمارت کا رخ شمالاً جنوباً ہونا چاہیے۔

لاہور کے پچھلے ۱۰ سالہ موسمی حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ۱۰۰۰ برائڈ چوزوں کی پرورش کے لئے رہائش گاہ میں ۱۰۰۰ مربع فٹ فرشی رقبہ ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے ۵۰ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا کمرہ موزوں رہے گا۔ کمرے کا فرش بجری سینٹ سے بنا ہوتا کہ یہ نمی سے محفوظ رہے۔ نمی جراثیم، اور کرموں کی افزائش کے لئے موزوں حالات پیدا کرتی ہے۔ اطراف پر دیواروں کی بلندی ۲ سے ۳ فٹ تک ہو اور ان میں فرش کے قریب روشن دان بھی ہونے چاہئیں۔ دیوار سے اوپر ۷ یا ۸ فٹ کی بلندی تک نصف اونچ سو راج کی جالی لگائی جائے جالی کی بجائے سینٹ کے جالی دار چوکھٹے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ پھت دونوں طرف ڈھلوان یا

ایک ہی طرف ڈھلوان (A, A) بنائی جائے۔ ایسیبس ٹاس کی چھت سستی اور پتھر
رہتی ہے۔ چھت کی انتہائی بلندی ۱۱ فٹ اور اطراف پر بلندی ۸ فٹ رکھی جائے۔

یوانٹرا ہاؤس کا نقشہ



چھت کا کنارہ دیوار سے دو فٹ آگے تک بڑھا ہوتا کہ کمرہ بارش کی بھوار اور موسم گرمی میں
سورج کی شعاعوں سے محفوظ ہے۔ چھت کی اندرونی سطح پر سیاہ اور بیرونی سطح پر سفید رنگ کر
دیا جائے۔

شدید گرم اور حبس کے دنوں میں ہوا کی آزادانہ آمد و رفت کے لئے دیوار کے روشندان
استعمال کئے جاویں۔ کمرے کے مشرقی اور مغربی جانب بڑی بڑی کھڑکیاں اور ایک جانب عدد
دروازہ ہونا چاہئے۔

عمارت کے مشرق اور مغرب کی جانب شہتوت اور درہیک جیسے درخت لگائے جائیں۔
ان درختوں کے پتے موسم سرما میں گر جاتے ہیں۔ لیکن موسم گرمی میں یہ درخت عمارت کو سورج
کی شعاعوں سے بچاتے ہیں۔ دور ہائیش گاہوں کے درمیان کم از کم ۵۰ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔
شدید سرد موسم میں رہائیش گاہ کا درجہ حرارت ۲۰ درجے فارن ہیٹ برقرار رکھنے کے لئے عمارت
میں ہیٹری بھی لگا سکتے ہیں۔ نوزائیدہ پوزوں کو ۱۰۰ فارن ہیٹ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی
ہے۔ اس مقصد کے لئے فاسٹر مدریا مصنوعی مانی کا استعمال کیا جائے۔ ۱۰۰۰ پوزوں کے لئے
۳۶ فٹلر کی چار فاسٹر مدریا کافی ہیں۔ ہر فاسٹر مدریا میں ۶۰ سے ۱۰۰ واٹ کے چار بلب لگے ہوتے ہیں

اور ہریب کے لئے الگ سوئیچ ہوتا ہے۔ پہلے ہفتہ کے دوران درجہ حرارت ۹۵ سے ۱۰۰ فارن ہیٹ رکھا جاتا ہے۔ بعد ازاں ہر ہفتہ درجے درجہ حرارت کم کرتے جائیں جب ۷۰ درجے فارن ہیٹ پر پہنچ جائے تو فاسٹر مدد کا استعمال بند کر دیں۔ لیکن کمرے کا درجہ حرارت ۷۰ درجے فارن ہیٹ برقرار رہنا چاہیے۔

یہ بیان کرنا غیر دلچسپ نہ ہو گا کہ مقامی مرغیوں میں قابل خوردنی گوشت مشکل سے زندہ وزن کا ۵۶ فی صد حاصل ہوتا ہے لیکن برائٹر کا قابل خوردن گوشت زندہ وزن کے ۷۰ فی صد سے بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ برائٹر کا گوشت نرم۔ بھرپور اور رس دار ہوتا ہے شوربہ بنانا ہو تو گوشت کو پہلے تل لینا بہتر ہے۔

لاہور مارکیٹ میں قریباً ۲۵۰۰ پرندے روزانہ فروخت ہوتے ہیں۔ لہذا صنعت سے وابستہ حضرات اپنا مال فروخت کرنے کے لئے اپنی ایک کمیٹی بنالیں تو لاہور میں ان کے مال کی کھپت کوئی مشکل نہیں۔

لاہور کے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ ایک برائٹر پرندے کا ۲۰۶ سے ۲۶۸ پونڈ خوراک کے عوض ایک پونڈ جسمانی وزن بڑھتا ہے پس صنعت کی کامیابی کا انحصار عمدہ اور متوازن خوراک کا مناسب دامن دستیاب ہونے پر ہے۔ لاہور میں مرغیوں کے راشن کی قیمت ۲۰ روپے من سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ چوزوں میں شرح اموات ۴ فی صد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

اگر خوراک متوازن ہو۔ رہائش گاہ ہدایات کے مطابق تعمیر کی گئی ہو اور پرندوں کی تھی نگداشت کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ صنعت منافع بخش ثابت نہ ہو۔ اس وقت مرغی کا گوشت پانچ روپے پیر کے حساب فروخت ہوتا ہے۔ راشن بہت دستیاب ہونے لگا۔ تو اس کی قیمت ۴ روپے سیز تک ہونے کی امید ہے۔ لاہور میں زندہ برائٹر ۱۰۵۰ سے ۱۰۷۵ روپے فی پونڈ کے حساب فروخت ہو رہے ہیں۔

۱۰۰۰ چوزوں کا برائٹر ڈس بنانے کے لئے ۵۰۰۰ سے ۶۰۰۰ تک روپیہ درکار ہوتا ہے۔ اس برائٹر ڈس میں ایک سال کے عرصہ میں ۵ فصلیں پالی جائیں گی۔ اس طرح

کم از کم ۲۵۰۰ روپے سالانہ آمدنی ہوگی۔
حکومت کراچی میں برائٹر پالنے کی صنعت کو قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔
لاہور میں یہ صنعت تیزی سے جڑیں بکھیر رہی ہے۔ جلد ہی حکومت اس صنعت کو اسلام
آباد اور راولپنڈی میں قائم کرے گی۔ اگر ملک عزیز کی خواتین اس صنعت میں دلچسپی لیں تو انشاء اللہ
پاکستان میں مرغی کا گوشت سستے داموں دستیاب ہونے لگے گا۔

ایک ہزار برائٹر کے لئے سامان

۳ عدد	=	۱۔ بروڈر (چوزے پالنے کی مشین)
		جن کا قطر ۳۶" ہو۔
۲۰ عدد	=	۲۔ چھوٹے طے خوراک کے برتن (۳ فٹ لمبے ۴ انچ چوڑے ۱/۴ انچ اونچے)
۱۶ عدد	=	۳۔ ۱/۴ گیلن والے پانی کے برتن
۴۰ عدد	=	۴۔ ٹیوب نما دانہ کے برتن
۲۰ عدد	=	۵۔ ۲ گیلن والے پانی کے برتن
۴ عدد	=	۶۔ بروڈر مقرر میٹر
۱ عدد	=	۷۔ مینیم اور میکسیم مقرر میٹر
۴ عدد	=	۸۔ ۱۰۰ واٹ کے بجلی کے بلب
۲۰ عدد	=	۹۔ لکڑی کے بنے ہوئے سٹینڈ
۲ عدد	=	۱۰۔ خالی ڈرم
۱ عدد	=	۱۱۔ ترازو (مخصوص مرغی تولنے والا)
۲ عدد	=	۱۲۔ بجلی کے ہیٹر (HEATERS)
۴ عدد	=	دیا، انگٹھیاں

نوٹس :- یہ لکھنا ہے جانہ ہوگا کہ بہترین قسم کی چادر کا مذکورہ بالا سامان بنایا جائے تاکہ وہ

کم از کم دس سال تک چل سکے۔

چوزوں کی آمد سے پہلے مکان کی تیاری

برائڈ لائٹس میں تمام برتنوں کو ہٹادیں اور ان کو اچھی طرح کانڈی لوشن سے دھو کر بعد میں صاف پانی سے دھوئیں۔ بہتر ہے کہ برتنوں کو کمرے میں لگانے سے پہلے سورج کی تیز روشنی میں رکھیں۔ اس کے بعد لکڑی کی چھال (WOOD SHAVING) فرش پر لگادیں اور اس کے اوپر چوزے پلنے کی مشین نصب کریں۔ یاد رہے کہ فرش پر لکڑی کی چھال کی تہہ تین سے چار انچ ہونی چاہیے۔ چوزے آنے سے ایک دن پہلے برڈر کا درجہ حرارت منعقد کر لینا ضروری ہے۔ پہلے ہفتہ برڈر کا ٹمپریچر ۶۹۵ اور پھر ہر ہفتہ ۵ درجہ کم کرنا چاہیے۔ برڈر کے آخری کنارے کے ساتھ فنڈش سے تقریباً دو انچ کی اونچائی پر برڈر میں تھرمامیٹر لگانا چاہیے۔ کمرے کا درجہ حرارت ۶۰ سے کم نہیں ہونا چاہیے۔

برڈر کے ارد گرد کا رڈ بورڈ جس کا قطر ۶ فٹ ہو اور اونچائی ۱۸ انچ ہو لگانی چاہیے تاکہ پہلے چند دنوں تک وہ برڈر میں گرمائش میں رہیں۔ یہ چار دیواری فرش کے ساتھ منسلک ہونی چاہیے نہ کہ برادہ کے ساتھ۔ ۱۸ انچ اونچی چار دیواری جو کہ بالکل ہوا بند ہو وہ فرش کی ہوا کو جو ارد گرد سے آسکتی ہے روک سکتی ہو۔ چار دیواری کو مضبوطی سے لگانا چاہیے۔ بہتر ہے کہ چھوٹے چھوٹے مینوں سے چار دیواری لگائی جائے۔ اس چار دیواری کو چوزوں کی عمر کے حساب سے روزانہ مقوڑا مقوڑا اکٹھا کرتے رہنا چاہیے۔ حتیٰ کہ دو ہفتہ کے بعد بالکل ہٹادیں۔ یہ نصیحت آموز چیز ہے کہ چار دیواری کے اندر کا برادہ اخباری کاغذ سے ڈھانپ دینا چاہیے اور تیسرے چوتھے روز کے بعد کاغذ کو بالکل نکال دیں۔ دانہ اور پانی کے چھوٹے برتن اس چار دیواری میں برڈر کے ارد گرد لگائیں۔ یہی چیز چوزوں میں دانہ کھانے اور پانی پینے کی صلاحیت پیدا کرے گی۔

برڈر کے کمرے کے تمام کونے گول کر دیں۔ تاکہ شرع اموات میں کمی ہو۔

روزانہ کارگزارمی (DAILY ROUTINE)

مخصوص جگہ سے ایک دن عمر کے چوزوں کو حاصل کر کے اپنے فارم پر لانے کے لئے موٹر گاڑی استعمال کریں۔ چنوں کے بکسوں کو جیپ یا ٹرک میں نہایت آہستہ سے ترتیب وار رکھیں جب کہ

آپ جیپ کار کے ذریعے سردیوں میں اڈے سے چوزے اپنے فارم پر لایے ہوں۔ تو ان کو رستہ میں سردی اور ٹھنڈی ہوا کے چھوٹے سے بچاؤ کے لئے انتظام کر لینا چاہئے۔ چوزوں کے کبس فارم میں پہنچ جائیں تو مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھیں۔

کبسون کو ایک ایک کر کے کھولیں۔ چوزوں کا بغور معائنہ کریں۔ چوزوں کو نہایت آہستہ سے پکڑیں۔ اگر کوئی چوزہ کبے میں مردہ ہو تو فوراً علیحدہ کریں۔ تندرست چوزہ اپنی ٹانگوں پر بخوبی کھڑا ہو سکتا ہے۔ چوزے کی چوتھ و غیرہ میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے۔ NAVEEL خشک ہونا چاہئے۔ تاکہ چھوت سے بچ سکیں۔ آنکھیں چمکدار، خوبصورت، ایسی بہترین صحت مند چوزوں کی شناخت ہے۔

چوزے پالنے کی مشین (BROODER)

کہ جس میں کہ بروڈر نصب کیا گیا ہے اس کا درجہ حرارت ۴۰° سے کم نہیں ہونا چاہئے اور بروڈر کا درجہ حرارت ۴۵° صحیح درجہ حرارت مقرر کرنے سے چوزے مشین کے اندر اچھی طرح اطمینان سے پرورش پاتے رہیں گے جب زیادہ درجہ حرارت سے چوزے بروڈر سے نکل کر چار دیواری کی طرف بھاگیں گے۔

اگر درجہ حرارت کم ہو گا تو چوزے سردی محسوس کریں گے اور بروڈر کے نیچے دیکے رہیں گے اور کھانا پینا کم کر دیں گے۔ جس سے شرح اموات بڑھے گی اور چوزوں کی نشوونما پر برا اثر پڑے گا۔

دانا اور پانی FEEDING & WATERING

پہلے چار دن تک چوزوں کی خوراک گتے کے ٹکڑوں پر بکھیر دینی چاہئے۔ تاکہ چوزے آہستہ آہستہ دانہ کھانا سیکھ جائیں اور ہر دو تین گھنٹہ کے وقفہ پر خوراک کو ان پر بکھیرتے رہیں۔ اس طریقہ سے چوزے تازہ خوراک حاصل کرتے رہیں گے اور بیٹس ملی خوراک کھانے سے بچے رہیں گے۔ ۱۴ چک کبس لٹ (دانے کے لئے) اور ۱۶ آدھے گالین والے پانی کے برتن ایک ہزار چوزے کے لئے کافی ہیں۔

عام انتظامات (GENERAL MANAGEMENT)

چوزوں کا دروازہ نہایت احتیاط سے کھولیں۔ ورنہ اس کی آواز سے چوزے سہم جائیں گے

اور ساتھ ہی زیادہ دیر کھلا رہنے سے ٹمپریچر کم ہو جائے گا اور چوزوں کی شرح اموات بڑھ جائے گی۔ اسی طرح ہر چار گھنٹہ کے بعد چوزوں کا معائنہ کرتے رہیں مگر سے میں ایک چارٹ لٹکانا چاہیے جس پر مندرجہ ذیل معلومات درج ہوں۔

۱۔ تعداد چوزے

۲۔ مگرے کا منیم اور میکسیم درجہ حرارت۔

۳۔ بروڈر کا ٹمپریچر

۴۔ اموات

۵۔ دوران ہفتہ کتنی خوراک خرچ ہوئی۔

دوسرا دن

براٹر ہاؤس میں داخل ہونے سے پہلے فیٹائل لوشن جو کہ دروازے سے آگے ڈپ بنا ہے جتے یا پاؤں ڈبو کر یا چونے کے پوڈر پر رکھ کر داخل ہوں اور احتیاط اور سکون سے کھڑے ہو کر چوزوں کی نقل و حرکات کو نوٹ کریں۔ آیا وہ متواتر غذا کھا رہے ہیں یا نہیں۔ یا ان میں کون کون سی تبدیلی نمودار ہو رہی ہے اور ان کی وجوہات نوٹ کر کے انسداد کریں یا محکمہ حیوانات سے مشورہ حاصل کریں۔ پہلے چھ دن تک چوزوں کا خیال نہایت احتیاط سے رکھیں۔ ان کے لئے خوراک۔ پانی۔ بروڈر کا ٹمپریچر کے کا ٹمپریچر اور دیگر مراعات بالکل مناسب ہونی چاہئیں۔ براہ گنیا اگر ہو تو اسے اٹھا دیا جائے اور اگر کوئی چوزہ مردہ ہو تو اسے اٹھا کر گہرا گڑھا کھود کر دبا دیں۔ یا جلا دیں اور اسے چارٹ پر ریکارڈ کریں۔

تازہ ہوائے کی طرف مناسب رجحان ہونا چاہیے۔ چوزے ہر قسم کی گندی ہوا سے بچے ہونے چاہئیں اور براٹر ہاؤس کا درجہ حرارت ۷۰ء نصب کرنے کے لئے ارد گرد پر دے لگانے چاہئیں باقاعدگی کے ساتھ گتے کے ٹکڑوں پر خوراک بکھیرنی چاہیے۔ روشنی ساری رات ہونی چاہیے۔

تیسرا دن

چوزے

اگر کوئی چوزہ مردہ ہو تو اسے اٹھا کر جلا دیں یا گہرا دبا دیں اور ریکارڈ کریں۔

بروڈر :-

بروڈر کے ارد گرد چار دیواری کو ذرا تھوڑا سا بڑھا دیں۔ تقریباً چاروں طرف ایک فٹ اور درجہ حرارت نوٹ کریں۔

دانہ پانی

۱۲ تین فٹ لمبے خوراک کے برتن ایک ہزار چوزے کے لئے لگائیں اور گتے کے ٹکڑوں پر تازہ خوراک بکھیر دیں اور کچھ گتے کے ٹکڑے نکال دیں۔

روشن دان

تازہ ہوا آنے کے لئے روشندانوں کا انتظام ٹھیک کریں۔ تاکہ ٹمپریچر بھی صحیح کنٹرول ہو سکے۔

پوتھیا یا چھادان

چوزے :

مردہ چوزے اگر ہوں تو ان کو اٹھا کر جلادیں یا دبا دیں۔ چارٹ پر نوٹ کریں۔ اور چار دیواری ایک فٹ تک روزانہ ڈیڑھ ہفتہ تک بڑھاتے جائیں۔

بروڈرز

بروڈر کا درجہ حرارت نوٹ کریں اور اسے صحیح کریں۔

دانہ پانی

دانہ پانی کے برتن چیک کریں اور کھانے کے برتن زیادہ کر دیں۔ جو کہ برابر فاصلے پر ہوں تاکہ کھانے میں آسانی رہے۔ پانچویں دن ۳۰ خوراک کے برتن ایک ہزار چوزے کے لئے کر دیں اور گتے کے ٹکڑے اٹھا دیں۔ جن پر خوراک بکھیری جاتی تھی۔

ٹیکہ

یہ ایک بہت ضروری نصیحت ہے کہ اپنے برائلر کو رانی کھیت دیکھیں کا ٹیکہ ضرور کرائیں۔ اس ضمن کے لئے محکمہ امور حیوانات کا تجربہ کار عملہ آپ کی ہر مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔

ساتویں سے چودھویں دن تک

چوزے

بروڈروں کے ارد گرد کی چار دیواری بارہ یا چودھویں دن ہٹادیں، اور پانچ حصہ فرش ان کے لئے وقف کر دیں۔

بروڈرز

پانچ درجہ ٹمپرچر کم کر دیں اور ۹۰° تک مقرر کر دیں۔ اگر بروڈر کا ٹمپرچر کم ہو گا تو چوزے بروڈر کے نیچے رکھے پڑے رہیں گے، اور وہ ایک دوسرے کے اوپر اکٹھے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ جس سے زیادہ شرح اموات کا خطرہ ہے۔

دانہ پانی

دانہ کے اٹھ ٹیوب نما برتن لگائیں اور اٹھ گیلن دانے پانی کے برتن رکھے جائیں اور ان برتنوں کو رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یکدم کوئی بھی برتن تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ دوسرے برتنوں کے ساتھ ساتھ یہ برتن بھی رکھ دیں اور اگلے یا دوسرے دن پہلے برتن ایک ایک کر کے اٹھاتے جائیں۔

روشندان

کمرے کا درجہ حرارت نوٹ کریں۔ پردوں کی ترتیب ایسے طریقے سے لگائیں کہ تازہ ہوا نہ رُکے اور نہ ہی گندی ہوا رکے پائے۔ پہلے چند ہفتوں میں زیادہ امراض ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے تازہ ہوا نہایت ضروری ہے۔

اس کا صحیح ہونا مختلف امراض کے اثر انداز ہونے کو خود بخود روک دیتا ہے۔ نہ کہ بعد میں بہت ہنگامی ادویات استعمال میں لائی جائیں۔

پندرہ سے اکیس دن تک

چوزے

چوزوں کوئی چوزہ ۳ مربع فٹ فرش پر جگہ (FLOOR SPACE) چھ دن تک

دیں۔ ۱۸ دن کے بعد تمام روکاؤں کو ہٹا دیں اور جانوروں کو سارے کمرے میں کھلا کر دیں اور اب انہیں ایک مربع فٹ کے حساب سے جگہ دیں۔

بروڈرز

بروڈرز کا درجہ حرارت ۵ درجہ کم کر دیں اور ۸۵° F پر مقرر کر دیں اور چوزوں کی اونچائی کے مطابق بروڈروں کو اونچا کر دیں۔

دانہ پانی

چھوٹے دانہ پانی کے برتن ہٹا دیں، اور آہستہ آہستہ مکمل بڑے خوراک کے ٹیوب نما ہم برتن ایک ہزار چوزے کے لئے لگا دیں اور دو گیلن والے پانی کے بیس برتن مکمل کر دیں۔

روشندان

ہمیشہ گندی ہوا سے چوزوں کو بچائیں اور صاف ستھری ہوا دیں۔ رات دن درجہ حرارت بروڈر اور کمرے کا نوٹ کریں۔ رات ہو یا دن مناسب مقرر شدہ درجہ حرارت سے کم یا زیادہ نہیں ہونے دینا چاہیے۔

عام انتظام

اگر پرندوں میں پر نوچنے کی شکایت ہو تو فوراً اس چیز کو روکنے کے لئے سرخ بلب استعمال میں لائیں۔ یہ ایک بری عادت ہے جو ہمیشہ خوراک میں کیمیائی اجزاء کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایک اچھی متوازن خوراک جس میں خوراک کے کیمیائی اجزاء مکمل طور پر ہوں، دینے سے یہ مرض نہیں ہو سکتی۔ کمرے میں چوزے جگہ کے لحاظ سے زیادہ نہ ہوں اور کھانے والے برتنوں میں کافی جگہ رکھنی چاہیے۔ سورج کی شعاعیں اندر داخل نہ ہونے دیں۔ کمرہ میں ذرا اندھیرا کر دیں۔ یا جانوروں کی چونچیں کاٹ دیں۔

۲۲ سے ۲۸ دن تک

چوزے

چوزوں کے کمرے میں داخل ہو کر چوزوں کو خاموشی سے چیک کریں اور ہر ہفتہ کے آخر

میں چوزوں کا وزن کریں اور چھوٹے اور کمزور چوزوں کو علیحدہ کر دیں۔
بروڈرز

درجہ حرارت بروڈر کا نوٹ کریں اور پانچ درجے کم کر دیں، اور ۸۰° F پر مقرر کریں اور
بروڈر کا ایک بلب بند کر دیں۔

دانہ پانی

چوزوں کے حساب سے برتن اونچے کرتے جائیں اور صبح شام نیا دانہ پانی ڈالیں۔

عام انتظام

روشنی کا انتظام چھا ہونا چاہئے۔ تاکہ چوزے دانہ پانی کھاپی سکیں۔ بعض اوقات یہ چیز
دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض برتن غلط نصب ہونے کی وجہ سے چوزے استعمال میں نہیں لاتے۔
ایسے برتنوں کو صحیح طریقہ سے نصب کریں۔ کچھ وقفہ کے بعد خوراک کے برتنوں کو ذرا سی جنبش
دیں تاکہ تازہ خوراک نیچے برتن میں آجائے۔ اپنے پرندوں کو رانی کھیت کا ٹیکہ کرائیں۔ اس ضمن
میں محکمہ امور حیوانات کا تجربہ کار اور تربیت یافتہ عملہ ہر قسم کی آپ کی امداد کر سکتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا ہفتہ

چوزے

کمرے میں داخل ہو کر خاموشی سے چوزوں کی حرکات و سکنات کو نوٹ کریں۔ کہ آیا وہ خوراک
پانی کھاپی رہے ہیں۔ اگر کسی قسم کی تبدیلی ہو تو اس کی وجہ دریافت کریں اور اس کا انسداد بھی کریں
محکمہ امور حیوانات کا تجربہ کار تربیت یافتہ عملہ آپ کی ہر طرح سے امداد کرے گا۔

بروڈرز

بروڈرز کا درجہ حرارت پانچ درجہ گھٹا کر ۷۵° F تک کر دیں۔ کمرے کا فیپرچر ۷۰° F تک اب
بروڈر کو صرف (SPACE HEATER) کے طور پر استعمال میں لادیں وہ بھی اگر ضرورت محسوس
ہو تو۔

دانہ پانی

چوزوں کے قد کے مطابق برتن اونچے کرتے ہیں۔

عام انتظام

چوزوں کے نزدیک کسی قسم کا شور وغل نہیں ہونا چاہئے اور ان کو بے آرام نہ کریں۔ اچانک اونچی آواز نہ دیں۔ جیسے بالٹی کے ہینڈل کے گرنے کی آواز۔ کھانا اور بار بار کمرہ میں داخل ہونے سے پرہیز کریں۔

ہفتے سے مارکیٹ تک

پرندوں کو کبھی ہراساں کرنے کی کوشش نہ کریں۔ براٹر کی نشوونما کے لئے پانی کی فراوانی نہایت ضروری ہے۔ تازہ اور صاف پانی ہر وقت دستیاب ہونا چاہئے۔ ٹیوب نما برتن دانہ سے ہر وقت بھرے ہونے چاہئیں۔ سیلابی نشانات وغیرہ کمرے میں نہیں ہونے چاہئیں۔ گندہ اور پانی سے گیلیا برادہ فوراً تبدیل کر دیں۔ ان کو باقاعدہ صحیح ہو اور روشنی کا انتظام بہم پہنچائیں۔ اگر ہوا کا انتظام ناقص ہے تو کمرے میں برادہ گیلیا ہو گا اور بدبو پیدا ہوگی۔ اوہ بیٹوں کی بدبو سے کمرہ اٹا پڑا ہو گا اور ہر طرف نمی ہی نمی اور بدبو ہوگی اور یہ چیز بڑی حد تک چوزوں کی نشوونما پر اثر انداز ہوگی اور ان کے لئے مضر ثابت ہوگی۔ اس لئے ان کا انسداد ضروری ہے۔

مارکیٹ میں چوزوں کی ضرورت

چوزوں کی فروخت کے لئے مارکیٹ کے بیوپاریوں، ہوسٹوں کے مینجروں اور شادی پارٹی کے سربراہوں سے ملاقات ضروری ہے۔ جب تک جانور فروخت کرنے کی عمر تک پہنچیں۔ اس سے پہلے کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ تاکہ وقت پر مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جب چوزے مارکیٹ کے لئے تیار ہو جائیں تو وقت مقرر کریں اور پکڑنے کی ٹیم تیار کریں۔ یہ بہت ہی بہتر ہو گا کہ چوزے رات کو نیلی روشنی میں پکڑے جائیں۔ اگر صبح کو پکڑنے ہوں تو تمام رات نیلی لائٹ جلائیں اور صبح کمرہ میں اندھیرا کرنے کے لئے پردے استعمال کریں۔ چوزوں کو ہانگیں نہیں، اور کسی قسم کا شور وغل نہیں ہونا چاہئے۔ جالی لگا کر چوزوں

کو ایک طرف سے آرام سے پکڑتے رہیں بہترین طریقہ ہے۔

سکیم برائے ایک ہزار برائے

عمارات اور دیگر سامان وغیرہ پر خرچ

پیمائش

عمارات برائے

۲۰ × ۵۰ = ۱۰۰۰ مربع فٹ

= ۵۰۰۰ روپے

ایک ہزار چوزہ

قیمت برائے ہاؤس

برتن وغیرہ

۱۲۰/- =	۳ عدد در ۳۰/- فی عدد	بروڈر (چوزے پالنے کی مشین)
۲۰۰/- =	۲۰ عدد ، ۱۵/-	واٹر گکین والے (پانی کے برتن)
۴۰۰/- =	۲۰ " " ۱۵/-	فیڈر ٹیوب نما (دانہ کے برتن)
۸۰/- =	۱۶ " " ۵/-	واٹر گکین والے (پانی کے برتن)
۲۰۰/- =	۲۰ " " ۱۰/-	فیڈر تین فٹ لمبے چھوٹے (دانہ والے برتن)
۱۶/- =	۱ " " ۱۶/-	مختر یا میٹر میکسیم منینم
۱۲/- =	۳۰ " " ۳/-	بروڈر مختر یا میٹر
۶/- =	۲۰ عدد در ۳/- فی عدد	واٹر سٹینڈ (لکڑی کے)
۱۰/- =	۲ " " ۵/-	بالٹیاں
۲۰/- =	۱۸ " " -	بلب ۱۰۰ واٹ
۳۰/- =	۱ " " ۳۰/-	مرغیاں تولنے کا ترازو (دوینگ کیل)
۲۰/- =	۱ " " ۲۰/-	HEATER (دھیر)

میزان ۱۴۶۸/- روپے

پھنزوں کی پرورش پر خرچ

پھنزے	۱۰۰۰	در	۱۶۱۲	نی چوزہ	=	۱۱۲۰/-/-	روپے
خوراک	۲۲۳۵	روپے			=	۲۲۳۵/-/-	روپے
پٹر (برادہ)	۵۰/-/-	روپے			=	۵۰/-/-	
علازمین کی تنخواہ	۸۵/-/-	روپے	۲	ماہ کے لئے	=	۱۷۰/-/-	
مندرجہ بالا عمارات کے خرچ پر سود					=	۸۰/-/-	
دیگر اخراجات					=	۱۳۵/-/-	
					=	۲۰۰۰/-/-	کل میزان
۲ فی صدی شرح اموات اور چھپاٹی ۱۰۰۰ پرندوں پر علاوہ شرح اموات جو زیادہ وصول ہوں گے۔							
آمدنی :-							
بقایا پھنزے	۹۸۰ =						
وزن فی چوزہ							
قیمت وصول شدہ							
خرچ							
منافع							
ایسی ہی پانچ فصلیں سال میں ایک برائٹریٹس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔							
سالانہ منافع					=	۲۰۵۰/-/-	روپے

علم وضع حمل

مادہ کے اعضاءے تولید و تناسل

بیرونی سوراخ فرج (ولوا VULVA)

یہ مقعد کے نچلی طرف واقع ہے۔ اس کے دولب اور اوپر نیچے کے دو کونے ہوتے ہیں۔ فرج کے نچلے کونے کے اندر کی طرف ایک گھومری نما ابھار ہے۔ یہ ابھار کلانی ٹورس کہلاتا ہے۔ جماع کے وقت یہ اور زیادہ ابھر جاتا ہے اور جماع میں لذت پیدا کرتا ہے۔ فرج کے اندر تقریباً ۱۰ انچ کے فاصلہ پر پیشاب کے لئے سوراخ ہے۔ اس سوراخ کے راستے پیشاب مشانہ میں سے نکلتا ہے۔ سوراخ سے قدمے آگے ”پردہ بکارت“ ہوتا ہے۔ یہ پردہ نہ سے پہلی دفعہ جنسی اختلاط کے دوران پھٹ جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ خود بخود بھی پھٹ جاتا ہے۔

جماع کی نالی (ویجائنا VAGINA)

یہ نالی فرج سے شروع ہو کر پیرو کے خانہ میں سے ہوتی ہوئی رحم سے جا ملتی ہے۔ اس نالی کی بالائی سطح پر بڑی آنت کا آخری حصہ اور نیچے مشانہ پڑا ہوتا ہے۔ گلے میں ویجائنا کی لمبائی ۷ سے ۱۰ انچ تک ہوتی ہے۔ گھوڑی میں یہ قدمے بڑی ہوتی ہے۔

رحم یا بچہ وانی (یوٹرس) (UTERUS)

ویجاٹینا سے آگے رحم شروع ہوتا ہے۔ رحم میں ایام حمل کے دوران بچہ پرورش پاتا ہے
رحم ذیل کے دو حصوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ رحم کا تنا یا جسم (باڈی آف دی یوٹرس) (BODY OF THE UTERUS)

۲۔ رحم کی شاخیں (ہارن آف دی یوٹرس) (HORNS OF THE UTERUS)

گھوڑی میں رحم کی شاخیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے رحم کی شکل انگریزی کے لفظ
وانی (۷) جیسی ہوتی ہے۔ رحم کا تنا ۵ سے ۸ انچ اور ہر شاخ ۹ سے ۱۰ انچ لمبی ہوتی ہے۔
ہر شاخ پتی ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ فلوپین ٹیوب میں ختم ہو جاتی ہے۔ حاملہ گھوڑی میں بچے کا
زیادہ حصہ باڈی آف دی یوٹرس میں ہی ہوتا ہے۔

گائے میں باڈی آف دی یوٹرس (BODY OF THE UTERUS) گھوڑی کی
نسبت بہت چھوٹی ہوتی ہے اس کی لمبائی ۱۲ انچ تک ہوتی ہے۔ رحم کی شاخیں
(HORNS OF UTERUS) پھیلی ہوئی نہیں ہوتیں۔ بلکہ کافی فاصلہ تک ایک دوسرے کے
متوازی پڑی ہوتی ہیں۔ ہر شاخ کی لمبائی ۴ سے ۱۲ انچ تک ہوتی ہے۔ حاملہ گائے میں
بچے کا زیادہ حصہ ہارن آف دی یوٹرس میں ہی ہوتا ہے۔ رحم کے پچھلے بہت لچکدار ہوتے
ہیں جس کی بدولت حاملہ مادہ میں رحم کی جسامت کسی گنا بڑھ جاتی ہے۔

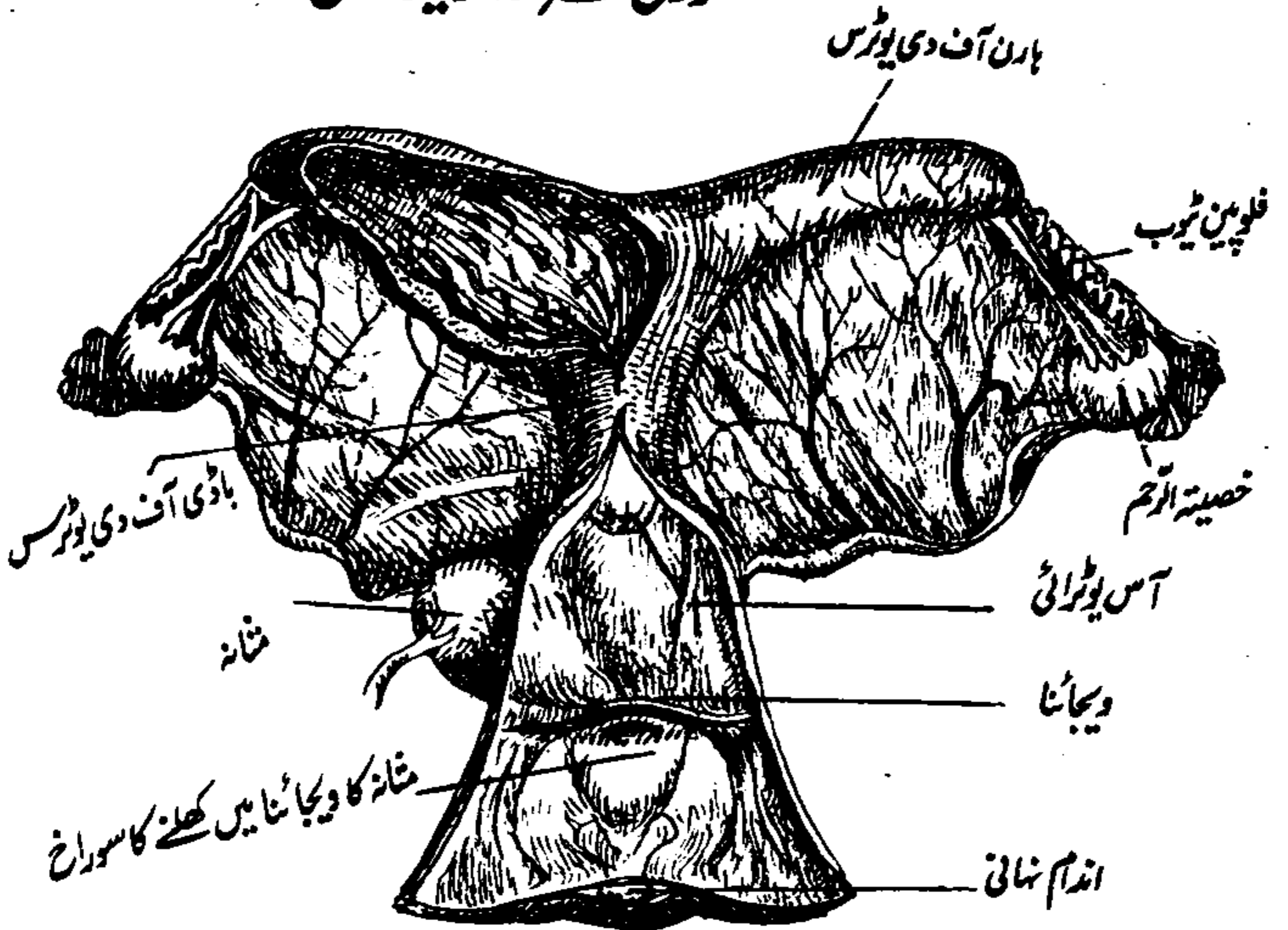
ویجاٹینا سے جو سوراخ رحم میں داخل ہوتا ہے وہ رحم کا منہ (آس یوٹرائی)

OS-UTERI کہلاتا ہے۔

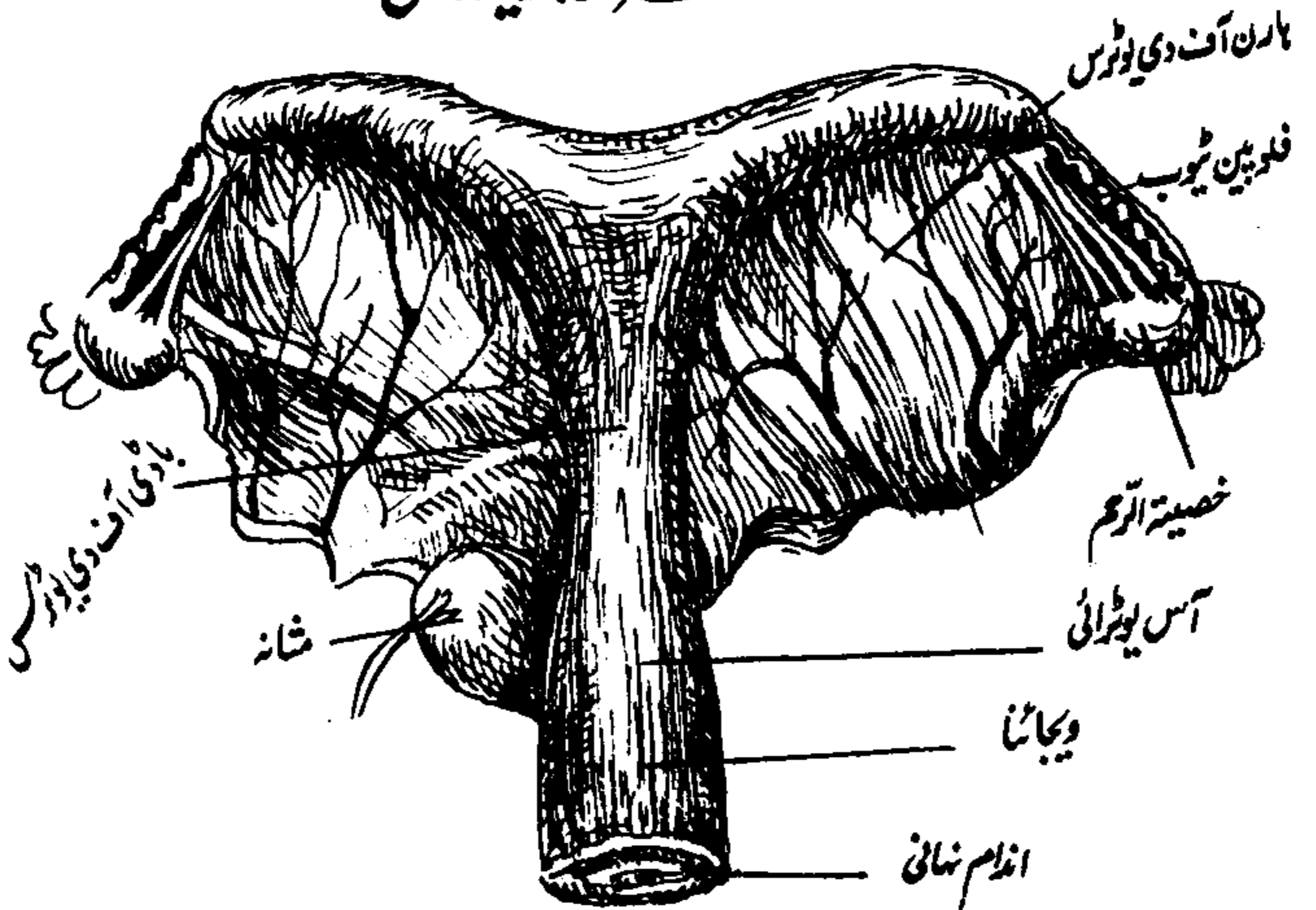
گھوڑی میں رحم کا ابتدائی ۲ سے ۳ انچ اور گائے میں ۲ سے ۴ انچ حصہ سخت پٹھوں
سے بنا ہوتا ہے اس حصہ کو رحم کی گردن (سرویکس یوٹرائی) (CERVIX-UTERI) کہتے ہیں
سرویکس یوٹرائی کو مقعد میں ہاتھ ڈال کر آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے۔ رحم کا منہ عام حالات
میں بند ہوتا ہے۔ جب مادہ ویگ میں ہو تو رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ بچے کی ولادت
کے وقت بھی رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ جبکہ حمل کے ایام میں یہ بند ہوتا ہے۔

ماں کے رحم میں بچہ تین بار یک جھلیوں میں لپٹا ہوتا ہے۔

گھوڑی کے اعضاء تولید تناسل



گائے کے اعضاء تولید تناسل



سب سے بیرونی جھلی "کورئی آن" (CHORION) کہلاتی ہے اور درمیانی امین ٹائیس (ALLANTOIS) کہلاتی ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جھلی کا ایک پرت "کورئی آن" کی اندرونی سطح اور دوسرا پرت "امینی آن" کی بیرونی سطح کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ ان دونوں پرتوں کے درمیان خلا ہوتا ہے جو امین ٹائیسڈ کا خلا کہلاتا ہے۔ اس خلا میں زرد رنگ کا پانی بھرا ہوتا ہے۔ اس خلا کا تعلق بچے کے متانہ سے بھی ہوتا ہے اور حمل کے آخری ایام میں بچے کے متانہ کا پیشاب بھی یہاں جمع ہوتا ہے۔

سب سے اندرونی جھلی امینی آن (AMNION) کہلاتی ہے۔ بچہ اس میں لپٹا ہوتا ہے۔ اس جھلی میں پانی ہوتا ہے جو لائیکو امینی آنی (LIQUOR-AMNI) کہلاتا ہے۔ یہ تینوں جھلیاں مع ناف کی ڈوری کے پلاسٹنٹا (PLACENTA) یا جہر کہلاتی ہے۔ کورئی آن جھلی کی بیرونی سطح اور رحم کی اندرونی سطح آپس میں کافی لیڈنز (COTYLEDONS) کے ذریعے جڑی ہوتی ہیں۔

گائے میں جھلی کی بیرونی سطح اور رحم کی اندرونی سطح پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ابھاریا گلیٹیاں بنی ہوتی ہیں۔ یہ گلیٹیاں کافی لیڈنز کہلاتی ہیں۔ جھلی کی گلیٹیوں کو فیٹل کافی لیڈنز (FOETAL-COTYLEDONS) اور رحم کی گلیٹیوں کو میٹرنل کافی لیڈنز (MATERNAL-COTYLEDONS) کہتے ہیں۔ یہ دونوں کافی لیڈنز ایک دوسرے میں پیوست ہوئی ہوتی ہیں۔

گھوڑی میں کافی لیڈنز نہیں ہوتیں۔ بلکہ جھلی اور رحم کی سطح پر سلوٹس پر پیوست ہوتی ہیں۔ یہ سلوٹس ولانی (VILLI) کہلاتی ہیں۔ اس طرح جھلی کے ابھار رحم کے گہراڑ اور رحم کا ابھار جھلی کے گہراڑ میں پیوست ہوئے ہوتے ہیں۔

گھوڑی میں عموماً بچہ کی ولادت جھلیوں میں ہی ہوتی ہے اور گھوڑی جھلیوں کو دانوں سے بھاڑ کر بچہ کو باہر نکالتی ہے۔

(OVARIES)

خصیۃ الرحم
خصیۃ الرحم تعداد میں ۲ ہوتے ہیں۔ یہ نظام تولید و ناسل کے ضروری اعضا ہیں۔ یہ پیٹ

میں لکر کے ساتھ اور گردے کے قریب لگی ہوتی ہیں۔ گھوڑی میں ان کی شکل و شبہت لوبیے کے دانہ کی سی ہوتی ہے۔ گھوڑی میں بائیں طرف کا خصیۃ الرحم دائیں سے زیادہ کام کرتا ہے۔ جب خصیۃ اپنا طبعی فعل سرانجام نہ دے رہے ہوں تو اس کی جسامت ۴ × ۶ سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ گائے میں خصیۃ الرحم بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کا قطر ۱/۲ سے ۱/۴ انچ تک ہو سکتا ہے۔ دائیں طرف کا خصیۃ الرحم بائیں سے قدرے بڑا اور زیادہ فعل سرانجام دیتا ہے۔

جب مادہ سین بلوغت کو پہنچتی ہے تو اس کے خصیۃ الرحم پر گول گول ابھار پیدا ہوتے ہیں۔ ان ابھاروں کو مقعد میں ہاتھ ڈال کر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ یہ ابھار "گریفین فولیکلز" (GRAFFIAN FOLLICLES) کہلاتے ہیں۔ مادہ کے ویک میں آنے کے قریب ان میں سے ایک تیزی سے بڑھنے لگتا ہے حتیٰ کہ پوری جسامت کو پہنچ کر پھٹ جاتا ہے۔ اس کے پھٹنے سے رطوبت کے ہمراہ بیضہ یا مادہ تخم بیضہ نالی میں گر جاتا ہے۔ مادہ تخم بیضہ نالی میں ہوتا ہوا اپنی طرف کی رحم کی شاخ میں آجاتا ہے۔ اگر مادہ کانر سے جنسی ملاپ ہو چکا ہو تو یہاں نر تخم یعنی مادہ تولید اور مادہ تخم یعنی بیضہ کے باہم ملنے سے حمل قرار پا جاتا ہے۔ اگر نر سے مادہ کی ملائی نہ ہوئی ہو تو یہ بیضہ ضائع ہو جاتا ہے اور ایک مخصوص عرصہ کے بعد مادہ دوبارہ ویک میں آجاتی ہے۔

جب مادہ حاملہ ہو جائے تو خصیۃ الرحم میں گریفین فولیکلز کی پیدائش نر سے حمل تک کے لئے رک جاتی ہے جہاں سے گریفین فولیکلز پھٹتا تھا وہاں گرہا سا پڑ جاتا ہے۔ یہ کارپس لیوٹیم کہلاتا ہے۔ کارپس لیوٹیم کے درمیان سرخ خون کا لوتھر اور ارد گرد زرد رنگ کا لیسیدار مادہ ہوتا ہے۔ گائے میں گریفین فولیکلز خصیۃ الرحم کی سطح پر کسی جگہ بھی پھٹ سکتا ہے۔ لیکن گھوڑی میں یہ ایک مخصوص جگہ جو بیضہ کرنے کا گڑھا کہلاتی ہے، پر ہی پھٹتا ہے۔

فلوپین ٹیوبز یا اومی ڈکٹس یا بیضہ نالیاں

(FALLOPIAN TUBES OR OVI - DUCTS)

یہ دو چھوٹی چھوٹی ٹخمدار نالیاں ہوتی ہیں۔ ہرنالی ہارن آف وی یوٹرس سے شروع ہو کر اپنی طرف کے خصیۃ الرحم میں ختم ہو جاتی ہے۔ ہرنالی ۸ سے ۱۰ انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ ان کا حجم

کی طرف کا حصہ تنگ اور خصیتہ الرحم کی طرف کا حصہ کشادہ ہوتا ہے۔

سن بلوغت (PUBERTY)

یہ وہ عمر ہے جب جانور کے آلات تولید و تناسل اپنا طبعی فعل شروع کر دیتے ہیں۔ خصیتہ الرحم میں بیضے اور خسیوں میں مادہ تولید کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ مادہ میں اس کا آغاز نر سے جنسی اختلاط کی خواہش سے ہوتا ہے اور نر میں اس کا آغاز مادہ سے جنسی عمل کی خواہش سے ہوتا ہے۔

ویگ

جنسی تحریک

دماغ کے ایک غدود ”پروپاٹیری گلینڈ“ کے دو حصے ہوتے ہیں۔ اس غدود کے اگلے حصہ سے ایک ہارمون گوئیٹروٹروفک ہارمون خارج ہوتا ہے۔ یہ ہارمون خصیتہ الرحم کے فعل کو تقویت دیتا ہے۔ یہ ہارمون دراصل ذیل کے دو ہارمونوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ ایف۔ ایس۔ ایچ (فولیکل سٹیمولٹنگ ہارمون)

اس ہارمون کے زیر اثر گریفین فولیکلز پیدا ہوتے اور نشوونما پاتے ہیں۔

۲۔ ایل۔ ایچ (لیوٹے ٹائزنگ ہارمون)

اس ہارمون کے زیر اثر گریفین فولیکل پھٹ کر کارپس لیوٹیم بنتا ہے۔

خصیتہ الرحم کے صحیح فعل کے لئے ان دونوں ہارمونوں کا توازن برقرار رہنا نہایت ضروری ہے۔ خصیتہ الرحم پوپاٹیری گلینڈ کے ہارمونوں کے زیر اثر بذات خود ایک ہارمون ایسٹروجن (ویگ پیدا کرنے والا) پیدا کرتا ہے۔ یہ ہارمون جانور میں ویگ کی ظاہری علامات کا باعث ہے۔ کارپس لیوٹیم بھی ایک ہارمون ”پروجیسٹرون“ پیدا کرتا ہے۔ یہ ہارمون بچہ کی نشوونما میں مدد دیتا ہے۔ لیکن حمل کی عدم موجودگی میں یہ ایف۔ ایس۔ ایچ اور ایل۔ ایچ کے فعل کو ایک مخصوص عرصہ تک کے لئے بے اثر کرتا ہے۔ جس کے بعد جانور دوبارہ ویگ میں آجاتا ہے۔

خصیتہ الرحم میں گریفین فولیکل جب پختہ ہو کر پھٹتا ہے تو رطوبت کے ہمراہ بیضہ بھی بیضہ

نالی میں سے بتوا ہوا رحم کی شاخ میں آجاتا ہے۔ اگر مادہ کا زہ سے جنسی ملاپ ہو چکا ہو تو یہاں بیضہ اور مادہ تولید کے باہم ملنے سے حمل قرار پایا جاتا ہے حمل قرار نہ پانے کی صورت میں بیضہ ضائع ہو جاتا ہے اور کچھ مادہ عرصہ بعد ویک میں آجاتی ہے۔ اس کو ویک کا چکر۔ جنسی تحریک کا چکر۔ گرمی کا چکر یا ایسٹرس سائیکل (DESTRUCTIVE - CYCLE) کہتے ہیں۔

جنسی تحریک یا ایسٹرس سائیکل کے مختلف اوقات

پرو ایسٹرس (پیش از ویک)

اس عرصہ میں ایف۔ ایس۔ اینج ہارمون کے زیر اثر گریفین فولیکل بڑھتے ہیں۔ رحم قدرے پھیل جاتا ہے۔ رحم کی جھلی اجتماع خون کی وجہ سے سرخ ہو جاتی ہے۔ رحم کے غدود مادہ خارج کرنے لگتے ہیں۔

ایسٹرس (جنسی تحریک یا ویک کا زمانہ)

اس زمانہ میں زہ سے جفتی کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ یوٹرس اور ویجائنا کے غدودوں کی رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور رحم کی گردن ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ ویجائنا اور ولوامتورم ہوتی ہے۔ مادہ زہ کو قبول کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔

میٹ ایسٹرس (بعد از ویک)

اس عرصہ میں کارپس یوٹیم تیزی سے بڑھتا ہے۔ یوٹرس اور ویجائنا کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔

ڈائی ایسٹرس (ویک سے ویک تک)

یہ جنسی تحریک کے ختم ہونے سے دوبارہ جنسی تحریک عود کر آنے تک کا زمانہ ہوتا ہے۔ یوٹرس اور ویجائنا کی جھلی زہورنگ کی ہو جاتی ہے۔ غدود سکڑ جاتے ہیں اور اپنا فعل بند کر دیتے ہیں۔ گریفین فولیکلز آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ ویجائنا کی رطوبت کم گاڑھی اور لیسڈا ہو جاتی ہے۔

این ایسٹرس (جنسی لاتعلقی)

بعض جانور مثلاً کتیا اور بتی ایک خاص موسم میں ویک ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے موسم میں

یہ جنسی لائق ظاہر کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں جانور دیگ میں نہیں آتا۔ رحم سکڑا ہوا اور اس کا منہ بند ہوتا ہے۔ ویجاٹینا کی جھلی زرد پڑ جاتی ہے۔

بہت بوڑھے لائونگمز اور دیگر جانور بھی ایک طویل عرصے کے لئے جنسی لائق کا زمانہ ظاہر کرتے ہیں۔

پولی ایسٹروس (POLY-OESTROUS)

بعض جانور مثلاً گائے جب تک حاملہ نہ ہوگی ایک مخصوص وقفے کے بعد دوبارہ دیگ میں آجائے گی جب تک گائے حاملہ نہ ہوگی دیگ میں آنے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا ایسے جانور پولی ایسٹروس کہلاتے ہیں۔

سیزنل پولی ایسٹروس (SEASONAL POLY OESTROUS)

ایسے جانور جو کسی خاص موسم میں ہی دیگ میں آتے ہیں۔ سیزنل پولی ایسٹروس کہلاتے ہیں مثلاً بھیڑ صرف موسم خزاں اور بہار ہی میں دیگ میں آتی ہے۔ اس موسم کے دوران اگر اسے نہ ملا یا جائے تو یہ ایک مخصوص عرصے کے بعد دوبارہ دیگ میں آتی ہے گی۔ لیکن اس موسم کے گزر جانے پر یہ دیگ میں نہیں آتی۔

مونو ایسٹروس (MONO-OESTROUS)

ایسے جانور جو سال میں صرف ایک ہی بار دیگ میں آتے ہیں۔ مونو ایسٹروس کہلاتے ہیں۔ مثلاً بھیڑ یا۔ گیدڑ وغیرہ۔

دیگ میں آئے ہوئے جانور کی علامات

بیچنس اور گائے :-

جانور بے چین ہوتا ہے۔ چارہ چھوڑ دیتی ہے۔ کبھی کبھی بولتی ہے۔ دودھ کم ہو جاتا ہے۔ دوسرے جانوروں کے اوپر چڑھتی ہے۔ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ رحم سے سفید رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے۔ کلائی ٹرس نمایاں ظاہر ہوتا ہے۔ اندام نہانی اور ویجاٹینا کی جھلی سرخ ہوتی ہے۔ مادہ جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے نزد کے پاس خاموشی سے کھڑی ہو جاتی ہے۔

گھوڑی بے چین ہوتی ہے اور تنہائی ہے۔ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ کلانی ٹورس کو بار بار حرکت دیتی ہے۔ پیشاب کے بعد اندام تنہائی سے لیسدار مادہ تار کی صورت میں نکلتا ہے۔ گھوڑا سامنے آئے تو کھڑی ہو جاتی ہے اور پیشاب کے لئے زور لگاتی ہے۔ ویجاٹینا کی حملی سُرخ ہوتی ہے۔

بھیڑ بکری

بے چین ہوتی ہیں۔ چارہ کم کھاتی ہیں۔ نر کے پاس جاتی ہیں۔ دوسری بکریوں کے اوپر چڑھتی ہیں۔

کتیا

کتیا بے چین ہوتی ہے۔ بار بار پیشاب کرتی ہے۔ بہت سے کتے اس کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ کئی دن تک گرم رہتی ہے۔

قسم جاریہ	سن پوزٹ	نسل کشی کیلئے موتوں عمر	قسم	ویگ کے پیر کی	ویگ کے پیر کا موسم		مطالی کا موزوں وقت	بیتنا میں گرنے کا وقت	عدت عمل		پیر کی لاوت کے بعد پہلی ضعیف ترکیب	بچوں کی لاوت کے تعداد	ادویں قوتوں کی تعداد	ایسا یا بیتنا یا ادویں	قسم جاریہ
					تیزت	اوسط			تیزت	اوسط					
گائے	۲۰-۲۱ سال	۳-۲۱ سال	پرانی لیسٹرس	۲۱ دن	۱۸ سے ۲۱	۱۸ گھنٹے	۱۰ سے ۲۴ گھنٹے	ویگ کا مظاہرہ کرنے	۲۰ دن	۲۳ سے ۲۶ دن	۹۰ سے ۶۰ دن بعد	ایک یا دو	۲	۱۰۰	بیتنا
بھینس	سال	سال	جب تک حمل قرار نہ پائے مخصوص موسم بعد بار بار ویگ میں آتی ہے گی۔	۲۴ دن	۱۸ سے ۲۴ گھنٹے	۲۴ گھنٹے	پہلی سے ۲۴ گھنٹے	بھ	۲۰ دن	۲۳ سے ۲۶ دن	۶۰ سے ۹۰ دن بعد	ایک	۲	۱۰۰	بیتنا
گھوڑی	۱۰ سے ۲۱ سال	۳ سال	سینرل پرانی لیسٹرس موسم بہار، موسم خزاں اور بیک کی ولادت کے بعد	۲۴ دن	۱۸ سے ۲۱	۱۸ گھنٹے	۲۴ گھنٹے	ویگ کے پیر کی	۲۰ دن	۲۳ سے ۲۶ دن	۱۴ سے ۶۰ دن بعد	ایک یا دو	۲	۱۰۰	گھوڑی

مختلف پرندوں کے ٹپ سے نکلنے کا عرصہ

مختلف جانوروں میں زمانہ حمل

بچے نکلنے کے دن	نام پرندہ	بچوں کی تعداد	عرصہ عمل	جانور
۲۱ دن	مرغی	ایک یا دو	۲۸ دن (۹ ماہ کچھ دن)	گائے
		ایک	۳۰ دن (۱۰ ماہ کچھ دن)	بھینس
		ایک یا دو	۳۳ دن (۱۱ ماہ کچھ دن)	گھوڑی
۲۸ دن	چھوٹی بطخ (DUCK)	۲ یا ۳ بعض اوقات ۴ یا ۵	۱۵ دن (۵ ماہ)	بھیر بکری
		۳ سے ۷ تک	۴۳ دن ۵۵ دن (۲ ماہ) ۷۰ دن سے	کتیا
۳۰ دن	بڑی بطخ (GOOSE)	۴ یا ۵	۵۴ دن سے (۲ ماہ)	بی
		۱	۴۵ دن ۳۴۵ - ۳۷۴ دن (ایک سال)	گدھی
۲۸ دن	فیل مسدغ	۱	۳۱۵ - ۳۵۰ دن ۱۱ ماہ کچھ دن	اونٹنی
		۱	۲۰ سے ۴۱۵ دن ۲۲ ماہ سے	بھٹنی
۲۸ دن	پیرو	۱	۱۳ ماہ	زیرا
		۲	۱۰۰ سے ۱۰۹ دن (۳ ماہ)	شیر اور چیتا
۲۸ دن	مور		۲۰۰ سے ۲۱۰ دن (۷ ماہ)	ریچھ
		۱	۵ سے ۶ ماہ	بندر

تشخیص حمل

موشیوں میں تشخیص حمل

موشیوں میں تشخیص حمل ذیل کے طریقوں سے ہو سکتا ہے۔

عام مشاہدات

۱۔ حاملہ مادہ دیگر میں نہیں آتی۔

۲۔ جوں جوں مدت حمل بڑھتی ہے۔ مادہ کا جسم فریب۔ مزاج نرم اور طبیعت سست ہوتی جاتی ہے۔

۳۔ حاملہ مادہ کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

۴۔ حاملہ مادہ کے پیٹ کا گھیرا بڑھ جاتا ہے۔

۵۔ اگر دائیں طرف بندھنی سے پیٹ کو اوپر کی طرف دبایا جائے تو اردگرد کی نرم جگہ میں سخت بچہ محسوس ہوگا۔

۶۔ دائیں کوکھ سے ۷ ماہ عرصہ حمل کے بعد سٹیٹھو سکوپ (STETHOSCOPE) سے

بچے کے دل کی حرکات سنی جا سکتی ہیں۔

۷۔ پہلی دفعہ کی حاملہ مادہ میں حمل کے چوتھے یا پانچویں ماہ حیوانہ اور تھنوں کی جسامت بڑھنے لگتی ہے۔ معمر موشیوں میں یہ علامت حمل کے آخری ماہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

۸۔ حمل کی بڑھتی ہوئی حالت میں پیٹرو کے خانہ (PELVIC CAVITY) کے پھٹے

ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ سوراخ فرج بڑا ہو جاتا ہے اور حیوانہ کی پھلی جانب اوپر کی طرف اور

پیشاب گاہ سے قریباً ۵۔۶ انچ نیچے واقع غدود بڑھ جاتے ہیں۔

تشخیص حمل کے لئے معائنہ :-

فرج کے راستے معائنہ :- سوراخ فرج کو صابن اور پانی سے دھویا جائے۔ پھر ہاتھ اور

بازو پر جراثیم سے پاک تیل لگا کر دیباٹنا (VAGINA) میں داخل کر دیا جائے اور رحم کے

منہ (UTRI - OS) کو محسوس کیا جائے۔ حمل قرار پانے کے ساٹھ دن بعد سے رحم

کامنہ، ایک لیس دار مادہ سے بند ہو جاتا ہے۔ اس کو یوٹرائن سیل میوکس سیل یا حمل کی سیل (UTERINE SEAL OR MUCOUS SEAL) کہتے ہیں۔ غیر تربیت یافتہ حضرات کو یہ طریقہ استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے استقاطِ حمل یا رحم کی سوزش کے امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

مقعد کے راستے معائنہ :-

حمل کی ابتدائی ایام میں تشخیصِ حمل کے لئے یہ بہت موزوں اور تسلی بخش طریقہ ہے۔ اس طریقہ میں مندرجہ ذیل اعضاء کا معائنہ کیا جاتا ہے۔

خصیتہ الرحم کا معائنہ :-

مقعد میں ہاتھ ڈال کر سروکس یوٹرائی کو تلاش کیا جائے۔ یہ سخت ہو جانے کی وجہ سے آسانی سے محسوس ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنا سربر بنا لیں۔ اس کے اوپر سے ہاتھ رحم پر لے جلتے ہوئے دونوں مارن دیکھیں۔ جہاں پر دونوں مارن ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ وہاں ایک گہری لکیر ہوتی ہے۔ اگر وہ لکیر محسوس نہیں ہوتی تو مادہ کو حمل ہو گیا ہے۔ حمل دائیں مارن میں عام طور پر ہوتا ہے۔ پھر خصیتہ الرحم کو محسوس کیا جائے۔ جنسی معائنہ کے اٹھواڑیں اکیسویں اور چالیسویں دن اس کا معائنہ کیا جائے۔ اگر خصیتہ الرحم میں، کارپس لیوٹیم موجود ہو تو مادہ حاملہ ہے۔

گریفین فولیکل جگر کی طرح سخت ہوتا ہے اور اس میں پانی یا رطوبت محسوس ہوتی ہے جوں جوں حمل کی مدت بڑھتی جاتی ہے۔ رحم کی جسامت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے جس کارپس لیوٹیم گریفین فولیکل سے سخت ہوتا ہے اور اس میں پانی یا رطوبت محسوس نہیں ہوتی طرف بچہ ہر اس طرف کی خصیتہ الرحم بھی دور ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ۴ ماہ کی مدت حمل کے بعد خصیتہ الرحم کو محسوس نہیں کیا جاسکتا۔

رحم کا معائنہ :-

اگر غیر حاملہ مادہ میں رحم کامنہ ۲ سے ۳.۵ سنٹی میٹر ہوتا ہے۔ لیکن حمل قرار پانے کے بعد اس کا قطر متواتر بڑھتا جاتا ہے۔ رحم کے جس مارن میں بچہ ہوگا اس کا قطر بھی دوسرے

بارن سے بڑا ہوگا۔ سروکس (CERVIX) کو رہبر بناتے ہوئے اگر ماتھ رحم کے جسم (باڈی آف یوٹرس) اور نارز آف دی یوٹرس) رحم کی شاخوں پر پھیرا جائے تو خالی شاخ چھوٹی اور بچہ والی شاخ بڑی ہوگی۔ رحم کی شاخیں حمل قرار پانے کے بعد ۴ ماہ تک محسوس کی جا سکتی ہیں۔
۲۔ حاملہ مادہ کے رحم میں ۳ ماہ مدت حمل سے بچہ کی ولادت تک کافی لیڈز محسوس ہوتی ہیں۔

۳۔ حمل قرار پانے کے دو ماہ بعد اگر رحم پر چھلی بھری جائے اور آہستہ آہستہ چھوٹی چھوٹی جگے تو ایک جھلی پہلے انگلیوں کی گرفت سے پھسلتی محسوس ہوگی جب کہ رحم بدستور گرفت میں ہوگا، اور بعد میں انگلیوں کے درمیان سے پھیلے گا۔ پہلے پھیلنے والی جھلی دراصل ”پلے سنٹا“ ہوتا ہے۔

۴۔ دستِ حمل کے چوتھے ماہ کے بعد بچے کی برہمتی ہوئی جسامت کی بدولت رحم پیٹرو کے خانہ سے پیٹ میں منتقل ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ پانچویں سے چھٹے ماہ کے دوران ”نارز آف دی یوٹرس“ محسوس نہیں کئے جاسکتے۔ رحم کے اگلے کنارے پر صرف سروکس یوٹرائی محسوس ہوتی ہے۔

۵۔ یوٹرائن آرٹریز (UTERINE ARTERIES) یا رحم کی شرائین

مدتِ حمل کے ساتھ مڈل یوٹرائن آرٹریز (MIDDLE UTERINE ARTERIES) بھی نمایاں ہوتی جاتی ہیں۔ حمل کے پانچویں ماہ یہ پیٹل کے برابر موٹی ہو جاتی ہیں، اور ان میں نبض محسوس ہوتی ہے۔ پیٹرو کی ہڈی کے حصہ ایم کے قریب یوٹرائن آرٹری کو محسوس کیا جاتا ہے۔
۶۔ حمل کے چھٹے اور ساتویں ماہ کے دوران بچہ کی جسامت خاصی بڑی ہو جاتی ہے۔ مقعد میں ماتھ ڈال کر بچہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ حمل کے اٹھویں اور نویں ماہ بچہ کے پاؤں اور سر پیٹرو کے خانہ میں محسوس ہو جاتے ہیں۔
گھوڑی میں تشخیصِ حمل

عام مشاہدات گائے ہی کی طرح ہیں۔ گھوڑی میں حمل عموماً رحم کی بائیں شاخ میں قرار پاتا ہے۔ حمل قرار پانے کے ایک ماہ بعد فرج کی استری جھلی زرد اور خشک ہو جاتی ہے۔ فرج تنگ ہو جاتی ہے۔ میوکس سیل بھی ایک ماہ بعد ہی محسوس ہونے لگتی ہے۔

مقعد کے راستے معائنہ

حمل کے ایک ماہ بعد متعلقہ رحم کی شاخ سخت اور جسامت میں بڑھ جاتی ہے پتتالیسویں دن بچہ کی جسامت مرغی کے انڈے کے برابر ہوتی ہے۔ ساٹھویں دن بچہ کی جسامت ماٹے کے برابر ہوتی ہے۔ نوے دن پر اس کی جسامت فٹ بال کے برابر ہو جاتی ہے۔ حمل قرار پانے کے تیسرے ماہ بعد رحم پیڑو کے فائدے سے پیٹ میں منتقل ہونے لگتا ہے۔ چوتھے ماہ سے ۶ ماہ تک کی مدت حمل میں رحم پیٹ میں دوڑ تک چلا جاتا ہے، ادرا سے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ پانچویں ماہ یوٹرائن آرٹری میں نبض محسوس ہونے لگتی ہے۔ ساڑھے چھ ماہ مدت حمل سے بچہ کی ولادت تک مقعد میں لامتھ ڈال کر بچہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

بھیڑ اور بکری میں تشخیص حمل :-

۱۔ عام مشاہدات گائے کی طرح ہی ہیں۔

۲۔ حاملہ مادہ کے پیٹ کو دونوں ہاتھوں کی پھیلیوں کی مدد سے نیچے سے اوپر کودایا جائے تو بچہ پھیلیوں میں محسوس ہو جاتا ہے۔

ولادتِ طبعی

جب بچہ ماں کے پیٹ میں مدتِ حمل کے دن پورے کر کے صحیح سلامت بغیر کسی رکاوٹ کے پیدا ہو جائے تو یہ ولادتِ طبعی کہلاتی ہے۔ جب مدتِ حمل کے دن پورے ہوتے کو ہوتے ہیں تو جسم میں ایسٹروجن اور پروجیسٹرون کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ ایسٹروجن بڑھتا ہے اور پروجیسٹرون کم ہونے لگتا ہے۔ پچوڑی غدود کے پچھلے حصہ سے ایک ہارمون (OXYTOCIN) "آکسی ٹوسین" پیدا ہوتا ہے۔ ایسٹروجن رحم پر آکسی ٹوسین کے عمل کو تیز کرتا ہے۔ ان دونوں ہارمونوں کے زیر اثر رحم سکڑنے لگتا ہے۔ پیشاب گاہ ڈھیلی ہو جاتی ہے اور سلوٹ غائب ہو جاتے ہیں۔ پیڑو کا خانہ کشادہ اور پچھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ بچہ جننے کے قریب مادہ دوسرے جانوروں سے الگ ہو جاتی ہے، اور پیشاب گاہ فتورم ہوتی ہے۔ بعض اوقات نرم حیوانہ تک بڑھا ہوتا ہے۔ مھنوں سے بولادو دھنکلتا ہے۔ ولادت

کافل ذیل کے تین مرحلوں میں مکمل ہوتا ہے۔

پہلا مرحلہ

رحم میں وقفوں کے بعد لہریہ نما سکرٹاؤ پیدا ہوتا ہے۔ پہلے پہل وقفے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ لیکن جوں جوں ولادت کا وقت قریب آتا ہے۔ وقفے کم ہوتے جاتے ہیں۔ مادہ پیمین ہوتی ہے۔ درد کی علامتیں ظاہر کرتی ہے یا مادہ کبھی بیٹھتی اور کبھی کھڑی ہوتی ہے۔ رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ بچہ کو ملفوف کرنے والی جھلیاں پانی کے تھیلے کی مانند ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ جھلیاں مچھٹ جاتی ہیں اور ان میں موجود پانی بہہ نکلتا ہے۔

دوسرا مرحلہ

بچہ جننے والی مادہ زور لگاتی ہے یعنی انقباضی ہے۔ پیٹ کے پھٹے سکتے ہیں۔ پھر پیشاب گاہ سے بچہ کے اگلے سہم ظاہر ہوتے ہیں۔ عموماً اس وقت جانور بیٹھ جاتا ہے اور زور لگانا ہے۔ اس کے بعد سر کندھے جسم باہر نکل آتے ہیں اور مادہ ایک دم کھڑی ہو جاتی ہے اور باقی حصے اٹھتے وقت بوجھ سے باہر نکل آتے ہیں۔ ناف کی ڈوری بچے کی حرکت یا ماں کے کھڑے ہونے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

تیسرا مرحلہ

ولادت کا تیسرا اور آخری مرحلہ حیر کا خارج ہونا ہے۔ حیر رحم سے الگ ہو کر باہر نکل آتی ہے۔

ولادتِ طبعی میں بچہ کی رحم میں حالت

طبعی یا نارمل حالت : نارمل پریزنٹیشن (NORMAL PRESENTATIONS)

رحم میں بچہ کی صحیح حالتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سامنے والی صحیح حالت (انٹریئر نارمل پریزنٹیشن)

(ANTERIOR NORMAL PRESENTATION)

اگلی جانب رخ کئے ہوئے بچہ کی طبعی حالت

اس حالت میں بچہ کی اگلی ٹانگیں اور ان کے اوپر دکھا ہوا سر پہلے بیرونی سوراخ فرج

سے نکلتا ہے۔ بچہ کی کمر اور پیر کی طرف اور پھلی ٹانگیں پھلی طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ اگلی ٹانگوں اور سر کے بعد کندھے جسم اور پھر پھلی ٹانگیں باہر نکلتی ہیں۔

۲۔ پھلی صحیح حالت : پوسٹریئر نارل پرینٹیشن

پھلی جانب سے رخ کئے ہوئے واقع بچہ کی طبعی حالت :

اس حالت میں دونوں پھلی ٹانگیں پہلے باہر نکلتی ہیں پھلی ٹانگوں کے بعد جسم، کندھے سر اور پھر اگلی ٹانگیں باہر نکلتی ہیں۔

بچہ کی نگہداشت

۱۔ بچہ کے نتھنوں اور مقو تھتی کو صاف کیا جائے تاکہ بچہ دم گھٹ کر نہ مر جائے۔

۲۔ صاف کر کے بچہ کو ماں کے سامنے رکھ دیں تاکہ وہ اسے چاٹ سکے۔

۳۔ ناف سے ۲ اینچ کے فاصلے پر ناف کی ڈوری پر جراثیم پاک دھاگے سے گرہ لگائیں۔ گرہ

کے اگلی طرف سے ڈوری کاٹ دیں۔ ایک بوتل میں ٹینکچر آئیوڈین ڈال کر کچھ وقت کے لئے ناف کی ڈوری کا کٹا ہوا سرا اس میں ڈبو رکھیں۔

۴۔ بچہ خود بخود ماں کا دودھ پینے لگتا ہے۔ لیکن بچہ کمزور ہو یا ماں متورم حیوانہ کی وجہ سے بچہ کو دودھ نہ پینے دے تو بچہ کی مدد کریں۔ ماں کو قابو کریں اور بچے کو سہارا دے کر کھڑا کریں۔

۵۔ بچے کو بولہ دودھ مناسب مقدار میں بافراط ضرور پلایا جائے۔ بچے کے لئے یہ بکے جلاب

کا کام کرتا ہے۔ اس سے بچے کو پیٹ سے (می کونیم) (MECONIUM) یا ابتدائی فضلہ نکلے میں مدد ملتی ہے۔ بولہ دودھ میں حیاتین د اور فولاد کی بہت مقدار ہوتی ہے جو بچے کو تقویت دیتی ہے۔

۶۔ خیال رہے کہ بچے کے پیٹ کی ابتدائی غلاظت می کونیم یا مادہ زرد فضلہ ضرور نکل جائے اگر یہ بولہ دودھ کی مدد سے نہ نکلے تو بچہ کو کیسٹرائل یا لیکو اوڈیپیرافین دی جائے۔

۷۔ تسلی کر لی جائے کہ بچے کے تمام قدرتی سوراخ موجود ہیں۔ بعض اوقات بچہ کی مقعد موجود نہیں ہوتی اگر مقعد نہ ہو تو ضروری علاج کیا جائے۔

بچہ کی پیدائش کے بعد ماں کی نگہداشت

ماں کو اپنا بچہ چاٹنے دیا جائے بلکہ بچہ کے جسم پر پتھوڑا سا نمک لگا دیا جائے تو اچھا ہے نمک لگانے سے ماں بچے کو اچھی طرح چاٹتی ہے جس سے جسم میں خون کی گردش تیز ہوتی ہے ماں کو مکمل آرام دیا جائے اس کے قریب شور و غل نہ کیا جائے۔

خوراک قبض کشادی جائے۔ چوکر۔ جو اور اسی کا پورا دینا بہتر ہے۔

”گائے کامرض“ دودھ کے بخار کے لئے خیال رکھا جائے۔ روزانہ ہلکی سی ورزش کرائی جائے۔ گھوڑوں سے ۲ ہفتہ تک مشقت کا کام نہ لیا جائے۔ خیال رکھا جائے کہ مادہ جیر ضرور گراوے۔ گائے میں ۸ سے ۱۲ گھنٹے تک اور گھوڑی میں ۳ سے ۶ گھنٹے بعد جیر اگرنہ نکلے تو رکی خیال کی جاتی ہے۔ اگر اتنے وقت جیر نہ نکلے تو مناسب علاج کرنا چاہئے۔ اگر ماں کا دودھ نہ اترے تو ”آکسی ٹوسین“ کا ٹیکہ کیا جائے۔

ڈسٹوکیا

غیر طبعی ولادت

(ABNORMAL PARTURITION)

جب کوئی ایسی رکاوٹ پیدا ہو جائے کہ بچہ ماں کی کوشش سے پیدا نہ ہو سکے تو یہ ڈسٹوکیا یا مشکل ولادت کہلاتی ہے۔ مشکل پیدائش کا حادثہ گھوڑی کی نسبت گائے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر پیدائش میں بچہ کی جانب سے رکاوٹ پیدا ہو تو اسے ڈسٹوکیا (FOETAL-DYSTOKIA) کہلاتا ہے لیکن جب بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ ماں کے اعضاء کی ساخت یا فعل میں نقائص کے باعث ہوتی ہے تو یہ میٹرنل ڈسٹوکیا (MATERNAL DYSTOKIA) کہلاتا ہے (ماں کی جانب سے کسی کوتاہی کی بدولت مشکل ولادت) گائے میں عموماً ڈسٹوکیا رحم کے بے حس ہو جانے سے ہوتا ہے۔ گھوڑی میں بچے کی گردن لمبی ہوتی ہے۔ اس لئے ڈسٹوکیا عموماً گردن کے خم کھا جانے سے ہوتا ہے۔

ڈسٹوکیا کی مختلف وجوہات اور حالتیں سامنے کے خاکہ سے واضح ہیں:-

میٹرل ڈسٹوکیا

(۱) رحم کے نقائص

• رحم کا بے حس ہو جانا بچے کی حالت صحیح ہوتی ہے لیکن رحم بے حس ہو جاتا ہے۔ اس میں سکڑنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ پچوڑین یا سٹل بیسٹروں کا ٹیکہ کیا جائے۔

• رحم کا بل کھا جانا۔ اچھلنے کو دینے۔ گرنے یا زمین پر لیٹنے سے رحم بل کھا جاتا ہے۔ مادہ بہت زور لگاتی ہے۔ لیکن باہر کوئی مٹھلی ظاہر نہیں ہوتی۔ ویجاٹنا سکڑی ہوتی ہے مفعد کے راستے معائنہ کرنے سے رحم کے بل محسوس ہوتے ہیں۔ مادہ کو گرا کر دونوں اگلی اور دونوں پچھلی ٹانگیں الگ الگ باندھ دی جائیں۔ اب مقعد میں ہاتھ ڈال کر رحم کو بل کے مقام سے پکڑ لیں۔ دوسرا آدمی مادہ کو بل کی مخالفت سمت لڑکھڑاتا جائے تاکہ بل نکلے جائیں۔ یہ عمل اگر ڈھلوان زمین پر کیا جائے تو زیادہ آسان اور موثر ہے۔ بل نکلنے پر بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے گا۔ اگر یہ عمل کامیاب نہ ہو تو پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔

• رحم کا پھٹ جانا۔ رحم پھٹ جاتا ہے۔ رحم میں ہاتھ ڈالنے سے رحم پھٹنے کی تشخیص ہو جائے گی۔ بچہ پیٹ میں گر جاتا ہے۔ پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔

• رحم کا ہرنیا۔ رحم پیٹ میں گر جاتا ہے۔ جانور کو پشت کے بل لٹادیں بچہ پیدا ہو جائیگا۔ (۲) پیٹرو کے خانہ کے نقائص۔ پیٹرو کی ہڈیاں ٹوٹ جانے سے ریکٹ کے مرض یا خم کھنا جانے سے پیٹرو کے خانے میں رسولیوں کے بن جانے سے راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ہذا بچہ باہر نہیں نکل سکتا۔ بچے کو کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالا جائے۔

(۳) بیرونی سوراخ فرج۔ زخموں کی وجہ سے تنگ اور سکڑ جاتی ہے۔ اس کو آپریشن کے ذریعے کشادہ کیا جاتا ہے۔

(۴) فرج۔ فرج میں رسولیوں۔ پانی کی تھیلیوں (CYSTS) مٹانے کے الٹ کر فرج میں آجانے یا زخموں کے نتیجے میں فرج کے تنگ ہو جانے سے بچہ باہر نہیں نکل سکتا۔

(۵) سروکیس یا رحم کی گردن۔ رحم کی گردن پھلتی نہیں لہذا بچہ باہر نہیں نکل سکتا۔ ویجاٹنا میں

ہاتھ ڈال کر پہلے انگلی سے رحم کی گردن کو پھیلائیں۔ آہستہ آہستہ ایک ایک انگلی بڑھاتے جائیں اور اس کو پھیلاتے جائیں۔ اگر رحم میں بچہ کی حالت صحیح ہو اور صرف رحم کا منہ بند ہو یا سرویکس نہ پھیلی ہوئی ہو۔ تو سٹل بیسٹرول یا پچوٹرین کا ٹیکہ لگا دیا جائے۔ یاد رہے کہ اگر بچہ کی حالت غلط ہو تو ان ادویات کا ٹیکہ لگانا خطرناک ہے۔ کیونکہ جانور کے زور لگانے سے بھی بچہ نہ نکل سکے گا اور رحم مچھٹ جائے گا۔

(۴) ناف کی ڈوری۔ بعض اوقات ناف کی ڈوری بچے کی گردن یا ٹانگ کے گردن لپیٹ جاتی ہے۔ جس سے بچہ کی ولادت میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) اگر زرخہ یا پردہ شکم میں شکاف پڑ جائے تو جانور بچہ نکالنے کے لئے زور نہیں لگا سکتا۔

فیسل ڈسٹوکیا

بچہ کی امراض

مردہ بچے۔ عجیب الخلقیت بچے۔ جڑواں بچے۔ بچے کے پیٹ یا چھاتی میں پانی پڑ جانے۔ بچے کے جسم میں رسولیاں بن جانے سے ان کی جسامت بڑھ جاتی ہے، اور پیدائش رک جاتی ہے۔ ٹروکار سے پیٹ چھاتی۔ سروغیرہ سے پانی نکال کر بچہ نکالنے کی کوشش کی جائے۔ عجیب الخلقیت بچے کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالے جاتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بچہ زندہ ہے یا مردہ، بچے کی حالت کے مطابق مقعد یا منہ میں انگلی ڈالیں۔ اگر بچہ زندہ ہوگا تو مقعد دبائے گا یا زبان ہلائے گا۔ مردہ بچے کی گامچیوں اور جبرٹے یا آنکھ میں ہک کے ذریعے رسی ڈال کر باہر کھینچا جائے۔ اگر اس طرح باہر نہ نکلے تو کاٹ کر یا ماں کا پیٹ چاک کر کے نکالا جائے۔

رحم میں بچے کی غلط حالت :-

خاکہ میں درج کی گئی غلط حالتوں میں سے کوئی سی بھی حالت ہو تو بچہ کی پیدائش رک جاتی ہے۔ ایسی حالت میں جانور کو ایپی ڈیورل اینسٹیتیزیا (EPIDURAL ANAESTHESIA)

وے کر اس کے پھیلے حصہ کو بے حس کر لیا جائے۔ پھر بچہ کی حالت کو صحیح کیا جائے۔
اعضاء کو اپنی صحیح حالت میں لانے کے لئے مادہ کا پھلا حصہ اونچا کیا جاتا ہے اور بچہ کو
اگلی جانب دھکیلا جاتا ہے۔ تاکہ پیڑ کے خانہ میں زیادہ سے زیادہ جگہ بن جائے اور
غلط پڑے ہوئے اعضاء کو ٹھیک کیا جائے۔ گھوڑی میں ڈسٹوکمیہ عموماً سر کی رکاوٹ کی

وجہ سے ہوتا ہے۔
سر کا نیچے کی طرف خم کھا جانا :-

ٹانگوں کی گانچوں پر رسیوں کے پھندے لگا کر باہر رکھ لیں۔ جبرٹے میں بھی ہک
کے ذریعے پھندا لگا دیں۔ پھر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر زور سے اندر کو دبائیں اور جبرٹے
والی سی اور پر کو کھینچیں۔ تاکہ گردن سیدھی ہو جائے بعد میں ٹانگوں اور سر کی رسیوں کو کھینچ
کر بچہ کو باہر نکال لیں۔

سر کا اوپری طرف خم کھا جانا :-

ٹانگوں کی گانچوں پر رسی کا پھندا لگا لیں اور پھر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اندر کی طرف
دبائیں۔ اس طرح مڑا ہوا سر سیدھا ہو جائے گا۔ پھر نچلے جبرٹے پر ہک کے ذریعے پھندا لگا
دیں اور تمام رسیوں کو کھینچ لیں۔ اگر مذکورہ بالا طریقوں میں کامیابی نہ ہو تو بچہ کاٹ کر یا ماں کا
پیٹ چاک کر کے نکالا جائے۔

بچے کو کاٹ کر نکالنا (EMBRYOTOMY)

جب بچہ کو ماں کے پیٹ سے نکالنے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو ایمبری آٹومی
کا آپریشن کیا جاتا ہے۔ اس میں عمل جراحی کے ذریعے بچے کے اعضاء کاٹ کر نکالے جاتے ہیں۔
آلاتِ جراحی :-

“ایمبری آٹومی“ یا بچے کو اعضاء کو کاٹنے کے لئے ذیل کے آلاتِ جراحی استعمال ہوتے ہیں۔

(A) (GUARDED-EMBRYOTOMY KNIFE)

(B) HIDDEN-BISTORY

مذکورہ بالا دونوں آلات رحم میں بچے کے اعضاء کاٹنے کے کام آتے ہیں۔ رحم میں لے جاتے وقت ان کی تیز دھار چھپی ہوتی ہے۔ اس لئے زخم پیدا نہیں کرتی۔ جہاں ضرورت پیش آئے۔ ایک طرف سے دبائے پر تیز دھار باہر نکل آتی ہے۔ کاٹنے کے بعد دوسری طرف سے دبائے پر تیز دھار پھر چھپ جاتی ہے۔

FINGER-EMBRYOTOMY KNIFE (۳)

یہ نشتر کی مخصوص اقسام ہیں۔ ان میں انگلی ڈلنے کے لئے سویراں ہوتا ہے۔ رحم میں بچے کے اعضاء کاٹنے کا کام دیتے ہیں۔

SPATULA (۴)

یہ آلات بچہ کی کھال اتارنے کے کام آتے ہیں بچے کے جسم کا جو حصہ جسم سے باہر ہو اس میں شکاف یا چیراے کر یہ آلہ شکاف میں داخل کر کے کھال علیحدہ کی جاتی ہے۔ جوڑوں پر سے کھال علیحدہ ہو جائے تو ان کا کاٹنا آسان ہوتا ہے۔

(STEEL-WIRE OR CHAIN-SAW) - ۵

فولاد کی تار یا زنجیر نما آرمی بچے کے جوڑے کاٹنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جوڑے کاٹنے ہوئے سے جوڑے کے اوپر سے تار یا آرمی گزار کر دونوں سرے باہر نکال لیں اور دونوں سروں کو باری باری کھینچ کر جوڑے کاٹ لیا جائے۔

OBSTETRIC CHISEL - ۶

یہ آلہ ہڈیاں کاٹنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

HOOKS - ۷

یہ بچہ کو باہر کھینچنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ہک کے پیچھے رسی باندھ کر اس کو بچے کے نچلے بیڑے یا آنکھ میں پھنسا دیا جاتا ہے اور رسی کو کھینچ کر بچے کو بیرونی سویراں فرج کے قریب لایا جاتا ہے۔

REPELLER - ۸

یہ آدھے کو رحم کے اندر دھکیلنے کے لئے استعمال تو ہے۔

۹۔ رسیاں (CORDS)

ان سے بچے کے اعضاء کے گرد پھندے ڈال کر باہر کھینچے جاتے ہیں۔

عملِ جراحی :-

سب سے پہلے مادہ کو ایپی ڈیورل اینسٹھیزیا دے کر اس کا پھیلا حصہ بے حس کیا جائے، اس سے مادہ کو تکلیف نہیں ہوگی، اور عمل میں آسانی ہوگی۔

اپریشن کرنے والے کے ہاتھ اور تمام اوزار جراثیم پاک ہونے چاہئیں۔ اگلی جانب سے رخ کئے ہوئے واقع پیدا ہونے والے بچے کا سر اگر مادہ کے جسم سے باہر آگیا ہو اور بچہ مڑ چکا ہو تو سر کاٹ دیا جائے۔ اگر سر باہر نہ نکلا ہو اور پانی پڑ جانے سے اس کی جسامت بڑھی ہوئی ہو تو روکار سے سو دیا کر کے پانی نکال لیں۔ یا نچلا جبر اکاٹ کر نکال لیں۔ اس عمل سے سر کی جسامت کم ہو جائے گی اور یہ آسانی سے باہر نکل آئے گا۔ اگلی ٹانگ کاٹنے سے پہلے اگر باہر نکالی جاسکتی ہو تو بہتر ہے۔ ٹانگ باہر نکال کر جلد پر شکاف دیں۔ شکاف میں SPATULA داخل کر کے کندھے کے جوڑے تک کھال جسم سے چھڑا دیں۔ پھر جوڑے سے کھال اتار کر فشر یا تار یا زنجیر نما آری سے جوڑے کاٹ دیں۔ ٹانگ الگ ہو جائے گی۔ اس کو باہر نکال لیں۔ اگر پیٹ کی جسامت بڑھی ہوئی ہو تو شکاف دے کر پیٹ اور چھاتی کے اعضاء نکال لیں۔ شکاف سے پیٹ اور چھاتی کا پانی بھی نکل جائے گا۔ پھل جانے سے رخ کئے ہوئے واقع پیدا ہونے والے بچے کو ران کے اوپر سے زنجیر نما آری یا تار گزار کر ٹانگیں الگ کر لی جائیں۔ اس کے بعد پیٹ میں شکاف دے کر پیٹ کے اعضاء نکال دئے جائیں۔ اس سے بچہ کی جسامت بہت کم ہو جائے گی اور باقی ماندہ حصے آسانی سے نکل آئیں گے۔

سی زیرین اپریشن (پیٹ چاک کر کے بچہ نکالنا)

جب بچہ کسی صورت رحم سے باہر نہ نکل سکے تو حاملہ کا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جاتا ہے اپریشن سے پہلے مادہ کو ایپی ڈیورل اینسٹھیزیا دے کر پھیلا حصہ بے حس کر لیا جائے آلاتِ جراحی اور اپریشن کرنے والے کے ہاتھ جراثیم سے پاک ہونے چاہئیں۔

گائے۔ بھیڑ اور کبری میں دائیں کوکھ اور گھوڑی میں بائیں کوکھ پر شگاف دیا جاتا ہے۔ جانور کو الٹی جانب گرایا جائے۔ اپریشن کی جگہ سے بال کاٹ دئے جائیں اور ٹیکر آئیوڈین لگائی جائے پوائنٹ آف ڈی الیم اور آخری اسپل کے درمیان کوکھ پر اوپر سے نیچے لمبا شگاف دیا جائے۔ گائے اور گھوڑی میں یہ شگاف یعنی چیرا بارہ سے چودہ انچ تک ہونا چاہئے۔ پہلے کھال پھر پیٹ کے پٹھوں (MUSCLES) میں شگاف دیا جائے اس کے بعد پیٹ کی اندرونی جھلی یا (پیری ٹونیم) میں بیرونی چیرا کے مطابق چیرا دیا جائے۔ شگاف میں ہاتھ ڈال کر رحم کو محسوس کیا جائے۔ رحم میں بیرونی شگاف کے مطابق شگاف دیں، اور بچہ نکال لیں۔ بچہ نکالنے کے بعد چیرا بھی نکال لیں اپریشن کے بعد رحم پیری ٹونیم پٹھوں اور کھال کو علیحدہ علیحدہ ٹانگے لگائے جائیں۔

ایپی ڈیورل انسٹیشن یا (EPIDURAL ANAESTHESIA)

یہ جانور کے پچھلے حصہ کو بے حس کرنے کے لئے ذیل کے دو طریقوں سے استعمال

کیا جاتا ہے۔

پوسٹ انیسٹیشن یا (POST-ANAESTHESIA)

یہ جانور کو زور لگانے سے روکنے رحم میں بچہ کی حالت صحیح کرنے۔ بچہ کو کاٹ کر نکالنے کے لئے یا باہر نکلے ہوئے رحم کو صحیح حالت میں کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جانور کا پچھلا حصہ بے حس ہو جاتا ہے اور جانور کو تکلیف یا درد کا احساس نہیں ہوتا۔

اس مقصد کے لئے گائے اور گھوڑی کو پلینوئین (PLANOCAINE) (ایم۔ اینڈ بی) (

۲ فی صد پیریکین ہائیڈروکلورائیڈ کا محلول) کے ۲ فی صد محلول کا ۵ سے ۲۰ سی سی گائیکہ لگایا

جاتا ہے۔ ٹیکہ پہلے اور دوسرے دم کے مہرے کے درمیان سے مہروں کے خلا سے

بنی ہوئی نالی میں لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ کی جگہ کے تعین کے لئے دم کو جوڑے قریباً ۱/۲ کے فاصلے

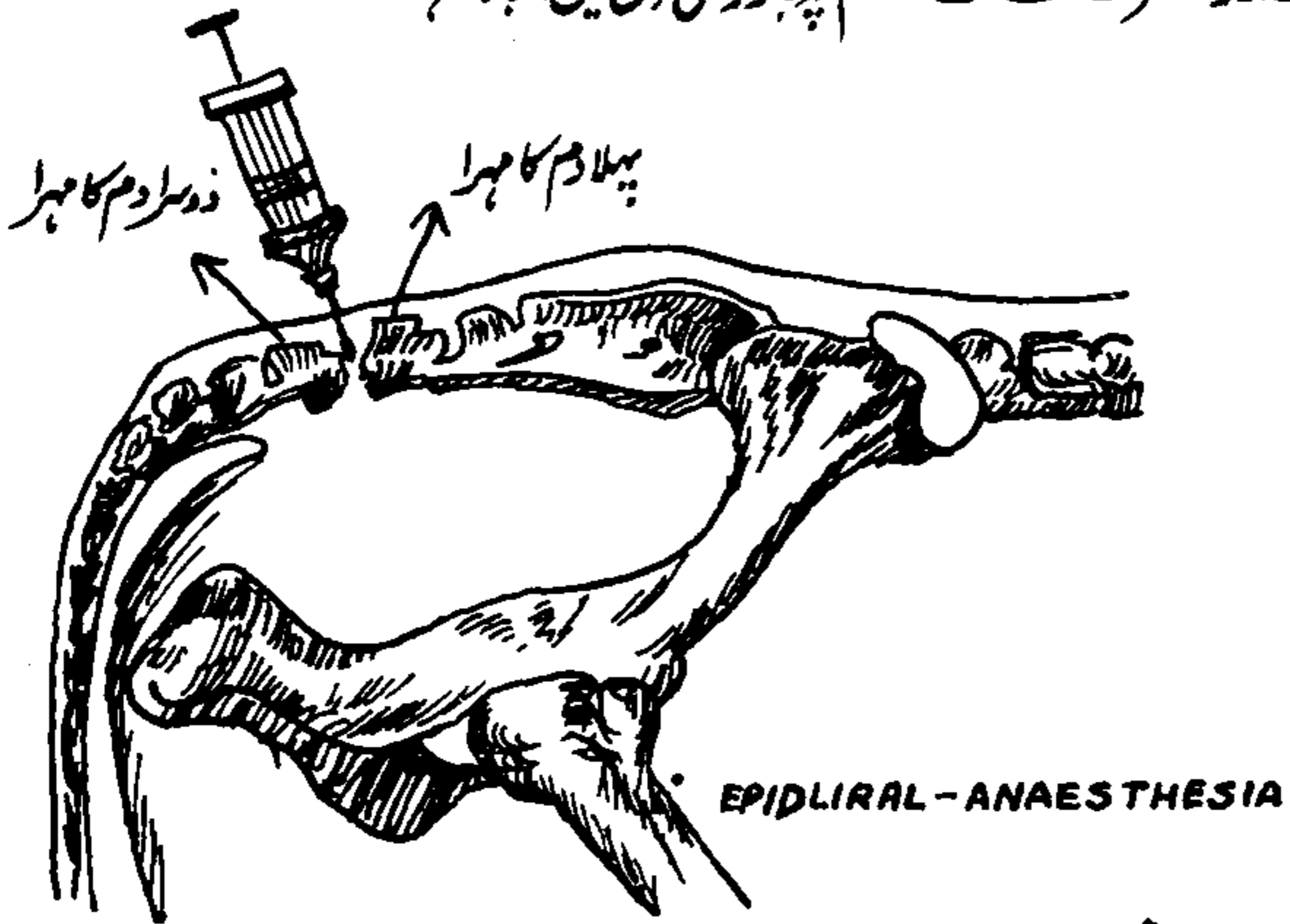
سے پکڑ کر نلکے کی تھقی کی مانند اوپر نیچے ہلائیں۔ اس سے دم کے پہلے مہرے اور سیکم۔

(SACRUM) کے جوڑے کا پتہ چل جائے گا۔ پہلے اور دوسرے دم کے مہرے کے درمیان بوقت کے

گہری جگہ ہوتی ہے اس جگہ ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ ٹیکہ کے لئے ۱۸ سائز یا گیج (GAUGE)

کی ۴ سنٹی میٹر لمبی سوئی درکار ہوتی ہے۔

ٹیکہ کرنے کی جگہ سے بال کاٹ دئے جائیں اور الکوحل سے جراثیم پاک کیا جائے۔ جانور کے پیچھے کھڑے ہو کر سوئی کی نوک پہلے اور دوسرے دم کے ہرے کے درمیانی گہراؤ میں رکھیں۔ سوئی کو نیچے اور قدرے آگے کی طرف دھکیں۔ اگر سوئی ٹھیک جگہ پر ہے تو یہ ۲ سے ۳ سنٹی میٹر باکسی رکاوٹ کے داخل ہو کر نالی کے فرش سے ٹکرائے گی۔ ٹیکہ آہستہ آہستہ ۱۰ سے ۱۵ سیکنڈ میں مکمل کرنا چاہئے۔ جانور کا پچھلا حصہ ٹیکہ کے ۱۵ منٹ بعد مکمل بے حس ہو جاتا ہے۔ یہ بے حس ایک گھنٹے تک غالب رہتی ہے۔ اس کے بعد جانور دوبارہ حس میں آنے لگتا ہے اور دوسرے گھنٹے کے اختتام پر جانور مکمل حس میں آ جاتا ہے۔



انٹیریا نٹسٹیزیا — (ANTERIOR - ANAESTHESIA)

یہ طریقہ بچہ کو پیٹ چاک کر کے یا بچہ کو کاٹ کر نکلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ٹیکہ آخری دو کمرے کے درمیان میں سے ہروں کی نالی میں کیا جاتا ہے۔ ٹیکہ کرنے کا طریقہ اور سامان اور پیمانے گٹے طریقہ کے مطابق ہے۔ لیکن دوا کی مقدار ۱۰۰ اسی سی تک استعمال کی جاسکتی ہے۔

بانجھ پن — (STERILITY)

ایسی مادین جن میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو بانجھ کہلاتی ہیں۔ بعض مادین میں جنسی لاپرواہی پائی جاتی ہے۔ وہ نر سے جنسی نہیں کرتیں۔ لیکن بعض بانجھ مادین میں جنسی عمل کی خواہش تو موجود ہوتی ہے لیکن باوجود نر سے جنسی کے حمل قرار نہیں پاتا۔ چنانچہ یہ بانجھ پن کا عارضی مستقل یا دائمی مرض ہو سکتا ہے۔ مرض کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں :-

۱۔ خصیتہ الرحم :-

ان کی جسامت معمول سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی خصیتہ الرحم چھوٹا ہو تو مادہ مصنوعی تخم ریزی سے حاملہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر دونوں خصیتہ الرحم چھوٹے ہوں تو بانجھ پن دائمی ہوتا ہے۔ اس کا کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔

۲۔ رحم کے دو منہ :-

معمول کے خلاف ایک کی بجائے رحم کے دو منہ ہوتے ہیں۔ مادہ تخم یا بیضہ رحم کی جس شاخ میں گرتا ہے مادہ تولید کے تخم اس شاخ کی بجائے دوسرے میں داخل ہو جاتے ہیں اور حمل قرار نہیں پاتا۔

۳۔ فری مارٹن :- (FREE MARTIN)

اگر گائے دو بچے دے جن میں ایک بچھڑا ہو اور دوسری بچھڑی، تو بچھڑی ہمیشہ بانجھ ہوتی ہے۔ یہ بچھڑی جوان ہونے پر دیگر میں نہیں آتی۔ لہذا حاملہ نہیں ہوتی، یہ مرض لاعلاج ہے۔

۴۔ ہرمیفر وڈائٹ (HERMAPHRODITE)

ایسے جانوروں میں نر اور مادہ دونوں کے جنسی اعضاء موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی نشوونما غیر مکمل ہوتی ہے۔ لہذا یہ صحیح طبعی فعل انجام نہیں دے سکتے۔ بانجھ پن دائمی ہوتا ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔

۵۔ خصیتہ الرحم میں رسولیوں کا بن جانا :-

۶۔ خصیتہ الرحم بے احتیاطی سے معائنہ کرتے وقت زخمی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خصیتہ الرحم ارگڈ

- کی جھلیوں سے چمٹ جاتی ہے۔ اس کے طبعی فعل میں خلل پڑتا ہے۔
- ۷۔ رحم کی گردن اور فرج زخمی ہو جائے تو زخم جس رگ وریشہ سے مرمت ہوتے ہیں وہ اہلی رگ وریشہ کے مقابلہ میں کم لچک وار ہوتے ہیں۔
- ۸۔ مادہ کا ویگ میں نہ آنا :-

جانور کے خبیثہ الرحم میں "گریفن فولیکل" پیدا نہیں ہوتے جس کے نتیجہ میں مادہ ویگ میں نہیں آتی۔ خبیثہ الرحم جسامت میں معمول سے قدرے چھوٹے ہوتے ہیں۔ چند دنوں کے وقفوں سے بار بار معائنہ کرنے پر ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہ حالت کمزور۔ لاسر۔ مریض کم اور غیر متوازن خوراک کے کھانے والے، سخت مشقت کرنے اور زیادہ دودھ دینے والے جانوروں میں ظاہر ہوتی ہے۔

۹۔ خاموش ویگ (SILENT HEAT)

مادہ کی خبیثہ الرحم اپنا طبعی فعل انجام تو دیتی رہتی ہے لیکن مادہ میں ویگ کی ظاہری علامات نہیں ہوتیں۔ اس لئے ویگ کا عرصہ خاموشی میں ہی گزر جاتا ہے۔ اس لئے اس کو خاموش ویگ کہتے ہیں۔ مادہ میں ویگ کے آنے کا پتہ نہیں چلتا۔ اس لئے طائی نہیں ہو سکتی۔

۱۰۔ خبیثہ الرحم میں پانی کی تھیلیوں (سٹس) (CYSTS) کے پیدا ہوجانے سے مادہ ویگ میں نہیں آتی۔

۱۱۔ نمفومینیا (NYMPHOMANIA)

خبیثہ الرحم میں چھوٹی چھوٹی "سٹس" بن جاتی ہے۔ مادہ ہر وقت ویگ میں رہتی ہے یا تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد ویگ میں آ جاتی ہے۔ مادہ نر سے جفتی کرتی ہے۔ لیکن حمل قرار نہیں پاتا۔ مادہ کی آواز نہ جیسی ہو جاتی ہے۔ رانوں اور گردن کے پٹھے نر کی مانند خوب موٹے ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ بعض مادیں میں خبیثہ الرحم سے بیضہ گرتا ہی نہیں۔ یا دیر سے گرتا ہے۔ جب بیضہ گرتا ہے اس وقت تک مادہ تولید کے تخم (سپرم) (SPERM) مرچکے ہوتے ہیں اس لئے حمل قرار نہیں پاتا۔

۱۳۔ پردہ بکارت (HYMEN)

کنواری مادہ میں فرج کے آخری حصہ میں ایک پردہ ہوتا ہے جو پردہ بکارت کہلاتا ہے۔ یہ پردہ پہلی دفعہ کے جماع کے دوران نیک کے عضو مخصوص کے دخول سے پھٹ جاتا ہے۔ بعض ماہین میں یہ پردہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور پھٹتا نہیں۔ پردہ نہ پھٹنے سے مادہ تولید رحم میں داخل نہیں ہوتا اور عمل قرار نہیں پاتا۔

۱۴۔ کارپس لیوٹیم (CORPUS LUTEUM)

خصیتہ الرحم میں کارپس لیوٹیم کی موجودگی میں مادہ ویک میں نہیں آتی۔ حاملہ مادہ میں کارپس لیوٹیم موجود ہوتا ہے۔ بعض اوقات غیر حاملہ مادہ کے خصیتہ الرحم میں یہ موجود ہوتا ہے۔ اس لئے مادہ ویک میں نہیں آتی۔

۱۵۔ سخت محنت کا کام لینے یا بہت عرصہ تک مادہ کو نہ ملانے سے جنسی اعضاء اپنا طبعی فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ ناکارہ ہونے کی وجہ سے یہ سکر جاتے ہیں اور نسل کشی کے قابل نہیں رہتے۔

۱۶۔ بچہ کا رحم میں مرجانا

بعض اوقات بچہ رحم میں مرجاتا ہے۔ لیکن اسقاط حمل نہیں ہوتا بچے کا گوشت دوبارہ مادہ کے جسم میں جذب ہو جاتا ہے۔ FOETAL MUMMIFICATION اور صرف کھل اور ہڈیاں رحم میں موجود ہوتی ہیں۔ بعض اوقات کھال بھی جذب ہو جاتی ہے۔ (FOETAL MACERATION) اور صرف ہڈیاں رحم میں رہ جاتی ہیں۔

چونکہ اسقاط حمل نہیں ہوا ہوتا اس لئے کارپس لیوٹیم خصیتہ الرحم میں موجود رہتا ہے جس کی بدولت مادہ ویک میں نہیں آتی۔

۱۷۔ بعض ماہین بالخصوص گھوڑیاں ملائی کے فوراً بعد پیشاب کر دیتی ہیں۔ جس کے ہمراہ مادہ تولید بھی خارج ہو جاتا ہے۔ اور گھوڑی حاملہ نہیں ہوتے پاتی۔ ایسی گھوڑیوں کو ملائی کے فوراً بعد آہستہ آہستہ چلانا چاہئے تاکہ پیشاب نہ کر سکے۔

۱۸۔ وبری فیس۔ ٹرائی کوموناس۔ بروسی لوسس (متعدی اسقاط حمل ٹی۔ بی۔ سٹریپٹوکوکائی۔ کورائی۔ سینسٹریمل برن ڈیزیزو یگائنا اور رحم کی سوزش۔ ڈورین اور لیکوریا کی امراض میں مبتلا ماہین میں بانچہ پن

کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج :-

علاج کے لئے جانور کا مکمل معائنہ کیا جائے۔ بانجھ پن کا جو سبب ہو اس کے مطابق علاج کیا جائے۔

۱۔ نسل کشی میں استعمال ہونے والے جانوروں کو پوری اور متوازن خوراک دی جائے۔

۲۔ پردہ بکارت کو عمل جراحی یا ہاتھ کے ذریعہ پھاڑا جائے۔

۳۔ اگر مادہ ویگ میں نہ آتی ہو تو دس سے بیس ملی گرام (۱ سے ۲ سی سی) شل بیسٹروں کا عضلاتی ٹیکہ لگائیں۔ ٹیکہ کے دوسرے تیسرے روز جانور ویگ میں آ جاتا ہے۔ ٹیکہ کے بعد پہلی ویگ مصنوعی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں خصیتہ الرحم سے بیضہ نہیں گرتا۔ اس لئے طائی آئندہ ویگ پر کرانی چاہئے۔ ضرورت محسوس ہو تو ۷ دن بعد ٹیکہ دھرایا جاسکتا ہے۔

۴۔ پوسٹسٹ کارپس لیوٹیم۔ میں مقعد میں ہاتھ ڈال کر خصیتہ الرحم کو پکڑ لیں۔ دباؤ کے ذریعے کارپس لیوٹیم نکال دیں۔ زیادہ دباؤ سے جریان خون اور موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر یہ عمل کارگر نہ ہو تو ۱۰ سے ۲۰ ملی گرام شل بیسٹروں کا عضلاتی ٹیکہ لگائیں۔

۵۔ سسک اور زہ اور نمفومینیا۔ میں مقعد میں ہاتھ ڈال کر خصیتہ الرحم کو پکڑ لیں۔ آہستہ آہستہ دباؤ کے ذریعے سٹس کو نکلانے کی کوشش کریں۔ اگر کامیاب نہ ہوں تو ۲۵۰۰ سے ۵۰۰۰ یونٹ ایل۔ ایچ۔ ٹارمون کا وریڈی ٹیکہ کریں۔

۶۔ رحم سے مردہ بچے کو نکلانے کے لئے شل بیسٹروں ۲۵ سے ۳۰ ملی گرام کا عضلاتی ٹیکہ یا پچوٹین ۵ سے ۱۰ سی سی کا عضلاتی، زیر جلد، یا وریڈی ٹیکہ کریں۔

۷۔ اگر خصیتہ الرحم سے بیضہ دیر میں گرتا ہو تو ویگ ظاہر ہوتے ہی۔ اوکسیٹوسین (OXYTOCIN) ۵ یونٹ کا وریڈی اور ۵۰ سے ۱۰۰ یونٹ کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔

سوزش رحم (METRITIS)

رحم کی سوزش کو انگریزی زبان میں میٹرائٹس کہتے ہیں۔ تمام مادہ جانور رحم کی سوزش

کے مرنس میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ مرض عموماً بچہ کی ولادت یا استقاط عمل کے بعد ہوتا ہے۔ گائے میں رحم کی سوزش بچہ کی ولادت کے دوسرے تیسرے دن ہو جاتی ہے۔ گھوڑی میں یہ عموماً نسبتاً دیر سے ہوتی ہے۔

باعث مرض

مرض کا باعث بیکٹیریا کی بہت سی اقسام ہیں۔ یہ بیکٹیریا رحم میں داخل ہو کر سوزش کا باعث بنتے ہیں۔ مندرجہ ذیل وجوہ رحم میں بیکٹیریا کی اشکائش کے لئے موزوں حالات پیدا کرتی ہیں۔
ہذا رحم کی سوزش کا باعث بنتی ہیں۔
حیر کا رک جانا

بعض اوقات بچہ کی ولادت کے بعد حیر رحم میں رک جاتی ہے۔ اس کا کچھ حصہ جسم سے باہر لٹکا ہوتا ہے۔ حیر کے رحم میں گل سڑ جانے سے بھی سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ حیر کو ہاتھ سے نکالتے وقت زخم ہو جاتے ہیں جس سے سوزش ہو جاتی ہے۔
بچہ کی تکلیف وہ پیدائش یا ڈسٹوکیا

بچہ کو رحم میں سے نکالتے وقت ہاتھوں اور آلاتِ جراحی سے جراثیم رحم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جس سے رحم میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔
بچے کا رحم میں مرجانا

مردہ بچے کے رحم میں گل سڑ جانے کی وجہ سے رحم میں سوزش ہو جاتی ہے۔
متعدی استقاط عمل

متعدی استقاط عمل کے بعد مرض کے مخصوص جراثیم اکثر اوقات رحم کی سوزش کا باعث بنتے ہیں۔
رحم کا معائنہ

تشخیص عمل یا کسی اور مقصد کے لئے رحم کا معائنہ کرتے وقت اگر ہاتھوں کو اچھی طرح جراثیم سے پاک نہ کیا جائے اور معائنہ کے دوران انتہائی احتیاط نہ برتی جائے تو اکثر جراثیم رحم میں داخل ہو کر رحم کی سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔

علامات مرض

معمولی نوعیت کی مریضہ سست اور خوراک کم رغبت سے کھاتی ہے۔ مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ مریضہ پیشاب اور گوبر کرتے وقت زور لگاتی ہے۔ جس سے سرخی مائل رنگت کا مادہ خارج ہوتا ہے۔

اگر مرض کا حملہ شدید ہو تو مریضہ جگالی بند کر دیتی ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۴ ف سے ۱۰۶ ف تک ہو سکتا ہے۔ نبض آدنفس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ مریضہ دانت پیستی ہے اور بے چین نظر آتی ہے۔ تو لیج کی علامات ظاہر کرتی ہے۔ دم کو بار بار ہلاتی ہے۔ پیشاب کے لئے بار بار زور لگاتی ہے۔ یعنی اینٹھتی ہے۔ مریضہ بیٹھنے سے گریز کرتی ہے۔ کیونکہ اس طرح رجم پر دباؤ سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ مریضہ کھلی ٹانگیں پھیلائے اور کمر کو خم دے ہوئے (BACK ARCHED) کھڑی رہتی ہے۔ سوراخ فرج سے شروع میں سرخی مائل رنگت کا مادہ بہتا ہے۔ بعد ازاں یہ مادہ گاڑھے اور سفید بھورے رنگ کا بدبودار ہوتا ہے۔ مقعد میں مائع ڈال کر رجم کا معائنہ کیا جائے تو یہ معمول سے بڑا اور متورم محسوس ہوتا ہے۔ مرض کی بڑھتی ہوئی حالت میں مریضہ کمزور ہو کر زمین پر گر جاتی ہے۔

علاج

مرض کے علاج میں ہرگز سستی نہ برتی جائے۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی سی دوا استعمال کی جائے۔

- ۱۔ ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی روزانہ رجم میں داخل کر لیں۔
- ا۔ مرکب یوروکروم ۱ = ۱۰۰۰ کا محلول ۱۰ سی سی
- ب۔ گلیسرین
- ب۔ لیوگالز سلیوشن ۱۰ سی سی
- گلیسرین
- ج۔ ایکری فلپوین ۱ = ۱۰۰۰ کا محلول ۱۰ سی سی
- گلیسرین
- ۹۔ ۹ سی سی

۲۔ ہیٹین

(HIBITANE)

بڑے جانوروں میں ایک سے دو اور چھوٹے جانوروں میں ۱/۲ سے اسیسری دو تین دن کے وقفہ کے بعد رحم میں رکھیں۔

۳۔ ایگاون (AGAVIN) ایم۔ بی

گھوڑی اور گائے میں ۲۰ سی سی اور بھیڑ بکری میں اسی سی کا رحم میں ٹیکہ کیا جائے۔ تین دن کے وقفہ کے بعد یہ عمل قریباً تین دفعہ دہرائیں۔

۴۔ پراپیامیدین انٹرا یوٹرائن (PROPAMIDINE - INTRA UTERINE)

۴۰ سے ۱۲۰ سی سی کا تین دفعہ ہر ساتویں روز رحم میں ٹیکہ کریں۔ اگر مرض شدید ہو تو ٹیکہ ہر ۲۸ گھنٹے بعد دہرائیں۔

۵۔ کمپران (COMPRON) ایم اینڈ بی

بڑے جانوروں میں دو یا تین پیسریز (PESSARIES) اور چھوٹے جانوروں میں ایک پیسری رحم میں ہر تیسرے روز رکھیں۔

۶۔ سلفامیزاتھین سوڈیم سیلوشن ۳۳٪ محلول (آئی سی آئی)

پہلے دن ۱۵ سے ۳۰ سی سی فی ۱۱۲ پونڈ وزن جانور ۷۵ سے ۸۵ سی سی کے حساب دریدی ٹیکہ لگائیں۔ بعد ازاں دوا کی نصف مقدار کا ہر روز ٹیکہ ۴ روز تک کریں۔

۷۔ پروکین پنسلین :

بڑے جانوروں میں ۳۰۰۰۰ سے ۵۰۰۰۰ یونٹ فی پونڈ جانور اور چھوٹے جانوروں میں ۱۰۰۰۰ سے ۱۵۰۰۰ یونٹ فی پونڈ وزن جانور کے حساب سے روزانہ عضلاتی ٹیکہ کریں۔

۸۔ کرسٹلائن پنسلین :

دائی لائیڈ روسٹریٹومائی سین ۱ گرام

ڈسٹلڈ واٹر ۲۰ سی سی

جملہ ادویات ملا کر ہر تیسرے دن رحم میں ٹیکہ کریں۔

۱۔ کرسٹلائن پنسلین ایونٹ

سلفامیزاتھین سوڈیم $\frac{1}{4}$ ۳۳ ۰/۰ محلول ۲۰ سی سی ادویات کو ملا کر ہر تیسرے دن رحم میں ٹیکہ کریں۔

۲۔ سلفانوٹائیڈ دو اونس

جرائیم سے پاک سہیل آئیل ایونٹ

رحم میں۔ بذریعہ پکپاری داخل کریں۔

۱۱۔ سلفامیزاتھین

۵ گرام کی گولی ایک دو یا تین ہر تیسرے روز رحم میں رکھیں۔

جمیر کارک جانا (RETENTION OF PLACENTA)

بچہ ماں کے رحم کے اندر جب پرورش پاتا ہوتا ہے تو وہ چند جھلیوں کے اندر لپٹا ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت یہ جھلیوں کو پھاڑ کر ماں کے رحم سے باہر آجاتا ہے۔ یہ جھلیاں جمیر یا پے سنٹا کہلاتی ہیں۔

بچہ کی ولادت کے بعد جمیر کا رحم کے اندر رک جانا ریٹینشن آف پے سنٹا کہلاتا ہے۔ دوسرے جانوروں کی نسبت یہ مرض گائے کو زیادہ ہوتا ہے۔ گائے میں بچے کی ولادت کے ۸ سے ۱۲ گھنٹے اور گھوڑی میں ۳ سے ۶ گھنٹے بعد اگر جمیر نکلے تو جمیر کی ہونی خیال کی جاتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں خود بخود نہ گرسے تو توجہ ضروری ہے۔ کیونکہ لاپرواہی سے رحم کی سوزش اور بانجھ پن جیسے امراض ہو جانے کا خدشہ ہے۔

وجوہ :-

۱۔ اسقاطِ حمل خواہ کسی متعدی مرض یا غیر متعدی مرض کے سبب یا دیگر حادث کے باعث واقع ہو۔ جمیر عموماً رک جاتی ہے۔

۲۔ معمر گائوں میں خاص طور پر جب وہ زراعتی کاروبار میں استعمال کی گئی ہوں۔ جڑواں بچے پیدا ہونے کی صورت میں

۳۔ جب بچہ اور ماں کی جیروالی جھلیاں آپس میں غیر معمولی طور پر چپٹ جائیں۔ یہ عموماً پیٹ پر بیرونی ضرب کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

۴۔ جب بچہ کی پیدائش میں غیر معمولی دیر واقع ہو جائے اور جانور زیادہ عرصے بیابنے کی تکلیف میں مبتلا رہے اس میں رحم کی بے حسی اور رحم کی قوت سکڑاؤ میں کمی یا غیر حاضری وغیرہ شامل ہیں۔

۵۔ بچہ کی پیدائش کے بعد رحم کا غیر معمولی طور پر سکڑاؤ اور رحم کے منہ کو بند کر دیتا ہے اور رحم سے علیحدہ ہوئی جیروا مارک جاتی ہے۔

علامات

جیروالی جھلیوں کا کچھ حصہ اور ناک کی ڈوری سوراخ فرج سے باہر لٹکے ہوتے ہیں۔ سوراخ فرج کے بیرونی کنارے متورم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تمام کی تمام جیروالی میں ہی رکی ہوتی ہے۔ بچہ کی ولادت کے تیسرے دن رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے اور رکی ہوئی جیروالی میں گل ٹرک سوزش پیدا کرتی ہے۔ اگر جیروالی کچھ حصہ رحم کے منہ سے باہر نکلا ہوا ہو تو رحم کا منہ بند نہیں ہوتا۔ جانور سست ہو جاتا ہے۔ خوراک رغبت سے نہیں کھاتا۔ درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ سوراخ فرج سے بدبودار مواد خارج ہوتا ہے۔ جس کی شدت جیروالی کے عرصہ رکاوٹ کے مطابق بڑھتی ہے۔

علاج :-

بالخصوص گائے کے متعلق متضاد رائے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ جیروالی رک جائے تو اس طرف خاص توجہ نہ دی جائے اور معاملہ قدرت پر چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اکثر صورتوں میں گائیں بغیر جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یکدم چھ سات یوم کے عرصہ کے بعد جیروالی خارج کر دیتی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک سنگین غفلت ہے جس کے نتائج بھی اتنے ہی سنگین ہوتے ہیں۔ بہر کیف جیروالی خود دیر تک رکے رہنا مالک اور جانور ہر دو کے لئے کوفت کا باعث ہے۔ اس سے جتنا جلد چھٹکارا حاصل کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے، اور خاص کر جب موسم گرم ہو۔ جانور زور لگا کر بے چینی کے علامات کے علاوہ جسمانی تکلیف وغیرہ بھی ظاہر کرے گا

ہوا اور سوراخ فرج سے خارج ہونے والے مواد سے بدبو آرہی ہو۔ چہ جائیکہ بیلہ کے لئے بعد کا عرصہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

جب جیر کا کافی حصہ باہر ٹسکا ہوا دکھائی دے رہا ہو تو اندازہ لگایا گیا ہے کہ جیر خود بخود باہر نکل آئے گی۔ بعض دفعہ پہلی مرتبہ بیاہی ہوئی گائیوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ آسانی اور موافق طریق پر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر وہ بے صبر اور تند مزاج ہوتی ہے۔ فرج اور سوراخ فرج میں جیر کی موجودگی ان کے مزاج کو اور بہیم کر دیتی ہے۔ رحم کا سکرٹاؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ رحم کا منہ بند ہو کر جیر اس میں پھنس جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مناسب حال یہی ہے کہ جیر کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے نکال دیا جائے بہتر ہے کہ اسی دن ورنہ اگلے دن۔

اگر کچھڑے کی پیدائش کے بعد سوراخ فرج میں کوئی جیر نظر نہ آئے تو اس صورت میں جیر مکمل کی ہوئی ہوگی۔ ایسی صورت میں بھی جلدی نہ کی جائے۔ رحم کے منہ کے جلد بند ہوجانے سے جیر پھنس جاتی ہے۔ ایسی صورت میں رحم میں ہاتھ داخل کر کے اگر جیر قدرے علیحدہ ہو گئی تو اسے ہاتھ کی مدد سے نکال دیا جائے۔ اگر وہ سختی کے ساتھ رحم کے ساتھ چمٹی ہے تو اس کا کچھ حصہ علیحدہ کر کے رحم کے منہ سے باہر نکال کر فرج یا سوراخ فرج سے باہر کر دیا جائے۔ اس طرح رحم کا منہ بند ہونے سے رک جائے گا، اور ٹھکی ہوئی جیر آسانی سے نکالی جاسکے گی۔

بعض محرک رحم قسم کی ادویہ مثلاً آرگٹ۔ اریگوئین۔ کوزین۔ سٹیل بسمٹول پکچرین

خارج کرنے میں سود مند می کا سہرا اپنے سر پر عرصہ ڈاز سے باندھے چلی آرہی ہیں۔ دستی کاروائی سے قبل ان کو ضرور آزما یا جائے۔ ان میں سے کچھ تو زمانہ قدیم کی یادگار ہیں اور باقی موجودہ زمانہ کی دریافت۔ جلاب اور محرک ادویہ رحم کی کے سکرٹاؤ میں مدد دے کر جیر کو خارج کرنے میں مدد دیتی ہے۔

مذکورہ بالا ادویہ کے استعمال سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جانور کا مالک کچھ مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور ان ادویہ کے استعمال سے متوقع اثر ہونے میں جو وقفہ گزر جاتا ہے وہ عرصہ جیر کو خود بخود نکلنے کے لئے بعض اوقات کافی ثابت ہو کر جیر کو خارج کر دیتا ہے اور حسن کارکردگی ادویہ کے حصہ میں آجاتی ہے۔

عرصہ دراز تک یہ ایک آزمودہ طریقہ مروج رہا ہے۔ کہ جب جیر کا کچھ حصہ سوراخ فرج سے باہر لٹک رہا ہو تو لٹکے ہوئے سرا کے اخیر میں تقریباً دو پونڈ کے قریب وزن باندھ دیا جاتا تھا۔ مگر کئی وجوہات کی بنا پر یہ طریقہ قابل اعتراض ہے۔

جب جیر کا کچھ حصہ فرج کے سوراخ سے باہر لٹک رہا ہو تو ہاتھ سے قدرے محتاط زور لگا کر اسے کھینچ کر باہر نکال دیا جائے۔ اسے لانتھ یا پراں یا سوکھے اور صاف تولیہ سے پکڑ لیا جائے اور جب جانور زور لگائے تو آہستہ سے جیر کو باہر کھینچا جائے اور کھینچنے کے ساتھ ساتھ جیر کو آہستہ آہستہ بل بھی دیا جائے۔ حتیٰ کہ تمام کی تمام جیر رحم سے باہر کھینچا جائے

اس طریق سے گھوڑی اور کتیا میں رحم کے زیادہ زخمی ہونے کا خدشہ نہیں ہے اور یہ طریقہ جلدی کامیاب ثابت ہوتا ہے کیونکہ جیر رحم کے زیادہ حصہ کے ساتھ چمٹی نہیں ہوتی ہے۔

مگر، گلے کے متعلق یہ اتنا سہل نہیں ہے کیونکہ ایک تو جیسے لاتعداد اُبھاروں کے ساتھ سختی سے چمٹی ہوتی ہے اور دوسرے جیر کی ساخت اتنی مضبوط نہیں ہوتی اور زیادہ زور کے تحت یہ جلد ٹوٹ جاتی ہے۔ معمولی زور کے تحت اگر جیر ٹوٹ نہ سکے گی تو رحم کے اُبھار زخمی ہونے سے رحم میں جلن پیدا ہوگی جس سے رحم کی شاخوں کا جزوی حصہ یا دونوں شاخیں یا تمام کے تمام رحم الٹ کر باہر آجائے گا اور اگر اس طریق سے جیر ٹوٹ جائے گی تو باقی حصہ کا جو رحم میں رہ گیا ہے، خارج کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ بعض اس طریقے کو بہتر تصور کرتے ہیں کہ اگر جیر کا کچھ حصہ باہر لٹک رہا ہو تو اس کے آزاد سرے کو دو لکڑی کے ٹکڑوں سے قابو کر لیا جائے اور جیر کو ان کے ارد گرد پیٹ لیا جائے جب سوراخ فرج کے قریب آجائے تو معمولی حقیف دائرہ نما حرکت کی جائے جس کی مدد سے فرج کے اندر جیر کا حصہ ایک عجیب قسم کی سنسناہٹ یا کپکپی پیدا کرے گا جس کے تحت گائے اپنے جسم میں بعینہ اسی طرح جیسے وہ پیشاب کرنے کی حالت میں کھڑی ہوتی ہے تناؤ پیدا کرے گی جس سے جیر قدرے خارج ہو جائے گی جس کو اسی وقت لکڑی کے ٹکڑوں کی مدد سے پیٹ لیا جائے۔ اس طریق کو بار بار دہرانے سے جیر خارج ہو جاتی ہے۔ اگر کسی مقام پر زیادہ مزاحمت محسوس ہو یا جیر ٹوٹ رہی ہو تو

اندازہ کر لیا جائے کہ حیر اپنے مقام سے علیحدہ نہیں ہوئی۔ تو اس صورت میں لپٹا بند کر دیا جائے اور ایک طرف سے دوسری طرف جھٹکے دار حرکات کی مدد سے رحم کی حالت کو مد نظر رکھ کر اس میں کم و بیش زور دار حرکات کا سلسلہ قائم کیا جائے۔

ان طریقوں سے بہتر اور افضل طریقہ وہ ہے جس کی مدد سے رحم کے ابھاروں اور حیر کے حصہ کو رسی آن کے تیشوں کو عمل حراحی کی مدد سے نہایت سائٹیفک طریق سے ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے حیر کو باہر نکالا جاتا ہے۔ گائے کو اچھی طرح قابو کر لیا جائے۔ پھر ایک امدادی گائے کی دم کو پکڑ کر سو ران فرج سے پرے رکھے۔ حیر کا اگر کچھ حصہ باہر نکل رہا ہو تو اس کو بائیں ہاتھ سے پکڑا جائے۔ دائیں ہاتھ کو جراثیم سے پاک کر کے اور چکنا ہٹ لگا کر اس طرح اندر دھکیلیں کہ ہاتھ کی تھیلی حیر کے حصے کو رسی آن کی طرف ہوا اور ہاتھ کی پشت گائے کے رحم کی دیوار سے چھوتی رہے۔ انگلیوں کی مدد سے رحم کے ابھاروں اور حیر کے حصہ کو رسی آن کے تیشوں کو جدا کیا جائے۔ اور بائیں ہاتھ سے متواتر ہلکا ہلکا زور لگا کر علیحدہ ہونے والی حیر کو کھینچا جائے۔ حتیٰ کہ تمام ابھاروں سے حیر کی تھلی کو رسی آن علیحدہ ہو جائے اور بائیں ہاتھ کے مسلسل ہلکے ہلکے کھچاؤ کے تحت حیر باہر آ جائے۔

بعض اوقات تمام کی تمام حیر رحم میں مقید ہو جاتی ہے اور رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے اس صورت میں پہلے ایک انگلی رحم کے منہ میں پھر دوسری پھر تیسری اس کے بعد ہاتھ کو مخرومی شکل دے کر رحم کے منہ کے اندر دائرہ نما حرکت دے کر داخل کیا جائے اور حیر کو رحم کے منہ سے نکال اور پھر فرج اور سو ران فرج سے باہر لاکر بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ کی مدد سے اوپر بیان کردہ طریق سے حیر کو باہر نکالا جائے جب حیر نکل جائے اور حیر کے نکالنے میں سو ران فرج اور رحم کے منہ کو جتنا گزند پہنچا ہو اس کے مطابق اس کا علاج کیا جائے رحم کے اٹنے کے فدا شدہ کو روکنے کے لئے چھکا چوڑھا دیا جائے۔

رحم کی سوزش کو روکنے کے لئے کامیران، بیسیٹین، سلفامیزا تھین کی پیسریز رحم میں رکھی جائیں۔

سلفا نوائیڈ، سولیس، اسپیل آئل جراثیم سے پاک کو باہم یک جان کر کے رحم میں بذریعہ اری گریٹر

داخل کیا جائے۔ تین دن کے وقفے کے بعد اس عمل کو پھر دہرایا جائے۔
اس کے ساتھ پنسلین پروکین کا ۱۰۰۰ و ۳۰۰۰ سے ۲۰۰۰ و ۴۰۰۰ لاکھ یونٹ کا
روزانہ ٹیکہ کیا جائے۔

پروویسیس یوٹرائی

رحم کا باہر نکل آنا
(INVERSION OF THE UTERUS)

رحم کے الٹ کر باہر نکل آنے کو پروویسیس یوٹرائی یا انورشن آف دی یوٹرس کہتے ہیں۔ رحم کا
کچھ حصہ باہر نکلے تو یہ جزوی یا نامکمل پروویسیس یوٹرس کہلاتا ہے۔ اگر تمام کا تمام رحم باہر نکل آئے تو
یہ مکمل پروویسیس یوٹرائی کہلاتا ہے۔ رحم الٹ کر رحم کے منہ فرج (ویجاٹنا) اور سوراخ فرج سے گزر
کر جسم سے باہر نکل جاتا ہے۔ یہ عارضہ عموماً بچہ کی ولادت کے بعد ہوتا ہے۔ گھوڑیوں کی نسبت
گائیوں میں یہ مرض زیادہ ہے۔ بھیڑ اور بکری بھی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کتیا بہت کم اس
مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔

وجوہ

بچہ کی پیدائش کے دو تین دن بعد ماویں اس عارضہ میں مبتلا ہوتی ہیں مرض کی مندرجہ ذیل

وجوہ ہیں۔

۱۔ بچہ تکلیف سے پیدا ہونے کی صورت میں

۲۔ اسقاط حمل کے بعد

۳۔ بچہ کے رگ جانے پر

۴۔ رحم میں کسی وجہ سے خراش پیدا ہونے سے

۵۔ شدید اور دائمی قبض کی شکایت کی وجہ سے

۶۔ اصطبیل کے فرش کا پھیلی طرف سے ڈھلوان ہونا۔ جانور کا قدرتی جسمانی رجحان۔

علامات

ابتداء میں مادہ بے چینی اور درد شکم کی شکایت جیسی علامات ظاہر کرتی ہے۔ مادہ پیشاب

کرنے کی حالت بنا کر کھڑی ہو کر بہت زور لگاتی ہے۔ کچھ وقت گزرنے پر گول بیگین کی جسامت کے برابر ایک سرخ گولا بیرونی سو راج فرج سے باہر نکلتا ہے۔ گائے کے بیٹھنے پر یہ گولا ظاہر ہو جاتا ہے اور کھڑے ہونے پر اکثر غائب ہو جاتا ہے۔ مادہ بدستور زور لگاتی ہے۔ جتنا وقت گزرتا ہے۔ مادہ کے زور لگانے، گولے کے وزن، اجتماع خون، زمین کے ساتھ رگڑ کھانے چوہوں اور کتوں کے کاٹنے سے اس کی جسامت بڑھتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ رحم ٹھک کر چھبے گھٹوں تک آ جاتا ہے۔ گھوڑی باہر ٹکے ہوئے رحم کو کاٹنے اور دولتی مارنے کی کوشش کرتی ہے۔ رحم کے باہر لٹ جانے سے مادہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ نبض اور تنفس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے زور لگانے اور ٹکے ہوئے رحم کے وزن سے نڈھال ہو کر مرینہ گر جاتی ہے۔

ثانوی پچیدگیاں

فرج اپنے اصل مقام سے ہٹ جاتی ہے۔ مثلاً اور بڑی آنت کا آخری حصہ (ریکٹم) رحم سے خالی ہونے والی جگہ پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان کے فعل میں خلل پڑ جاتا ہے۔ مثلاً کے منہ پر دباؤ کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے۔ بعض اوقات بڑی آنت کا آخری حصہ بھی الٹ کر باہر آ جاتا ہے۔ مثلاً بھی الٹ جاتا ہے۔ رحم کے زمین کے ساتھ رگڑ کھانے یا چوہوں اور کتوں کے کاٹنے سے زخم ہو جاتے ہیں۔ رحم کی سوزش ہو جاتی ہے۔ زخموں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ بعض حصے مردہ ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات رحم پھٹ جاتا ہے اور شگان سے انتڑیاں باہر نکل آتی ہیں۔

مرض کے نتائج

بدوقت علاج نہ کیا جائے تو موت یقینی امر ہے۔ گائے کی نسبت گھوڑی میں جلد موت واقع ہوتی ہے۔ تین سے پانچ دن کے اندر اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر بدوقت تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی سے علاج کروایا جائے تو گائیوں میں ۹۵ فی صد اور گھوڑیوں میں ۵۰ فی صد مریض صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

علاج

کوشش کی جائے کہ بیمار جانور کھڑا رہے۔ کیونکہ کھڑی حالت میں رحم کو اندر دھکیں کر اپنی

جگہ پر قائم کرنا قدرے آسان ہوتا ہے۔ ڈھلوان زمین پر کھڑا کر کے پچھلا حصہ اونچا کر لیا جائے۔ اگر مریضہ زمین پر گر چکی ہو تو اسے کمر کے بل لٹا کر پچھلا دھڑکھڑکھو سہ بھری بورلیوں کی مدد سے بند کر لیا جائے۔ اس عمل سے پیٹ کے اعضاء کا دباؤ آگے کی طرف ہو گا۔ پیڑو کے خانہ میں کافی جگہ بن جائے گی۔ لہذا رحم کو اندر داخل کرنے میں آسانی رہے گی۔ درد اور اینٹیٹنے کو روکنے کے لئے مریضہ کو ایسی ڈیورل اینسٹینزیا (EPIDURAL ANESTHESIA) دیا جائے۔ اگر پیشاب رکھا ہو تو پیشاب نکالا جائے۔ رحم پر اگر گیر کے ٹکڑے چپٹے ہوں تو انہیں الگ کر لیا جائے۔ زخموں کو صاف کیا جائے۔ مردہ گوشت کاٹ دیا جائے۔ رحم پھٹ گیا ہو تو ٹانگے لگائے جائیں۔

مندرجہ ذیل میں سے کسی طریقہ کے استعمال سے رحم کی جسامت کم کی جائے تاکہ اندر دھکیلنے میں آسانی رہے۔

۱۔ رحم کی اندرونی جھلی میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایڈرینالین (ADRENALIN) کا ٹیکہ کیا جائے۔

۲۔ رحم کو ہم فی صد پھینکڑی کے محلول سے دھویا جائے۔

۳۔ رحم پر پروف کا ٹھنڈا پانی ڈالا جائے۔

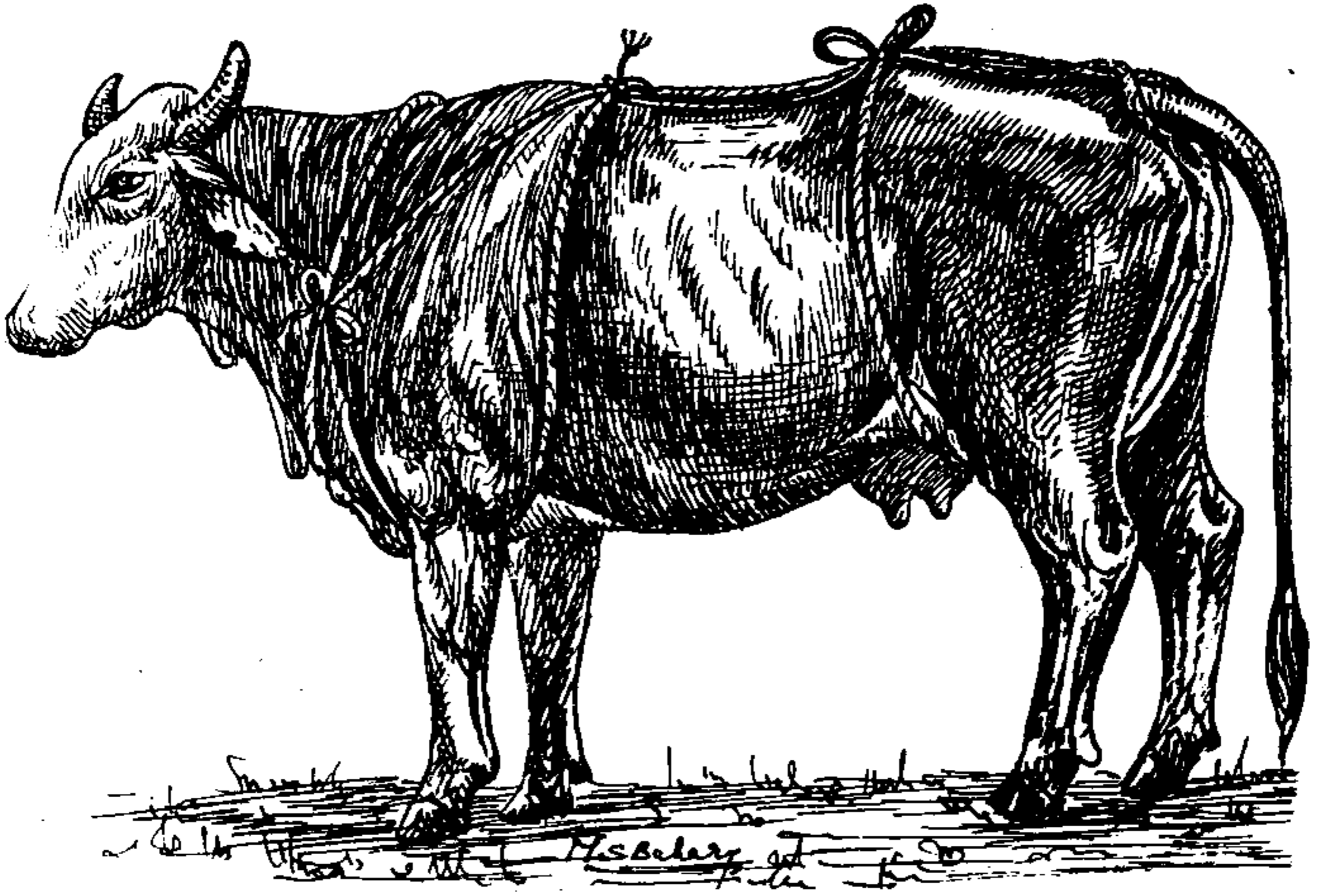
۴۔ اس کے بعد رحم کو بند مٹھیوں سے بیرونی سوڈا فرج کے قریب سے اندر دھکیلنا شروع کریں۔ جب تمام رحم اندر داخل ہو جائے تو ماتھ دوز تک لے جا کر تسلی کر لیں کہ رحم اپنی اصلی حالت میں آ گیا ہے۔ اس کے بعد رحم میں ہیپسٹین۔ ایگاون۔ سلفامیزا تھین کی ٹیکیاں یا کپران رکھی جائیں۔ پروپامیڈین انٹرایوٹرائن انجکشن ۲ سے ۴ اونس تک پروپامیڈین کریم رحم میں لگائی جائے خطہ ہوتا ہے کہ مادہ دوبارہ زور لگا کر رحم باہر نہ نکال دے۔ رحم کو اپنی جگہ قائم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مادہ کو ۱/۲ اونس سے ایک اونس تک کلورل ہائیڈریٹ ایک پونڈتیل میں ملا کر پلائیں۔

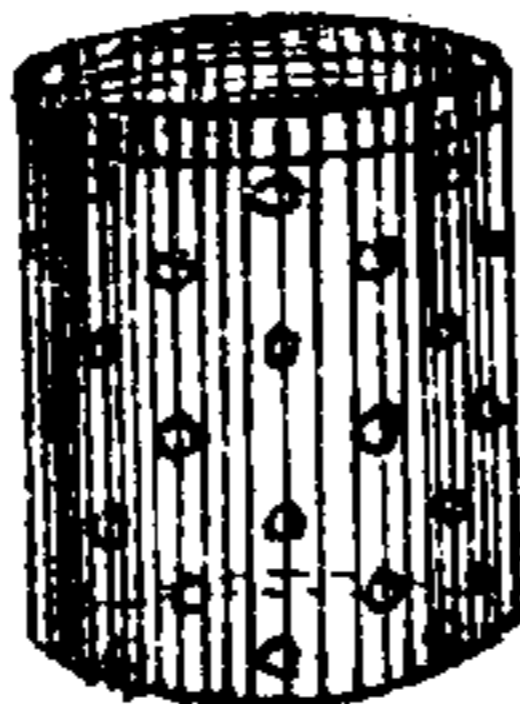
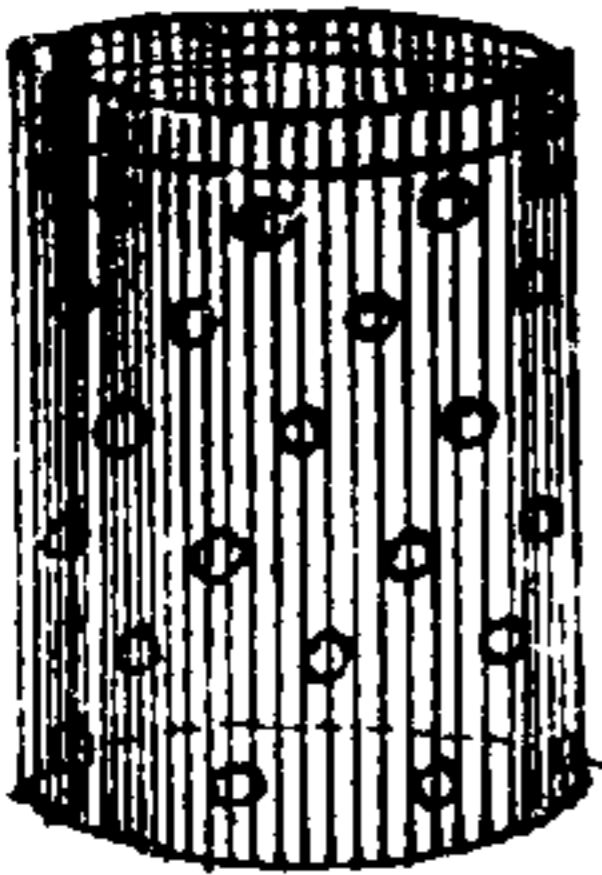
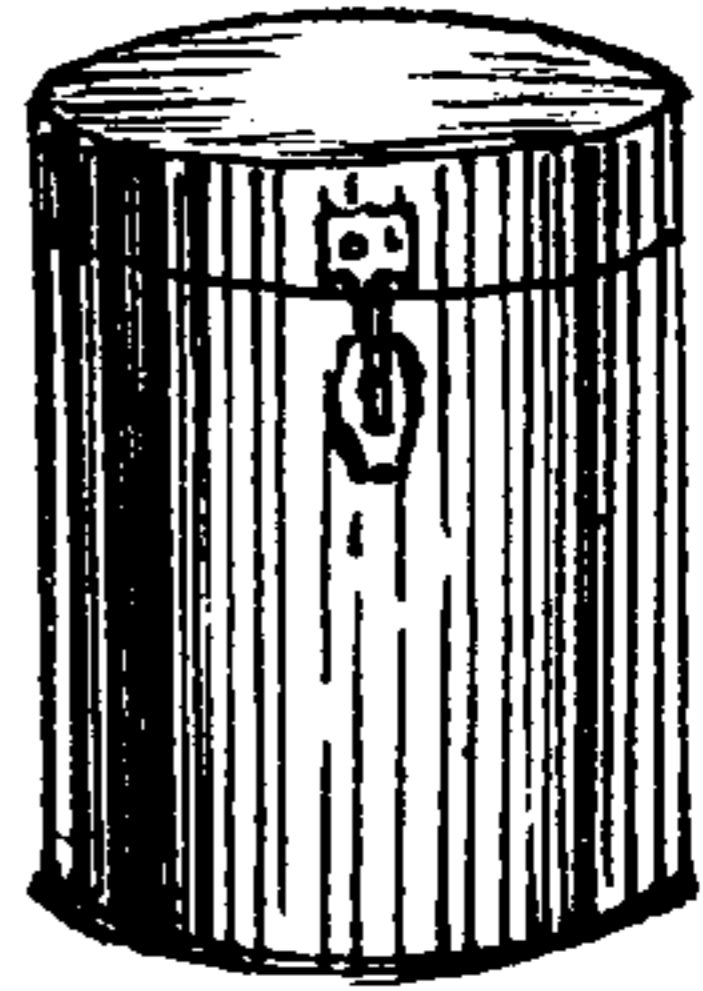
اس سے مادہ زور لگانے سے رک جاتی ہے۔

چھکی چوٹھانا یا ٹرس کا استعمال

اس مقصد کے لئے چمڑے کا ایک پیٹہ اور ۱۵ گز لمبی اور ۱/۲ انچ موٹی رسی درکار ہوتی ہے۔



مشاق پر ویسٹ ٹیٹ کا کبس



مختلف سائز کے پر ویسٹ ٹیٹ

چمڑے کے پٹے کی جگہ رسی کا ایک ٹکڑا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ شکل کے مطابق رسی کا چھوٹا ٹکڑا یا چمڑے کا پتہ گردن میں ڈال کر بکسوٹے سے کس دیا جائے۔ رسی کو درمیان میں سے کندھوں کے پیچھے کمر پر اس طرح ڈالیں کہ دونوں طرف برابر لمبائی کی ہو۔ رسی کے دونوں آزاد سرے اگلی ٹانگوں کے درمیان میں سے اور دائیں طرف والی گردن کے دائیں طرف والے پٹے میں سے اور بائیں طرف والی رسی بائیں طرف والے گردن کے پٹے سے گزار لی جائے۔ ہر دو رسیوں کو کمر کے اوپر سے پچھلی طرف لایا جاتا ہے۔ کمر پر پھوڑے فاصلہ پر دونوں رسیوں کو آپس میں گرہ لگائی جاتی ہے۔ سوراخ فرج پر پہنچ کر دونوں رسیوں کو گرہ لگائی جاتی ہے۔ سوراخ فرج کے اہتمام پر ان کو پھر گرہ لگائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دونوں آزاد سرے پچھلی ٹانگوں کے درمیان میں سے گزار کر کمر پر باندھ دئے جائیں۔

ویسٹ کلیمپ کا استعمال کیا جائے۔ اسے بیرونی سوراخ فرج کے کناروں پر لگا دیا جاتا ہے جس سے یہ سوراخ بند ہو جاتا ہے۔

مشتاق پروٹیسس یوٹرائی ٹیوب

یہ کھوکھلی ٹیوب مریضہ کی ویسٹ میں داخل کر دی جاتی ہے۔ ٹیوب کے بیرونی سوراخ فرج کے کناروں کے ساتھ ٹانگوں کی مدد سے سی دئے جاتے ہیں۔

اگر کچھ بھی دستیاب نہ ہو تو بیرونی سوراخ فرج پر مضبوط دھانگے سے ٹانگے لگا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر مریضہ کو قبض ہو تو حقنہ کیا جائے۔ یا تیل کا جلاب دیا جائے۔

روزانہ پنسلین۔ ٹیرامائی سین۔ یا سلفا مینزاتھین سوڈیم کا ٹیکہ کیا جائے۔

مصنوعی تخم ریزی

زر کے مادہ تولید کے بغیر جماع یا جنسی فعل کے دوران مادہ کے اعضاء تولید و تناسل میں دخول مصنوعی تخم ریزی کہلاتا ہے۔ قدرتی طریقہ نسل کشی میں زرجانور جنسی عمل کے دوران اپنا مادہ تولید مادہ جانور کے رحم میں داخل کرتا ہے۔ لیکن اس طریقہ نسل کشی میں زر سے مادہ تولید حاصل کر کے اس میں خاص مقدار میں وودھ یا انڈے کی زردی شامل کی جاتی ہے۔ وودھ یا انڈے کی زردی شامل کرنے سے مادہ تولید کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس مادہ تولید کا تھوڑا تھوڑا حصہ بذریعہ پچکاری ایک مادہ کی بجائے بہت سی مادین کے رحم میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ قدرتی طریقہ نسل کشی کے مقابلہ میں جہاں اس مادہ تولید سے صرف ایک مادہ حاصل ہو سکتی ہے، بہت سی مادین حاصل ہوتی ہیں۔ مصنوعی تخم ریزی کا عمل ہر جانور پر ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ طریقہ نسل کشی فی الحال صرف مویشیوں کے لئے ہی اپنایا گیا ہے۔ مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ سے نسل کشی کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔

فوائد :-

۱۔ صرف آزمودہ یا منتخب سانڈ ہی اس طریقہ نسل کشی میں استعمال کئے جائیں تو آئندہ نسل

بہتر ہوگی۔

۲۔ ایک سانڈ قدرتی طریقہ نسل کشی سے ایک سال میں زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ مادین حاصل کر سکتا ہے لیکن مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی سے ایک سانڈ سال میں ۵۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ مادین بخوبی حاصل کر سکتا ہے۔

۳۔ ایک اچھی نسل کے سانڈ کو ایک ہی علاقہ میں استعمال کرنے کی بجائے اس سے مادہ تولید حاصل کر کے دور دراز علاقوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ بعض اوقات ایک اچھا سانڈ پوٹ وغیرہ لگ جانے سے قدرتی طریقہ جماع کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن ایسے سانڈ کو مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی کے لئے بخوبی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ جنسی عمل کے دوران بعض اوقات حادثات ہو جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں حادثات کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

۶۔ بعض سانڈوں کے مادہ تولید کے حیوانی کرم یا زخم (SPERMS) مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے سانڈ بچے پیدا کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔ مالک ایسے سانڈوں سے اپنے جانور ملاتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ حاملہ نہیں ہوتے۔ اس طرح وقت اور روپیہ ضائع ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مصنوعی تخم ریزی کرنے سے بیشتر مادہ تولید کا خوردبینی معائنہ کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں زخم زندہ نہ ہو تو اس کو استعمال میں نہیں لایا جاتا۔

۷۔ بعض اوقات جنسی مریض مادین سے جفتی یا جماع کرتے وقت سانڈ کے عضو مخصوص کے ساتھ مرض کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ یہی سانڈ جب تندرست مادہ سے جنسی عمل یا جفتی کرتا ہے تو مرض کے جراثیم اس میں بھی منتقل کر دیتا ہے۔ لیکن مصنوعی تخم ریزی میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طریقہ سے جنسی امراض کا انسداد ہوتا ہے۔

۸۔ اس طریقہ نسل کشی سے مستفید ہونے والے مالک کو اپنے پاس سانڈ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ سانڈ کی بجائے وہ ایک یا دو اچھی نسل کی گائیاں رکھ سکتا ہے۔

۹۔ متوسط درجے کا زمیندار اچھی نسل کا سانڈ نہیں خرید سکتا اور نہ ہی اس کے اخراجات کا قفل ہو سکتا ہے۔ مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی سے وہ ایک اچھا سانڈ اپنے مویشیوں کے لئے

مفت استعمال کر سکتا ہے۔

۱۰۔ ایک شخص ہر نسل کے سانڈ نہیں پال سکتا۔ لیکن اس طریقہ نسل کشی میں وہ جس نسل کا بیج چاہیے اسی نسل کے مادہ تولید سے تخم ریزی کر سکتا ہے۔

۱۱۔ مصنوعی تخم ریزی سے "خاموش ویگ اور بانچہ پن" جیسی امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ اس طریقہ نسل کشی سے "متعدی استقاط حمل" کی مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ ہمارے ملک میں قدرتی طریقہ نسل کشی کے لئے سانڈوں کی تعداد ناکافی ہے۔ اکثر لوگ بچڑوں

اور گٹوں کی پرورش کو بوجھ خیال کرتے ہیں اور پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ان کو ذبح کر واڈالتے ہیں۔

مشاہدہ شاہد ہے کہ اکثر وہیات میں ویگ میں آئی ہوئی مادین کے لئے اعلیٰ تو کیا گھٹیا درجہ کا سانڈ

بھی نہیں ملتا۔ اس مسئلہ کا بہترین اور موزوں حل مصنوعی تخم ریزی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

۱۴۔ مصنوعی تخم ریزی کے طریقہ نسل کشی سے بہت کم عرصہ میں آزمودہ سانڈوں "اعلیٰ خواص

کو اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے والے سانڈ کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

آزمودہ سانڈ (PROVEN - BULL)

کسی نسل کا آزمودہ سانڈ تیار کرنے کے لئے اسی نسل کی مختلف ماحول میں پرورش پانے والی ۱۰ مادین کا ایک "لیکٹیشن پیریڈ" کے دوران دودھ کا ریکارڈ رکھا جائے۔ ویگ میں آنے پر ان کی مطلوبہ سانڈ سے نسل کشی کرائی جائے۔ نتیجتاً، اچھے پیدا ہوں گے۔

جوان ہونے پر ان میں سے ۵ مادین کا پہلے لیکٹیشن پیریڈ میں دودھ کا ریکارڈ رکھا جائے اگر ان پانچوں بیٹیوں کا دودھ اپنی ماؤں سے زیادہ ہو تو سانڈ آزمودہ کہلائے گا۔ بالفاظ دیگر اس سانڈ میں اعلیٰ خواص کو اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔

(مادہ تولید حاصل کرنا)

نر سے مادہ تولید حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ برقی دو گزارنے سے۔ یہ طریقہ بعض بیرونی ممالک میں استعمال ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں

یہ طریق رائج نہیں۔

۲۔ مصنوعی فرج کے ذریعہ طریقہ پاکستان میں رائج ہے۔ لہذا اسے تفصیل سے بیان کیا جائیگا۔

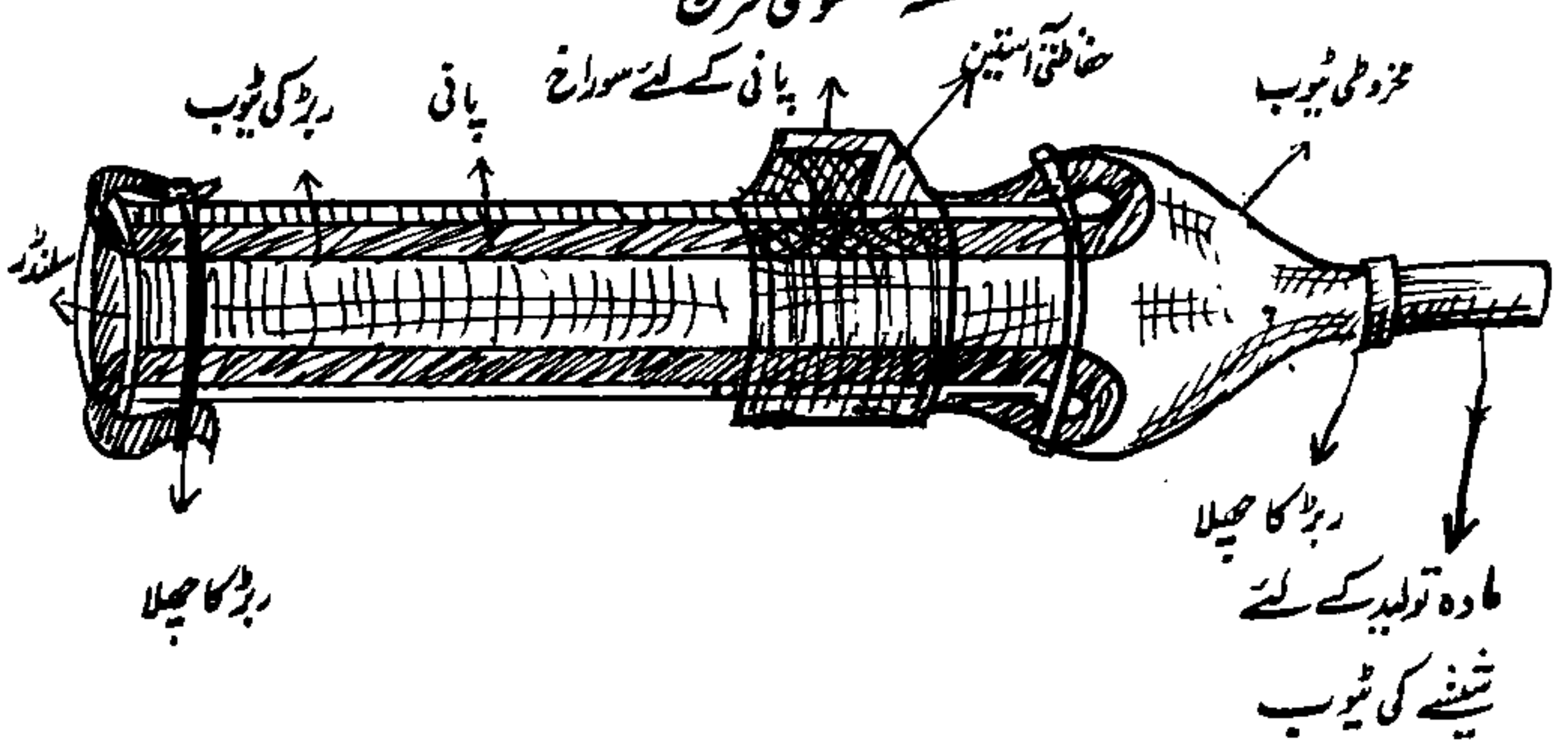
مصنوعی فرج

(۱) مصنوعی فرج کے مختلف حصے

۱۔ سخت اور مضبوط ربر کا ایک پاؤپ یا سلنڈر۔

یہ مصنوعی تخم ریزی سے متعلقہ سامان کا کاروبار کرنے والے تجارتی اداروں سے ملتا ہے۔ ویسے ربر کا انجن ٹھنڈا کرنے والے حصہ کا پاؤپ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بلکہ موزوں ہے۔ کیونکہ اسے آپ مطلوب لمبائی کے مطابق کاٹ سکتے ہیں۔ سائڈ کی نسل اور عمر کے مطابق سلنڈر کی لمبائی اسے ہم اتنی رکھی جاتی ہے۔ سلنڈر کے ایک سرے سے ۳ کے فاصلے پر پتھر کا ایک سوراخ

نقشہ مصنوعی فرج



پانی ڈالنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ اس سوراخ پر ایک ڈھکنا لگا ہوتا ہے۔ مزید تسلی کے لئے ہم لمبی اور ۳ قطر والی باریک ربر کی ایک "حفاظتی آستین" بھی استعمال کی جاتی ہے۔ سوراخ میں پانی ڈالتے وقت اسے سوراخ سے پرے کھسکا دیا جاتا ہے۔ پانی ڈالنے کے بعد اسے سوراخ کے اوپر لے آتے ہیں۔ اس کے استعمال سے پانی کے بہ جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔

۲۔ ملائم اور باریک ربر کی ایک ٹیوب۔

اس ٹیوب کا قطر $\frac{1}{4}$ انچ قطر کے سلنڈر میں استعمال کے لئے ۳ اور $\frac{3}{4}$ قطر کے سلنڈر

میں استعمال کے لئے $\frac{1}{2}$ ہونا چاہئے۔ ٹیوب کی لمبائی سلنڈر کی لمبائی سے چھ سات سو زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ ٹیوب مکمل مصنوعی فرج کا وہ حصہ ہے جس میں تراپنا عضو مخصوص داخل کرتا ہے۔ بعض ساڈہ ٹائم سطح سے موزوں جنسی تحریک میں نہیں آتے۔ ایسے ساڈوں کے لئے اس ٹیوب کی اندرونی سطح پر مخصوص کھر دراپن پیدا کیا جاتا ہے۔

۳۔ ربر کی ایک مخروطی ٹیوب

۴۔ شیشے کی ٹیوب

۵۔ $\frac{3}{4}$ چوڑے اور $\frac{1}{2}$ قطر والے ربر کے دو چھلے یا حلقے

۶۔ مخروطی ربر کی ٹیوب اور شیشے کی ٹیوب کو ملحق کرنے کے لئے ربر کا چھلا

مصنوعی فرج کی تیاری

سلنڈر کے اندر بائیک ربر کی ٹیوب داخل کر دیں۔ بڑھے ہوئے کناروں کو پھیلی جانب الٹا کر سلنڈر کے اوپر چڑھا دیں۔ سلنڈر کے پانی والے سو راج کے کنارے کی طرف مخروطی ٹیوب کا کشادہ سرا چڑھا دیں۔ سلنڈر کے دونوں سروں پر کنارے سے لگا "جگہ چھوڑ کر ایک ایک ربر کا چھلا چڑھا دیں تاکہ ٹیوبیں پھسل کر الگ نہ ہو جائیں۔

اب سلنڈر کے سو راج میں پانی ڈالیں۔ مادہ تولید حاصل کرتے وقت پانی کا درجہ حرارت ۱۰.۵ سے ۱۱.۰ درجے فارن ہٹ تک ہونا چاہئے۔ ابتدا میں پانی کی بہت سی حرارت سلنڈر کو گرم کرنے میں ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے پانی اس قدر گرم ڈالا جائے کہ زکے عضو مخصوص کے دخول کے وقت مصنوعی فرج کا درجہ حرارت ۱۰.۵ سے ۱۱.۰ درجے فارن ٹائیٹ سے کم و بیش نہ ہونے پائے۔ پانی ڈالنے کے بعد سو راج بند کر دیں اور اوپر سے حفاظتی آستین چڑھا دیں۔ مصنوعی فرج میں کوئی چکنی کریم رکے وائی۔ سیٹرائل کریم، چھڑ دیں۔

مصنوعی فرج کا طریقہ استعمال

ایک گلٹے یا بھینس کو شال میں قابو کیا جائے۔ مادہ تولید حاصل کرنے والا شخص مصنوعی

فرج اپنے دائیں ماتھے میں پکڑے ہوئے گائے کی دائیں طرف اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا منہ گائے کی پھلی طرف ہو۔ دوسرا آدمی ساند کو چھوڑ دیتا ہے۔ جب نہ جنسی تحریک میں آکر جھنتی کے لئے مادہ کے اوپر چڑھے تو پاس کھڑا ہوا شخص بائیں ہاتھ سے موتی (شیٹھ) کو پکڑ کر عضو مخصوص مصنوعی فرج میں داخل کر دیتا ہے۔ اس وقت مصنوعی فرج ۶۰ درجے کے زاویے پر رکھی جاتی ہے۔ مصنوعی فرج میں زکا ازال ہو جائے گا۔ ازال کے بعد ساند اوپر سے اترنے لگے تو مصنوعی فرج کو بھی ساتھ ہی زمین کے قریب لاکر اگ کر لیں۔ مادہ تولید متصل شیٹھے کی ٹیوب میں جمع ہو جاتا ہے۔

چند احتیاطیں

۱۔ چونکہ ز کے زیریں حصہ اعضاء تولید تناسل میں جراثیم ڈیرے ڈالے ہوتے ہیں۔ اس لئے جراثیموں سے مبرا مادہ تولید حاصل کرنا تو قریباً ناممکن ہے۔ لیکن اگر زیریں حصہ جسم کی صفائی اور موتری کے حصہ سے بال کاٹتے رہیں تو حاصل ہونے والے مادہ تولید میں جراثیموں کی تعداد خاطر خواہ حد تک کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ مادہ تولید میں کسی بیرونی شے مثلاً پانی، فضلہ، پیشاب، گندگی، خون چکنا ہٹ پیدا کرنے والی کریم وغیرہ شامل ہونے سے ز تخموں کا عرصہ حیات کم ہو جاتا ہے۔ مصنوعی فرج میں کریم چھی طرح چھڑویں۔ تاکہ اس کا کوئی حصہ مادہ تولید کے ساتھ شامل نہ ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے شیٹھے کی ایک سلاح استعمال کی جائے۔ اس سلسلہ میں مصنوعی فرج کی لمبائی بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یعنی اگر فرج کی لمبائی بہت زیادہ ہو اور ازال فرج کے درمیانی حصہ میں ہو جائے تو مادہ تولید میں کریم کا نشان ہونا یقینی امر ہے۔ اس لئے مصنوعی فرج کی لمبائی اتنی ہونی چاہئے کہ ازال فرج کے کنارے پر مخروطی ٹیوب کے نزدیک ہو۔ جہاں سے مادہ تولید بغیر کسی عاوط کے شیٹھے کی ٹیوب میں بہ جاتا ہے۔

۳۔ اگر ساند مکمل طور پر جنسی تحریک میں نہ آئے یا مصنوعی فرج میں ساند کے مزاج کے مطابق موزوں حرارت ملائیت یا کھر دراپن موجود نہ ہو تو حاصل ہونے والا مادہ تولید معیاری نہیں ہوتا۔ ایسے مادہ تولید کا حجم۔ اس میں ز تخموں کی تعداد اور تخموں کے زندگی کے آثار معیار

سے کم ہوتے ہیں۔ اس مادہ تولید کے استعمال سے عمل قرار پانے کی شرح بہت کم رہ جاتی ہے۔ ایسے سانڈوں سے مادہ تولید جنسی تحریک کو اچھی طرح ابھار کر مصنوعی فرج میں اس کے مزاج کے مطابق موزوں حالات پیدا کر کے حاصل کیا جائے۔

۴۔ مادہ تولید کو صد مات مثلاً شدید ٹھنکے۔ یکدم ٹھنڈا کرنے اور گرم سطح سے چھونے وغیرہ سے محفوظ رکھا جائے۔ کیونکہ اس قسم کے علامات سے نہ تخم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مادہ تولید کی تیاری

مصنوعی فرج سے مادہ تولید کی ٹیوب اتار کر ۳۲ درجے سنٹی گریڈ درجہ حرارت پر پانی میں (واٹر باٹھ) رکھ دیں۔ مادہ تولید کا ایک قطرہ سلائیڈ پر ڈال کر خوردبینی کا معائنہ کیا جائے۔ اس معائنہ سے معلوم ہو گا کہ اس میں میا کے مطابق نہ گرم زندہ ہیں یا نہیں۔ اب مادہ تولید کا حجم بڑھانا مقصود ہوتا ہے۔ حجم بڑھانے کے لئے دودھ یا انڈے کی زردی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں عموماً گائے کا کیساں طور پر ملا ہوا (ہوموجینائیزڈ - HOMOGENISED) دودھ استعمال ہوتا ہے۔ مادہ تولید میں ۱۰۰ یا ۲۰۰ کے تناسب سے دودھ شامل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں چونکہ ایک جاگہ پر ویک میں آئی ہوئیں اتنی اپنی کا ملنا دشوار ہے نیز مادہ تولید کا عرصہ دراز تک محفوظ رکھنے اور دراز علاقوں میں بھیجنے کا کوئی معقول انتظام نہیں اس لئے فی الحال ۱:۲۰ کے تناسب سے ہی دودھ ملایا جاتا ہے۔ مختلف نسلوں کے مادہ تولید کی شناخت کے لئے ان میں مختلف بکری کے رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں مختلف نسلوں کے لئے ذیل کے رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔

بھینسے کے لئے	بزرنگ
ریڈ ہندھی نسل کے لئے	سرخ رنگ
ساہیوال نسل کے لئے	ارغوانی سرخ رنگ
داجل نسل کے لئے	براؤن رنگ
دھنی نسل کے لئے	کوئی رنگ نہیں ڈالا جاتا

جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے دودھ میں اینٹی بائیوٹک اور بہت کم پنسلین یا سٹریپٹومائی
سین بھی شامل کی جاتی ہے۔۔۔ ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ یونٹ پنسلین فی سی سی دودھ کے حساب یا
۱/۲ سے ۱/۴ گرام سٹریپٹومائی سین فی سی سی دودھ کے حساب شامل کی جاتی ہے۔

مادہ تولید میں دودھ شامل کرنا

عموماً ایک سانڈ سے ایک انزال میں ۵ سی سی۔ مادہ تولید حاصل ہوتا ہے۔ اسے
۱:۲ کے تناسب سے بڑھانے کے لئے ۱۰۰ سی سی دودھ درکار ہوگا۔ لیکن چونکہ دودھ میں
۱۰ فی صد گلیسرین بھی شامل کی جاتی ہے۔ اس لئے ۵ سی سی۔ مادہ تولید کے لئے ۹۰ سی سی
دودھ اور ۱۰ سی سی گلیسرین درکار ہوگی۔ ۹۰ سی سی گائے کا دودھ ایک محزوطی صراحی میں
ڈال کر اس کے منہ میں سو راسخ وار کارک لگا دیں۔ کارک میں سے ایک مقررہ میٹر گزار دیں پھر میٹر
کا بلب دودھ میں ڈوبا ہونا چاہئے۔ اس صراحی کو ایک پانی بھرے برتن میں اس طرح ڈبو دیں کہ
صرف صراحی کی گردن باہر رہے۔ اب پانی کو تیزی سے حرارت دے کر گرم کریں۔ پانی کے
ساتھ دودھ کا درجہ حرارت بھی بڑھے گا۔ پانی گرم کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ دودھ میں ڈوبے ہوئے
مقررہ میٹر کا پارہ ۱۹۸ درجے فارن ہیت یا ۹۲ درجے سنٹی گریڈ تک پہنچ جائے۔ ایک منٹ کے
لئے دودھ کو اسی درجہ حرارت پر رہنے دیں۔ صراحی کو پانی میں سے اس طرح نکالیں کہ مقررہ میٹر
ہلنے نہ پائے۔ اب صراحی کو تیزی سے ٹھنڈا کیا جائے۔ ٹھنڈا کرنے کے لئے صراحی کو ٹھنڈے
پانی میں ڈبو دیا جائے۔

جب دودھ کا درجہ حرارت ۹۰ درجے فارن ہیت یا ۳۲ درجے سنٹی گریڈ رہ جائے تو مقررہ میٹر
کو دودھ میں سے اس طرح نکالیں کہ دودھ کی سطح پر بنی ہوئی طائی کی جھلی بھی اس کے ساتھ ہی
لیٹ کر نکل آئے۔ اب اس دودھ کو مشین کے ذریعے "ہوموجے ٹائزر" کریں۔ اس دودھ میں ایک
لاکھ یونٹ پنسلین شامل کر کے دو برابر حصوں میں بانٹ دیں۔ ایک ۵ لاکھ یونٹ پنسلین کی ٹیوب
لیں۔ اس میں ۵ سی سی۔ آب مقطر شامل کر کے حل کریں۔ بذریعہ پھکاری ایک سی سی محلول یعنی
ایک لاکھ یونٹ پنسلین نکال کر دودھ میں شامل کر دیں، اور باقی ماندہ ٹیوب ریفریجریٹر میں رکھ

لیں جو آئندہ کام آئے گا۔ پہلے حصہ دودھ میں رنگ شامل کیا جائے اور دوسرے حصہ دودھ میں گل دودھ کا ۱۰ فی صد یعنی ۱۰ سی سی گلیسرین شامل کر دی جائے۔

رنگ ملا دودھ ۳۲ درجے سنٹی گریڈ یا ڈیڑھ بائٹھ میں مادہ تولید کے ساتھ اور گلیسرین ملا دودھ ریفریجریٹر میں ۵ درجے سنٹی گریڈ پر رکھ دیا جائے۔

جب رنگ ملے دودھ اور مادہ تولید کا درجہ حرارت یکساں ہو جائے تو انہیں آپس میں ملا دیا جائے۔ اگر درجہ حرارت یکساں نہ ہو تو صدمہ سے تخموں کی موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

مادہ تولید آمیز رنگ دار دودھ کو اب ریفریجریٹر میں گلیسرین ملے دودھ کے ساتھ ہی رکھ دیں۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ان دونوں کا درجہ حرارت بھی یکساں ہو جائے گا۔ اب گلیسرین ملا دودھ کھوڑا کھوڑا بیس منٹ کے وقفے کے بعد تین بار مادہ تولید آمیز رنگ دار دودھ میں شامل کر لیں دودھ صراحی کے دیوار کے ساتھ نہایت احتیاط سے آہستہ آہستہ گرائیں تاکہ براہ راست جھٹکوں سے نر کریموں کو صدمہ نہ پہنچے۔ مادہ تولید اب مکمل طور پر تیار ہے۔ اسے آدھ گھنٹے کے لئے ریفریجریٹر میں ہی پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد پھر ایک قطرے کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ تخم یا نر کریم زندہ ہی ہیں اور کسی عمل کے دوران ان کو کوئی صدمہ تو نہیں پہنچا قسلی بخش صورت میں ایک ایک سی سی مادہ تولید پلاسٹک کے مخصوص ایمپولیوں میں بند کر کے صیغے سنٹی گریڈ پر ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ ایک سی سی مادہ تولید ایک گاٹے کو حاملہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ مادہ تولید تین یا چار دن تک استعمال ہو سکتا ہے۔ اگر مادہ تولید کو ۷۹۔ سنٹی گریڈ پر ذخیرہ کیا جائے تو یہ تین یا چار سال تک بھی قابل استعمال رہتا ہے۔ اس ایک سی سی مادہ تولید میں تقریباً ۱۰ ملین نر تخم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر رحم کے منہ اور فلوپین ٹیوب کے منہ کے قریب ہی رہ جاتے ہیں اور صرف ۱۰ سے ۲۰ ہزار کے قریب فلوپین ٹیوب میں داخل ہوتے ہیں۔

مادہ تولید میں انڈے کی زردی اور بفر سلوشن شامل کرنا

سٹریٹ بفر سلوشن (CITRATE BUFFER SOLUTION)

۳ گرام

سوڈیم سٹریٹ

آب مقطر (۱۰۰ درجے سنٹی گریڈ تک گرم کیا ہوا) ۱۰۰ سی سی
ٹھنڈا کر کے اندھیرے میں رکھ چھوڑیں۔

فاسفیٹ بفر سلوشن (PHOSPHATE BUFFER SOLUTION)

پوٹاشیم فاسفیٹ $(K_2H_2P_4O_7)$ ۲-۵ گرام

سودیئم فاسفیٹ $(Na_2HPO_4 \cdot 12H_2O)$ ۲۰۰ گرام

آب مقطر ۱۰۰ درجے سنٹی گریڈ تک گرم کیا ہوا ۱۰۰ سی سی

ٹھنڈا کر کے اندھیرے میں رکھ چھوڑیں۔ جس روز مادہ تولید کی تیاری مقصود ہو اوپر بیان کیا گیا کوئی سا بفر سلوشن اور تازہ انڈے کی بغیر جھلی زردی ہم مقدار لیں۔ اس میں ۱۰۰ اینٹ فی سی سی کے حساب پینسلین یا ایک ملی گرام فی سی سی کے حساب سٹریپٹومائی سین شامل کریں۔ بفر سلوشن اور انڈے کی زردی کو مادہ تولید کے ساتھ ملا دیا جائے۔

مثال کے طور پر اگر مذکورہ بالا طریق سے مادہ تولید کو ۱۰۰ سی سی کے تناسب سے بڑھانا مقصود ہو تو ۵۰ سی سی مادہ تولید کے لئے ۱۰۰ سی سی محلول کی ضرورت ہوگی۔ پس ۵۰ سی سی کوئی سا بفر سلوشن اور ۵۰ سی سی تازہ انڈے کی زردی مادہ تولید میں شامل کر دی جائے۔ ان میں پہلے بیان کی گئی مقداریں کوئی ایسی بائیوٹیک بھی شامل کریں۔ باہم ملنے سے پیشتر مادہ تولید زردی اور ایسی بائیوٹیک ملے بفر سلوشن کو ۳۲ سنٹی گریڈ واٹر باٹھ میں رکھیں۔ تاکہ ان کا درجہ حرارت یکساں ہو جائے۔ پھر اسے ریفریجریٹر ۵ سنٹی گریڈ پر ذخیرہ کر لیا جائے۔

تخم ریزی کے لئے موزوں وقت

گائے اور بھینس میں تخم ریزی عرصہ جنسی تخمک یا ویگ کے آخری گھنٹوں میں کرنی چاہئے۔
تخم ریزی کا طریقہ :-

تخم ریزی کے لئے ویگ میں آئی ہوئی مادہ کو سال میں اچھی طرح قابو کر لیں۔ بیرونی مہلک فرج سے غلاظت وغیرہ صاف کر لیں۔ ایک رپٹ کا لمبا دستانہ بائیں بازو اور ہاتھ پر چڑھائیں۔ دستا کو صابن سے چکنا کر لیں۔ بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو مخروطی شکل بنا کر آہستہ آہستہ مقعد میں داخل کرتے جائیں۔ جب پورا ہاتھ مقعد میں داخل ہو جائے تو انگلیاں کھول دیں۔ ہاتھ کو قدر سے حرکت

دینے سے جانور خود بخود گوبر کر دے گا۔ بصورت دیگر ہاتھ کو مقعد کے قریب لاکر گوبر کو باہر دھکیلتے جائیں۔ مقعد میں بار بار ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ اگر مادہ سرخین کرنے لگے تو ہاتھ جس جگہ ہوئیں ساکن کر دیں۔ کچھ دیر انتظار کریں جب مادہ زور لگانا بند کر دے تو ہاتھ آگے بڑھائیے۔ مقصد سے "یاء" کے فاصلے پر سرویکس یوٹرائی (رقم رحم) پڑی ہوتی ہے۔ اس کو بکریں۔ اب تخم زیزی کرنے والی پلاسٹک کی نالی دائیں ہاتھ سے دیکھنا میں داخل کریں۔ ابتدا میں نالی کو شکل میں دکھائے گئے زاویہ پر داخل کریں۔ جب نالی کا کچھ حصہ داخل ہو جائے تو اسے زمین کے متوازی کر کے داخل کریں۔ ابتدا میں سے نالی اگر زمین کے متوازی رکھ کر داخل کرنے کی کوشش کی جائے تو نالی داخل نہ ہو سکے گی۔ جب نالی سرویکس یوٹرائی کے قریب محسوس ہو تو مقعد والے بائیں ہاتھ کی مدد سے نالی "آس یوٹرائی" میں داخل کر دی جائے۔

بعض ماہرین نالی کو سرویکس کے ابتدائی حصے تک ہی رہنے دیتے ہیں۔ جب کہ بعض نالی کو سرویکس یوٹرائی کے آخری حصے تک۔ باڈی آف دی یوٹریس بلکہ لائن آف دی یوٹریس تک بھی لے جاتے ہیں۔ پہلی دفعہ سیاہی جانے والی اور تخم زیزی کے بعد دوبارہ ویک میں آنے والی مادین میں نالی کو سرویکس یوٹرائی کے ابتدائی حصے تک ہی محدود رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ بعض مادین میں حمل قرار پا چکا ہوتا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی ویک میں آجاتی ہیں۔ ایسی مادین میں دوبارہ تخم زیزی کے وقت نالی کو اگر باڈی آف دی یوٹریس تک لے جایا جائے تو اسقاط حمل ہو جائے گا۔ جب نالی ٹھیک مقام پر پہنچ جائے تو باہر والے سرے کے ساتھ ایک پچکاری جس میں ایک سی سی مادہ تولید بھرا ہوتا ہے۔ لگا کر ٹیکہ کر دیں۔

مشکلات

کوئی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص اس طریقہ نسل کشی کی افادیت سے انکار نہیں کر سکتا لیکن ہر ترقیاتی منصوبے کے ابتدائی مرحلہ پر کچھ دشواریاں پیش آنا قدرتی امر ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک جو دشواریاں پیش آئیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تربیت یافتہ اور تجربہ کار عملہ کی قلت

مصنوعی تخم زیزی تربیت یافتہ عملہ ہی کر سکتا ہے۔ خاموش ویک اور بانجھ پن کا علاج اور

متعدی اسفاطِ حمل کی روک تھام تجربہ کار شخص ہی کر سکتا ہے۔

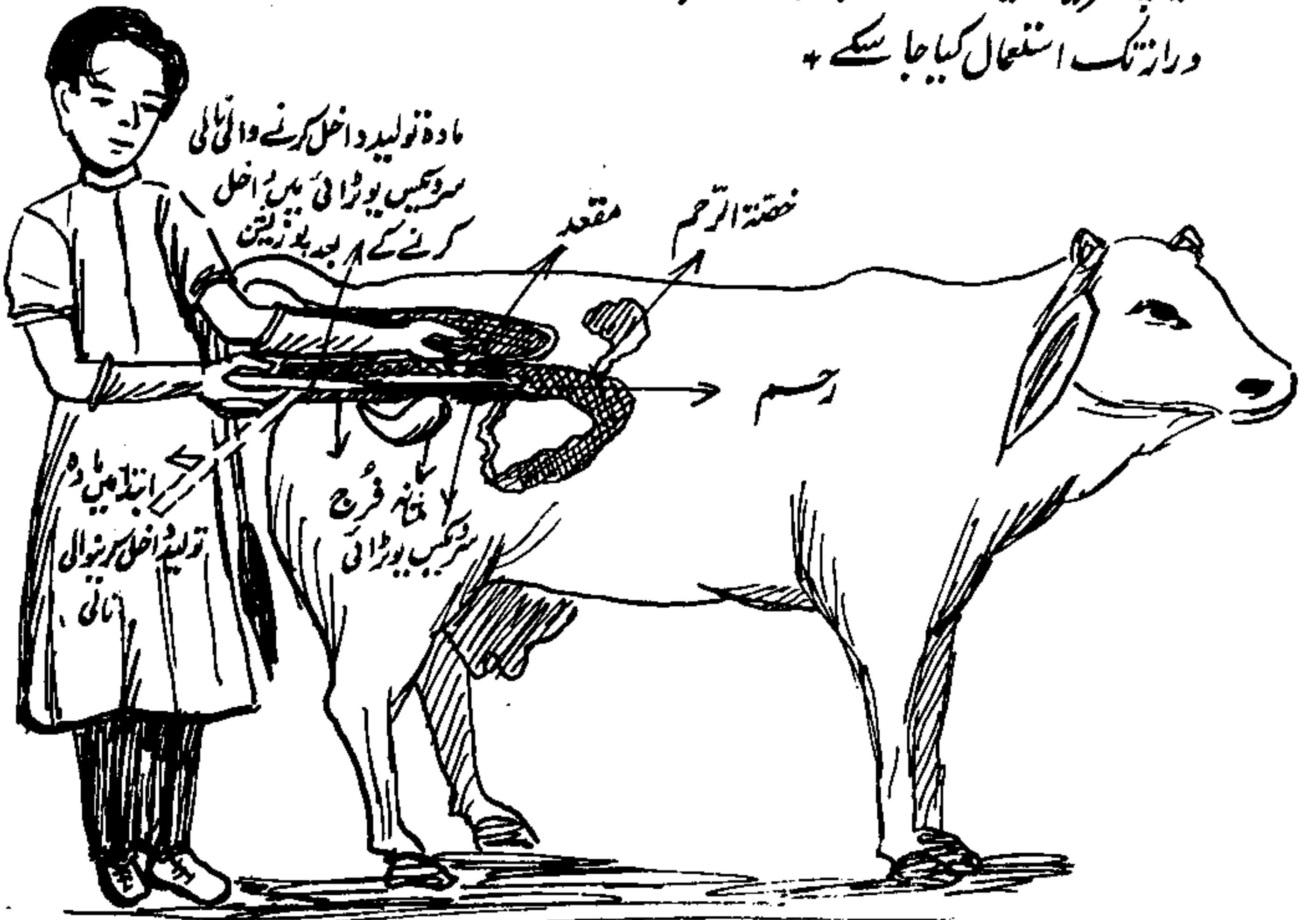
غیر تربیت یافتہ شخص جنسی امراض پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے اور اس طرح بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔

۲۔ ملک بھر میں آزمودہ ساندوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر ساندہ بیل اچھا نہ ہو تو مصنوعی تخم ریزی سے اس کی غیر پسندیدہ نسل بہت جلد پھیل جائے گی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مصنوعی تخم ریزی میں استعمال ہونے والے ساندہ کا استعمال کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔

۳۔ شدید موسمی اثرات۔ دیہاتوں میں بجلی کا نہ ہونا۔ سڑکوں کی کمی اور ان کی خستہ حالت جو حملہ اور جھنگے ذرائع آمد و رفت بھی راہ کی رُکاوٹیں ہیں۔

۴۔ مادہ تولید کی نقل و حرکت اور ذخیرہ کا غیر تسلی بخش انتظام

ان مشکلات کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ ہر ضلع میں مصنوعی تخم ریزی کا ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ جہاں محکمہ امور حیوانات کے ڈاکٹر۔ کمپونڈر اور سٹاک اسسٹنٹ صاحبان کو اس سلسلہ میں عملی تربیت دی جائے۔ یہاں آزمودہ ساندہ بھی تیار کئے جائیں۔ ہر ادارہ میں ایک ڈیپ فریز مشین بھی ہونی چاہئے تاکہ اچھے آزمودہ ساندوں کے مادہ تولید کو ذخیرہ کر کے عرضہ وراثت تک استعمال کیا جاسکے۔



گوشت کا معائنہ

گوشت بلحاظ غذا افضل ترین غذا ہے۔ گوشت تمام غذاؤں کا یہ رئیس سمجھا گیا ہے۔
 ”اللحم رئیس الطعام“ انسانی جسم کی نشوونما میں موزوں اور مناسب مقدار گوشت کو جو
 درجہ حاصل ہونے وہ کسی اور غذا کو حاصل نہیں ہے۔ انسانی جسم کے رگ و ریشہ کی بالیدگی اور توڑ
 پھوڑ میں تعمیری سرگرمیوں کے سلسلہ میں جو جوئے شیر گوشت لا سکتا ہے وہ اور کسی غذا کے
 بس کی بات نہیں۔ کسی ملک کی خوشحالی کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں گوشت
 کس معیار کا دستیاب ہوتا ہے۔

انسان جب تہذیب سے روشناس نہیں ہوا تھا اور جنگلوں میں دیگ و جنگلی جانوروں کی
 طرح رہائش پذیر تھا تو شکم پروری کے لئے اسے درختوں کے پھل حاصل تھے یا چرندوں پرندوں
 کا شکار کیا ہوا گوشت روزمرہ خوراک میں زیادہ نمائندگی گوشت کو ہی حاصل تھی۔ تہذیب سے روشناس
 ہو کر بھی گوشت اپنے مقام پر اسی مستعدی سے قائم ہے بلکہ انسانی ضروریات میں گوشت کا
 روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

مگر جہاں اعلیٰ اور صحت مند گوشت کا درجہ اتنا بلند ہے اس کے برعکس ناقص اور

بیمار گوشت کا پہلا تناہی تاہیک ہے۔ ایک طرف تو نفیس اعلیٰ اور صحت مند گوشت صحت اور تندرستی کا ضامن ہے اور دوسری طرف ناقص۔ گھٹیا اور بیمار گوشت لا تعداد اور ان گنت وباؤں۔ بیماریوں اور متعدد قسم کی تکالیف کا پیش خیمہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک تندرست جانور سے گوشت بھی اعلیٰ اور صحت مند حالت میں حاصل ہو۔ جہاں انسانی جسم کی نشوونما میں گوشت پیش پیش ہے۔ وہاں مختلف بیماریوں کے تراشیم کی پرورش کے لئے بھی یہ پیش پیش ہے۔ اس لئے ایک تندرست اور صحت مند جانور کا گوشت معمولی کوتاہی سے انسانی زندگی کے لئے مضر اور مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ ذبح خانے کے سپرنٹنڈنٹ صاحبان بعض نئی نکات مثلاً ذبح خانہ کی تعمیر۔ اس کی ضروریات مادی کے لحاظ سے ذبح خانہ کی وسعت۔ موزوں جگہ کا انتخاب۔ ذبح سے قبل دوران اور بعد معائنات کے طریق سے بالکل نا بلد ہوتے ہیں۔ چنانچہ بسا اوقات وہ اسی لاعلمی کی وجہ سے محکمہ بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ جانوروں کی کھال اتارنے میں معمولی احتیاط اور معمولی لاپرواہی ملکی اقتصادیات میں نقصان کا باعث بنتی ہے۔ بعض جانوروں کی بیماریاں براہ راست انسان کو گوشت کے ذریعہ لگ جاتی ہیں۔ اس کا مؤثر تدارک اس ملک کے باشندگان کی صحت کا ضامن ہو سکتا ہے بہت حد تک ملک کی خوشحالی کا دار و مدار۔ جانوروں کے گوشت کی نوعیت پر ہے۔ جانوروں میں ریشہ دار گوشت کی بجائے رس دار گوشت ملکی خوشحالی کی علامت ہے۔ گوشت میں معمولی تدابیر سے کس طرح خستگی پیدا کی جا سکتی ہے اور لذت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کا ذکر اس کتابچہ میں بالتفصیل درج کیا گیا ہے۔ اس باب میں گوشت پیدا کرنے والے جانوروں سے گوشت حاصل کرنے، گوشت کا ذخیرہ کرنے۔ اچھے اور برے گوشت میں تمیز کرنے کے تمام طریق بالتفصیل درج کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ معلومات فنی اجباب کے لئے گوشت کے معائنہ کے سلسلے میں کافی مدد ثابت ہوگی اور دیگر احباب اس کے مطالعہ سے اتنے باشعور ہو جائیں گے کہ وہ گوشت کھانے سے قبل اسے پرکھ لیں۔ مصنف کی دلی آرزو ہے کہ عوام اعلیٰ اور صحت مند گوشت کھا کر صحت کے معیار کو بلند رکھ سکیں۔

مذبح

سلاٹر ہاؤس

انسانی خوراک میں لحمیات کو اہم مقام حاصل ہے۔ کیونکہ صحت اور جسم کی نشوونما میں یہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ حیوانی لحمیات نباتاتی لحمیات کے مقابلہ میں زود ہضم اور افضل ہوتے ہیں۔ گوشت حیوانی لحمیات کا بہترین ماخذ ہے۔ گوشت انسانی خوراک کا اہم اور لازمی جزو ہے۔ جہاں گوشت انسانی زندگی کے لئے قوت بخش اجزاء کی بنا پر بے حد فائدہ مند ہے وہاں یہ کہیں زیادہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ بیمار جانوروں کا اور گلاسر گوشت کھانے سے انسان بعض دہلک امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گوشت خودی کے اس تاریک پہلو کے تدارک کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام وہ جانور جو بطور انسانی خوراک استعمال ہوتے ہوں۔ ایک مخصوص جگہ پر کسی تربیت یافتہ ڈاکٹر کی زیر نگرانی ذبح ہوں تاکہ انسانی زندگی کے لئے مضر گوشت کو ناسخ کر دیا جائے۔ یہ مخصوص جگہ "مذبح" یا "سلاٹر ہاؤس" کہلاتی ہے یہاں تندرست اور قابل خوردنی گوشت پر ہر نگاہی جاتی ہے جو اس بات کی ضمانت ہے کہ یہ گوشت تمام امراض سے مبرا اور انسانی زندگی کے لئے مضر نہیں۔

مذبح بنانے کیلئے جگہ کا انتخاب

مذبح بنانے کے لئے جگہ کا انتخاب کرتے وقت حسب ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

(۱) مذبح کی تعمیر کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جو گرد و نواح کی زمین سے قدرے بلند سطح پر واقع ہو تاکہ پانی کے نکاس کا خاطر خواہ بندوبست ہو سکے اور موسم برسات کے دوران گرد و نواح کی زمین کا پانی وہاں اکٹھا نہ ہو جائے۔

(۲) مذبح شہری آبادی سے دور مگر کچی سڑک کے کنارے ہونا چاہیے تاکہ گوشت شہر تک لانے میں آسانی رہے اگر ممکن ہو سکے تو مذبح ریوے اسٹیشن کے بھی قریب ہونا چاہیے تاکہ تاجروں کو باہر

جانور لانے میں آسانی رہے۔

(۳) مذبح ایسی جگہ اور لیے رخ ہونا چاہیے کہ ہوا کا رخ مذبح سے شہری آبادی کی طرف نہ ہو۔

(۴) مذبح کے لئے پانی کا خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہیے۔ اگر بجلی بھی مہیا ہو سکے تو بہتر ہے

(۵) پانی کے نکاس کے لئے نالیوں کا خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہیے۔

(۶) مذبح کے قریب چراگاہ ہونی چاہیے۔

(۷) جو جگہ مذبح کے لئے منتخب کی جائے وہ سیم زدہ نہ ہو۔

مذبح

ایک جدید طرز کا مذبح مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔

(ا) جانوروں کے لئے آرام گاہ

(ب) مذبح خاص

(ج) مذبح میں کام کرنے والوں کے لئے رہائشی کوارٹر

آرام گاہ

دور دراز کے علاقوں سے لائے گئے جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے کم از کم ۲۴ گھنٹے

آرام دینا چاہیے۔ اگر سفر کے تھکے ماندے جانوروں کو فوراً ذبح کر دیا جائے تو جسم سے خون

کی مطلوبہ مقدار خارج نہیں ہوتی۔ متواتر سفر کے تحت جسم کے مختلف نظام پوری مستعدی سے

اپنا فعل سرانجام نہیں دے سکتے اور بیشتر ایسے زہریلے مادے جو عام حالات میں جسم سے خارج

ہو جاتے ہیں جسم میں رہ کر مضر اثر ڈالتے ہیں اور ذبح کے وقت خارج ہونے والے خون کے

اخراج میں جو اعضاء اور اعصاب مدد دیتے ہیں ان کو فعل انجام دینے میں مغل ہوتے ہیں۔

ایسے گوشت کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ یہ گوشت زیادہ دیر تک ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس

میں خون کی زیادہ مقدار ہوتی ہے اس لئے بہت جلد گل پڑ جاتا ہے۔ آرام گاہ میں اتنی جگہ

ہونی چاہیے کہ دو تین دن تک ذبح ہونے والے جانور سما سکیں اس سے ایک نو جانوروں کو

ذبح سے پہلے خاصا آرام مل جاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی وجہ سے باہر کے

جانور بروقت نہ پہنچ سکیں تو عوام کو گوشت سے محروم نہیں رہنا پڑتا اور بعض وبائی قسم

کی بیماریاں مشاہدہ میں آجاتی ہیں۔

بھیڑ، بکری اور مویشیوں کے لئے آرام گاہ الگ ہوتی ہے۔ آرام گاہ میں خوراک پانی، سایہ اور موسم سرما میں تیز تند سرد ہواؤں سے بچنے کا انتظام ہونا چاہیے۔ ذبح کے ۸ سے ۱۲ گھنٹے قبل جانوروں کا انتخاب کر کے مذبح خاص میں ذبح کے منتظر جانوروں کے کمرہ میں بھیجا جاتا ہے یہاں ان کو بھوکا رکھا جاتا ہے۔ موسم گرما میں پینے کے لئے پانی دیا جاتا ہے۔ اس عمل سے ذبح کے وقت خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے۔ نیز مادہ جانوروں کو بھوکا رکھنے سے تشخص حمل میں بھی آسانی رہتی ہے۔

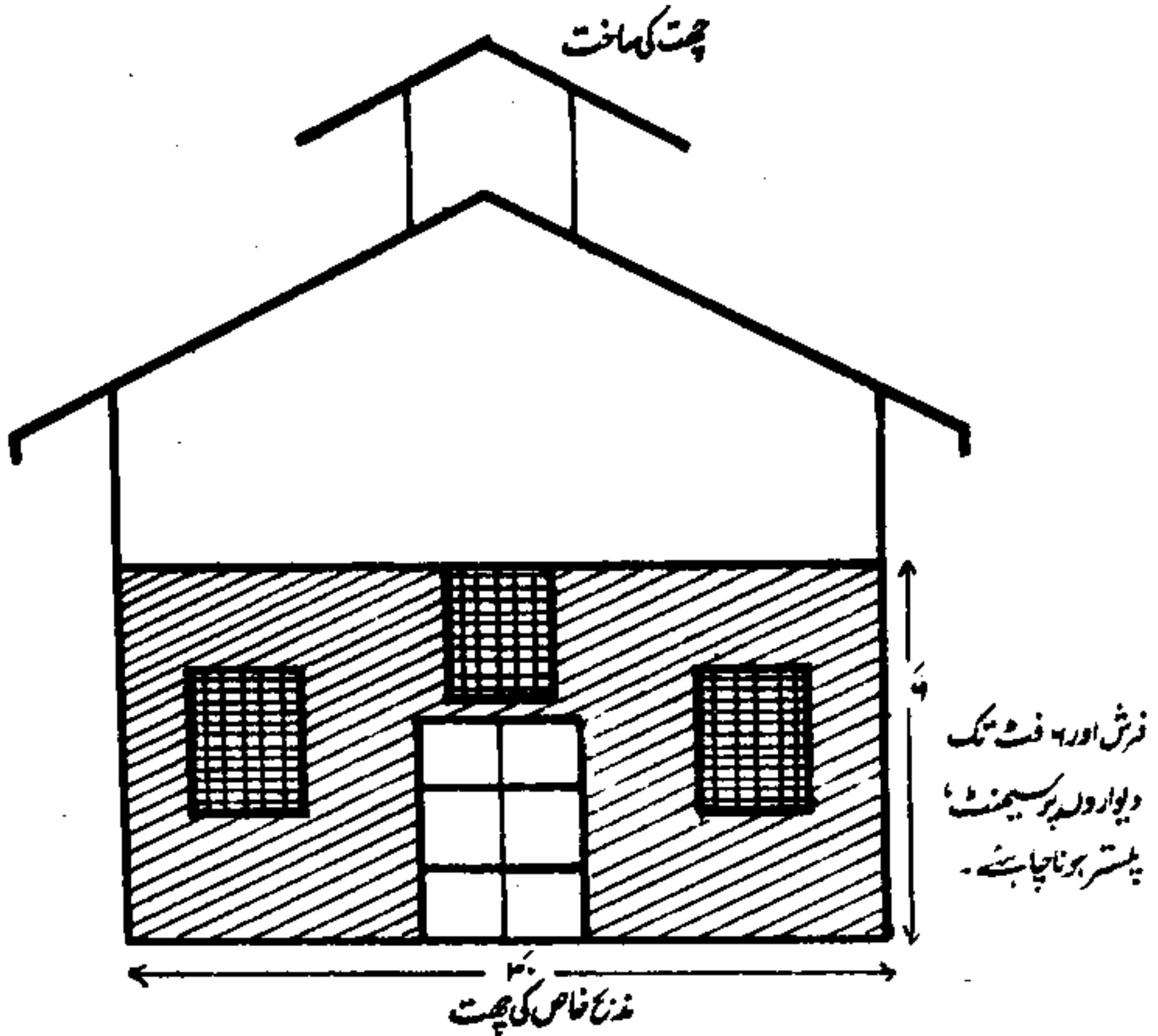
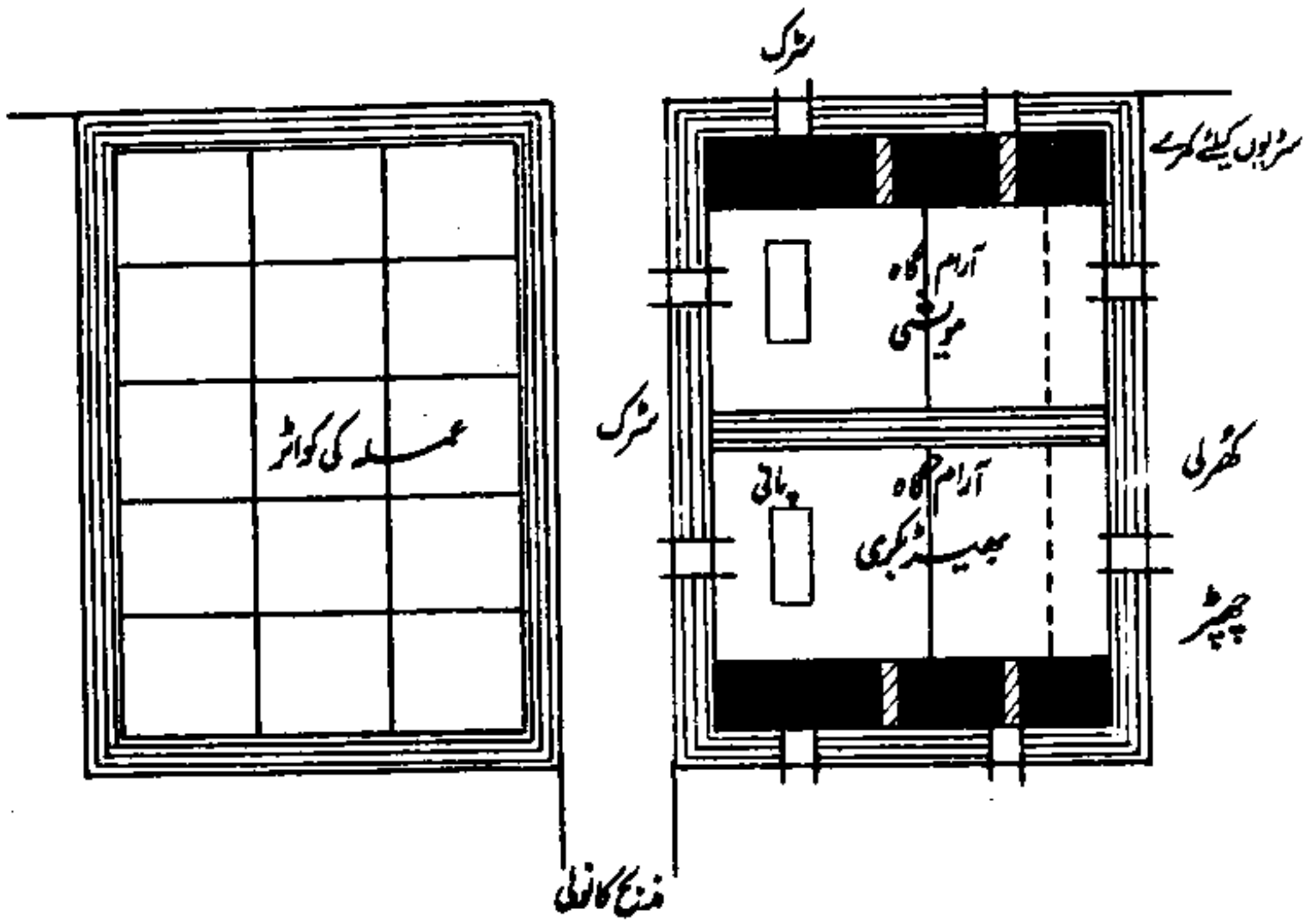
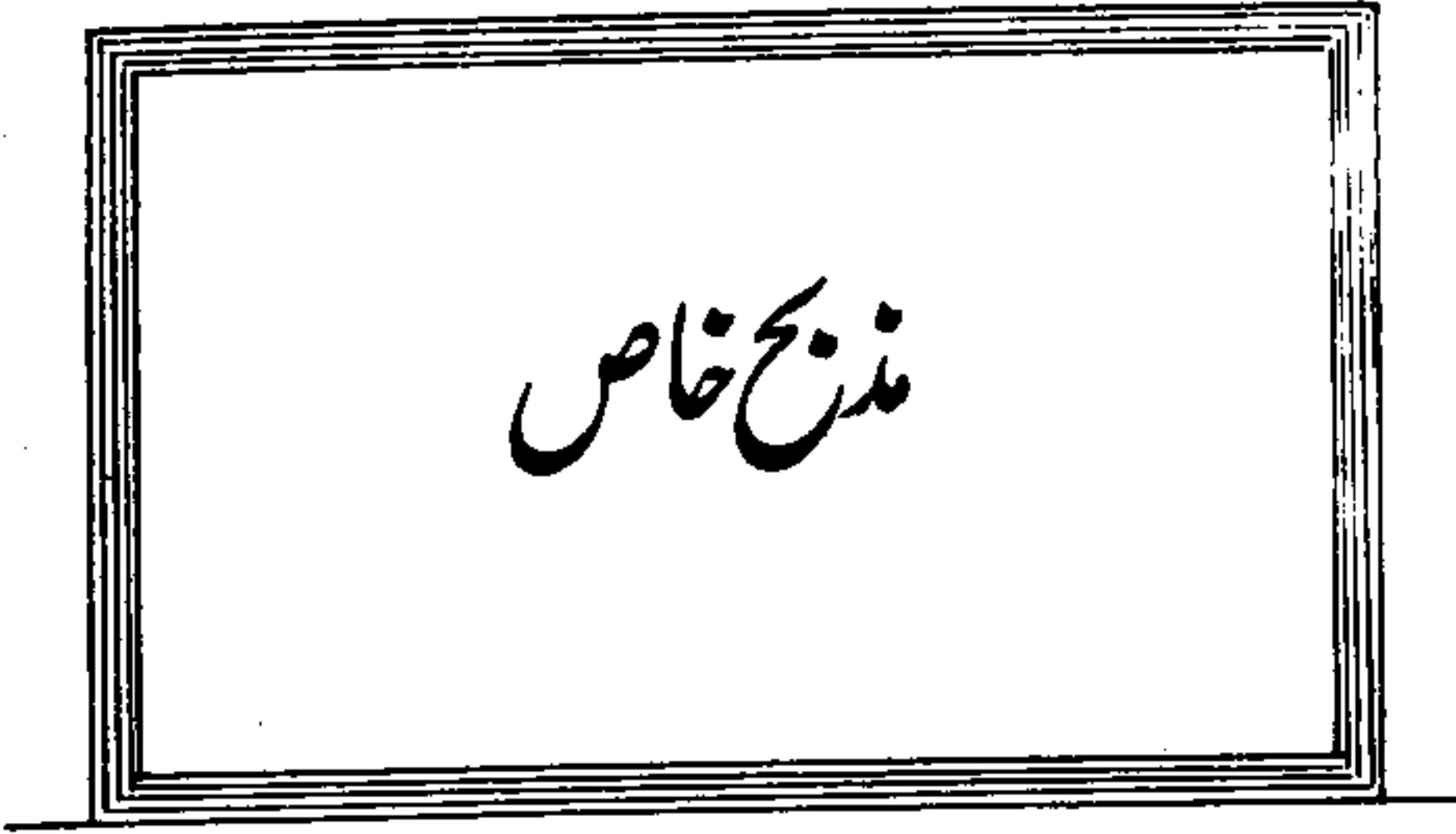
مذبح خاص

مذبح خاص کی عمارت مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔

- ۱۔ ذبح کے منتظر جانوروں کی جگہ
- ۲۔ ذبح کرنے کا کمرہ
- ۳۔ کھال اتار کر لٹکانے کا کمرہ
- ۴۔ انتردلیوں کے لئے کمرہ
- ۵۔ کھالوں کے لئے کمرہ
- ۶۔ ناکارہ گوشت جلانے کے لئے جگہ
- ۷۔ تجربہ گاہ ڈسپنسری اور دفتر
- ۸۔ سٹور

ذبح کے منتظر جانوروں کے لئے جگہ

ذبح کے ۸ سے ۱۲ گھنٹے پیشتر آرام گاہ سے ذبح ہونے والے جانور یہاں لائے جاتے ہیں۔ یہاں ان کو بھوکا رکھا جاتا ہے تاکہ ذبح کے وقت خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہو سکے بھوکا رکھنے سے معدہ اور آنتوں کی صفائی میں بھی آسانی رہتی ہے۔ موسم گرما میں یہاں پینے کے لئے پانی کا انتظام ہونا چاہیے۔ مذبح کا یہ حصہ ذبح کے کمرے کے ساتھ ایک برآمدے کے ذریعے ملحق ہوتا ہے۔ ذبح سے پہلے معائنہ کرنے والا افسر برآمدے میں کھڑا ہو جاتا ہے اور



ایک ایک جانور کا معائنہ کر کے ذبح کے کمرے میں داخل کرتا ہے۔

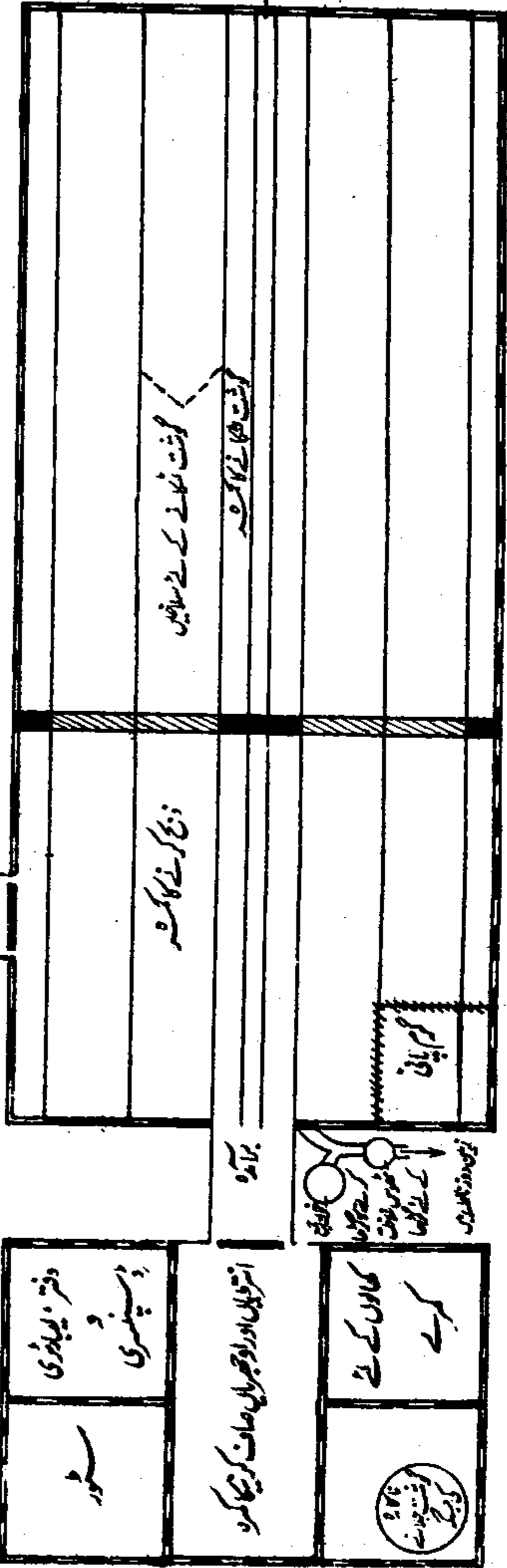
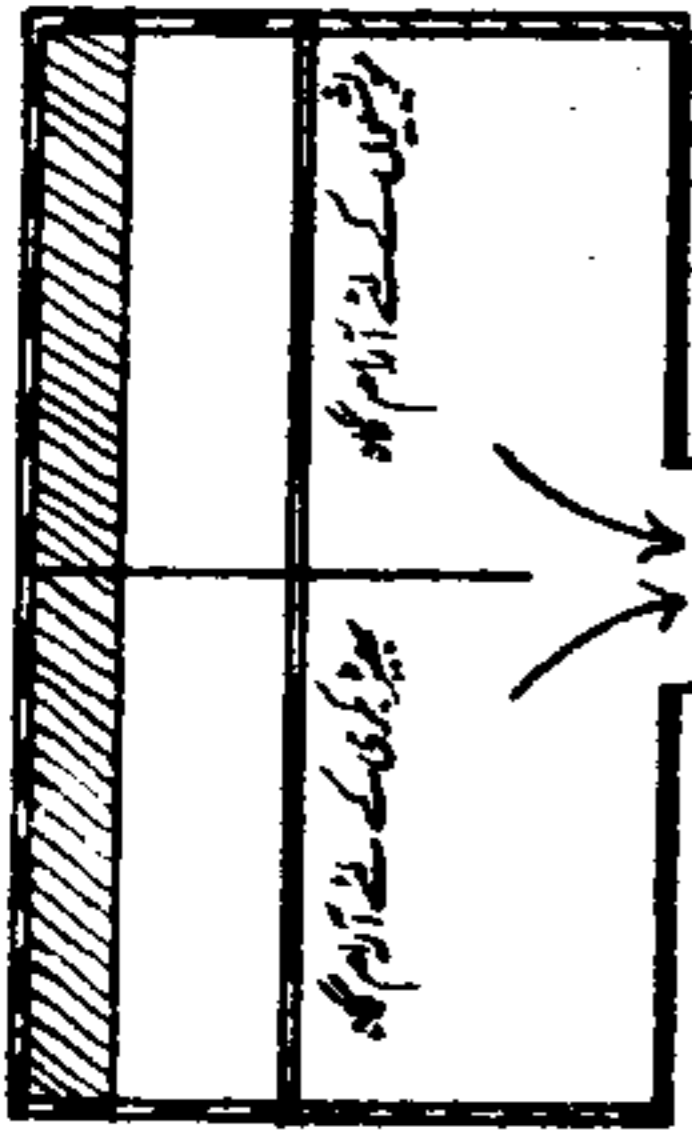
ذبح کرنے کا کمرہ

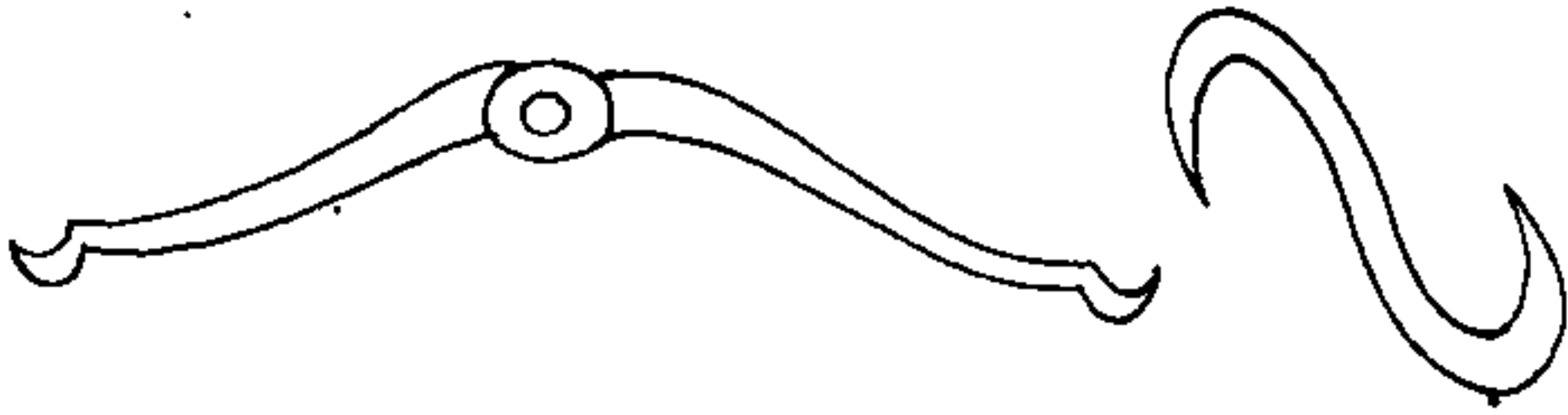
یہ ایک وسیع کمرہ ہوتا ہے۔ یہاں جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ بھیڑ بکری ٹکالنے کے لئے سلاخیں اور مویشیوں کو ٹکالنے کے لئے مضبوط ریل کی پٹری اور چرخیاں لگی ہوتی ہیں۔ سلاخوں کی فرش سے بلندی ۶ فٹ اور پٹری کی فرش سے بلندی ۱۰ فٹ ہوتی ہے۔ کمرے کے درمیان اور اطراف پر پانی اور خون کے نکاس کے لئے نائیاں ہوتی ہیں۔ کمرے میں ٹھنڈے اور گرم پانی کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیے۔ ذبح کے بعد گرم پانی سے چھریاں کھلایاں وغیرہ دھوئی جاتی ہیں اور ٹھنڈے پانی سے فرش کی صفائی کی جاتی ہے۔ کمرے سے باہر ایک گڑھا ہوتا ہے جس میں خون جمع کیا جاتا ہے۔ گدے پانی کے نکاس کا ایسا بندوبست ہونا چاہیے کہ ذبح کی ٹھوس غلاطت ایک گڑھے میں جمع ہو جائے اور صرف پانی زمین دوز نائے میں داخل ہو۔

گوشت ٹکالنے کا کمرہ

کھال اتارنے اور معدہ، انتریاں وغیرہ نکالنے کے بعد بھیڑ بکری کی سالم نعش ذبح کے کمرے سے لاکر یہاں ٹکالی جاتی ہے۔ گائے بھینس کے جسم کے ٹکڑے کر کے یہاں لائے جاتے ہیں۔ گوشت ٹکالنے کے لئے یہاں سلاخیں لگی ہوتی ہیں۔ سلاخ دیوار سے ۲ فٹ کے فاصلہ پر لگی ہوتی ہے ہر دو سلاخوں کے درمیان ۵ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ ان سلاخوں کی فرش سے بلندی ۶ فٹ ہوتی ہے۔ بھیڑ بکری کی نعش ٹکالنے کے لئے ایک فٹ سلاخ اور گائے بھینس کی نعش کے ٹکڑے ٹکالنے کے لئے ۴ فٹ جگہ درکار ہوتی ہے۔ بھیڑ بکری میں زخروہ پھیپھڑے دل جگہ نعش سے الگ نہیں کئے جاتے۔ نعش ٹکال کر پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ جسم سے باہر ٹکال دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان کو علیحدہ کر لیا جائے تو یہ لاش کے ساتھ ہی ٹکال دیئے جاتے ہیں۔ بہتر ہے کہ نعش اور ان پر ایک ہی نمبر لگا دیا جائے تاکہ تیز کرنے اور پھیلنے میں آسانی رہے۔ گائے بھینس میں چونکہ یہ اعضا کافی وزنی ہوتے ہیں اور ان کا اس طرح ٹکالنا ناممکن ہوتا ہے اس لئے ان کو معائنہ کے لئے ایک میز پر رکھ دیا جاتا ہے۔ سلاخوں پر گوشت ٹکالنے کے لئے اسی شکل کے کائٹے استعمال کئے جاتے ہیں۔

دوسری طرز کا مذبح خاص





ذبح کرنے اور گوشت لٹکانے کے کمروں میں مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) کمروں کا فرش اور ۴ فٹ کی بلندی تک دیواریں سینٹ سے پلستر ہونی چاہئیں۔ خواہ وہ دیواروں کے ساتھ ہوں یا فرش کے ساتھ۔ فرش اور دیواروں کا مقام اتصال گول ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر کونوں میں گندگی جمع ہو جاتی ہے۔

(۲) دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگی ہونی چاہیے تاکہ مکھیاں چلیں اور کتے وغیرہ داخل نہ ہو سکیں۔

(۳) فرش کی ڈھلوان نالیوں کی طرف ہونی چاہیے تاکہ صفائی میں آسانی رہے۔

(۴) ان کمروں میں گرم اور ٹھنڈے پانی کا انتظام ہونا چاہیے۔ ذبح کے بعد چھریاں، کھلہاڑیاں، اور سلاخیں وغیرہ گرم پانی سے دھوئی جاتی ہیں۔ ٹھنڈے پانی سے فرش اور دیواروں کی صفائی کی جاتی ہے۔ پانی کی سپلائی کے لئے اگر مذبح کا اپنا ٹیوب ویل ہونو بہتر ہے۔

(۵) گندے پانی اور خون کے نکاس کا بندوبست ہونا چاہیے۔ مذبح میں زمین دوز نالیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ان کی صفائی اور صفائی کی جانچ میں دشواری ہوتی ہے۔ گندے پانی کے نکاس کا ایسا بندوبست ہونا چاہیے کہ مذبح کی ٹھوس غلاظت ایک الگ گڑھے میں جمع ہو جائے اور صرف پانی زمین دوز نالیوں میں داخل ہو۔

(۶) گوشت لٹکانے والے کمرے میں پنکھوں کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ گوشت جلد ٹھنڈا ہو جائے۔

انتہیوں کے لئے کمرہ

اس کمرہ میں انتہیوں اور معدہ سے فضلہ وغیرہ صاف کیا جاتا ہے۔ جہاں روشنی پانی اور تازہ ہوا

کا بندوبست ہونا چاہیے۔

کھاؤں کے لئے کمرہ

یہ ایک چھوٹا کمرہ ہوتا ہے کیوں کہ یہاں صرف کھاؤں کو ٹھنڈا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ گرم گرم

کھاؤں کو اگر گانٹھوں میں باندھ دیا جائے تو ان کے سڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کھاؤں کی راتگی کے بعد اس کمرہ کی روزانہ صفائی ہونی چاہیے۔

ناکارہ گوشت جلانے کی جگہ

نغشوں کے معائنہ بعد از مرگ کے وقت ناقابل خوردنی گوشت پر معینہ لینا بلبو چھڑک دی جاتی ہے۔ اس کے بعد تمام ناقابل خوردنی گوشت و دیگر حصص ایک جگہ جمع کر کے جلا دیئے جاتے ہیں حالانکہ ملکی معیشت کے پیش نظر یہ سود مند نہیں۔ اہل کربہ مرغیوں کی خوراک بن سکتا ہے۔

تجربہ گاہ دفتر اور ڈسپنسری

یہ معائنہ کرنے والے افسر کا کمرہ ہوتا ہے اس کمرہ میں چند ادویہ ہوتی ہیں تاکہ کسی حادثہ کی صورت میں ابتدائی طبی امداد دی جائے۔ شکوک جانوروں کے خون کا معائنہ کرنے کے لئے اس کمرہ میں خوردبین بھی موجود ہوتی ہے۔

سٹور

اس میں مندرج کی ضروریات کی اشیاء سٹور کی جاتی ہیں۔ اس میں چھریاں، کلباڑیاں، ادویہ اور رسیاں رکھی جاتی ہیں۔

رہائشی کوارٹر

مندرج میں کام کرنے والوں کے لئے قریب ہی رہائشی کوارٹر ہونے چاہئیں۔ اس سے مندرج کا انتظام آسان اور بہتر ہو جاتا ہے۔

مندرج کی صفائی

روزانہ کام ختم ہونے پر فرسش کو پانی سے دھو کر غلاظت وغیرہ سے صاف کیا جائے۔ چھریاں کلباڑیاں، کمانے اور سلاخیں گرم پانی سے صاف کریں۔ چھڑک کی بلندی تک دیواریں پانی سے دھوئیں۔ تاکہ چربی اور خون کے دھبے صاف ہو جائیں۔ آنتوں اور معدہ سے نکلنے والی غلاظت دور کی کھاؤں کے گڑھے میں ڈالی جائے۔ دیواروں پر ہفتہ میں ایک بار سفیدی کرائی جائے۔

ذبح سے پہلے معاینہ

اینٹی مارٹم سے مراد زندہ جانوروں کا ذبح کرنے سے قبل معائنہ کرتا ہے۔ اس معائنہ سے ذیل کے مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

- ۱۔ ذبح کے بعد معائنہ میں مدد ملتی ہے۔
- ۲۔ بعض ایسی امراض کی تشخیص ہو جاتی ہے جو ذبح کے بعد ممکن نہیں مثلاً عارضہ دست، بخار وغیرہ۔

طریقہ کار

اینٹی مارٹم معائنہ کم از کم ۲ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ۲۴ گھنٹے ذبح سے پہلے ہونا چاہیے۔ پہلے تمام ذبح ہونے والے جانوروں پر ایک طاثرانہ نظر ڈالیں جو جانور سست نظر آئیں ان کا بغور تفصیلی معائنہ کیا جائے۔ پھر معائنہ کرنے والے افسر کو چاہیے کہ دروازہ کے پاس کھڑا ہو جائے اور ایک ایک جانور کا معائنہ کرنے کے بعد مذبح خاص میں داخل کرتا جائے۔ اینٹی مارٹم معائنہ کے وقت ذیل کی امراض کے متعلق خیال رکھا جائے۔

موشیوں میں

تپدن - ایکٹینومائیٹوسس - ایکٹینوبیسیتوسس - گل گھوٹو - بلیک لیگ - بخار - لاغر اور کمزور حالت - رنگ درم - زنڈر پیٹ - حوانہ کی سوزش - منہ کھر کی بیماری - چاندنی - اینتھریکس - باؤ لاپن - چیچک - نمونیا - حاملہ جانور - یرقان - زکام اور رحم کی سوزش -

بچھڑوں میں

بچھڑوں میں کم سنی - کاف ڈنٹھیریا - چیچک - سفید اسہال اور دھڑھڑ
بھیڑ بگری میں

لاغر اور کمزور حالت - چیچک - نمونیا - بخار - منہ کھر کا مرض - اینتھریکس - متورم غدود جن میں پیپر نما پیپ ہو وغیرہ قابل توجہ حالتیں ہیں۔ جو جانور ٹھیک ہوں ان پر P کا نشان داغ

دیاجائے اور جو ٹھیک نہیں ہیں ان پر (R) کا نشان داغ دیا جائے۔ نشان سم پر لکھا جائے
مشکوک جانوروں پر S کا نشان لگا دیا جائے۔ ان جانوروں کو یا تو الگ جگہ ذبح کیا جائے۔
یا دیگر جانوروں کے بعد اور ان کا نہایت احتیاط سے تفصیلی معائنہ کیا جائے۔
خطرناک امراض مثلاً بلیک لیگ - اینٹھریکس - باڈلپن - چاندنی - زنڈر پیٹ وغیرہ
میں مبتلا جانوروں کو ضائع کر دینا چاہیے۔ ان کو ہلاک کر کے جلا دیا جائے یا زمین میں گہرا دفن
کر دیا جائے۔

ذبح سے پہلے جانور کو آرام دینے کی ضرورت
جانور کو ذبح کرنے سے پیشتر کم از کم ۲۴ گھنٹے آرام دینا ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا
جائے تو:-

- (۱) جانور کے جسم سے خون کی تسلی بخش مقدار خارج نہ ہوگی۔
- (۲) سفر کی صعوبتوں کے سخت جو جسمانی وزن میں عارضی کمی واقع ہو جاتی ہے وہ بحال نہ ہوگی۔
- (۳) گوشت اپنی عمدگی کھودے گا اور گوشت کی خاصیت بھی متاثر ہوگی۔
- (۴) چونکہ جسم سے خون کی مطلوبہ مقدار نہیں نکلتی اس لئے گوشت زیادہ دیر تک رکھا نہیں
جاسکتا اور ایسا گوشت جلد سڑنے لگتا ہے۔
- (۵) جانور میں جراثیم کے خلاف قوت برداشت کم ہو جاتی ہے۔ معدہ اور انٹریوں کے
جراثیم اسکیشیا کولائی (ESCHERICHIA COLI) خون کے ذریعے گوشت میں جاتے ہیں۔
یہ صحت کے لئے مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔
- (۶) گوشت میں موت کے بعد اکڑاؤ پیدا نہیں ہوتا جس سے گوشت میں خستگی پیدا نہیں ہوتی۔
سفر کے دوران جسمانی وزن میں عارضی کمی
ذبح کے لئے جانوروں کو دو دراند کے علاقوں سے بڑے بڑے شہروں میں لایا جاتا ہے۔ سفر کے
دوران جانوروں کے وزن میں عارضی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کمی کی شرح ۳ سے ۴ فیصد تک ہوتی ہے
یہ کمی عارضی ہوتی ہے اور مناسب آرام کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

ذبح کے دوران معاینہ

ذبح کا طریقہ

ذبح کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جانور کو کم از کم تکلیف ہو اور جسم سے خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار نکل آئے چونکہ پاکستان کی بیشتر آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے یہاں ذبح کا "محمدی" طریقہ رائج ہے۔ مذہبی خلوص اور عقیدت سے قطع نظر سائنسی خوبیوں کی بدولت ذبح کا یہ طریقہ موزوں ترین اور افضل تصور کیا گیا ہے۔ اس طریقہ میں جانور کو گردن کے شروع میں حلق کے قریب سے ذبح کیا جاتا ہے۔ یہاں خون کی بڑی بڑی شریانیں اور وریدیں ہوتی ہیں۔ جن کے کٹنے ہی دماغ سے خون انہر جاتا ہے اور درد کا خفیف سا احساس رہتا ہے۔ چونکہ دماغ۔ حرام مغز اور لسنوں کا رابطہ قائم رہتا ہے اس لئے دل کا فعل کچھ وقت کے لئے جاری رہتا ہے جس کی بدولت جسم سے خون کی زیادہ سے زیادہ مقدار خارج ہو جاتی ہے۔

ذبح کے دوران درج ذیل امور کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

(۱) ذبح کے لئے چھری بہت تیز ہونی چاہیے۔ کند چھری سے گلا یکدم نہیں کٹتا اس لئے جانور کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

(۲) مذبح کا فرش غلاظت سے پاک ہونا چاہیے۔

(۳) ذبح کے وقت جانور کی گردن نالی کے قریب رکھی جائے تاکہ خون نالی میں بہ جائے اور کھال کو خراب نہ کرے۔

(۴) جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ ایک جانور کے جسم کی رگوں میں ساتھ والے جانور تک نہ پہنچیں۔ ورنہ اگر ایک جانور کسی مرض میں مبتلا ہو تو ساتھ والے جانور کا گوشت بھی ضائع کرنا پڑے گا۔

(۵) قصابوں اور بوچڑوں کو مخصوص عرصہ بعد چھوت دار امراض کا حفاظتی ٹیکہ لگایا جائے۔ کوئی بوچڑا کسی ایسی مرض میں مبتلا نہ ہو جو چھوت کے ذریعے پھیلتی ہو۔ بوچڑا کی جسمانی صفائی اور عام حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھا جائے۔

(۷) بوچڑ جانوروں کو ذبح کرنے کے بعد مذبح کو فرش پر گھسیٹتے ہیں اور دوسری جگہ لے جا کر کھال اتارتے ہیں۔ جس سے کھال پر خراشیں پڑ جاتی ہیں اور کھال گھٹیا درجہ کی ہو جاتی ہے اس کا انسداد کیا جائے۔

(۸) کھال اتارتے وقت بہت تیز چھری استعمال نہیں کرنی چاہیے تاکہ کھال میں جگہ جگہ گہری خراشیں نہ پڑ جائیں۔

(۹) بوچڑ چھری منہ میں نہ پکڑیں کیونکہ اگر وہ از خود کسی مرض میں مبتلا ہوں تو گوشت کو حبراٹیم آلود بنا دیں گے۔ بوقت ضرورت چھری ٹکانے کے لئے کمر کے ساتھ چمڑے کی ایک پیٹی لگی ہوئی چاہیے۔

(۱۰) بوچڑ کھال اتارتے وقت کھال میں چھوٹا سا شگاف دے کر اس میں منہ سے ہوا بھرتے ہیں۔ اگرچہ اس طریقہ سے کھال اتارنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے لیکن یہ حفظانِ صحت کے اصولوں کے منافی ہے بوچڑ اگر چاہے تو ہوا بھرنے کے لئے پمپ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۱۱) خیال رکھا جائے کہ کوئی بوچڑ کسی جانور کے جسم کا بیماری سے متاثر حصہ چھپانہ دے اور اس کی جگہ تندرست جانور کا وہی حصہ باہر سے لاکر نہ رکھ دے اور نہ ہی نعش کے کسی اعضاء پیری ٹونیم اور پلورا کو کاٹ کر کسی اور طریقہ سے کسی مرض کے نشانات مخدوش کرنے کی کوشش کرے۔ خون کے اخراج کے بعد کھال اتارنی شروع کر دینی چاہیے۔ دوسرے کھال آسانی سے نہیں اترتی۔

ایمر جنسی سلاٹر (ہنگامی مذبح)

اگر جانور کو اچانک ایسی کوئی چوٹ یا بیماری (امپارہ) ہو جائے جس سے فوری موت کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں گوشت ضائع ہونے سے بچانے کے لئے جانور کو ذبح کر لیا جاتا ہے۔ اس کو 'ایمر جنسی سلاٹر' کہتے ہیں اگر ممکن ہو تو ذبح سے پہلے جانور کا درجہ حرارت دیکھا جائے اگر جانور بیمار ہو تو ضروری ہے کہ جس وقت تک مریض کی نوعیت علاج کی تفصیل اور خون کے معائنہ سے مرض کی تشخیص نہ ہو جائے گوشت کو ہاتھ نہ لگایا جائے۔

ذبح کے بعد نعش کا معائنہ

(POST-MORTEM)

ذبح کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکے معائنہ کر لینا چاہیے کیونکہ گوشت میں جلد ہی ایک کیمیائی تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ اس تبدیلی کے زیر اثر گوشت کی مٹھاس گلائی کو جن (GLYCOGEN) میں تبدیل ہو کر لیکٹک ایسڈ (LACTIC ACID) بن جاتا ہے۔ یہ ایسڈ گوشت کی لحمیات پر اثر انداز ہو کر ان کو منجمد کر دیتا ہے۔ ان تبدیلیوں سے گوشت سخت ہو جاتا ہے۔ لہذا ملعت گلینڈز کے معائنہ میں دشواری ہوتی ہے گوشت میں اس تبدیلی کو رائٹنگ مارلس (RIGOR - MORTIS) کہتے ہیں۔ گوشت میں یہ تبدیلی اچھی تصور کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے گوشت زیادہ خشک اور لذیذ ہو جاتا ہے۔

بیمار اور تنھکے ہوئے جانوروں میں یہ تبدیلی ظاہر نہیں ہوتی۔ موسم سرما میں یہ تبدیلی گرمیوں کی نسبت دیر سے ظاہر ہوتی ہے۔ ذبح کے بعد معائنہ ذیل کے طریقے سے کیا جاتا ہے :-

تمام جسم کا سرسری معائنہ

اس معائنہ میں حسب ذیل حالتوں کی پڑتال کی جاتی ہے :-

- ۱- نعش کی عام کمزوری اور لاغر پن
- ۲- جسم پر کسی قسم کے زخم کا نشان
- ۳- جسم کے کسی حصہ کا متورم ہونا۔ خون سے رساؤ نکل کر اور اکٹھا ہونے سے متورم ہونا۔ (OEDEMA)
- ۴- چھاتی یا پیٹ میں پانی پڑ جانا۔
- ۵- جسم سے خون کے اخراج کی مقدار
- ۶- ڈھانچہ کی ساخت میں بے قاعدگی اور بچھڑوں کے جوڑوں کی سوزش والی بیماری کی موجودگی۔

- ۷- جانور کی عمر
۸- جانور کی جنس
۹- مخصوص بو۔ گوشت کی مخصوص بو کے علاوہ کسی دیگر بو کا محسوس ہونا۔ غذا۔ ادویات
مثلاً مچھلی کا تیل۔ تیل تارپین۔ ہینگ۔ تھوم یا لہسن پیاز کا ذبح کرنے سے قبل استعمال
کاربالک ایسڈ۔ کلورل ہائیڈریٹ وغیرہ
۱۰- پردہ شکم کو اٹھا کر ٹی۔ بی کی گلیٹیوں کے لئے معائنہ کیا جائے۔
گوشت کا وزن موشیوں میں زندہ وزن کا تقریباً ۵۳ فیصد اور بھڑ بگری میں تقریباً ۵۰ فیصد
تک ہوتا ہے۔

جسم کے مختلف اعضاء کا تفصیلی معائنہ
سر کا معائنہ۔

جانور کی عمر اور جنس دیکھیں۔ مسوڑھوں، ہونٹوں اور زبان کا معائنہ، منہ کھر کی بیسی
رنڈر پیسٹ۔ ایکٹینومائی کوکس۔ ایکٹینوبے سی لوسس کے لئے معائنہ کیا جائے۔ جبروں کے
درمیان۔ ریٹروفیرنجیٹل (RETROPHARYNGEAL) سب میگز لوری
(SUB-MAXILLARY) کان۔ زبان۔ حلق اور جبروں کے قریب جتنے غدود
واقع ہیں ان کا بغور معائنہ کیا جائے۔

سب میگز لوری (SUB-MAXILLARY) اور پیروٹیلٹ گلیٹرز کا ٹی۔ بی کے
لئے معائنہ کیا جائے۔ رخساروں پر نچلے جبرے کے متوازی شکاف دے کر گوشت میں سسی سرکس
بووکس (SYSTICERSUS BOVIS) کی کسٹ نکاش کی جائے۔
پیٹ کے اعضا

معدہ اور انتڑیاں

ان کا اتڑیوں کی ٹی۔ بی۔ ایکٹینوبے سی لوسس اور طفیلی کرموں کے لئے معائنہ کیا
جائے۔ گیسٹرو سپینک اور میزنٹیرک (GASTROSPLENIC MESENTERIC)
نظام جاذبہ کے غدود کا معائنہ کیا جائے۔

نتلی :- اس کا ٹی۔ بی اور انتھرکس کے لئے معائنہ کیا جائے۔

جگر :- جگر کی سوزش۔ ایکٹینوبے سی کوسس۔ ہائی ڈیڈ۔

سسٹ :- جگری پھوڑوں اور ٹی۔ بی۔ گلیٹوں کے لئے معائنہ کیا جائے۔ صفرا کی تالی کو چیر کر جگری کوم (بور فلیوک) کے لئے دیکھا جائے۔

ہیپٹک لف گلیٹنڈز (HEPATIC LYMPH GLANDS) کا بھی معائنہ کیا جائے۔

گردے :- گردے کے گرد کی چربی کا معائنہ کیا جائے۔ گردے کے اوپر کی جھلی تیار کر دی بھی جائے۔

تندرست جانور میں گردے کے گرد کی چربی ٹھوس اور جھلی آسانی سے اتر جاتی ہے۔ رینل لف

گلیٹنڈز (RENAL LYMPH GLANDS) کا بھی معائنہ کیا جائے۔

مثانہ۔ رحم اور خبیصے :- رحم کی سوزش۔ ٹی۔ بی اور حمل کے لئے معائنہ کیا جائے بخبیوں کی سطح۔ ضرورت محسوس ہو تو کواٹ کر اندرونی معائنہ بھی کر لیا جائے۔ نزدیکی نظام جاذبہ کے غدودوں کا بھی معائنہ کیا جائے۔ مثانے کی پیرونی سطح اگر کوئی شک ہو تو کواٹ کر اندرونی سطح کا بھی معائنہ کیا جائے۔

چھاتی کے اعضاء

بھیڑ بکری میں پھیپھڑے۔ دل اور جگر زخم کے ساتھ نکتے ہوتے ہیں۔ ان تمام اعضاء

کو پلک (PLUCK) کہتے ہیں۔ معائنہ کے لئے پلک کو ذبح جاؤز کے پیچھے لٹکادیا جاتا

ہے۔ میل گائے میں یہ اعضاء الگ الگ ہوتے ہیں اور ان کا معائنہ علیحدہ کرے میں کیا جاتا ہے۔

پھیپھڑے :- ان کا پٹیورسی۔ نمونیا۔ ٹی۔ بی۔ ہائی ڈیڈ سسسٹ اور کرموں کے لئے

معائنہ کیا جائے۔ بروئیکل (BRONCHEAL) اور میڈیا سٹائل (MEDIASTINAL)

لف گلیٹنڈز کا بھی معائنہ کیا جائے۔

دل :- دل کے غلاف (کی سوزش) دل کی غلاف جھلی کی

سوزش (ٹی۔ بی کی گلیٹوں اور ہائی ڈیڈ سسسٹ کے لئے معائنہ کیا جائے۔

- ۵- ضربات سے بھر پور جسم
- ۶- سبسی سرکس بوس (CYSTECERCUS BOVIS) اگر سبب جسم کے مختلف اعضاء میں موجود ہوں۔
- ۷- سبسی سرکس اویس (CYSTECERCUS OVIS) اگر سبب جسم کے مختلف اعضاء میں موجود ہوں۔
- ۸- سٹرا ہٹوا گوشت (DECOMPOSITION)
- ۹- مرہن۔ دبے۔ لانر جانور کا گوشت (PATHOLOGICAL EMACIATION)
- ۱۰- گل گھوٹو
- ۱۱- منہ کھر کا مرض۔ مرض کی بڑھی ہوئی حالت جب کہ جانور بے حد کمزور اور لانر ہو گیا ہو۔
- ۱۲- زندہ پیٹ
- ۱۳- غیر پیدا شدہ بچے یا استقاط حمل سے گرائے ہوئے بچے کا گوشت۔
- ۱۴- پیدائش سے کچھ وقت بعد کا ذبح کیا ہوا گوشت
- ۱۵- برفان
- ۱۶- ملگنٹ کٹارل فیور (MELIGNANT CATARRHAL FEVER)
- ۱۷- حوانہ کی شدید سوزش سے پیپ پڑ جائے۔ (ACUTE SEPTIC METRITIS)
- ۱۸- میلانوسس (MELANOSIS) گوشت میں سیاہ دھبے۔
- ۱۹- شدید رحم کی سوزش جس میں پیپ بھی پڑ جائے
- ۲۰- گوشت کی غیر قدرتی بو
- ۲۱- خون سے رساؤ نکل کر اکٹھا ہونے سے تمام جسم کا متورم ہونا (جنرلائیزڈ اڈیما)
- (GENERALIZED OEDEMA)
- ۲۲- دل کی غلاف جھلی کی سوزش جس میں پیپ پڑ جائے (ایکویٹ پیٹک پیری کارڈائٹس)
- (ACUTE SEPTIC PERICARDITIS)
- ۲۳- پیٹ کی اندرونی جھلی کی شدید سوزش جس میں پیپ بھی پڑ جائے

۲۴۔ چھاتی کی اندرونی جھلی کی شدید سوزش جس میں پیپ بھی پڑ جائے۔

(ACUTE SEPTIC PLEURITIS) (ایکوت سپٹک پلورائٹس)

۲۵۔ شدید نونیاب کہ پھیپھڑوں میں پیپ بھی پڑ جائے۔

(ACUTE SEPTIC PNEUMONIA) (ایکوت سپٹک نونیا)

۲۶۔ تمام جسم میں پیپ پڑنا (پایمیآ) (PYAEMIA)

۲۷۔ پچھڑے کے جوڑوں میں پیپ پڑ جانا (JOINT ILL) (جوآئنٹ ال)

۲۸۔ تمام گوشت میں سارکوسٹس کی موجودگی (GENERALIZED SARCOCYSTS)

۲۹۔ ٹیٹس

۳۰۔ یوریمیا (URAEMIA)

۳۱۔ رسویاں

۳۲۔ ٹی۔ بی۔ جو تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہو۔ (موتی نمائی ٹی بی) (MILIARY T.B.)

ذیل کے خاکہ میں چند امراض بموجہ مخصوص علامات اور گوشت کے بارہ میں فیصلہ کے بعد درج

کی گئی ہیں۔

حالت یا مرض	علامات	فیصلہ
۱۔ بچے کا پیدائش سے کچھ وقفہ بعد ذبح کیا ہوا گوشت	گوشت پانی میں بھگو یا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہڈیوں کا گودا گہرا سرخ اور ناڈو پر تازہ زخم ہوتا ہے	انسانی خوراک کے لئے گوشت پاس نہ کیا جائے۔
۲۔ غیر پیدائش شدہ یا استقاطِ حمل سے گرائے ہوئے بچے کا گوشت	پھیپھڑے کا ٹکڑا اگر پانی میں ڈالا جائے تو ڈوب جائے۔ گوشت پانی میں بھگو یا ہوا معلوم ہوتا ہے	چونکہ استقاطِ حمل ٹی۔ بی اور بروسی ٹوکس وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے گوشت پاس نہ کیا جائے۔

- ۳- کمزور اور لاغر جانور کا گوشت، گوشت میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ چربی کم۔ گردوں کی چربی غائب یا پتلی ہوتی ہے۔ اگر جانور مریض نہ ہو بلکہ قدرتی طور پر لاغر ہو تو گوشت گھٹیا درجہ کا قرار دیا جائے۔ اگر بیماری کی وجہ سے ہو تو گوشت پاس نہ کیا جائے۔
- ۴- چربی کا غیر قدرتی رنگ۔ رنگ برفان، گائے کے علاوہ دیگر جانوروں کی چربی کا رنگ اگر زرد ہو تو یہ برفان کی علامت مہوتی ہے۔
- ۵- گوشت کی غیر قدرتی بو، مویشیوں کو شلجم کھلانے سے یا بعض ادویہ (کلورل ہائیڈریٹ) دینے سے گوشت میں سے بو آنے لگتی ہے۔ نر بکروں میں قدرتی طور پر خاص قسم کی بو موجود ہوتی ہے۔
- ۶- حمل کی بڑھتی ہوئی حالت۔ ایسے جانور کو ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ بچہ ضائع ہو جاتا ہے جس سے ملک کی اقتصادی حالت پر برا اثر پڑتا ہے۔
- ۷- حمل کی بڑھتی ہوئی حالت۔ ایسے جانور کو ذبح نہیں کرنا چاہیے۔ بچہ ضائع ہو جاتا ہے جس سے ملک کی اقتصادی حالت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اگر کوئی خطرناک مرض نہ ہو تو گوشت پاس کر دیا جائے۔
- ۸- دیگ کے دوران ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت، پیشاب گاہ متورم اور پھیلی ہوگی۔ گوشت پاس کر دیا جائے۔ دیگ کا گوشت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔
- ۹- سوزش، بیچوٹ ہڈی کے ٹوٹ جانے اور بہت سی امراض کے ہمراہ ہو سکتی ہے (INFLAMATION)۔ بیچوٹ وغیرہ کی وجہ سے اگر زخم میں پیپ نہ پڑی ہو تو پاس کر دیں ورنہ

- بعض اوقات تمام جسم متورم ہو جانا ہے۔
- متاثر حصہ ضائع کر دیں اور باقی ماندہ پاس کر دیں۔ اگر تمام جسم متورم ہو تو گوشت پاس نہ کیا جائے۔
- ۱۰۔ بخاریں مبتلا جانور کا گوشت جسم سے خون کی مطلوبہ مقدار نہیں نکلتی۔ گوشت میں سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ گوشت میں غذائیت کم ہوتی ہے۔ موت کے بعد اگر لٹاؤ پیدا نہیں ہوتا۔
- ۱۱۔ ذبح کے وقت دل اور شریانیوں میں خون موجود ہوتا ہے۔ گوشت گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ گوشت پاس کر دیا جائے۔ گوشت گھسیا رچہ کا قرار دیا جائے۔
- ۱۲۔ غیر قدرتی بناوٹ ہڈیوں کی غیر قدرتی بناوٹ جبکہ کا چھاتی میں پایا جانا ایک گردے کی عدم موجودگی وغیرہ۔
- ۱۳۔ غیر قدرتی رنگ میلانوسس (MELANOSIS) بعض اوقات پھیپھڑے، جگر، گردے یا دماغ میں سیاہ رنگ یا سیاہ رنگ کے دھبے پائے جاتے ہیں۔
- ۱۴۔ ڈی جنریشن یہ گردوں، دل، جگر وغیرہ میں ظاہر راصلے رئیس میں ہوتی ہے۔ متاثر حصہ معمول سے بڑا (خطاطی علامات) اور زرد اور بے چمک اور ابلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔
- ایسے گوشت میں زہریلا مادہ پوٹامائیز ہوتا ہے یہ پاس نہیں کرنا چاہیے۔
- ایسا گوشت زیادہ دیر نہیں رکھا جاسکتا۔ بہت جلد مٹ جاتا ہے۔
- گوشت پاس کر دیا جائے۔ گوشت گھسیا رچہ کا قرار دیا جائے۔
- ہڈیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا گوشت پاس کر دیا جائے۔
- متاثر حصہ نکال دیا جائے۔
- باقی ماندہ گوشت کر دیا جائے۔
- جسم میں ہوں تو تمام گوشت ضائع کر دیا جائے۔
- متاثر حصہ نکال دیا جائے۔

۱۵ نیکروسس (مردہ گوشت)
کسی حصہ کا گوشت چوٹ خون۔
رک جانے یا متواتر گرہ کھانے سے
مردہ ہو جانا ہے۔ ایسا گوشت سخت
اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

۱۶- دوران خون کا
فتور
جسم کے کسی حصہ میں چوٹ وغیرہ سے
کوئی شریان پھٹ جاتی ہے اور خون
گرد کے گوشت میں پھیل جاتا ہے۔
گوشت میں خون جما ہوا ہوتا ہے۔

۱۷- اٹیرانی اور
ہائپر اٹیرانی (اعضا
کی جسامت میں
غیر معمولی اضافہ
یا کمی)

بعض اوقات گردہ۔ جگر۔ دل۔
وغیرہ کی جسامت معمولی سے کم یا
زیادہ ہوتی ہے۔

گوشت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ گوشت
پاس کر دیا جائے جسامت میں بڑے
اعضا کو بھی پاس کر دیا جائے۔
جسامت سے کم اعضا کو پاس نہ
کیا جائے۔

۱۸- ٹی۔ بی
چھوت دار مرض ہے۔ انسانوں کو بھی
ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں۔ انٹریوں۔
حیوان۔ پردہ شکم۔ جگر۔ لف گلینڈ۔
ہی۔ ٹی۔ بی کی گلیٹیاں بنی ہوتی ہیں۔
بعض اوقات پردہ شکم پیری ٹونیم
اور پلورا پر چھوٹی چھوٹی گلیٹیاں
بکلی ہوتی ہیں۔ اس کو موتی نما
ٹی۔ بی کہتے ہیں۔

اگر ٹی۔ بی کی گلیٹیاں صرف پھیپھڑوں
یا جگر میں ہوں تو متاثر حصہ ضائع کر دیا
جائے لیکن اگر (MILIARY T.B.)
"موتی نما ٹی۔ بی ہو تو تمام کا تمام
گوشت ضائع کر دیا جائے۔"

۱۹- ایکٹینوبیسس
اور
بیماری کا باعث بیکٹیریا اور ایسے فنگس
ہے۔ جڑوں پر سوزش۔ جبرٹے کی
صرف سر۔ معدہ اور جگر کو ہی ضائع
کیا جائے باقی ماندہ گوشت پاس

ایکینومانی کوسس ہڈیوں کا بڑھ جانا۔ زبان لکڑی کی مانند سخت۔ بعض اوقات معدہ اور کھردیا جائے۔ اگر تمام جسم متاثر ہو تو گوشت ضائع کر دیا جائے۔

جگر پر بھی حملہ ہو جاتا ہے۔

۲۰۔ اینٹھریکس مہلک مرض ہے۔ انسانوں کو بھی گوشت ہرگز پاس نہ کیا جائے۔

ہو جاتا ہے۔ تیز بخار۔ قدرتی سوراخوں لاش جلا دینی چاہیے یا زمین میں

سے خون بہتا ہے۔ گوشت گہرے دفن کر دینی چاہیے۔

سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ قدرتی جستا

سے دو تین گنا تلی بڑھ جاتی ہے۔

۲۱۔ بلیک کوارٹر مرض کا باعث بیکٹیریا ہے۔ گوشت

کانگ سیاہ ہوتا ہے۔ گوشت دبانے موشیوں کی بہت مہلک مرض ہے۔

سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے۔ باسی لاش کو جلا دینا چاہیے یا گہرا زمین میں

مکھن کی بسا آتی ہے۔ دفن کر دیا جائے۔

۲۲۔ کیزیس مرض کا باعث بیکٹیریا ہے۔ عموماً اگر ایک عدد مرض میں مبتلا ہو تو

بھیروں میں نمودار ہوتا ہے جسم کے اس عدد والا حصہ ضائع کر دیں اور

ایک یا تمام لیمف گلینڈز پر سوزش اور باقی ماندہ گوشت پاس کر دیں اگر تمام جسم

ان میں پینرنا پیپ پڑ جاتی ہے۔

۲۳۔ فٹ اینڈ ماؤتھ مرض کا باعث واٹرس ہے مرض

انسان کو بھی ہو جاتا ہے۔ کھراور منہ خراب نہ ہو گیا ہو تو متاثر حصہ دسر اور

میں چھالے ہوتے ہیں۔ جانور کو بخار کھرا، ضائع کر دیں اور باقی ماندہ

گوشت پاس کر دیں اگر جانور حد سے

زیادہ کمزور ہو گیا ہو تو گوشت ضائع کر دیا جائے

بے حد کمزور ہو تو گوشت پاس متواتر دست۔ بہت زیادہ

کمزوری۔ ہڈیاں نکلی ہوئیں ماسٹرٹیوں پر نہ کیا جائے۔ بصورت دیگر انٹریاں

۲۰۔ اینٹھریکس

۲۱۔ بلیک کوارٹر

۲۲۔ کیزیس

لیمف ایڈے ٹائیس

۲۳۔ فٹ اینڈ ماؤتھ

(منہ کھرا)

۲۴۔ یونیز ڈیزیز

سوزش اور سلوٹیں پڑی ہوتی ہیں۔ جلادی جاٹیں اور گوشت پاس
DISEASE)
کر دیا جائے۔

۲۵۔ باڈلین (RABIES)

مرض کا باعث واٹس ہے۔ جانور باڈل ہو جاتا ہے۔ منہ سے

اگر پاگل کتے کا ٹاجا نور جلد ہی زخ کے لئے آجائے تو زخم والے حصے

نوعاب بہتا ہے۔ انسان بھی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

کا کافی گہرائی تک گوشت کاٹ کر

ضائع کر دیا جائے اور باقی گوشت

پاس کر دیں۔ اگر باڈلین کی علامات

ظاہر ہو چکی ہوں تو گوشت کو ہرگز

پاس نہ کریں۔

مرض کا باعث واٹس ہے ہونٹوں

گوشت ہرگز پاس نہ کیا جائے۔

کے اندر مسوڑھوں پر اور زبان کے

جانور جلادیا جائے یا گہرا زمین میں

نیچے کے سر کے برابر چھالے اور بعد

دفن کر دیا جائے۔

میں زخم بن جاتے ہیں۔ خون آمیز دست

آتے ہیں۔

مرض کا باعث واٹس ہے۔ آنکھوں

بیماری کے دوران جانور گوشت

کے گرد چہرے پر۔ دم کے نیچے

کھچالے اور بعد میں پٹریاں بن جاتی

ہیں۔ جانور کو بخار ہوتا ہے۔

ہوں وہ پاس کر دیا جائے۔

مرض کا باعث بیکٹیریا ہے۔ جانور

ذبح کے وقت خون کی مطلوبہ مقدار

کے جسم میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔

نہیں نکلتی۔ گوشت گہرے سرخ رنگ کا

ہوتا ہے۔ گوشت ضائع کر دیا

جائے۔

درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

۲۹ - ایگیری ایس (گول طفیلی کرم) - مرض ہموما پھڑوں کو ہوتا ہے۔ گوشت گھٹیا درجہ کا قرار دیا جائے۔ انتریوں کو ضائع کر دیا جائے۔

نشوونما کے دوران یہ جانور کے پھیپھڑوں میں سے گذرتے ہیں۔ کرم آنتوں کو زخمی کر دیتے ہیں گوشت سے مخصوص بو آتی ہے۔

۳۰ - پھلی گٹ یا ناڈورورم - مرض کا باعث گول کرم ہیں۔ باجر کے دانے سے چنے کے دانے کی

جسامت کی گلیاں انتریوں میں بنی ہوتی ہیں۔ (NODULAR WORM)

۳۱ - پھیپھڑوں کے کرم - پھیپھڑوں میں گول کرموں کی موجودگی اور بروکو نو نیا کی علامت ظاہر ہوتی ہیں۔

۳۲ - کتوں کے قینا کرم - یہ کرم بالغ حالت میں کتوں کی انتریوں میں پائے جاتے ہیں۔ بیمار کتے فضلہ کے ساتھ ان کے انڈے خارج ہوتے ہیں۔ ان انڈوں کے کھانے سے مویشی، بھیڑ اور بکریوں کے جسم کے مختلف حصوں میں کرم کے لاروے کی سیسٹ بن جاتی ہے۔

سیسٹ والا گوشت کھانے سے شدیدت کتے کی انتریوں میں کرم سیسٹ سے نکل کر بالغ کرم بن

جاتا ہے۔

سِسٹ والا حصہ ضائع کر دیا

کرم کی سِسٹ سِسٹی سرکس

ا۔ ٹینیا مارچی ٹینا

جاتا ہے۔

(Cysticercus)

(TAENIA

MARGINATA)

TENUICOLLIS)

بھیڑ بکری اور مویشی کے جگر اور

انترپیوں میں موجود ہوتی ہیں۔

سِسٹ والا حصہ ضائع کر دیا جائے

کرم کی سِسٹ سِسٹی سرکس اودکس

ب۔ ٹینیا اودکس

اگر سِسٹ تمام گوشت میں ہو تو

(Cysticercus ovis)

(TAENIA OVIS)

گوشت ضائع کر دیا جائے۔

بھیڑ اور بکری میں دل پردہ شکم زبان

جبرٹے کے گوشت اور خوراک کی نالی میں

موجود ہوتی ہے۔

سِر ضائع کر دیا جائے۔ اگر جانور سیت

کرم کی آبی تھیلی (سِسٹ ملٹی سیپس

ج۔ ٹینیا ملٹی سیپس

کڑوہ ہو گیا ہو تو تمام گوشت ضائع کر دیا

ملٹی سیپس کہلاتی ہے۔ آبی تھیلی اکثر

اوقات بھڑوں اور بعض اوقات مویشیوں

اور انسان کے دماغ میں ہوتی ہے۔ مریض

کتے کے فضلہ کے ساتھ کرم کے چھوٹے

چھوٹے ٹکڑے خارج ہوتے رہتے ہیں

یہ ٹکڑے جب پھر بھڑ اور مویشی وغیرہ

کھا لیتے ہیں تو ان کے دماغ میں کرم

کی آبی تھیلی بن جاتی ہے۔ اس آبی

تھیلی والا گوشت کھانے سے کتے

کی انترپیوں میں لاروا آبی تھیلی سے

نکل کر بالغ کرم نکل جاتا ہے جس

جانور کے دماغ میں آبی تھیلی ہو وہ
گڈ (چکر کاٹنے والی بیماری) کے
مرصن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

متاثر حصہ ضائع کر دیا جائے۔ اگر

بہت زیادہ سیسٹ ہوں تو تمام
گوشت ضائع کر دیا جائے۔

کرم کی سیسٹ (HYDATED CYST)
بانی ڈیٹڈ سیسٹ کہلاتی ہے۔ بانی
ڈیٹڈ سیسٹ بھیڑ، مویشی اور بعض
اوقات انسان کے جگر اور پیپٹوں
وغیرہ میں ہوتی ہے۔

گوشت ضائع کر دیا جائے۔

یہ انسان کا قبتہ نما کرم ہے۔ کرم
کی سیسٹ سیسٹی سرکس بوبکس
مویشیوں کے رخساروں کے گوشت
میں دل، زبان اور گردن کے پھٹوں
پر دہ شکم یا گوشت میں موجود ہوتی ہے
سیسٹ والا گوشت اچھی طرح نہ
پکایا جائے تو اسے کھانے سے
کرم انسان کی انتروپیوں میں سیسٹ
سے نکل کر پرورش پا جاتا ہے۔

جگر کو ضائع کر دیا جائے اور باقی

گوشت پاس کر دیا جائے۔

یہ پتنے کی طرح کا چپٹا کرم بھیڑ اور
مویشی کے صفرا کی نالی میں موجود ہوتا ہے
جگر معمول سے بڑا اور سخت ہوتا ہے
کرم انسانوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن
کرم والا جگر کھانے سے انسان مرین
نہیں ہوتے بلکہ این سیسٹڈ سرکیر یا

اکائی نو کوکس

گریو کوکس

۳۳۔ ٹینیا سچی نیٹا

۳۴۔ جبگری کرم

(لیور فلئوک)
(LIVERFLUKE)

<p>اگر کرم بہت زیادہ تعداد میں ہوں تو معدہ ضائع کر دیا جائے باقی گوشت پاس کر دیا جائے۔</p>	<p>کھانے سے بیمار ہوتے ہیں۔ بھیڑوں میں یہ کرم مرض گلہڑ کا باعث بنتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے سرخ کرم معدہ کے حصہ ریومن اور ریٹی کولم میں موجود ہوتے ہیں۔</p>	<p>۳۵۔ ایمنی سٹومز (AMPHISTOMES)</p>
<p>متاثر حصہ ضائع کر دیا جائے۔ اگر کرم سارے گوشت میں موجود ہوں تو گوشت ضائع کر دیا جائے۔</p>	<p>یہ کرم بھیڑ اور مولیشی کے خوراک کی نالی اور پردہ شکم میں موجود ہوتے ہیں۔</p>	<p>۳۶۔ سارکوسپورڈیا (SARCOSPORIDIA)</p>
<p>اگر جانور کی جسمانی حالت اچھی ہو تو گوشت پاس کر دیا جائے۔</p>	<p>خود بینی کرم خون میں موجود ہوتے ہیں۔ جانور کو خون آمیز پیشاب آتا ہے</p>	<p>۳۷۔ رت مونترا (ہائیروپلازموسس)</p>
<p>متاثر حصہ کھرچ کر صاف کر دیا جائے باقی گوشت پاس کر دیا جائے۔</p>	<p>کھال میں سوراخ ہوتے ہیں۔ کھال اتارنے پر متاثر حصہ پر زرد رنگ کا لیسرلہ مادہ ہوتا ہے۔</p>	<p>۳۸۔ واریبل فلائڈ (WARBLE-FLIES)</p>

ذبح کے بعد معاینہ کے دوران احتیاط

- ۱۔ معائنہ مصنوعی روشنی میں نہیں ہونا چاہیے۔ اگر مصنوعی روشنی میں معائنہ کیا جائے تو یوزقان کے مرن میں مبتلا جانور کا گوشت، بخار میں مبتلا جانور کا گوشت اور جانور کے جسم سے مطلوبہ مقدار سے کم نکلے ہوئے خون کی پہچان نہیں ہو سکے گی۔
- ۲۔ معائنہ جتنی جلد ممکن ہو سکے کر لینا چاہیے کیونکہ موت کے بعد اگر ڈاؤن ظاہر ہونے پر پرف گلیبڈز کا معائنہ دشوار ہو جاتا ہے۔
- ۳۔ ٹی۔ بی یا کسی اور مرن سے متاثرہ اعضاء یا نظام جاذبہ کا غدد کاٹ کر چھری کو نوراً جراثیم سے

پاک کر لیا جائے۔ بصورت دیگر اسی چھری سے کاٹا ہوا تندرست جانور کا گوشت بھی ضائع کرنا پڑے گا۔

- ۴- جبروں کے نیچے واقع نظام جاذبہ کے غدود (سب میگزوزی، حلت کے پیچھے واقع غدود (ریٹرو فیربیل) شانہ کے پیش واقع غدود (پری سکیپولر) پھیپھڑوں میں واقع غدود (برونکیل) جگر (پورٹل) اور انٹریوں (میزن ٹیرک) جوانہ کے بالائی حصہ میں واقع (سپرامیری) دان کے اندرونی حصہ میں واقع غدود (پاپیٹیل) نرمی آلات تولید و تناسل کے متصل واقع غدود (سپرنیشیل انگوائل) لف گلیٹڈز کو کاٹ کر اچھی طرح معائنہ کیا جائے۔
- ۵- معائنہ مکمل کر کے پاس شدہ گوشت کے ہر حصہ پر مہر لگائیں۔ مہر ہمیشہ معائنہ کرنے والے افسر کے ذاتی قبضہ میں رہنی چاہیے۔
- ۶- بوچڑ گوشت کے ٹکڑے کرتے وقت حفظان صحت کے اصولوں کو نظر انداز نہ کریں۔
- ۷- گوشت کو دھونا نہیں چاہیے
- ۸- تمام نامکارہ گوشت پر میتھالین بلیو چھڑک دیں اور بعد میں اس کو جلایا دفن کر دیں۔

عمدہ گوشت

- عمدہ گوشت میں مندرجہ ذیل خصوصیات موجود ہونی چاہئیں۔
- ۱- اس کا رنگ زردی مائل سرخ یا گہرا سرخ نہ ہو۔ زردی مائل رنگ خون کی قلت ظاہر کرتا ہے۔ گہرا سرخ رنگ ظاہر کرتا ہے کہ جانور کے جسم سے ذبح کے وقت خون کی مطلوبہ مقدار خارج نہیں ہوئی۔ جانور بخار کی حالت میں ذبح کر لیا گیا جانور کو ذبح سے پہلے آرام نہیں دیا گیا یا گوشت مردہ جانور کا ہے۔

۲- عمدہ گوشت کا رنگ ہلکا سرخ (پیاز سی) ہوتا ہے جو ان جانوروں میں یہ رنگ زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔

۳- عمدہ گوشت قدرے سخت (اکڑا ہوا) ملائم اور لچکدار ہونا چاہیے۔ اس میں اس قدر نمی ہونی چاہیے کہ چھونے سے انگلی معمولی سی تر ہو۔ ہوا میں رکھنے سے اچھے گوشت کی بیرونی سطح خشک ہو جاتی ہے۔ گھٹیا درجہ کا گوشت پھپھلا ڈھبلا اور نمی سے بھرا ہوتا ہے۔

۴- عمدہ گوشت میں چربی ٹھوس اور مساوی طور پر تمام جسم کے ریشوں کے درمیان منقسم ہوتی ہے۔ گھٹیا درجہ کے گوشت میں چربی پتلی ہوتی ہے۔

۵- عمدہ گوشت ہر قسم کی بدبو سے مترا ہوتا ہے۔ ناقص گھٹیا اور بیمار جانوروں کے گوشت سے مخصوص بو آتی ہے۔

۶- اچھا گوشت اگر ٹھنڈا کیا جائے تو کم سے کم سکڑتا ہے۔

۷- اچھا گوشت اگر ایک آدھ دن پٹا رہے تو رطوبت نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی بیرونی سطح خشک ہو جاتی ہے لیکن ناقص گوشت پڑا رہنے پر رطوبت چھوڑ دیتا ہے۔

۸- عمدہ گوشت میں ہڈیوں کی مقدار ۲۵ فیصد سے کم ہوتی ہے۔

۹- عمدہ گوشت کی ہڈیوں کے گودے کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔ ناقص گھٹیا اور بیمار جانوروں کے گوشت میں ہڈیوں کے گودے کا رنگ گہرا سرخ یا سیا ہکا مائل ہوتا ہے۔

۱۰- عمدہ گوشت کو جب سو درجہ سنٹی گریڈ پر گرم کیا جائے تو وزن میں ۷۰ سے ۷۵ فیصد سے زیادہ کمی نہیں ہونی چاہیے، اگر وزن میں ۸۰ فیصد کمی ہو جائے تو گوشت گھٹیا درجہ کا خیال کیا جاتا ہے۔

گوشت محفوظ کرنا

جن ممالک میں گوشت کی پیداوار باافراط ہے وہاں گوشت کو مختلف طریقوں سے

محفوظ کر کے گوشت کی قلت والے علاقوں میں بھیجا جاتا ہے۔ چونکہ پاکستان فی الحال گوشت کی ضروریات کے سلسلہ میں خود کفیل نہیں لہذا یہاں گوشت محفوظ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ عید الضحیٰ کے موقع پر گوشت کی زیادہ مقدار کو محفوظ کر کے ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

جراثیم اور مچھوندی کو اپنی افزائش اور پرورش کے لئے موزوں خوراک نمی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ نمی اور خوراک گوشت میں موجود ہوتی ہے۔ عام درجہ حرارت پر بالخصوص موسم گرما میں اگر گوشت رکھا جائے تو اس میں جراثیم کی نشوونما کے لئے موزوں حالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ گوشت کو محفوظ کرنے کے لئے انہی موزوں حالات کا سلسلہ منقطع کرنا ضروری ہے تاکہ جراثیم وغیرہ کی پرورش ہی نہ ہو سکے۔ اور گوشت محفوظ رہے۔ لہذا گوشت محفوظ کرنے کے لئے جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں وہ تمام گوشت کی نمی دور کرنے یا اسے بہت کم درجہ حرارت پر رکھنے کے اصول پر مبنی ہوتے ہیں۔ گوشت کو محفوظ کرنے کے حسب ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱) دھوپ میں خشک کرنا۔

(۲) خشک نمک یا نمک کے محلول میں محفوظ کرنا۔

(۳) سرد خانوں میں محفوظ کرنا۔

(۴) کیمیاوی طریقے سے محفوظ کرنا۔

(۵) حرارت کے ذریعہ محفوظ کرنا۔

دھوپ میں خشک کرنا

ان علاقوں میں جہاں موسم گرم اور ہوا میں نمی کی مقدار نہایت محدود ہو۔ گوشت کو دھوپ میں رکھ کر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ گوشت کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر اسی طرح یا خشک نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ نمی خشک ہوجانے کی وجہ سے گوشت کے وزن میں نصف سے بھی زیادہ کمی واقع ہوجاتی ہے۔ گوشت محفوظ کرنے کا یہ طریقہ تباہی سطح پر مفید نہیں۔ شکاری حضرات نے اپنے شکار کو اس طریقے سے محفوظ کر سکتے ہیں۔

خشک نمک یا نمک کے محلول سے محفوظ کرنا

خشک نمک سے محفوظ کرنا: گوشت کی سطح پر نمک ملا جاتا ہے۔ سطح کی نمی میں نمک حل ہو کر گاڑھا محلول بناتا ہے۔ گوشت کے اندر کا پانی چونکہ کم گاڑھا ہوتا ہے اس لئے یہ سطح کی طرف رسنے لگتا ہے تاکہ گاڑھے محلول کو پتلا کر سکے۔ اس طرح چند بار عمل دہرانے سے گوشت کا بیشتر پانی نکل جاتا ہے اور نمک گوشت کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے۔ گوشت کی بیرونی سطح پر نمک کی تہ جم جاتی ہے جو اپنی جراثیم کش خاصیت کی بنا پر جراثیم کے خلاف حفاظتی دیوار کا کام دیتی ہے۔

نمک کے محلول میں محفوظ کرنا:-

گوشت کو نمک کے محلول میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اس محلول سے نمک اور کچھ پانی گوشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ گوشت سے بھی کچھ پانی نکل کر محلول میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے ہمراہ گوشت کی کچھ لحمیات، فاسفورس اور پوٹاشیم کے نیکیات بھی گوشت سے نکل کر محلول میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان اجزاء کے نکلنے سے گوشت کی زنگت قدرے پھسکی پڑ جاتی ہے اور غذائیت کے اعتبار سے گھٹیا ہو جاتا ہے۔ نمک کے ہمراہ پوٹاشیم یا سوڈیم ٹریٹریٹ شامل کر لیا جائے تو گوشت اپنی زنگت قائم رکھتا ہے اور اگر قدرے شکر یا چینی بھی ملائی جائے تو گوشت نرم اور ملائم رہتا ہے۔

نمک کا محلول بنانے کے لئے مندرجہ اجزاء کی مقدار حسب ذیل ہے:-

نمک خوردنی	۵۰ پونڈ
شکر یا کھانڈ	۵۰
پوٹاشیم ٹریٹریٹ یا سوڈیم ٹریٹریٹ	۲ پونڈ
پانی	۲۰ گیلن

پانی ملانے کے بعد محلول کو ابال کر نتھار لیا جائے تو بہتر ہے۔

محلول سے کچھ پانی گوشت میں داخل ہو جانے سے گوشت کے وزن میں اڑھائی سے ۷

فیصد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ سے محفوظ کیا گیا گوشت نہایت لذیذ ہوتا ہے لیکن

اس کو زیادہ عرصہ تک ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر گوشت ۴ سے ۶ ہفتے کے اندر اندر استعمال کرنا ہو تو اس طریقہ سے محفوظ کیا جائے۔ زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھنے کے لئے خشک نمک والا طریقہ بہتر ہے۔ غذائیت کے اعتبار سے خشک نمک یا نمک کے محلول سے محفوظ کیا ہوا گوشت تازہ گوشت سے گھٹیا ہوتا ہے۔

سرد خانوں میں محفوظ کرنا

اس طریقہ سے گوشت سرد خانوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ ان سرد خانوں کا درجہ حرارت اس حد تک کم رکھا جاتا ہے کہ جراثیم اور پھپھوندی پرورش نہ پاسکیں۔ اسی اصول پر گوشت کو برف میں لگا کر بھی محفوظ کیا جاتا تھا لیکن مٹی کی موجودگی میں گوشت پر پھپھوندی پیدا ہو جاتی ہے۔ سرد خانوں میں ذیل کے دو طریقوں پر گوشت محفوظ کیا جاتا ہے۔

(۱) ٹھنڈا کیا ہوا گوشت (چلڈ میٹ)

اس طریقہ میں سرد خانے کا درجہ حرارت نقطہ انجماد سے زیادہ رکھا جاتا ہے۔ گوشت ۲۹، ۵ درجہ فارن ہائیٹ پر منجمد ہو جاتا ہے۔ لہذا سرد خانہ کا درجہ حرارت ۳۰ درجہ فارن ہائیٹ رکھا جاتا ہے۔ اس قسم کے سرد خانے میں گوشت ۴ دن تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر سرد خانہ کی فضا میں ۱۰ فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس شامل کر دی جائے تو گوشت پہلے سے دو گنے عرصہ تک ذخیرہ ہو سکتا ہے کیونکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کی موجودگی میں پھپھوندی پرورش نہیں پاتی۔

(۲) منجمد کیا ہوا گوشت (فرورن میٹ)

اس طریقہ میں سرد خانوں کا درجہ حرارت ۴ سے ۱۸ درجہ فارن ہائیٹ پر رکھا جاتا ہے یہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بہت کم ہے۔ اس لئے گوشت میں موجود پانی جم کر برف کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لہذا مٹی کی عدم موجودگی میں جراثیم اور پھپھوندی پرورش نہیں پاسکتے۔ اس طریقہ سے گوشت کو بہت عرصہ تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

کیمیائی طریقوں سے محفوظ کرنا

اس طریقہ سے جراثیم کش ادویہ مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ گیس ایٹک ایسڈ۔ سیلی سلک ایسڈ۔ بورک ایسڈ وغیرہ کا ۰.۵ فیصد محلول گوشت پر چھڑکا جاسکتا ہے۔ یہ کیمیائی ادویہ انسانی صحت کے

لئے مضر ہیں۔ لہذا ساوں سے گوشت کو اس طریقے سے محفوظ کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔
حرارت کے ذریعہ گوشت محفوظ کرنا

گوشت کو نمک لگا کر مین کے ڈبوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ان کا منہ بند کرنے سے پہلے
مخارج الہوا پپ کے ذریعے ڈبے کے اندر سے تمام ہوا خارج کی جاتی ہے۔ ہوا خارج
کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ڈبوں کے ڈھکنے تھوڑے کھلے رکھے جائیں اور ان کو ایک
گرم کمرے میں رکھا جاتا ہے۔ ڈبے کے اندر کی ہوا گرم ہو کر پھیلتی ہے اور خارج ہو جاتی ہے
پھر ان کا منہ مصنوعی سے بند کر دیا جاتا ہے۔ پھر ان ڈبوں کو ایک گرم کمرے میں رکھ کر ایک
سے ۶ گھنٹے تک کے لئے ۲۲۰ درجہ فارن ہائیٹ تک گرم کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں ڈبے
میں موجود تمام جراثیم اور پھپھوندی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ڈبوں کو فوراً فواروں کے
نیچے یا ٹھنڈے کمرے میں رکھ کر ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے محفوظ کیا ہوا گوشت ساہا سال
تک ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

قصابوں کیلئے ہدایات

مذبح خانہ کے ہر بوجھ کو ذیل کی ہدایات سے آگاہ کر دیا جائے۔

- (۱) ہر بوجھ کے پاس لائسنس ہونا چاہیے۔
- (۲) کوئی بوجھ نغش کے کسی حصے یا کسی اعضاء کو ضائع کرنے۔ چھپانے۔ کاٹ پھینکنے۔
مسل دینے، بدل دینے یا کسی اور طریقے سے مرض کے نشانات کو مشکوک نہیں بتایا گیا۔
- (۳) کوئی بوجھ معائنہ سے پیشتر خانہ شکم اور صدری خانہ کی اندرونی جھلیاں پیری ٹوینم اور پورا
(نغش سے بالکل الگ نہیں کرے گا۔ ان جھلیوں
کا کوئی نہ کوئی کنارہ نغش سے چٹا رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ چٹا ہوا کنارہ اس امر کا یقینی ثبوت ہے۔
کہ جھلیاں اسی نغش سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۴) ہنگامی مذبح کے لئے بہتر یہی ہے کہ میٹ اسپرے سے جانور کا معائنہ کر لیا جائے لیکن

اگر یہ کسی صورت ممکن نہ ہو تو ذبح کے بعد نعش اس وقت تک پڑی رہے جب تک میٹ انسپکٹر اس کا معائنہ نہ کرے۔ اگر گوشت قابض خوردنی قرار دیا جائے تو اس پر مہر لگوائی جائے۔
غیر مہر شدہ گوشت ہرگز فروخت نہ کیا جائے۔

(۵) ایسی چھری جس سے کسی مہلک مرض میں مبتلا جانور کا گوشت یا اعضا کاٹا گیا ہو جراثیم سے پاک کئے بغیر دوسرے جانوروں پر استعمال نہ کی جائے۔ جراثیم سے پاک کرنے کے لئے اسے نصف گھنٹے تک ابلتے ہوئے پانی میں ڈالے رکھیں اگر اس پانی میں ۳ فی صد کے حساب کپڑے دھونے کا سوڈا بھی شامل کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

(۶) کوئی بوجڑ میٹ انسپکٹر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر مذبح خانہ سے باہر جانور ذبح کرنے کا مجاز نہیں۔ وہ ایسا گوشت فروخت کرنے کا مجاز نہیں جس پر میٹ انسپکٹر کی مہر نہ ہو۔

میٹ انسپکٹر کے فرائض

- (۱) ذبح ہونے والے جانوروں کا ذبح سے پہلے معائنہ کرنا۔
- (۲) ذبح کے وقت مذبح میں حاضر ہونا۔
- (۳) ذبح کے بعد نعشوں کا پوسٹ مارٹم معائنہ کرنا۔ معائنے کے لئے میٹ انسپکٹر کے پاس اپنے اوزار ہونے چاہئیں۔
- (۴) مذبح میں ذبح ہونے والے جانوروں کی قسم اور تعداد کا تاریخ وار ریکارڈ رکھنا۔
- (۵) مختلف امراض میں مبتلا ہونے کی بنا پر ضائع ہونے والے گوشت کا ریکارڈ رکھنا۔ ریکارڈ میں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ جانور کس مرض میں مبتلا تھا اور تمام نعش، کوئی حصہ یا اعضا ہی ضائع کیا گیا ہے۔

(۶) پاس شدہ قابل خوردنی گوشت پر کٹی جگہ مہر لگائی جائے۔ مہر پر گوشت کی قسم، ذبح کی تاریخ اور میٹ انسپکٹر کے دستخط واضح ہونے چاہیے۔ مہر میں انگریزی کا حرف 'C' بکرے، 'S' بھیڑ، 'B' بھینس، 'C' مویشی اور 'CM' اونٹ کے گوشت کو ظاہر کرے گا۔

- (۷) ناقابل خوردنی گوشت کو اپنے موجودگی میں ضائع کرنا۔ جلا دینا یا حیوانی خوراک تیار کرنے والے کسی ادارے کو روانہ کر دینا چاہیے۔
- (۸) روزانہ کام کے اختتام پر مندرج کی صفائی کا معائنہ کرنا۔

گوشت پر مہر لگانے کی سیباہی

گوشت پر مہر لگانے کے لئے سیباہی ذیل کے طریقوں سے بنائی جاسکتی ہے۔

- ۱۔ نکشن () کی مناسب مقدار تیزاب مرکب () میں حل کریں۔ اب اس میں مطلوبہ مقدار میں گلیسرین ملائیں یعنی جتنی مشورح سیباہی دیکار ہو اسی تناسب سے گلیسرین ملائیں۔

- ۲۔ پانی ۱۶۳۶ سی سی
گہرین - الکوہل ۱۳۶۳ سی سی
کین شوگر (گنے کی مٹھاس) ۲۵۰ گرام
میتھائل وائیلٹ ۳۵ گرام
مٹھاس کو پانی میں حل کریں۔ پھر اس میں الکوہل ڈالیں۔ اور آخر میں میتھائل وائیلٹ ڈال دیں۔ اچھی طرح ہلا کر ۱۲ گھنٹے پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں استعمال کریں۔

مندرج اور متعلقہ سامان کو جراثیم سے پاک کرنا

مندرج کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے کیمیائی جراثیم کش ادویہ نم دار حرارت (بھاپ اور گرم پانی) اور خشک حرارت (بولیمپ کا استعمال اور جلا دینے کا عمل) کے ذرائع استعمال ہو سکتے ہیں۔ ذیل کی جراثیم کش ادویہ استعمال ہو سکتی ہیں۔

نمبر شمار	ادویہ	طریقہ استعمال
۱	چونا	تازہ بچا کر فرسش یا زمین پر بکھیر دیں۔
۲	ریٹیننگ پوڈر	۱ : ۳ یا ۱ : ۲۰ کے تناسب سے پانی میں ملا کر
۳	چونے کا پانی	۱ : ۳ یا ۱ : ۲۰ کے تناسب سے پانی میں ملا کر
۴	بیر شدہ کلورائیڈ آف ٹائم	اس میں تقریباً ۷۰ فی صد عامل کلورین ہوتی ہے پانی میں ۲۵ یا ۷ فی صد محلول بنا کر استعمال کی جائے۔
۵	کلورامائین۔ ٹی	اس میں ۲۲ فی صد عامل کلورین ہوتی ہے۔ ۲۵ یا ۷ فی صد پانی میں محلول
۶	کریسول	۲۵ یا ۷ فی صد محلول
۷	کریسول۔ ۲ حصے گندھک کا تیرا ایک حصہ	ان کو پانی میں ملا کر ۳ فی صد محلول تیار کریں۔
۸	فینول	پانی میں ۳ فی صد محلول
۹	مرکیورک کلورائیڈ	ایک فی صد پانی میں محلول چونکہ زہریلا ہے۔ اس لئے استعمال کے پوس گھنٹے بعد پوٹاشیم سلفائیڈ (K ₂ S ₂ O ₈) کا ۵۰۰ فی صد محلول ڈال کر اثر زائل کر دیں۔

۱۰	فارمین	پانی کے ہمراہ ایک فی صد محلول
----	--------	-------------------------------

مذکورہ بالا جراثیم کش ادویہ کے حسن کارکردگی کا انحصار جراثیموں کی قسم پر ہے۔ اگر کسی مہلک مرض میں مبتلا جانور ذبح نہ ہوا ہو تو ذبح کا فرسش اور چھریوں کلبھاریوں وغیرہ کو اُلو د کرنے والے جراثیم معمولی نوعیت کے ہوتے ہیں ان کو باسانی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ صفائی کے بعد دیواروں اور فرش کو ۲۰:۱ چونے کے پانی یا پلیننگ پوڈر کے محلول سے دھو ڈالنا ہی کافی ہے۔ چھریوں اور کلبھاریوں کے لئے کریسول یا فینول کا محلول استعمال کیا جائے۔ بعض امراض مثلاً ریڈ ریڈ پیٹ۔ اینٹھریکس۔ بلیک کوارٹر۔ چیچک۔ منہ کھر وغیرہ کے جراثیم باسانی نہیں مرتے۔ ایسے جانوروں کے گوشت اور بچالی کو جدا دیا جائے یا چونے کے ساتھ ملا کر دفن کر دیں۔ فرش اور دیواروں کو صفائی کے بعد خاکہ میں بیان کئے گئے کسی محلول سے دھو ڈالیں۔ دھات کے اوزار کو اگر حرارت کے ذریعے جراثیم سے پاک کیا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ ورنہ کریسول یا فینول کا محلول بہتر رہے گا۔

کریسول اور فینول کا محلول لکڑی اور بڑی اشیاء کی اشیا کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اوزار کو جراثیم سے پاک کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ان کو ۱۵ سے ۳۰ منٹ تک ابلتے پانی میں رکھا جائے۔ پانی میں اگر ۳ فی صد کپڑے دھونے کا سوڈا (سودیم کاربونیٹ) بھی شامل کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ذونوسس

(ZOOZOSIS)

ذونوسس سے مراد جانوروں کے وہ امراض ہیں جو بیمار جانوروں سے براہ راست چھوت، ان کا گوشت کھانے یا ان کا دودھ پینے سے انسانوں کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں انسانی اور حیوانی طب کے ماہرین نے باہمی صلاح مشورے سے رابطہ عمل

مرتب کر کے ان امراض پر قابل ذکر حد تک قابو پایا ہے۔
جانوروں کے مختلف امراض جو انسان کو بھی لاحق ہو جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔
۱۔ بیمار جانوروں سے چھوت کے ذریعے انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض۔

نام مرض	سبب	اثر قبول کرنے والے جانور	انسان میں مرض حاصل کرنے کا ذریعہ	کیفیت
۱۔ گلینڈرز	بکٹیریا بے سیس میلائی	گدھے گھوڑے خچر	بیمار جانوروں کا معائنہ کرتے وقت ہاتھوں کو جراثیم آور مواد لگ جاتا ہے۔ اگر ہاتھوں یا جلد پر معمولی سی خراش بھی ہو تو جراثیم اس راہ بدن میں داخل ہو کر مرض کا باعث بنتے ہیں۔	انسانوں میں مرض شدید مہلک ہے عموماً موت واقع ہو جاتی ہے۔
۲۔ ٹی۔ بی۔ (تپدق)	بکٹیریا مائیکو بکٹیریم ٹیوبرکولوسس	تمام جانور زیادہ تر مویشی اور سور	بیمار جانور کی لعیم میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ یہ خشک ہو کر فضا میں پھیل جاتے ہیں اور سانس کے ہمراہ پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔	انسانوں کو ٹی بی دوسرے جانوروں کی نسبت عموماً مویشیوں سے لگتی ہے۔
۳۔ باؤل اپن	وائرس	کتا۔ بوم۔ بھیریا اور گیدڑ قدرتی طور پر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں	کتے کے لعاب دہن میں واٹرس اور گیدڑ قدرتی مرض کی علامات ظاہر ہونے کے ۲ سے ۴ دن پیشتر موجود ہوتا ہے۔ بیمار کتنے کے کلٹن سے جانور اور انسان	مرض مہلک ہے اور لا علاج ہے کتے کے کلٹن ہونے میں مبتلا ہوتے ہیں یہ جب باؤلے ہو جانے ہیں تو ان کے لعاب دہن میں واقع مبتلا کر دیتا ہے۔

محفوظ رہیں۔

وائرس یا بیماری
کے جراثیم پیدا کردہ
زخم کے راستہ
انسان یا حیوان کے
جسم میں داخل ہو کر
بیماری پیدا کرتے
ہیں۔

انسانوں میں بیکٹیریا کسی زخم کے
راستے جسم میں داخل ہو کر مرض کا
باعث بنتا ہے۔ اون چھپانٹی
کرنے والوں میں بیکٹیریا کے سپورز
سانس کے ہمراہ پھپھڑوں میں داخل
ہو کر اینتھریکس کی بیماری پیدا کر دیتے
ہیں جسے عام اور رائج ذہن میں ڈول
سارڈز ذہن کہتے ہیں یعنی اون کی چھانٹی
سے پیدا ہونے والی بیماری۔

تمام جانور

بیکٹیریا
بے سی لس
اینٹھریکس

۴۔ اینٹھریکس

مریض گائے کا دودھ
دوہنے سے انسان کے
ہاتھ اور انگلیوں پر چیچک
کے آئے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

تمام جانور
ماسولے کتا
اور بلی

وائرس

۵۔ چیچک

مریض جانور کے فضلہ کے ساتھ
کرم کے انڈے خارج ہوتے ہیں
انڈا نشوونما کے مختلف مراحل طے

مولیٹی اور بھڑ
بعض اوقات
گھوڑا۔ سوڈ

یورفلیوک

۶۔ جگدی کرم

اور زخموں کو شش کرنے کے دوران انسان کے جسم	اور زخموں کو شش		
میں پانی یا آلودہ خوراک کے ہمراہ			
جا کر انسان کو مریض بنا دیتا ہے			
جلد کا مرض ہے۔ چھوت کے	موشی۔ گھوڑا۔	پھپھوندی	۷۔ رنگ ورم
ذریعے انسان بھی مرض میں مبتلا	کتا۔ بلی	کی ایک قسم	
ہو سکتا ہے			
جلدی مرض ہے۔ چھوت کے	تمام جانور	بیرونی کرموں	۸۔ خارش
ذریعے انسان بھی مرض میں مبتلا		کی بہت سی	
ہو سکتے ہیں۔		اقسام	
بیمار بکری کا کچا دودھ	بکری۔ بھیڑ	بروسلا میلیٹس	۹۔ برڈ سوکس
استعمال کرنے سے برڈ سوکس	موشی۔ سوڈ	بروسلا ابارٹس	
کے مریض کی جیر نکالنے سے		بروسلا سوٹس	
اگر نکالنے والے کے ہاتھ پر			
زخم ہو۔			
جراثیم اگر مٹی میں موجود ہوں			
مالتش کے ذریعہ جسم میں داخل			
ہو کر مرض پیدا کر سکتے ہیں۔			
مالتش کے ذریعہ جراثیم انسان	موشی۔ بھیڑ	کوکسا برٹانی	۱۰۔ کیو فیور
کے جسم میں داخل ہو کر مرض پیدا	بکری		
کرتے ہیں مریض جانور کا دودھ			
بھی مرض کا موجب ہو سکتا ہے۔			
انسان میں مرض حاصل کرنے کے	موشی۔ بھیڑ	لٹریٹو نوٹاٹوٹ	۱۱۔ لٹریٹو کس
ذریعہ کا ٹھیک علم نہیں ہو سکا۔	بکری	جینز	
انسان میں مرض			
عارضہ پیدا ہوتا			

۱۳۔ شاوکس	شاوکس۔	کتور۔ طوطا	سائنس کے ذریعہ جراثیم	نمونیا کی قسم کا
	گرمیوں کا جراثیم	بلخ	انسان کے اندر داخل ہو جاتے	پھیپھڑے کا مارہ
			ہیں۔	انسان کو مارتا،

ناقص گوشت کھانے سے جو امراض انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں
اینٹھریکس ٹی۔ بی ہائی ڈیٹھ سیسٹ سیسٹی سرکس بروس۔ سارکوسپورڈیا۔ غذائی
سمیات۔

ناقص گوشت کو چھونے سے انسانوں کو لاحق ہونے والے امراض
اینٹھریکس۔ بروسی ٹوکس (مستحی اسقاط حمل) منہ کھر باؤلا پن وغیرہ
دودھ سے انسانوں کو جو امراض لاحق ہوتے ہیں۔

دودھ سے انسانوں کو دو قسم کے امراض لاحق ہوتے ہیں۔ پہلی قسم میں وہ امراض شامل ہیں
جو بیمار جانوروں کا دودھ پینے سے لاحق ہوتے ہیں۔ دوسری قسم میں وہ امراض ہیں جن کے جراثیم
دودھ میں مریض انسانوں کے ہاتھوں جراثیم آلود پانی یا برتنوں کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ ایسا دودھ
پینے سے تندرست انسان مریض ہو جاتے ہیں۔

ٹی۔ بی

اگر حیوان ٹی۔ بی کے مرض میں مبتلا ہو تو ایسے جانور کے دودھ میں ٹی۔ بی کے جراثیم موجود
ہوتے ہیں۔ اس کے پینے سے انسان مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

بروسی ٹوکس

جن جانوروں نے حال ہی میں کچھ گرا دیا ہو ان کے دودھ میں جراثیم خارج ہوتے ہیں۔ انسانوں
میں ایسا دودھ پینے سے ایک قسم کا بخار ان ڈولینٹ فیور (INDULENT FEVER)
ہو جاتا ہے۔

منہ کھر کا مرض

وائرکس بیمار جانور کے دودھ میں موجود ہوتا ہے۔ حیوان کے چھالے پھٹ کر مواد دودھ کو
جراثیم آلود بنا دیتے ہیں۔

فلزاتی سمیتات

بعض اوقات سالونیلار (SALMONELLA) قسم کے جراثیم بیمار جانور کے دودھ میں موجود ہوتے ہیں۔ مریض جانور کے گوبر سے آلودہ ہونے پر بھی جراثیم دودھ میں داخل ہو جاتے ہیں۔

چیچک

حیوان کے چھالے پھٹ کر دودھ کو جراثیم آلود بناتے ہیں۔

سکارلٹ فیور

ٹائیفائیڈ

پیش

ڈفتھریا

ان امراض میں مبتلا انسانوں کے ہاتھوں۔ جراثیم آلود پانی یا جراثیم آلود برتنوں سے جراثیم دودھ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسا دودھ پینے سے تندرست انسان مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ٹائٹریا (بچوں کے دست)

مرض ہابا عث بیکٹیریم کولائی ہے۔ جراثیم آلود پانی اور مکھیوں کے ذریعے جراثیم دودھ میں داخل ہوتے ہیں۔

ہیضہ

انسان کے ہاتھوں مکھیوں۔ جراثیم آلود پانی اور برتنوں سے دودھ جراثیم آلود ہو جاتا ہے ایسا دودھ پینے سے تندرست انسان مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ضمیمہ

موشیوں کا پیدائشی وزن اور رفتار بالیدگی

وزن پونڈ میں				
بھینس		ساہیوال نسل کے موشی		عمر
مادہ (کٹی)	نر (کٹا)	مادہ (بچھڑی)	نر (بچھڑا)	
۷۰	۸۰	۲۵	۶۰	پیدائش کے وقت
۳۲۵	۳۵۰	۲۳۰	۳۰۰	۵۶ ۶
۵۰۰	۶۵۰	۴۵۰	۵۰۰	۵۶ ۱۲
۷۵۰	۸۵۰	۶۰۰	۶۵۰	۵۶ ۱۸
۹۰۰	۱۱۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۵۶ ۲۴
۱۰۰۰	۱۳۵۰	۸۰۰	۱۰۰۰	۵۶ ۳۰
۱۲۰۰	۱۵۰۰	۹۵۰	۱۳۰۰	جوان جانور کا اوسط وزن

چوزوں کا پیدائشی وزن اور رفتار بالیدگی

بھاری نسلیں		ہلکی نسلیں		عمر ہفتوں میں	نمبر شمار		
مادہ	نر	مادہ	نر				
اولس	پونڈ	اولس	پونڈ				
۱۶۴	-	۱۶۴	-	۱۶۴	-	ایک دن	۱
۲۶۹	-	۳۶۰	-	۳۶۱	-	۲ ہفتے	۲
۶۶۸	-	۷۶۴	-	۶۶۲	-	" ۴	۳
۱۳۶۳	-	۱۵۶۳	-	۱۰۶۸	-	" ۶	۴
۴۶۴	۱	۸۶۸	۱	۱۶۴	۱	" ۸	۵
۹۶۴	۲	۱۶۴	۲	۷۶۳	۱	" ۱۰	۶
۲۶۰	۲	۱۲۶۹	۲	۱۱۶۴	۱	" ۱۲	۷
۹۶۴	۲	۹۶۴	۳	۱۶۴	۲	" ۱۴	۸
۰۶۶	۳	۰۶۳	۴	۶۶۳	۲	" ۱۶	۹
۷۶۵	۳	۱۰۶۱	۴	۱۱۶۱	۲	" ۱۸	۱۰
۱۱۶۷	۳	۰۶۲	۵	۱۵۶۸	۲	" ۲۰	۱۱
۱۵۶۴	۳	۷۶۰	۵	۳۶۱	۳	" ۲۲	۱۲
۴۶۳	۴	۸۶۸	۵	۵۶۸	۳	" ۲۴	۱۳

وائیٹ لیگ ہارن کے مادہ چوزے میں فشار بالیدگی کی شرح

ماہوار بالیدگی کی شرح	ہفتہ وار بالیدگی کی شرح	وزن		چوزے کی عمر ہفتوں میں
		اولس	پونڈ	
۴۰ ۶ ۴	-	۱ ۶ ۳۱	-	۰
	۴۱ ۶ ۴	۱ ۶ ۹۸	-	۱
	۴۲ ۶ ۳	۳ ۶ ۱۴	-	۲
	۴۳ ۶ ۹	۴ ۶ ۸۶	-	۳
	۲۹ ۶ ۹	۴ ۶ ۵۴	-	۴
۲۲ ۶ ۹	۲۶ ۶ ۶	۸ ۶ ۸۶	-	۵
	۲۳ ۶ ۶	۱۱ ۶ ۱۸	-	۶
	۱۸ ۶ ۶	۱۳ ۶ ۴۸	-	۷
	۱۹ ۶ ۶	۰ ۶ ۴	۱	۸
۱۳ ۶ ۹	۱۶ ۶ ۰	۳ ۶ ۴۴	۱	۹
	۱۵ ۶ ۱	۴ ۶ ۴۱	۱	۱۰
	۱۳ ۶ ۱	۹ ۶ ۶۹	۱	۱۱
	۱۰ ۶ ۴	۱۲ ۶ ۴۱	۱	۱۲

	۸۶۶	۱۵۶۱۸	۱	۱۳
	۶۶۵	۱۶۶۶	۲	۱۴
۷۶۰	۷۶۸	۳۶۹۴	۲	۱۵
	۵۶۱	۵۶۸۱	۲	۱۶
	۴۶۵	۷۶۵۴	۲	۱۷
	۶۶۰	۹۶۹۸	۲	۱۸
۵۶۸	۶۶۴	۱۲۶۷۶	۲	۱۹
	۶۶۳	۱۵۶۵۹	۲	۲۰
	۵۶۲	۲۶۲۳	۳	۲۱
	۲۶۴	۳۶۴۶	۳	۲۲
۳۶۵	۴۶۴	۵۶۷۹	۳	۲۳
	۱۶۴	۶۶۵۳	۳	۲۴

گائے کے دودھ اور بولہ کے مختلف غذائی اجزا

نمبر شمار	اجزا	گائے کا دودھ	گائے کا بولا
۱	پانی	۸۷۶۲۷ فی صد	۷۵۶۰۷ فی صد
۲	لحمیات	۳۶۹	۱۷۶۱۵
۳	روغنیات	۳۶۶۸	۳۶۹۷
۴	شھاس	۴۶۹۴	۲۶۲۸
۵	نکیات و معدنیات	۰۶۷۲	۱۶۵۳

مختلف ایشیا کے داغ دھبے دور کرنا

۱۔ کپڑے پر تیزاب کے دھبے

اگر داغ تازہ ہی ہو اور تیزاب کے اثر سے کپڑا یا رنگ کٹ نہ گیا ہو تو داغ پر امونیا کا محلول یا ۱۰ فیصد سوڈیم بائی کاربونیٹ کا محلول لگائیں۔ پھر کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔

۲۔ پک ریک ایسڈ کے دھبے

کپڑے سے داغ دور کرنے کے لئے سوڈیم کاربونیٹ کا محلول استعمال کیا جائے یا میگنیشیم کاربونیٹ کی پانی میں لسی تیار کر کے دھبے پر ملنے سے یہ دور ہو جائیگا۔ جلد کے داغ دور کرنے کے لئے ان پر امونیا کا محلول لگانے کے بعد بائیسڈوجن پر اکسائیڈ کا محلول لگایا جائے۔

۳۔ کپڑے پر ایسکلینز کے دھبے

دھبے کی جگہ پہلے سادہ پانی سے گیلی کریں۔ بعد ازاں گندھک یا نمک کے تیزاب کا بہت ہی ہلکا محلول لگائیں۔ اگر کپڑا رنگ دار ہو تو سوڈ ریک ایسڈ کا ۱۰ فی صد محلول لگایا جائے۔ بعد ازاں کھلے پانی سے دھو ڈالیں۔

۴۔ کپڑے پر خون کے دھبے

قریباً نصف سیر پانی میں ایک چائے کا چمچ نمک ڈال کر حل کر لیں۔ اس محلول میں کپڑے کو ایک گھنٹے تک بھگوئے رکھیں۔ بعد ازاں صابن سے دھو ڈالیں۔

۵۔ کپڑے پر کافی کے دھبے

قریباً ایک پاؤنیم گرم پانی میں ۱/۲ اونس بوریکس (BORAX) حل کریں۔ اس محلول کو داغ پر لگائیں۔ بعد ازاں کھلے پانی سے دھو ڈالیں۔

۶۔ کپڑے پر انڈے کے دھبے

قریباً نصف سیر قدرے گرم پانی میں ایک چائے کا چمچ نمک حل کر لیں۔ اس

محلول سے دھونے پر انڈے کی سفیدی کے داغ اتر جاتے ہیں۔ زردی کے دھبے اس محلول سے دھوئیں۔ چکناہٹ کا ہلکا سا دھبہ باقی رہ جائے گا۔ اسے پٹرول سے صاف کر لیں۔

۷۔ کپڑے پر پھلوں کے رس کے داغ

قریباً ایک پاؤ نیم گرم پانی میں پلے اولس بوریکس حل کریں۔ پھلوں کے داغ کو اس محلول سے دھو ڈالیں۔

۸۔ کپڑے پر جنشن وائیلٹ کے دھبے

داغ پر گندھک کے تیزاب کا بہت ہلکا محلول لگایا جائے۔ اس کے بعد سوڈیم ہائپو کلورائیٹ کے محلول سے دھبے کو صاف کیا جائے۔ جلد سے جنشن وائیلٹ کے دھبے دور کرنے کے لئے سپرٹ استعمال کی جائے۔

۹۔ کپڑے پر گھاس کے دھبے

گھاس کے دھبے میتھیلینڈ سپرٹ یا پوکلپٹس آئل سے صاف کر دیں۔

۱۰۔ چکناہٹ کے داغ

داغ کے مقام پر کپڑے کے نیچے روٹی رکھ لیں۔ پھر کچھ روٹی پٹرول یا کاربن ٹیٹر کلورائیڈ بھگو کر دھبے کے اوپر رگڑیں چکناہٹ پٹرول میں حل ہو کر نیچے رکھی ہوئی روٹی میں جذب ہو جائیگی۔

۱۱۔ بال پوائنٹ قلم کی سیاہی کے دھبے

دھبے کو میتھیلینڈ سپرٹ سے صاف کر دیں۔

۱۲۔ نیلی سیاہی کے دھبے

نیلی سیاہی کا دھبہ لگا کپڑا اگر دھویا جاسکتا ہو تو اسے فوراً دھو ڈالیں۔ کچھ سیاہی اتر جائیگی۔ باقی ماندہ دھبے کو ذیل کے طریقہ سے صاف کیا جائے۔

لینن اور سوتی کپڑے۔ کپڑے کا دھبہ والا حصہ کسی تسلی پر پھیلا دیں۔ دھبے کے مقام

پر تھوڑا سا اوکزیلیک ایسڈ (OXALIC ACID) لگائیں اور اسے الٹا ہوا پانی ڈالیں۔

رنگ دار اور نفیس کپڑے۔ قریباً پاؤ بھر پانی میں پلے چائے کا چمچ پوٹاشیم پرنیکسٹ

حل کر کے محلول بنالیں۔ یہ محلول دھبے پر لگائیں اور پھر پانی سے دھو ڈالیں۔ اب کپڑے پر برادری

کا دھبہ رہ جائے گا۔ اسے دور کرنے کے لئے ایک حصہ ہائیڈوجن پراکسائیڈ میں ۵ حصے پانی ملائیں۔ پانی میں نصف چائے کا چمچ سرکہ بھی شامل کر لیا جائے۔ اس محلول سے دھبے کو دھو ڈالیں۔

۱۳۔ جلد اور کپڑے پر آئیوڈین کے داغ

دھبے کو امونیا کے محلول یا ۱۵ سے ۲۰ فیصد سوڈیم تھائیوسلفیٹ یا امونیا کے ہلکے محلول سے صاف کریں۔ جلد کے دھبے دور کرنے کے لئے سوڈیم تھائیوسلفیٹ یا امونیا کے ہلکے محلول سے دھو ڈالیں۔

۱۴۔ میتھالین بلیو کے دھبے

کپڑے پر میتھالین بلیو کے داغ کو ہلکے گندھک کے تیزاب کے محلول سے دھو ڈالیں اور اس کے بعد سوڈیم ہائیپوکلورائیٹ کے محلول سے صاف کر دیں۔ جلد سے میتھالین بلیو کے داغ میتھیلین سپرٹ یا الکحل سے صاف ہو سکتے ہیں۔

۱۵۔ دودھ کے دھبے

پانی میں صابن کا نیم گرم محلول تیار کریں۔ اس محلول سے کپڑے کو دھو ڈالیں۔ چکنا چٹ کا معمولی دھبہ رہ جائے گا۔ اسے پٹرول سے صاف کر لیں۔

۱۶۔ ناخن پالش کے دھبے

جد اور کپڑے سے ناخن پالش کے دھبے ایسی ٹون سے صاف کئے جائیں۔

۱۷۔ رنگ کے دھبے

رنگ کے دھبے کو جتنی جلد ممکن ہو ٹرین ٹائن کے محلول سے صاف کیا جائے۔

۱۸۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے دھبے

کپڑے پر پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے دھبوں کو ہلکے سلیفوریس ایسڈ۔ ہلکا نمک کا تیزاب یا ہلکا اوکیزرک ایسڈ سے صاف کیا جائے۔

۱۹۔ سلور نائٹریٹ کے دھبے

کپڑے پر سلور نائٹریٹ کے دھبوں کو پوٹاشیم آیوڈائیڈ کے ۱۰ فی صد محلول سے دھویا جائے۔ کپڑے پر ایک زرد سا دھبہ رہ جائے گا اسے سوڈیم تھائیوسلفیٹ کے ۱۰ فی صد محلول سے صاف کریں۔

بعد ازاں کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔

۲۰۔ چائے کے داغ

چلنے کے داغ وار کپڑے ایک تیلے پر پھیلا دیں۔ دجھے کی جگہ کو پانی سے گیلا کر کے اوپر بورکس چمڑک دیں۔ اس کے بعد کیتل سے دجھے پر گرم پانی ڈالیں۔ اس کے بعد کپڑے کو پانی ٹھنڈا ہونے تک محلول میں ہی پڑا رہنے دیں۔ پھر کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔ رنگ وار کپڑوں سے دجھے بورکس اور پانی کے گرم محلول سے صاف کئے جائیں۔

۲۱۔ پیشاب کے دجھے

کپڑے پر پیشاب کے تازہ داغ امونیا کے ہلکے محلول سے صاف ہو سکتے ہیں۔ پرانے داغ مشکل سے ہی صاف ہوتے ہیں تاہم ان کو الکوہل سے دھویا جائے۔ پھر دجھے پر تھوڑا سا ہلکا نمک کے تیزاب کا محلول لگایا جائے۔ بعد ازاں کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔

ادویات اور تیزابوں وغیرہ کے تیز محلول کے استعمال سے کپڑے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے قیمتی کپڑوں پر ان کے استعمال سے پہلے انہیں کسی عام کپڑے پر آزما لینا نہایت ضروری ہے۔

مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور

مطبوعہ پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور